وتعاونوا علی البر والتقوی
ادارہ اشاعت اسلام، لاہور
بلغوا عنی ولو آیۃ

12

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تالیف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
بانی رئیس ادارہ اشاعتِ اسلام

ڈاکٹر رانا خالد مدنی حفظہ اللہ
چیئرمین ادارہ اشاعتِ اسلام

ادارہ اشاعت اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

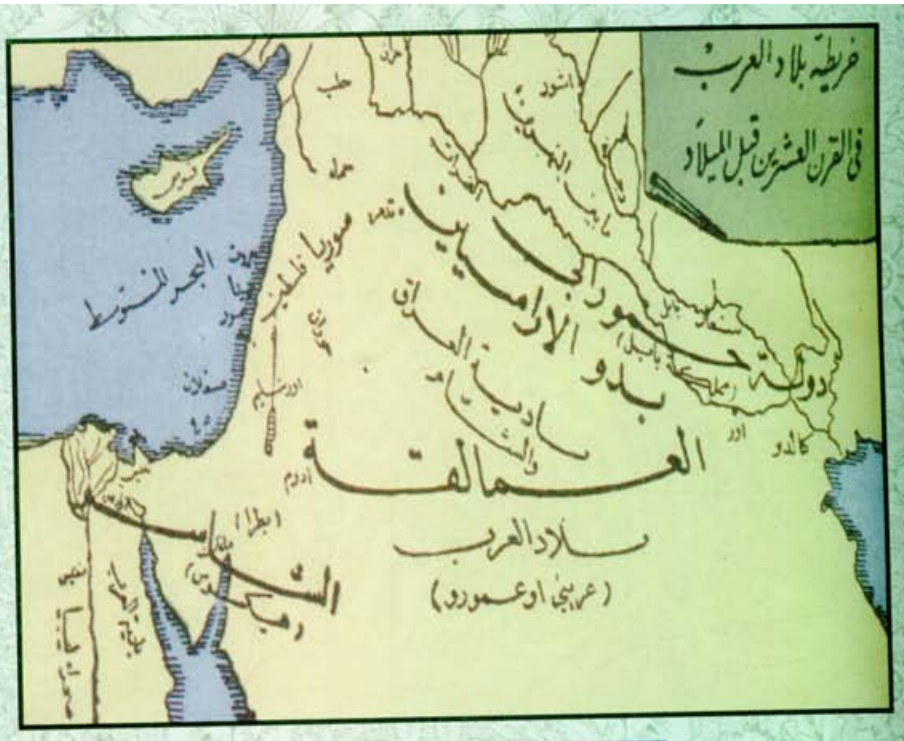

جزیرۃ العرب میں العمالقہ کے رہن سہن کا نقشہ

جزیرۃ العرب کا ایک قدیم نقشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق و تالیف

ڈاکٹر انا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
بانی رئیس ادارہ اشاعتِ اسلام

ڈاکٹر انا خالد مدنی حفظہ اللہ
چیئرمین ادارہ اشاعتِ اسلام

ادارہ اشاعت اسلام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں ❁

❁ نام ❁ ..... مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❁ تحقیق وتالیف ❁ ..... ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر رانا خالد مدنی حفظہ اللہ

(بانی رئیس ادارہ اشاعت اسلام) (چیئرمین ادارہ اشاعت اسلام)

❁ پہلا ایڈیشن ❁ 2009ء

❁ شائع کردہ ❁ ..... ادارہ اشاعت اسلام لاہور

❁ کمپیوٹر کوڈ ❁ EBOOK:(12=01-68)+(3.3>1000)=(4>900)=(5>750)=(B>366)

❁ قیمت ❁ ..... 1500 روپے

ISBN: 978-696-9403-00-2

❁ ڈسٹری بیوٹرز ❁

ادبستان

43-ریٹی گن روڈ عقب سنٹرل ماڈل سکول، لوئر مال، لاہور

☎ 042-36121856: 0300-4140207 ❁

❁ ادارہ اشاعت اسلام لاہور ❁

❁ 408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ 54570 ❁

☎ 042-35425974، 042-37833300

0306-4476055

المکتبۃ الحمدیۃ
19584

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

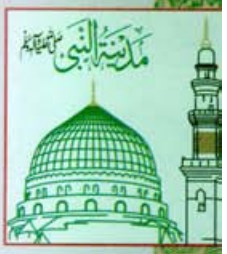

❁ درود پاک ❁

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). (صحيح البخاري، حديث: 3370)

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

(صحيح البخاري، حديث: 3369)

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). (صحيح البخاري، حديث: 4797)

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ)).

(صحيح البخاري، حديث: 6358)

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). (سنن النسائي، حديث: 1288)

[مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت: 108]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

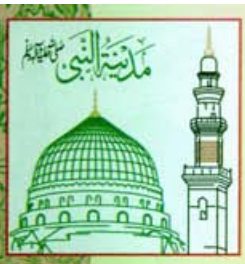

❁ اللہ تعالیٰ کے ہاں مدینۃ النبی کی قدر و منزلت ❁

1- **أَرْضُ:** ﴿أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا﴾ (سورت النساء، آیت:97)۔

ترجمہ: کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟

یہاں ارض اللہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ جسے مسلمانوں کیلئے دار السلام قرار دیا گیا تھا۔ اس وقت بھی دار السلام تھا، آج بھی روز قیامت تک دار السلام رہے گا۔

2- **مُدْخَلَ صِدْقٍ:** سچا اور سچا ٹھکانہ، جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ انصار محبوبہ کی تعریف فرمائی ہے۔

❁ ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾ (بنی اسرائیل، آیت: 80)۔

ترجمہ: اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرو مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار میرا مددگار بنا دے۔

3- **الْمَدِينَةِ:** اللہ تعالیٰ نے اس شہر مقدس کا نام اپنے کلام مبارک میں المدینہ موسوم کیا ہے۔

❁ ﴿وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ (سورت توبہ، آیت:101)۔

4- **حَسَنَةٌ:** اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حسنہ یعنی جمیل وخوبصورت کے پیارے نام سے یاد فرمایا ہے۔

❁ ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (سورت النحل، آیت:41)۔

ترجمہ: جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر گئے ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔

[مزید تفصیلات کیلئے "مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ" ملاحظہ فرمائیں]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مدینۃ النبی کی عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ❁

1- **خیرۃ**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد مبارک میں فرمایا ہے کہ جب ملک یمن فتح ہوگا تو وہاں سے کچھ لوگ سواریاں لے کر مدینہ آئیں گے اور اپنے اہل وعیال اور مطیع وفرمانبردار لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ جان لیتے کہ مدینہ میں رہنا ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ ((وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)) (صحیح بخاری)۔

2- **دارالایمان**: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ شہر مبارک ایمان کا گھر، سرزمین ہجرت گاہ رسول، حلال وحرام میں تمیز کرنے والا شہر ہے (صحیح بخاری)۔

3- **طابہ**: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پاکیزہ شہر ہے جو شخص اس کو یثرب کہہ بیٹھے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے کیونکہ یہ طابہ یعنی پاکیزہ ہے۔

4- **حَبِيْبَة**: محبوب پیارا۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ مدینہ بھی ہمیں مکہ مکرمہ کی طرح محبوب کردے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب کردے ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ)).

مہتاب مکی ومدنی حضرت محمد نبی رحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ **مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** میں رہنے والے مومن جو اس میں مصائب ومشکلات کو صبر سے برداشت کریں پھر وہ یہیں فوت ہو جائیں تو محشر کے سخت دن میں میں ان کی شفاعت کروں گا۔ دیکھئے **"باب فضائل مدینہ"**۔

[مزید تفصیلات کیلئے "مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ" ملاحظہ کریں]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاسبانوں کا

کلمہ طیبہ والا منقش پرچم عظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

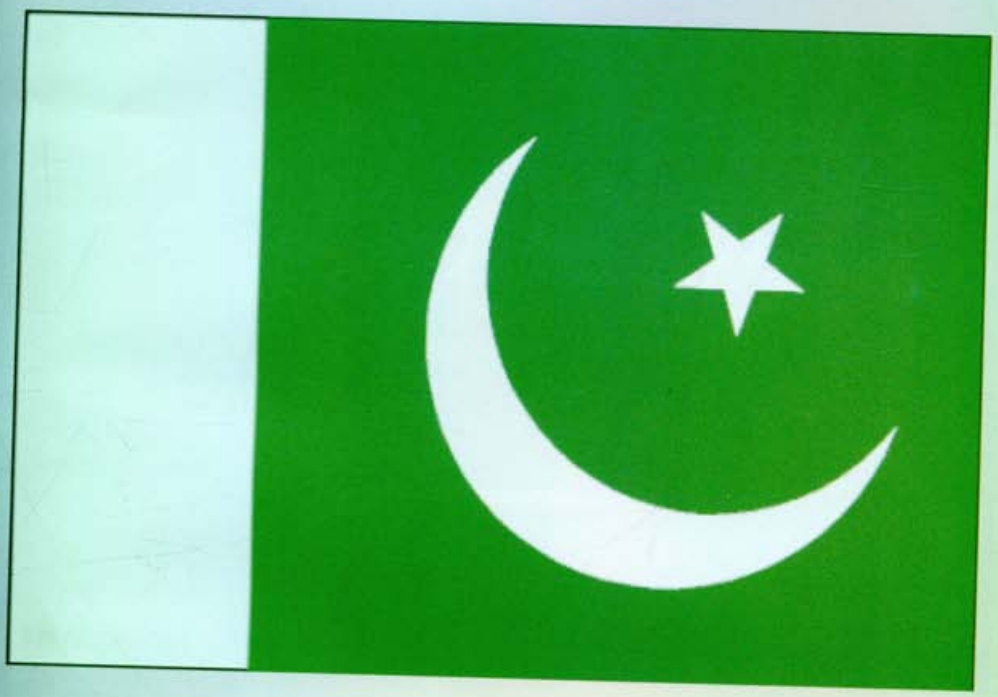

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی
مملکت خداداد کا سبز ہلالی پرچم عظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁فہرست❁

❁ تعارف عزت مآب جناب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ: 23
❁ تعارف جناب ڈاکٹر رانا خالد مدنی: 25
❁ خطبہ مسنونہ: 27
❁ حرف آغاز: .....(ڈاکٹر رانا خالد مدنی حفظہ اللہ) 29
❁ پیش لفظ: .....(ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمہ اللہ) 33
❁ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ: 37
❁ اسماء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 65
❁ قرآن مجید کی وہ سورتیں جن میں نبی اکرم کے صفاتی اسماء وارد ہوئے ہیں: 71
❁ قرآن حمید میں نبی رحمت کے صفاتی اسماء: 72
❁ احادیث میں نبی کے صفاتی نام مبارک: 73
❁ تاریخ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: 75
❁ میثاق مدینہ ''صحیفہ مدینہ'': 81
❁ حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 89
❁ حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح احادیث کی روشنی میں: 89
❁ حدیث نمبر 1: ((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ)) 89
❁ حدیث نمبر 2: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ)) 89
❁ حدیث نمبر 3: ((أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ)) 90
❁ حدیث نمبر 4: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ)) 90
❁ حدیث نمبر 5: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَام)) 91
❁ حدیث نمبر 6: ((أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ،ثُمَّ الْتَفَتَ،فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ)) ... 91
❁ حدیث نمبر 7: ((حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ)) 92
❁ حدیث نمبر 8: ((إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ)) 92
❁ حدیث نمبر 9: ((أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّهَا حَرَمٌ)) 92
❁ حدیث نمبر 10: ((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ)) 93

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 11: ((اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ)) 93

حدیث نمبر 12: ((أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا)) 94

حدیث نمبر 13: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ)) 94

❁ فضائل مدینہ منورہ 97

حدیث نمبر 1: ''میں بھی مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور اس کیلئے برکت کی دعا کرتا ہوں'' 97

حدیث نمبر 2: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مدینہ منورہ حرم بنا'' 97

حدیث نمبر 3: ''جو مدینہ منورہ میں ظلم یا بدعت کرے گا اس پر'' 98

حدیث نمبر 4: ''اے اللہ مدینہ منورہ کے وزن کے پیمانوں میں برکت فرما'' 98

حدیث نمبر 5: ''اے اللہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے بھی زیادہ برکت فرما'' 98

حدیث نمبر 6: ''مدینہ منورہ میں دین میں نئے کام کے ایجاد کرنے والے کا کوئی عمل اللہ کے ہاں'' 99

حدیث نمبر 7: ''دو حروں کے درمیان والی جلے ہوئے پتھروں کی سرزمین حدود حرم میں داخل ہے'' 99

حدیث نمبر 8: ''مدینہ بھی ہمیں مکہ مکرمہ کی طرح محبوب کر دے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب کر دے'' 100

حدیث نمبر 9: ''مدینہ منورہ میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے'' 100

حدیث نمبر 10: ''مدینہ بھٹی کی طرح برے لوگوں کو نکال باہر کرتا ہے'' 100

حدیث نمبر 11: ''مدینہ بھٹی کی طرح برے لوگوں کو نکال باہر کرتا ہے'' 101

حدیث نمبر 12: ''مدینہ بھٹی کی طرح برے لوگوں کو نکال باہر کرتا ہے'' 102

حدیث نمبر 13: ''اہل مدینہ کو ایذا پہنچانے والا ایسے گھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں'' 102

حدیث نمبر 14: ''مدینہ منورہ میں رہنا افضل ہے اگر تم جانتے ہو'' 102

حدیث نمبر 15: ''تم لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے کہ وحشی جانور درندے اور پرندے'' 103

حدیث نمبر 16: ''مدینہ منورہ کی طرف ایمان ایسے لوٹے گا جیسے سانپ اپنی بل کی طرف'' 103

حدیث نمبر 17، 18: ''مدینہ منورہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت'' 104

حدیث نمبر 19: ''کہ کیا بنو سلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے'' 104

حدیث نمبر 20: ''مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتوں کا پہرہ'' 104

حدیث نمبر 21: ''مدینہ منورہ میں زلزلہ کے تین جھٹکوں سے کافر اور منافق نکل کر دجال کے ساتھ'' 105

حدیث نمبر 22: ''مدینہ منورہ میں دجال کا داخلہ حرام ہے'' 105

حدیث نمبر 23: ''اے اللہ میں ... مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں'' 107

حدیث نمبر 24: ''مدینہ منورہ میں مصائب پر صبر کرنے والے کو شفاعت رسول کی عظیم خوشخبری'' 108

حدیث نمبر 25: ''مدینہ منورہ میں مصائب پر صبر کرنے والے کو شفاعت رسول کی عظیم خوشخبری'' 109

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر 26: ''مدینہ منورہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو'' 109

حدیث نمبر 27: ''مدینہ منورہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمنائے شہادت'' 109

حدیث نمبر 28: ''مدینہ منورہ کے عالم کے فضیلت'' 110

حدیث نمبر 29: ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عجوہ نامی کھجور کی فضیلت'' 110

حدیث نمبر 30: ''یثرب کو مدینہ طیبہ کہنے کی فضیلت'' 111

حدیث نمبر 31: ''کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے مگر نہیں وہ تو مدینہ یثرب ہے'' 111

حدیث نمبر 32: ''مدینہ مصطفیٰ میں وفات پانے والے کی فضیلت'' 112

❁ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ کی طرف سفر سرفرازی: 115

❁ ہجرت کا پس منظر: 119

صفاء کا پیغام: 122

ہجرت حبشہ اولی: 126

ہجرت حبشہ ثانیہ: 127

محصوری شعب ابی طالب: 127

غم کا سال: 128

مشرکین کا وفد ابو طالب کی خدمت میں: 129

سفر طائف: 130

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت: 132

مکہ مکرمہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا داخلہ: 134

ہوتا ہے جادہ و پیما پھر کارواں ہمارا: 135

❁ ہجرت مدینہ کا پس منظر: 137

معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: 138

بیعت عقبہ ثانیہ: 138

آخری بیعت عقبہ: 139

❁ مکی زندگی کے ادوار اور لائحہ عمل: 140

❁ ہجرت مدینہ منورہ: 141

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہجرت کا حکم: 142

مکہ مکرمہ سے غار ثور کی طرف: 142

غار ثور میں قیام: 144

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر غار ثور میں: 144
- غار ثور سے مدینہ طیبہ کی طرف : 146
- قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سفر: 147
- سراقہ کا قافلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب: 147
- سالار قافلہ ام معبد کے خیمہ میں: 149
- وہ روشن مکھڑے والا: 150
- غیبی آواز: 150
- قباء میں آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انصار کا جوش محبت و وفا: 152
- قباء میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام: 153
- قباء سے روانگی اور ادائیگی جمعہ: 154
- مدینہ منورہ میں تشریف آوری: 154
- میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: 158
- ❁ مسجد قباء کی تعمیر: 159
- ❁ فضائل مسجد قباء: 162
- ❁ مسجد نبوی کی تاریخ: 165
- مسجد نبوی کے لئے زمین کی خریداری: 165
- ❁ مسجد نبوی کی تعمیر اول عہد رسالت میں: 167
- ❁ مسجد نبوی کی تعمیر ثانی عہد رسالت میں: 172
- مسجد نبوی کے دروازے عہد نبوی میں: 173
- مسجد نبوی میں محراب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: 174
- تحویل قبلہ پر مسجد نبوی کی تعمیر نہیں کی گئی: 174
- ❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت فاروقی میں: 175
- ❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت عثمانی میں: 177
- ❁ مسجد نبوی کی تعمیر اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں: 179
- حجرات نبوی کی مسجد میں شمولیت: 179
- محراب اور میناروں کی تعمیر: 179
- دیواروں پر سنگ مرمر اور زخرف: 179
- ستونوں کی تعمیر: 180

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سونے کے دروازے: 180

❁ مسجد نبوی کی تعمیر عباسی خلیفہ مہدی کے دور میں: 181

❁ مسجد نبوی ماضی میں دو دفعہ جل گئی تھی: 182

❁ گنبد خضراء کی تاریخ تعمیر: 183

❁ قبروں پر مسجدوں مزاروں اور قبوں کے بنانے کی ممانعت: 183

❁ اچھے اور برے کام کے جاری کرنے والے کا بدلہ: 187

❁ مسجد نبوی کی تعمیر اشرف قیتبائی کے دور میں: 188

❁ مسجد نبوی کی تعمیر سلطان عبدالمجید خان عثمانی کے دور میں 189

❁ مسجد نبوی کی تعمیر شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن فیصل آل سعود کے دور میں: 191

❁ مسجد نبوی کی موجودہ عمارت: 193

❁ مسجد نبوی کے موجودہ دوازے (عثمانی عمارت میں): 194

❁ مسجد نبوی کے موجودہ دوازے (سعودی عمارت میں): 196

❁ مسجد نبوی کی توسیعی تعمیر کے لئے شاہ فہد کا منصوبہ: 197

❁ مسجد نبوی کی مختلف تعمیرات کے باہمی زمانہ کا فرق تفصیل تعمیر عمارت: 207

❁ مسجد نبوی کی توسیعی مساحت مختلف ادوار میں اور اس کی تفصیل: 208

❁ نقشہ نمبر 1: عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر اول 1 ہجری میں بمطابق 622ء 209

❁ نقشہ نمبر 2: عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر ثانی 7 ہجری میں بمطابق 628ء 210

❁ نقشہ نمبر 3: عہد فاروقی میں مسجد نبوی کی تعمیر 17 ہجری میں بمطابق 638ء 211

❁ نقشہ نمبر 4: عہد عثمانی میں مسجد نبوی کی تعمیر 29-30 ہجری میں بمطابق 649-50ء 212

❁ نقشہ نمبر 5: اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 88-91 ہجری 213

❁ نقشہ نمبر 6: عباسی خلیفہ مہدی کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 162-5 ہجری بمطابق 778-82ء 214

❁ نقشہ نمبر 7: شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن فیصل آل سعود کی تعمیر 1368 ہجری بمطابق 1949ء 215

❁ نقشہ نمبر 8: شاہ فہد کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 1405 ہجری مطابق 1984ء 216

❁ مسجد نبوی کے فضائل: 217

❁ مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت: 219

❁ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا مسئلہ: 222

❁ چالیس دن باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت: 224

❁ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے سفر کی اجازت: 225

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی میں ریاض جنت: 226
❁ منبر نبوی اور حوض کوثر: 227
❁ منبر نبوی عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لکڑی کا تھا: 228
❁ ستون حنانہ: 230
ستون حنانہ دفن نہیں کیا گیا: 231
❁ منبر نبوی کے پاس جھوٹی قسم اٹھانے کی وعید: 233
❁ مسجد نبوی کے مشہور ستون: 235
ستون مخلق: 235
ستون عائشہ رضی اللہ عنہا: 236
ستون ابولبابہ: 238
ستون سریر: 239
ستون الحرس: 239
ستون وفود: 240
عہد رسالت میں مسجد نبوی کے حد بندی کرنے والے ستون: 240
❁ اصحاب صفہ: 241
اصحاب صفہ کی جگہ: (حاشیہ) 241
❁ اصحاب صفہ کے اسماء گرامی: 243
❁ اصحاب صفہ فاقہ کوش اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے: 245
❁ حجرہ نبوی شریف: 249
حجرہ نبوی کا حدود اربعہ: 249
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم: 250
❁ تین مقدس قبور کے نقشہ جات: 251
نقشہ نمبر 1: روایت نمبر 1: القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن عائشہ صدیقہ ام المومنین 252
نقشہ نمبر 2: روایت نمبر 2: المنکدر بن محمد عن ابیہ (یہ روایت ضعیف ہے) 253
نقشہ نمبر 3: روایت نمبر 3: نافع بن ابی نعیم (یہ روایت معروف ضرور ہے مگر صحیح نہیں ہے) 254
نقشہ نمبر 4: روایت نمبر 4: عمرۃ عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (یہ روایت بھی صحیح نہیں) 255
نقشہ نمبر 5: روایت نمبر 5: عبداللہ محمد بن عقیل (یہ روایت بھی ضعیف ہے) 256
نقشہ نمبر 6: روایت نمبر 6: القاسم بن محمد عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (یہ روایت بھی ضعیف ہے) 257

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نقشہ نمبر 7: روایت نمبر 7: الزبیر بن بکار عن ابن زبالہ (یہ روایت بھی ضعیف ہے) 258
- حجرہ نبوی پر تعمیر ولید کے زمانہ میں ملاحظہ فرمائیں نقشہ 1-7: 252
- حجرہ نبوی میں پہلی تعمیر: 260
- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تعمیر کردہ دیوار: 260
- اموی خلیفہ ولید کے دور میں حجرہ نبوی سے متعلق تعمیرات: 261
- مقام جبرائیل: 262
- مقام تہجد: 262
- شاہ ظاہر بیبرس کے دور میں: 262
- ❁ گنبد خضراء کی تاریخ وتعمیر سعودی عہد تک: 263
- تجدید قبہ سلطان محمود عثمانی کے زمانہ میں: 263
- گنبد خضراء کو سب سے پہلے سبز رنگ کس نے دیا: 263
- سعودی عہد میں حجرہ نبوی کی مرمت: 264
- ❁ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر کا مسئلہ: 265
- ❁ حجرہ نبوی کے گرداگرد سیسہ پلائی خندق کا واقعہ: 267
- ❁ قبر نبوی مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مسئلہ: 273
- ❁ زیارت قبر نبوی کے متعلق معروف عام احادیث کا تجزیہ: 275
- حدیث نمبر 1: ((مَنْ حَجَّ الْبَيتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي)) 275
- حدیث نمبر 2: ((من زارني وزار أبي إبراهيم في عام واحد دخل الجنة)) 278
- حدیث نمبر 3: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) 279
- حدیث نمبر 4: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) 281
- حدیث نمبر 5: ((من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي)) 284
- حدیث نمبر 6: ((من حج حجة الإسلام و زار قبري و غزا غزو و صلى عليّ في المقدس)) 287
- حدیث نمبر 7: ((من زارني إلى المدينه كنت له شهيداً أو شفيعاً)) 289
- حدیث نمبر 8: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي أَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا)) 289
- حدیث نمبر 9: ((من زارني معتمدا كان في جواري يوم القيامة)) 289
- حدیث نمبر 10: ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) 290
- حدیث نمبر 11: ((من زارني بالمدينه كنت له شفيعاً و شهيداً يوم القيامة)) 290
- حدیث نمبر 12: ((من زارني ميتاً فكأنما زارني حياً)) 290

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حدیث نمبر 13: ((من حج إلى مكه ثم قصدني في مسجدي كتبت له حجتان)) 291
- حدیث نمبر 14: ((من زار قبري بعد موتي فكأنما زارني في حياتي ومن لم يزرني)) 291
- حدیث نمبر 15: ((من أتى المدينة زائراً إليّ وجبت له شفاعتي يوم القيامة)) 292
- حدیث نمبر 16: ((من زارني في مماتي كان كمن زارني في حياتي)) 292
- حدیث نمبر 17: ((من جاءني زائراً لاتحمله حاجة إلا زيارتي كان حقاً عليّ)) 292
- حدیث نمبر 18: ((من زار قبري فقد وجبت له شفاعتي)) 293
- حدیث نمبر 19: ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) 293
- حدیث نمبر 20: ((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شهيداً وشفيعاً يوم القيامة)) 293
- حدیث نمبر 21: ((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر)) 294
- حدیث نمبر 22: ((من زار قبري كنت له شفيعاً)) 295
- حدیث نمبر 23: ((من زار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي)) 295
- حدیث نمبر 24: ((من زار قبري بالمدينة محتسباً كنت له شفيعاً)) 296
- ❁ اصحابی کی تعریف: 299
- مخضرم کی تعریف: 299
- مدرک کی تعریف: 300
- واقعہ افک: 306
- ❁ قبر نبوی مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صحیح طریقہ: 309
- امام ذہبی کی درود وسلام کے بارے میں علمی کلام (حاشیہ): 319
- ❁ مسجد نبوی میں منقش قرآنی سورتیں: 323
- ❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی مرقوم اسماء مبارک: 325
- مدینہ منورہ کی چار مسنون زیارات: 327
- ❁ بقیع الغرقد: 329
- بقیع میں پہلے خوش قسمت مدفون صحابی: 329
- قبور ازواج مطہرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: 330
- قبور بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: 330
- قبور بعض اہل بیت: 331
- قبور نافع مولی ابن عمر، و مالک بن انس: 331
- مدفن شہدائے حرہ، و (واقعہ حرہ): 332

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بقیع الغرقد کی فضیلت: 333
- ❁ شہدائے احد: 337
- شہدائے احد کے اسماء گرامی: 339
- شہدائے احد کی قبور: 342
- ❁ خندق اور جنگ احزاب: 343
- تاریخ اسلامی کا اہم مقام: 343
- خندق کھودنے کے دوران معجزات: 343
- مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ: 344
- بنی غطفان کے سربراہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح کی پیشکش: 344
- جنگ خندق کے بارے میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت کا نزول: 344
- ❁ مساجد: 345
- مسجد غمامہ: 345
- مسجد ابوبکر صدیق: 345
- مسجد عمر فاروق: 345
- مسجد علی: 345
- مسجد فتح: 346
- مسجد سبق: 346
- مسجد جمعہ: 346
- مسجد قبلتین: 346
- مسجد میقات: 346
- ❁ مدینہ منورہ کی وادیاں: 347
- وادی عقیق: 347
- عقیق کے معانی: 347
- وادی عقیق کی فضیلت: 347
- وادی رانونا: 348
- وادی قناۃ: 348
- وادی بطحان: 349
- وادی مذینیب: 350

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی مھزور: 350

❁مدینہ منورہ کے بعض مشہور پہاڑ: 351

جبل احد: 351

جبل عَیْنَین: 353

جبل ثَوْر: 354

جبل عَیر: 354

جبل سَلْع: 354

❁ کنویں: 355

بِئْرُ أَرِیسٍ (بئر خاتم): 355

بِئْرُ رُومَةِ یا بئر عثمان: 358

بِئْرُ بُضَاعَةِ: 360

بئر السقیا: 261

سرنگ اور پل: 361

❁چشمے ڈیم اور زراعت: 363

مدینہ منورہ کے چشمے: 363

مدینہ منورہ کے معروف چشمے: 363

مدینہ منورہ کے معروف ڈیم: 365

بطحان ڈیم: 365

عروہ ڈیم: 365

عاقول ڈیم: 365

غابہ یا الغاب (جنگل) ڈیم: 366

مدینہ منورہ میں زراعت (کھجور کی سالانہ پیداوار تقریباً آٹھ کروڑ کیلوگرام ہے): 366

کچھ نایاب زرعی اجناس: 366

❁ قلعہ کعب بن اشرف: 367

❁فصیل مدینہ: 369

❁زلزلہ آگ اور آتش فشاں: 373

مدینہ منورہ میں قابل ذکر زلزلے: 374

❁سقیفہ بنی ساعدہ: 375

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تاریخ اسلامی کا ایک عظیم مقام: 375
- سقیفہ کیا ہے؟: 375
- سقیفہ بنی ساعدہ کا موقع ومحل: 375
- بلدیہ مدینہ منورہ کا سقیفہ بنی ساعدہ کا پروجیکٹ: 376
- ❁ مدینہ کا جنگل: 376
- ❁ مدینہ منورہ کی معروف مارکیٹیں: 377
- گاڑیوں کی مارکیٹ: 377
- گاڑیوں کے پرانے سپیئر پارٹ کی مارکیٹ: 377
- کھجور مارکیٹ: 377
- گھی مارکیٹ: 378
- استعمال شدہ اشیاء کی مارکیٹ: 378
- بریسم کی مارکیٹ: 378
- سبزی منڈی: 378
- فروٹ منڈی: 378
- ڈرائی فروٹ مارکیٹ: 379
- گوشت مارکیٹ: 379
- مچھلی مارکیٹ: 379
- بکر منڈی: 379
- لکڑی اور کوئلہ مارکیٹ: 380
- سائیکل موٹر سائیکل مارکیٹ: 380
- چڑیا مارکیٹ: 380
- حرم مارکیٹ: 380
- ❁ مدینہ منورہ کی معروف لائبریریاں: 381
- عارف حکمت لائبریری: 381
- محمودیہ لائبریری: 381
- حرم نبوی لائبریری: 381
- مدینہ منورہ پبلک لائبریری: 382
- شاہ عبدالعزیز لائبریری (مکتبۃ ملک عبدلعزیز): 382

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شیخ علامہ محدث پروفیسر حماد الانصاری لائبریری: 384
- ❁ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سٹی: 385
- تاریخ بنیاد: 385
- موقع ومحل ودرجہ حرارت: 385
- پرنٹنگ کمپلیکس سٹی: 385
- پرنٹنگ کمپلیکس سٹی کی تعمیر پر لاگت: 385
- پرنٹنگ کمپلیکس سٹی کے انتظامی امور: 385
- پرنٹنگ کمپلیکس کا پریس: 385
- اغراض ومقاصد: 386
- قران کریم کی طباعت کی ابتدا: 386
- کمیٹی کے ممبران: 386
- قرآن مجید کے معانی اور تراجم اور تفاسیر کی طباعت: 387
- پرنٹنگ کمپلیکس کی طباعت: 387
- ❁ تربیہ کالج برائے خواتین: 389
- تاریخ بنیاد: 389
- موقع ومحل: 389
- اغراض ومقاصد: 389
- انتظامی امور: 389
- ملک عبدالعزیز یونیورسٹی: 389
- تربیہ کالج برائے خواتین کی ڈگری: 390
- تربیہ کالج برائے خواتین کی تعلیمی خدمات: 390
- ❁ مدینہ یونیوسٹی (الجامعة الإسلامية): 391
- تاریخ بنیاد: 391
- موقع ومحل: 391
- اغراض ومقاصد: 391
- انتظامی امور: 391
- انتظامی امور کے ادارے: 391
- تعلیمی شعبے: 392

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مزید ملحقہ تعلیمی ادارے: 394
- لائبریری: 394
- دنیا کے معظم ممالک کے طلبہ: 394
- اس یونیورسٹی میں داخلہ کی شرائط: 394
- ❁ مرکز خدمت سنت وسیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: 395
- تاریخ بنیاد: 395
- اغراض ومقاصد: 395
- انتظامیہ اوراس کے اعمال: 395
- انتظامی اقسام: 396
- انتظامی تقسیم اوراس کے شعبے: 396
- ادارہ کے علمی حصے: 396
- ❁ خوشی وغمی: 397
- شادی: 397
- دلہن کا انتخاب: 397
- دولہا کا دلہن کو دیکھنا: 398
- فاتحہ پڑھنا: 398
- الشبکۃ(اَلْمِلْکَۃ): 398
- حق مہر: 398
- شادی کی تقریب: 399
- قود(الموجب): 400
- زفة والشرعة: 400
- الصباحية يا الصبحة: 400
- شادی گھر: 400
- تعدد ازواج: 401
- مدینہ منورہ کے معروف شادی گھر: 402
- مدینہ منورہ میں عید کی تقریب: 402
- عید اور گھر: 403
- عید اور بچے: 403

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عید فطر کے تین دنوں میں بکرے ذبح کرنا: 403
- وفات کے وقت: 403
- تعزیت کا طریقہ: 404

❁ اختتامیہ: 405

- مدینہ منورہ میں نزول شدہ سورتیں: 405
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زہر کا اثر اور تکلیف: 405
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت: 406
- مدینہ منورہ کا تقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے: 406

❁ اشاریہ آیات قرآن کریم: 407

❁ اشاریہ احادیث: 413

❁ اشاریہ اشعار: 426

❁ مصادر و مراجع: 427

❁ مطبوعات ادارہ اشاعت اسلام لاہور: 457

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تعارف عزت ماب جناب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ❁

آبائی نام: محمد اسحاق۔ **خاندانی نسبت:** رانا راجپوت طور۔

پیشہ وارنہ تعلیم: آر ایچ ایم پی+آر ایچ اینڈ ڈینٹسٹ۔ **پیشہ:** میڈیکل پریکٹس۔

تاریخ پیدائش: 1940ء بمقام گلویانوالہ (تاندلیانوالہ) ضلع فیصل آباد۔

خاندان: پاک وہند کے معزز ومعروف خاندان راجپوت اور جس نے دہلی پر حکمرانی کی ہے، سے خاندانی تعلق ہے۔ یہ سلسلہ تفاخر نہیں بلکہ تعارفی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اعمال کی قدر ہے نیز قدیم تاریخ دانوں نے جو یہ لکھا ہے کہ سرزمین عرب کا مشہور قبیلہ بنو قحطان جب ہندوستان میں آباد ہوا تو راجپوت کے نام سے مشہور ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

میرے دادا جان فیض پور کلاں جو لاہور کے قریب ہے، کے رہنے والے تھے یہیں پر زرعی زمین تھی، بلغ صالح انسان تھے جن کا اسم گرامی میاں عبداللہ تھا۔

تقریباً 1890ء کو زبردست سیلاب جو دریاء راوی میں آیا تھا، جس سے زمینیں دریا برد ہونے کی وجہ سے فیصل آباد کے قصبہ تاندلیانوالہ کے ایک مضافاتی گاؤں میں منتقل ہو گئے تھے جب کہ ننھیال والدہ محترمہ کا قبیلہ ضلع فیروز پور (ہندوستان) میں راجپوت قبیلہ سے تھا جو قیام پاکستان کے بعد پتوکی ہجرت کر کے قیام پذیر ہو گیا۔ میرے بھائی تاندلیانوالہ میں قیام پذیر ہیں جن کا نام رانا محمد اسماعیل (وفات: 24.1.2006) صراف تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ معبود برحق کا مجھ پر دینی ودنیاوی انعام ہے کہ اس نے مجھے اور میری اولاد کو اسلام کی سرفرازی اور اس کی تبلیغ کے لئے توفیق عنایت فرمائی ہے، الحمدللہ۔

اسلامی تعلیم: 1974ء تا 1980ء تک مدینہ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامک لاء کی تعلیم حاصل کی۔ 1960ء کو عملی زندگی طبی پریکٹس میں مشغول تھا کہ ان دنوں روزنامہ ''کوہستان'' جو پاکستان کے عظیم اسلامی ادیب جناب نسیم حجازی کی ادارت میں اس وقت لاہور سے نکلتا تھا، میں مدینہ یونیورسٹی کے قیام پر ایک مفصل فیچر پڑھا، مطالعہ پر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ 1968ء کے دوران شاہ سعود کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ان سے پورے 9 سال (1973ء) تک خط وکتابت رہی۔ اس طویل عرصہ میں بڑے صبر آزما دور سے گزر رہا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بالآخر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ممکن ہوا۔ اس عرصہ میں اس وقت کے زعماء سید داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سید ابوبکر غزنوی، مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی، حافظ عبدالقادر روپڑی اور متعدد دیگر علماء سے داخلہ کیلئے مدد حاصل کی۔ بے پناہ سرمایہ بھی صرف ہوا مگر بالآخر اللہ نے اپنے رسول برحق کے محبوب ترین شہر مدینہ میں قال اللہ وقال الرسول کے مرحلے طے کرنے کی سعادت عطا فرمائی، الحمدللہ۔ بلکہ ﴿وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي﴾ جو دعا حج بیت اللہ پر بارگاہ صمدیت میں کی گئی وہ بھی قبول ہوئی اور اپنے سعادت مند فاضل بیٹے خالد مدنی کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک طویل عرصہ میں مدینہ منورہ میں کتاب وسنت کا علم حاصل کر کے میرا دنیا وآخرت میں وزیر بنا دیا۔ یہاں پر اپنے سب سے بڑے محسن میجر میاں محمد اسلم شہید امریکہ کا ذکر خیر کئے بغیر سلسلہ نامکمل ہوگا کیونکہ ان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شیوخ جامعہ خاص کر ساحہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز جو اس وقت مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے، سے روابط کر کے داخلہ کے حصول کیلئے کوشش کی جبکہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا داخلہ کے لئے شیخ کے نام خصوصی مکتوب نے خاص اثر کیا کیونکہ سید داؤد غزنوی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی دونوں مدینہ یونیورسٹی کے پاکستان سے بنیادی ممبر تھے۔ جب کہ ان دونوں میں سید داؤد غزنوی وفات پا گئے تھے۔ جن کے ساتھ میرے والد محترم کے مذہبی تعلقات استوار تھے۔

مزید اسلامی تعلیم: مدینہ یونیورسٹی میں سات سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حرم نبوی یعنی مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں شیوخ واساتذہ، محدثین وعلماء کے حلقات دروس میں زانوئے تلمذ اختیار کیا اور اس طرح دینی واسلامی فیوض وبرکات سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔

عمومی تعارف: بانی رئیس ادارہ شاعت اسلام، فیض یافتہ مدینہ یونیورسٹی ومسجد نبوی شریف، اسلامک ریسرچ سکالر، اسلامی مقنن، صحافی ادیب ومعالج المدینہ کلینک۔

1- مدینہ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامک اسٹڈیز میں تعلیم حاصل کرنے کی مدت سات سال۔

2- حرم نبوی شریف میں حاضری اور تالیفات کا دور سات سال۔

3- لاہور میں تالیفات کا دور سات سال۔

4- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسن اتفاق ہے کہ اکیس سالہ تعلیم وتالیفات کا دور تین مساوی حصوں میں بٹ گیا۔

مدینہ طیبہ میں تصنیفات:

1- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 2- علوم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 3- شرف المسلم (عربی)

4- حکم تغییر الشیب 5- کیا نبی رحمت مغموم بھی ہو جایا کرتے تھے؟ 6- شرف مسلم (اردو)

7- تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت 8- مولانا، مولائی سیدی، حضور، مرحوم کے القابات کا استعمال

9- مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان تصنیفات کے علاوہ سرزمین مقدس حجاز میں اپنے طویل قیام کے دوران متعدد حج بیت اللہ، عمرے، مسنون زیارات کا شرف اپنے اہل وعیال کے ساتھ حاصل ہوا جس سے گناہ دھل گئے۔ جسم اسلام کے لئے صیقل ہو گئے اور یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے نوازا ہے، الحمدللہ۔

لاہور میں تصنیفات:

باقی کتب جو لاہور آمد پر 1994ء تک لکھی گئیں ان کی تعداد اکیس (21) بنتی ہے۔ آمد مدینہ منورہ کے بعد لاہور میں 1988ء سے 1994ء تک باقی کتب جن کے نام فہرست کتب میں موجود ہیں، اس عرصے میں تالیف کی گئیں، الحمدللہ۔ جب کہ مزید تالیفات کا کام جاری ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

25-7-1996

(آپ کی وفات 2 مئی 1997ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تعارف جناب ڈاکٹر رانا خالد مدنی ❁

نام: عبدالرحمٰن خالد مدنی۔ ولدیت: ڈاکٹر رانا محمد اسحاق۔

پیدائش: 2-7-1964 بمقام (تاندلیانوالہ) ضلع فیصل آباد۔

ابتدائی تعلیم: مدرسة سعد بن معاذ الإبتدائية، وزارة المعارف، المدينة المنورة، المعهد المتوسط، والمعهد الثانوي، الجامعة الاسلامية، المدينة المنورة (مکمل کورس 12 سال)۔

اکیڈمک سٹڈی: كلية الحديث الشريف والدراسات الإسلامية، الجامعة الإسلامية (مکمل کورس 4 سال)۔

دعوۃ کورس: مركز الدعوة، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة۔

کمپیوٹر کورس: مركز صخر للتدريب الحاسب الآلي، المدينة المنورة۔

ایم اے: عربی، شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی 1997ء ایم اے: اسلامیات، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی 2000ء

پی ایچ ڈی: عربی، شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی 2007ء

اساتذہ کرام: شیخ محدث محمد ناصر الدین البانی، شیخ علامہ محدث حماد الانصاری، علامہ پروفیسر ڈاکٹر ربیع مدخلی، علامہ پروفیسر شیخ عمر فلاتہ، پروفیسر ڈاکٹر مرزوق الدوسری، پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالصمد بکر عابد، پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم محمد نور سیف، پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، وغیرہم۔

مناصب: مترجم مواجہ شریفہ، روضہ اقدس، مسجد نبوی، مدینہ منورہ، چیئرمین ادارہ اشاعت اسلام لاہور۔

تحقیق و تصنیف:

❁ بین الاقوامی علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم خط و کتابت کورس، اردو عربی۔

❁ صحیح حدیث انسائکلو پیڈیا (150 جلدوں پر مشتمل ہے) عربی اردو۔

❁ دراسة نقدية مع تحقيق كتاب الديباج على صحيح مسلم للإمام السيوطي (پی ایچ ڈی مقالہ)

❁ مدينة النبي صلى الله عليه وسلم اردو۔ ❁ رواۃ حدیث صحابہ کرام انسائکلو پیڈیا عربی۔

❁ موضوع حدیث انسائکلو پیڈیا عربی اردو۔

❁ رواة الحديث (تین سو سال [تین قرون مفضلہ اولیٰ] کے تمام رواۃ حدیث کے تراجم) عربی۔

❁ علامہ محمد ناصر الدین البانی کی تمام تخریج کردہ احادیث اور آثار انسائکلو پیڈیا عربی۔

❁ لفظ شيخ عند ابن أبي حاتم الرازي، جمع ودراسة.

❁ المعجم للرواة الذين تكلم عليهم الإمام الترمذي في جامعه.

❁ المعجم للرواة الذين تكلم عليهم الإمام أبي داود في سننه.

❁ المعجم للرواة الذين تكلم عليهم الإمام النسائي في سننه.

❁ الجمع بين الصحيحين عربی اردو۔ ❁ الأمل والإيمان فيما اتفق عليه الشيخان عربی اردو.

❁ نور الإيمان فيما اتفق عليه الشيخان والإمامان عربی اردو. ❁ دراسات في كتب الرواة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نائن سٹار احادیث، ایٹ سٹار احادیث، سیون سٹار احادیث، سکس سٹار احادیث، عربی اردو انگلش۔

تجرید: تجريد الأحاديث المرفوعة تاريخ الطبري، ومصنف عبدالرزاق، ومصنف ابن أبي شيبة، و سنن سعيد بن منصور، وموطأ إمام مالک، ومسند ابن الجعد، والسنة لعبدالله بن الإمام أحمد.

[تقریباً 100 سے زائد کتب حدیث اور کتب رواۃ حدیث سے مرفوع احادیث کی تجرید کی گئی ہے الحمدللہ]۔

اختصار وترتیب: اختصار زوائد تاريخ بغداد، وترتيب مسند الشهاب، ومسند الفردوس.

زوائد احادیث: ❁ الشفاء الغليل في زوائد العلل الكبير. ❁ زوائد مسند الإمام أحمد.
❁ زوائد مسند عبدالله بن مبارک. ❁ زوائد المستدرک.
❁ زوائد معجم الشيوخ للصيداوي. ❁ زوائد صحيح ابن حبان.
❁ زوائد السنن والآثار للشافعي. ❁ زوائد الشمائل.

[تقریباً 300 کتب حدیث کے زوائد مکمل ہو چکے ہیں الحمدللہ]

ترقیم: ❁ صحيح البخاري ❁ صحيح مسلم ❁ مسند الإمام أحمد ❁ سنن الدارمي

تخریج: ❁ صحيح البخاري ❁ صحيح مسلم ❁ سنن أبي داود ❁ جامع الترمذي
❁ سنن النسائي ❁ سنن ابن ماجه ❁ موطأ الإمام مالک ❁ سنن الدارمي
❁ مسند الشهاب ❁ صحيفة همام بن منبه ❁ الأحاديث التي عليها مدار الإسلام
❁ عمل اليوم والليلة لابن السني ❁ الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر لابن تيمية
❁ رفع الريبة عما يجوز ومالا يجوز من الغيبة للشوكاني

ترجمہ: ❁ القرآن الكريم ❁ موطأ إمام مالک ❁ صحيح البخاري ❁ صحيح مسلم
❁ سنن أبي داود ❁ الجامع الترمذي ❁ سنن النسائي ❁ سنن ابن ماجه
❁ سنن الدارمي ❁ زغل العلم ❁ مسند الشهاب ❁ الأصنام
❁ صحيفة همام بن منبه ❁ العقيدة الطحاوية ❁ عمل اليوم والليلة لابن السني
❁ كفاية التعبد وتحفة التزهد ❁ أصول الإيمان
❁ اعتقادات فرق المسلمين والمشركين ❁ الأحاديث التي عليها مدار الإسلام
❁ التحفة العراقية في الأعمال القلبية ❁ كشف الكربة في وصف أهل الغربة
❁ مختصر كتاب المؤمل للرد إلى الأمر الأول ❁ لقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة
❁ الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ❁ فضل الإسلام
❁ رفع الريبة عما يجوز ومالا يجوز من ❁ إفتراق الأمة إلى نيف وسبعين فرقة
❁ ثلاث عشرة رسالة في التوحيد، والإيمان للشيخ محمد بن عبدالوهاب

سلسلہ قرآن و سنت: اللہ، اطاعت اللہ، اطاعت رسول اللہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، آدم، انسان، موسیٰ، عیسیٰ، شیطان، فرعون، طاغوت، جنت، جہنم، اکثریت، اسلام، کفر، شرک، توبہ، توکل، تقویٰ، عدل، زندگی، موت، محبت، نفرت، عذاب، خیر، شر، عزت، ذلت، عظمت، رزق، سود، حرام، حلال، زمین، آسمان، دین، دنیا، وغیر [تقریباً 700 کتاب اور کتابچہ]۔

❁ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ❁

ڈاکٹر رانا خالد مدنی

13/2/2009

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ خطبہ مسنونہ ❁

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾

[سورة آل عمران: 102].

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا، وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَنِسَآءً، وَاتَّقُوْا اللَّهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ [سورة النساء: 1].

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللَّهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ [سورة الأحزاب: 70،71].

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

امابعد:(1).

---

(1)- خطبة الحاجة از علامہ محمد ناصر الدین البانی صفحہ نمبر: 3۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کیلئے بلا شک حمد وثنا سزاوار ہے اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش کے طلب گار ہیں اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت بخشیں اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردیں اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

❁ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

❁ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

❁ اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمھارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁حرف آغاز❁

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خیر البشر وخاتم الأنبیا والرسل وبعد:

دنیائے اسلام میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت اہم ہے کیونکہ یہاں سے اسلام کی روشنی شروع ہونے کا آغاز ہوا نبی اکرم محمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ملجا ومسکن مطہر ہے اسلام کا مرکز معظم علم کا مرجع نور کا چشمہ مہبط وحی تاریخ ہجری کی ابتداء انسانیت کی ہدایت گاہ اس وجہ سے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ مکرم کے بارے میں مسلم اسکالرز نے قدیم وجدید دور میں نہایت محنت شاقہ سے طویل اور مختصر تواریخ تحریر کیں۔

ہمارے والد ماجد محترم جناب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمہ اللہ نے اردو زبان میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ تحریر کی یہ کتاب اس عظیم شہر کی تاریخ کے علاوہ نبی اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بھی مشتمل ہے اور اس کی خاص اہمیت یہ ہے کہ تاریخی روایات کی تحقیق محدثین کے طریقہ پر کی اور تمام روایات متعلقہ کی تحقیق کر کے وضاحت کی اور یہ تمام کام مدینہ طیبہ کے اندر رہ کر کیا جس پر تقریباً ایک عشرہ کے قریب وقت لگا اور یہ عظیم کتاب 1987ء میں مکمل کر لی گئی اور کچھ مسائل پر تحقیق نامکمل رہی جو بعد میں ہم نے مکمل کی محترم والد ماجد جناب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب میرے بچپن میں تحریر کی گئی اس کے تحقیقی حصوں میں راقم الحروف بھی والد ماجد کے ساتھ محدثین ومورخین مدینہ کے پاس جاتا تھا والد ماجد مدینہ منورہ سے لاہور تشریف لے گئے اس دوران اللہ رب العالمین نے مجھے یہ شرف بخشا کے میں نے مسجد نبوی میں شؤن الحرمین الشریفین کے تحت کام کرنا شروع کر دیا یہ اللہ رب العالمین کا میرے اوپر بہت بڑا احسان اور میرے لئے شرف وعزت کا مقام تھا اور بہت بڑی ذمہ داری بھی۔ جیسے کام شروع کیا گیا تو مجھے مسجد نبوی کے اندر کام کے لئے منتخب کیا گیا یعنی روضہ اقدس کے چاروں طرف کسی نا کسی جگہ پر ڈیوٹی لگا دی جاتی مثلاً کبھی مواجہ شریفہ جالی روضہ اقدس اور کبھی محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کبھی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کبھی ریاض الجنت میں اور کبھی روضہ اقدس کے اندر جانے والے دروازے کی نگرانی کرتا اور کبھی اصحابہ صفہ یعنی روضہ اقدس کے اردگرد میرا کام ظہر کی نماز سے شروع ہوتا اور مسجد نبوی کے بند ہونے تک جاری رہتا آخر میں میری ذمہ داری میں اضافہ کر دیا گیا...اور میں اپنے گروپ کے تمام سول اہلکاروں کی حاضری لگا کر مسجد نبوی کے بند ہونے کے بعد رات کو نکلتا تھا، اس دوران کچھ علمی معلومات جو والد ماجد نے میرے ذمہ لگائی تھیں وہ بھی جمع کیں۔

اس عظیم کتاب کو 1999ء میں پرنٹ کرانے کا پروگرام بنایا گیا کمپوزنگ مکمل کر لی گئی تھی مگر چند علمی کاموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے یہ کام مکمل طور پر رک گیا کیونکہ کتاب کے اندر کچھ احادیث کا ترجمہ کرنا باقی تھا اور کچھ مسائل پر مزید تحقیق کرنا باقی تھی اس دوران پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں اور صحیح حدیث انسائیکلوپیڈیا کے سلسلہ کی وجہ سے یہ کام مکمل طور رک گیا الحمدللہ آج بمورخہ 7/4/2008ء کو اس مبارک کتاب پر کام کا آغاز کر دیا گیا الحمدللہ پی ایچ ڈی مکمل ہو چکی ہے اور حدیث انسائیکلوپیڈیا پر کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔

اس کتاب میں جناب والد محترم نے ان عنوانات پر بحث و تحقیق ہے ❁ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ ❁ اسماء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❁ قرآن مجید کی وہ سورتیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء وارد ہوئے ہیں ❁ قرآن حمید میں نبی رحمت کے صفاتی اسماء ❁ احادیث میں نبی کے صفاتی نام مبارک ❁ تاریخ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ❁ حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❁ حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح احادیث کی روشنی میں ❁ فضائل مدینہ منورہ ❁ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ کی طرف سفر سرفرازی ❁ ہجرت کا پس منظر ❁ ہجرت مدینہ کا پس منظر ❁ مکی زندگی کے ادوار اور لائحہ عمل ❁ ہجرت مدینہ ❁ مسجد قباء کی تعمیر ❁ فضائل مسجد قباء ❁ مسجد نبوی کی تاریخ ❁ مسجد نبوی کے لئے زمین کی خریداری ❁ مسجد نبوی کی تعمیر اول عہد رسالت میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر ثانی عہد رسالت میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت فاروقی میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت عثمانی میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر عباسی خلیفہ مہدی کے دور میں ❁ مسجد نبوی ماضی میں دو دفعہ جل گئی تھی ❁ گنبد خضراء کی تاریخ تعمیر ❁ مسجد نبوی کی تعمیر اشرف قیتبائی کے دور میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر سلطان عبدالمجید خان عثمانی کے دور میں ❁ مسجد نبوی کی تعمیر شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن فیصل آل سعود کے دور میں ❁ مسجد نبوی کی موجودہ عمارت ❁ مسجد نبوی کے موجودہ دوازے (عثمانی عمارت میں) ❁ مسجد نبوی کے موجودہ دوازے (سعودی عمارت میں) ❁ مسجد نبوی کی مختلف تعمیرات کے باہمی زمانہ کا فرق تفصیل تعمیر عمارت ❁ مسجد نبوی کی توسیعی مساحت مختلف ادوار میں اور اس کی تفصیل ❁ نقشہ نمبر 1: عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر اول 1ھ ہجری میں بمطابق 622ء ❁ نقشہ نمبر 2: عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر ثانی 7ھ ہجری میں بمطابق 628ء ❁ نقشہ نمبر 3: عہد فاروقی میں مسجد نبوی کی تعمیر 17ھ ہجری میں ❁ نقشہ نمبر 4: عہد عثمانی میں مسجد نبوی کی تعمیر 30-29 ہجری میں ❁ نقشہ نمبر 5: اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 91-88 ہجری ❁ نقشہ نمبر 6: عباسی خلیفہ مہدی کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 165-162 ہجری ❁ نقشہ نمبر 7: شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن فیصل آل سعود کی تعمیر 1368 ہجری میں ❁ مسجد نبوی کے فضائل ❁ مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت ❁ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا مسئلہ ❁ چالیس دن با جماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ❁ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے سفر کی اجازت ❁ مسجد نبوی میں ریاض جنت ❁ منبر نبوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورحوض کوثر ❁ منبر نبوی عہد رسالت میں لکڑی کا تھا ❁ ستون حنانہ ❁ منبر نبوی کے پاس جھوٹی قسم اٹھانے کی عیو ❁ مسجد نبوی کے مشہور ستون ❁ اصحاب صفہ ❁ اصحاب صفہ کے اسماء گرامی ❁ اصحاب صفہ کی جگہ ❁ اصحاب صفہ فاقہ کوش اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ❁ حجرہ نبوی شریف ❁ تین مقدس قبور کے نقشہ جات ❁ حجرہ نبوی پر تعمیر ولید کے زمانہ میں ❁ گنبد خضراء کی تاریخ وتعمیر سعودی عہد تک ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا مسئلہ ❁ حجرہ نبوی کے گرداگرد سیسہ پلائی خندق کا واقعہ ❁ قبر نبوی مبارک کی زیارت کا مسئلہ ❁ زیارت قبر نبوی کے متعلق معروف عام احادیث کا تجزیہ ❁ اصحابی کی تعریف ❁ قبر نبوی مبارک کی زیارت کا صحیح طریقہ ❁ مسجد نبوی میں منقش قرآنی سورتیں ❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی مرقوم اسماء مبارک ❁ مدینہ منورہ کی چار مسنون زیارات، مسجد نبوی، مسجد قباء، بقیع الغرقد، شہدائے احد ❁ بقیع الغرقد ❁ شہدائے احد ❁ مساجد ❁ مدینہ منورہ کی وادیاں ❁ مدینہ منورہ کے بعض مشہور پہاڑ ❁ کنویں۔

اورہم نے مزید ان عنوانات کا اضافہ کیا: ❁ میثاق مدینہ ''صحیفہء مدینہ'' ❁ واقعہ حرہ ❁ مسجد نبوی کی توسیعی تعمیر کے لئے شاہ فہد کا منصوبہ ❁ نقشہ نمبر 8: شاہ فہد کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر ❁ خندق اور جنگ احزاب ❁ چشمے ڈیم اور زراعت ❁ قلعہ کعب بن اشرف ❁ فصیل مدینہ ❁ زلزلہ آگ اور آتش فشاں ❁ سقیفہ بنی ساعدہ ❁ مدینہ کا جنگل ❁ مدینہ منورہ کی معروف مارکٹیں ❁ مدینہ منورہ کی معروف لائبریریاں ❁ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سٹی ❁ تربیہ کالج برائے خواتین ❁ مدینہ یونیوسٹی ❁ مرکز خدمت سنت وسیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❁ خوشی وغمی ❁ اختتامیہ۔

ہم نے اس عظیم کتاب کو مکمل کرتے وقت یہ خیال رکھا کہ یہ اس پاک وبابرکت شہر کی تاریخ وحقائق ہیں جس میں ہمارے ہادی ومرشد وشافع کا مسکن تھا اوراب اس پاک ومطہر جسم کا مدفن ہے اس لئے اللہ رب العالمین کی توفیق کے ساتھ ہم نے تمام احادیث مبارکہ کی تخریج کردی اور تمام احادیث پر مصطلح حدیث نبوی کے اصول کے مطابق احکام صادر کئے اس طرح تمام تاریخی واقعات کے مصادر ومراجع بیان کردیئے ہیں تاکہ تحقیقی کام احسن واجمل اور مدلل ہو اور تمام آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اورحتی الوسع تمام عربی عبارات پر اعراب لگادیئے ہیں تاکہ قاری کو کسی عبارت پڑھنے میں دقت محسوس نا ہو، اور ترجمہ بھی آسان زباں میں کیا گیا ہے جہاں پر کسی وضاحت کی ضرورت محسوس کی وہاں پر حاشیہ میں وضاحت کی گئی ہے۔

ہم نے اس کتاب کے اندر اللہ کے فضل وکرم سے تمام مسائل کی تحقیق وتنقید علمی ریسرچ کے مطابق کی ہے خاص کر کے احادیث نبوی کی تخریج مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت اس کتاب میں اگر کوئی سقم باقی رہ گیا ہو تو قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کرلی جائے۔

کتاب کو مزید خوبصورت اور دلکش بنانے کے لئے عنوانات کے مطابق جدید وقدیم تصاویر کا بھی اہتمام کیا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے اور سیٹلائٹ سے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لی گئی تصاویر کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اور نقشہ جات کا بھی۔ اکثر تصاویر جدید ہیں جو ڈیجیٹل کیمرہ سے لی گئی ہیں جو فورکلر میں ہیں اور کچھ تصاویر قدیم ہیں جو بلیک اینڈ وائٹ ہیں کتاب کے آخر میں کچھ اشاریہ جات بھی تیار کئے گئے ہیں اور مصادر و مراجع جن کی تعداد 375 ہے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق: ''جو انسان لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا'' اس کتاب کی کمپوزنگ تبرکاً میں نے خود کی ہے اور کتاب کے کچھ حصوں کی کمپوزنگ میں ام داود اور ام سفیان نے مدد کی ہے جبکہ تصاویر میں برادرم محمد عاصم ایڈووکیٹ اور کتاب کی تزئین و تصحیح میں محترم عبدالمتین ملک نے قابل قدر محنت کی ہے ان تمام افراد و غیر ہم کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ رب العالمین ہماری اور ان تمام کی مشکلات آسان کرے اور نیک خواہشات کی تکمیل کرے آمین ثم آمین۔

اللہ رب العالمین سے التجا ہے کہ ہمارے والد ماجد کی یہ کوشش قبول فرمائے اور مسلمانوں کو رسول مقدس کے مطہر شہر کی عزت و عظمت کی پہچان عطاء کرے اور تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرنے کی توفیق عنایت کرے حتیٰ کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہو جائیں اور اسلام (قرآن اور سنت) کے پرچم کے سائے میں متحد ہو کر تمام غیر مسلم طاقتوں کو اپنے بلند اخلاق اور صفات حمیدہ سے زیر کر دیں اللہ رب العالمین ہر مسلمان کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما

ڈاکٹر رانا خالد مدنی

یکم جولائی 2009ء لاہور

چیئرمین ادارہ اشاعت اسلام لاہور

408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاون لاہور

Email:khalidalmadni@hotmail.com

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ پیش لفظ ❀

❀ شہر رسالت مآب مدینہ طیبہ جسے مھبط وحی رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم تر شرف حاصل ہے۔ جسے خالق کائنات رب ذوالجلال کی عنایت خاص سے انوار وتجلیات، اسلامی وروحانی اقدار کا محور ومرکز اور منبع حق قرار دیا گیا۔ اس شہر مقدس ہاں! اس شہر طیبہ وطابہ میں حصول علوم اسلامیہ کے فیوض وبرکات سے سات سال تک بھرپور فیض یافتگی کا اعزاز حاصل رہا۔ اور جب ان فیوض وبرکات سے اپنے مسلمان بھائیوں کو فیض پہنچانے کے سلسلہ کا عزم تالیفات کی صورت میں کیا تو ان میں سے ایک کتاب ''دو مقدس شہر'' کا مقدس وعظیم عنوان بھی شامل منصوبہ تھا۔ جس میں مکہ مکرمہ اس کی تاریخ، حج وعمرہ اور دیگر متعلقہ مقدس زیارات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اس کی تاریخ متعلقہ زیارات مقدسہ لکھنے کا عزم کیا۔ چونکہ یہ ایک ضخیم کتاب کا پیش خیمہ تھا۔

❀ لہذا ''دو مقدس شہر'' کی بجائے ایک مقدس شہر یعنی ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' سے متعلق موضوع پر لکھنے کا پروگرام مرتب کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے اس شہر مقدس میں تیرہ سال کا طویل عرصہ قیام گزر چکا تھا اس لئے ہی میں شہر مدینہ، مسجد نبوی، اس کے ذرہ ذرہ، گلی گلی، کوچہ وبازار، اس کی مسنون ومقدس اور تاریخی زیارات، تمدن ومعاشرت اور قرب وجوار کے ماحول سے بخوبی مانوس ومتعارف ہو چکا تھا۔

❀ نیز اس سلسلہ میں علمی معلومات، شیوخ واساتذہ سے بیش بہا معلومات علمی مواد اور ذاتی مشاہدات کی بنیاد پر پھر تاریخ مدینہ پر قدیم وجدید علمی تحقیق بنیادی کتب مصادر کے حصول نے اس مبارک کام کو مزید آسان بنا دیا۔ چنانچہ مدینۃ النبی جیسے مقدس وگراں پایہ عظیم تر موضوع پر قلم نگاری ونگارشات کا ذوق توفیق باری تعالیٰ سے عمل میں ڈھل گیا۔ جو کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ چونکہ مدینہ منورہ ہجرت گاہ رسول ہاشمی، مدفن اطہر جسم رسول السید البشر، اللہ تعالیٰ کے محبوب کا محبوب، مقدس، متبرک عظیم، پاکیزہ، ارض اللہ، حرم نبوی، دار مصطفےٰ، دار حاشر، دار ماحی، دار عاقب، دار قاسم، دار محمد واحمد، دار الایمان، دار السلام، طابہ طیبہ، دار الخلافہ، قبہ اسلام، مرکز اسلام، انصار ومہاجرین کا شہر عظیم، جس کی محبت ہر مسلمان کے دل کا سکون جس کی پاسبانی وچوکیداری مقرب ملائکہ کر رہے ہیں بھلا اس شہر مقدس کی ثنا خوانی کی توفیق جس کو مل جائے، زہے نصیب، اللہ اللہ۔[۱] اور پھر ایسے متبرک وعظیم شہر کے لئے شیطان لعین لوگوں کے دلوں میں کدورت اور غلو پیدا نہ کرے گا؟

❀ **موضوع احادیث سے اجتناب**: اسی غلو نے ہی مدینہ طیبہ سے متعلق لکھی گئی کتب میں بے شمار جھوٹی احادیث غلو محبت کے روپ میں شامل کر دیں جس سے حقیقت کو سمجھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں نے اس غلو سے بچ کر محض کتاب وسنت اور صحیح تاریخی حوالہ جات سے مواد فراہم کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے۔ مسجد نبوی کی بار بار زیارت، مسجد قباء، بقیع غرقد، شہدائے احد اور دیگر تاریخی مقدس مقامات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا ذکر ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں اپنے اپنے مقام پر مذکور ہے، کو بار بار جا کر دیکھا تا کہ کوئی شرعی، علمی و تاریخی سقم نہ رہے۔ اسی احتیاط کے پیش نظر ہی میں نے ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' ایک مقدس شہر میں کسی موضوع حدیث کو درج نہیں کیا۔ مدینہ طیبہ کے سلسلہ میں ''وفاالوفاء فی اخبار دار مصطفٰے'' بڑی معروف اور دستاویزی کتاب تصور کی جاتی ہے۔ اگر چہ اس میں بھی بہت سی موضوع احادیث موجود ہیں۔ مگر میں نے اسی لئے ابن زبالہ اور واقدی کی مرویات قبول نہیں کیں کیونکہ یہ دونوں راویوں کے متعلق اسماء الرجال میں ان کی جو ہسٹری بیان کی گئی ہے معلومات کے لئے درج کی جا رہی ہیں۔

❁ **محمد بن حسن بن زبالہ** جو ابن زبالہ کے لقب سے مشہور ہے ❁

❁ علامہ ابن حجر عسقلانی مرحوم اپنی شہرہ آفاق تالیف تہذیب التہذیب میں ناقدین اور فن رجال کے معروف علماء کی آراء بیان کرتے ہیں۔

❁ یحیٰی ابن معین کہتے ہیں: کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے وہ ثقہ راوی نہ تھا بلکہ وہ کذاب خبیث تھا۔

❁ احمد بن صالح کہتے ہیں: کہ میں نے اس سے ایک لاکھ احادیث لکھیں جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ جھوٹی حدیثیں بناتا ہے تو میں نے یہ سب لکھی ہوئی جھوٹی حدیثیں ترک کر دیں۔

❁ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: کہ وہ واھی الحدیث یعنی جھوٹی احادیث بیان کرنے والا تھا۔

❁ امام ابوداؤد فرماتے تھے: کہ وہ مدینہ کا جھوٹا آدمی تھا۔ [ب]

❁ وھب بن وھب کہتے ہیں: کہ وہ رات کو چراغ کی روشنی میں جھوٹی حدیثیں لکھا کرتا تھا۔

❁ امام النسائی فرماتے ہیں: کہ وہ متروک الحدیث یعنی جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا۔

❁ علامہ ساجی کا بیان ہے: کہ وہ امام مالک کی طرف جھوٹی حدیثیں منسوب کیا کرتا تھا۔

❁ امام مسلم فرماتے ہیں: کہ وہ جھوٹا راوی تھا (تھذیب التھذیب جلد 9 ترجمہ نمبر 160)۔

❁ **محمد بن عمر بن واقدالواقدی** جو واقدی کے نام سے معروف ہے ❁

❁ علامہ ساجی کہتے ہیں: کہ وہ بغداد کا قاضی تو تھا مگر متھم یعنی جھوٹا مشہور تھا۔

❁ امام محدثین امام البخاری فرماتے ہیں: وہ متروک الحدیث تھا۔

❁ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: وہ کذاب یعنی جھوٹا تھا۔

❁ یحیٰی ابن معین کہتے ہیں: وہ ضعیف تھا۔

❁ واقدی کے معروف شاگرد محمد بن سعد الکاتب معروف ابن سعد کاتب الواقدی بیان کرتے ہیں: کہ وہ غزوات، سیرہ اور فتوحات کا عالم ضرور تھا مگر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں لوگوں کی جھوٹی احادیث بیان کرنے میں بدنام تھا۔

❁ امام بیہقی کہتے ہیں: کہ واقدی کی ساری کتب جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ امام نسائی کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے چار مشہور و معروف آدمیوں میں سے ایک وہ بھی تھا، واقدی مدینہ سے، مقاتل خراسان سے، محمد بن سعید مصلوب شام سے اور ابن عدی جرجان سے۔

❁ ابن مدینی کہتے ہیں: کہ اس کے پاس دس ہزار من گھڑت حدیثیں تھیں۔

❁ علامہ بندار کہتے ہیں: کہ میں نے اس سے بڑا جھوٹا آدمی نہیں دیکھا۔

❁ امام شافعی فرماتے ہیں: کہ وہ مدینہ کے جھوٹے راویوں میں سے تھا۔ [ج]

❁ امام ابوحاتم کے نزدیک: وہ جھوٹی احادیث بنانے میں مشہور تھا۔

❁ امام ذہبی میزان میں رقمطراز ہیں: کہ اس پر کلی اتفاق و اجماع ہے کہ وہ ''وھن'' یعنی کمزور راوی تھا۔ (تہذیب التہذیب جلد 9 ترجمہ 606)۔

❁ **وھن**: وہ راوی جس سے اخلاق یا عدالت کے خلاف عمل سرزد ہو نیز اس کی روایت کی تصدیق کسی ثقہ راوی نے نہ کی ہو۔

❁ **عدالت**: صاحب عدالت وہ شخص ہوتا ہے جو فرائض و اوامر کی دیانتداری سے تعمیل کرتا ہو اور منکرات و فواحش سے کنارہ کش ہو۔ نیز افعال و معاملات عامہ و خاصہ میں طالب حق اور غیر شرعی امور سے اجتناب کرتا ہو تو ایسے شخص کو عادل کہتے ہیں اور عدالت اس کی صفت ہوتی ہے۔

❁ **مقدس شہر کی مقدس جھلک**: چونکہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرہ ذرہ، گلی گلی، کوچہ کوچہ، فرش راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہا ہے۔ نیز ان پاکباز جانثار و سرفروش قدسیوں کے قدوم مبارک چھوتا رہا ہے۔ جن مہاجرین و انصار کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی نے ایمان کا جزو قرار دیا ہو۔ بھلا اس شہر مقدس کی ثنا خوانی کا حق کیسے ادا کیا جا سکتا ہے۔ تاہم مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقدس شہر کی حیثیت سے جس قدر و منزلت اور عز و شرف کا حامل ہے اس کی کتاب و سنت کی روشنی میں ایک جھلک ملاحظہ کریں۔ [د]

❁ یہ وہ مقدس و پاکیزہ اور متبرک شہر ہے جس کے فضائل عالیہ قرآن کریم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر فرمائے گئے ہیں۔

❁ جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید میں ''ارض اللہ'' (اللہ کی سرزمین) دارایمان اور جمیل و خوبصورت کے حسین ناموں سے موسوم کیا ہے۔

❁ المدینہ نام سے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

❁ توراۃ موسیٰ علیہ السلام میں بھی مدینہ طیبہ اور مدینہ والے کے اسماء مبارک کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔

❁ اس شہر کا نام خود خالق کائنات نے طابہ رکھا ہے۔

❁ اس مقدس شہر کا نام سید الابرار، سید الانبیاء، سید البشر، حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے طابہ موسوم کیا اور فرمایا اب اسے یثرب کے نام سے پکارا نہ جائے جو بھول کر اسے یثرب کہہ بیٹھے وہ اللہ تعالیٰ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت طلب کرے۔

❁ اس مقدس شہر کو بجرت گاہ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم اور مدفن جسد اطہر بننے کا شرف مبارک حاصل ہے۔

❁ اس شہر مبارک میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

❁ اس شہر عظیم کی چوکیداری کے فرائض مقرب فرشتے ادا کر رہے ہیں۔

❁ اس شہر مقدس میں علم ایسے لوٹے گا جیسے سانپ اپنی بل کی طرف لوٹتا ہے۔

❁ مکہ مکرمہ کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی دعاؤں سے حرم کا اعزاز و شرف ملا جب کہ مدینہ طیبہ کو حضرت محمد مصطفے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے حرم کا شرف ملا۔

❁ مدینہ طیبہ کے باسیوں کے اوزان کے پیمانوں میں برکت کی دعا خود نبی رحمت نے فرمائی۔

❁ مدینہ طیبہ میں کسی بدعت شروع کرنے والے پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔

❁ مدینہ منورہ برے لوگوں کو باہر نکال کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو نکال باہر کرتی ہے۔

❁ مدینہ طیبہ کے باسیوں سے برائی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پگھلا کر رکھ دیتا ہے۔

❁ مدینہ طیبہ میں مقیم مصائب و مشکلات پر صبر کرنے والوں کے لئے شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم خوشخبری دی گئی ہے۔ [س]

غرضیکہ اس محبوب و مقدس موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں جامع اور ٹھوس معلومات ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں مطالعہ فرما کر اپنے پر خلوص جذبہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت مدینہ طیبہ کو اجاگر کیجئے اور جانچئے۔

بتقاضائے بشریت اس کتاب میں کوئی سقم باقی رہ گیا ہو تو قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے۔

نیز مولف کیلئے دینی اور دنیاوی کامرانیوں کیلئے دعا کرنا نہ بھولئے گا۔ جزاک اللہ خیر!

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

سابق مقیم مدینہ منورہ

15 ستمبر 1987ء

حال: 408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور [ش]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ❀

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار اسماء مبارکہ ہیں جو اس مقدس شہر کی فضیلت وعصمت اس کے عز وشرف عزت واحترام اور بلند ترین مرتبہ کی علامت ہیں۔ حروف تہجی کی ترتیب سے درج ذیل ہیں۔

1- **أَرْضُ اللّٰه**: (اللہ تعالیٰ کی زمین) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ﴾ (1)۔

ترجمہ: ''کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟''۔

یہاں ارض اللہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ جسے مسلمانوں کیلئے دارالسلام قرار دیا گیا تھا۔ اس وقت بھی دارالسلام تھا آج بھی اور قیامت تک دارالسلام رہیگا۔

2- **أَرْضُ الْهِجْرَة**: ہجرت گاہ۔ اوپر والی آیت میں اشارہ اسی طرف ہے۔ اسم نمبر 4 میں حدیث اس کی تفسیر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ طابہ کیلئے ہجرت کا حکم دیا گیا۔ نیز اسم نمبر 34 بھی ملاحظہ کریں۔

3- **أَكَالَة الْبُلْدَان**: (2) شہروں پر چھا جانے والا شہر۔

لغوی معنی ہیں شہروں کا کھا جانے والا شہر۔

4- **أَكَالَة الْقُرَى**: (3) گاؤں پر چھا جانے والا گاؤں۔

لغوی معنی ہیں گاؤں کا کھا جانے والا گاؤں۔

بلد اور قریہ مترادف الفاظ کے طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ کیلئے:

﴿ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ﴾۔

ترجمہ: ''تاکہ تم بستیوں (گاؤں) اس مرکز یعنی مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو متنبہ کرو'' ❶۔

اور ﴿ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴾۔

ترجمہ: ''قسم ہے اس پرامن شہر یعنی مکہ معظمہ کی'' ❷۔

---

(1)- سورت النساء، آیت نمبر: 97۔

(2)- بلدان جمع ہے بلد کی بلد کے معنی ہیں شہر۔ وہ حوالہ جات جو اسماء مدینہ کے قرآن وسنت سے ثابت ہیں ان کے حوالہ جات جابجا دیئے گئے ہیں۔ جن اسماء کے حوالہ جات نہیں ہیں وہ سینہ بہ سینہ معروف نام ہیں جن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

(3)- قری جمع ہے قریہ کی۔ قریہ کے معنی ہیں گاؤں۔ ❶ - سورت الأنعام، آیت: 12. ❷ - سورت التین، آیت: 3.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مدینہ طیبہ کیلئے البلد کا نام بھی آیا اور قریہ کا بھی۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))(4).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ مجھے اسی بستی میں ہجرت کر جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا لے گی (یعنی سب بستیوں پر غالب آ جائے گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں مگر وہ تو مدینہ طیبہ ہے یہ بستی برے لوگوں کو نکال کر باہر [4] کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال کر باہر کرتی ہے''۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دو چیزیں تشریح طلب ہیں۔

أول: ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى)) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مجھے ایسے گاؤں (بستی) میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے کا حکم ہوا ہے جو بستیوں کو کھا جائے گی''۔ اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی بشارت تھی کہ یہ شہر تمام شہروں پر غالب آ جائے گا اور یہ بشارت آپ کی زندگی مبارک میں بھی پوری ہوئی اور بعد کے زمانہ میں بھی کیونکہ قیصر و کسری، مصر، شام اور دیگر عرب و عجم کے ممالک زیر نگیں آنے کے بعد مدینہ منورہ ہی مسلمانوں کی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اور آج بھی روحانی طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے مقدس ترین دارالخلافے ہی ہیں۔

دوم: ((يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ)) نبی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے''۔

آپ نے فرمایا کہ مدینہ کو یثرب کے نام سے جو پکارے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش مانگے۔

❁ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))(5)❶.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو شخص مدینہ کو یثرب کہہ بیٹھے اسے اللہ تعالیٰ عزوجل سے مغفرت و بخشش مانگنی چاہیے''۔

یثرب سے متعلق باقی تفصیل ''یثرب اسم نمبر 98 میں ملاحظہ فرمائیں''۔

---

(4)- (یہ صحیح حدیث متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ، حديث: 1871، وصحيح مسلم، حديث: 1382، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1378، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7191، 7323، 8758، 9378۔

(5)- (یہ حدیث ضعیف ہے) قال العلامة الهيثمي: رواه أحمد وأبو يعلى ورجاله ثقات (مجمع الزوائد: 3/300).

❶ یہ حدیث حضرت براء بن عازب اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع مروی ہے، جبکہ یہ حدیث مرسل بھی روایت کی گئی ہے اور اس حدیث کی تمام اسانید میں راوی يزيد بن أبي زياد القرشي الكوفي ضعيف ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- **الایمان** : اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو قرآن پاک میں الدار والایمان کا نام دیا ہے۔

❁ ﴿ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ ﴾(6)۔

ترجمہ : وہ لوگ (انصار) مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ: اي استوطنوا المدينة (7)،الدَّارَ وَالْإِيمَانَ: یعنی مدینہ طیبہ۔

6- **البارۃ**: مدینہ طیبہ کا ایک نام۔

7- **البر** :(رحمت وشفقت): منبع اسرار، منبع انوار، منبع رحمت وشفقت، منبع برکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ مدینہ منورہ ہی سے نور اسلام کی کرنیں پھوٹ کر تمام عالم کو روشن کر گئیں اور یہ زیادہ باعث رحمت سبب ہے۔

8- **البحر (البلد)**: شہر۔

9- **البحیر (تصغیر البحرۃ)** : عرب لوگ شہروں اور گاؤں کو پکارتے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے (8)۔ [5]

10- **البجیر** :(وسیع) بے پناہ وسعت کا حامل۔

اسم نمبر 8، 9، 10 کے معانی ایک ہی ہیں یعنی شہر یا گاؤں۔ ہماری سرزمین یا ہمارا وطن۔ یہاں تینوں الفاظ سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

11- **البلاط** : (البلاط ضرب من الحجارة تُفْرَش به الأرض و هو موضع معروف بالمدينة) پتھروں کے ٹکڑوں سے فرش بنائی گئی جگہ اور یہ جگہ مدینہ طیبہ میں معروف تھی"۔

و هو لغةً الحجارةُ التي تفرش علىٰ الأرض(9).

"ایسے پتھر جس سے زمین پر فرش بنایا جائے"۔

الأرض المفروشة بالحجارة(10).

"ایسی زمین جس پر پتھروں کا فرش ہو"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مسجد نبوی کے شرقی، غربی اور شمالی جانب بند نما فرش بنائے گئے تھے کہ مسجد نبوی سیلاب سے محفوظ رہ سکے۔ نیز دوسرا فائدہ یہ تھا کہ مسجد نبوی گرد وغبار سے صاف رہے۔

=مسند الإمام أحمد ،حديث: 18048، ومسند أبي يعلى، حديث: 1688، وفضائل المدينة، حديث: 20، والكامل في الضعفاء: 2730/7، وتاريخ المدينة : 1 /165 ، والموضوعات لابن الجوزي: 220/2، وتفسير ابن أبي حاتم(الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن مردوية (الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن كثير: 481/3، والقول المسدد: 94 ، والتيسير بشرح الجامع الصغير (حرف ميم): 821/2، وفيض القدير، حديث: 8760، والسلسلة الضعيفة والموضوعة، حديث: 4607، والنافلة في الأحاديث الضعيفة والباطلة، حديث: 43.

(6)- سورۃ الحشر، آیت 9۔ (7)- فتح الباری: جلد 8 صفحہ 631۔ (8،9)- النهاية . (10)آثار المدينة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ مدینہ منورہ میں تقریباً اکثر طور پر نماز فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد ہوا چلتی رہتی ہے۔ پھر البلاط کا لفظ صحیح احادیث نبوی سے بھی ثابت ہے۔

❀ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟، قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيهَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَحْنَأَ عَلَيْهَا(11).

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی اور یہودیہ کی طرف آئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ تمہارے ہاں اس جرم کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے راہب کہتے ہیں کہ ایسے مجرموں یعنی عورت و مرد کا منہ کالا کر کے سواری پر ایک دوسرے کی مخالف سمت بٹھا کر پھیرایا جائے۔ عبداللہ نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تورایت منگوائیں۔ تب یہودی نے آیت رجم پڑھی مگر جہاں رجم کی آیت تھی اس کو ہاتھ سے ڈھانپ دیا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن سلام نے اسکو کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ تو نیچے سے آیت رجم نکلی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کو البلاط کے نزدیک رجم کیا گیا۔ جب ان دونوں کو پتھر مارے جا رہے تھے تو ہم نے یہودی کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھک جاتا یعنی اس کو پتھروں سے بچانے کی کوشش کرتا۔

❀ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ...(12).

ترجمہ: حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے پیچھے مسجد میں داخل ہوا اور اپنے اونٹ کو البلاط والی جگہ باندھا تھا۔

پھر اس بلاط کو کو وسعت دے کر مسجد نبوی کے شرقی، غربی اور شمالی جانب سرکاری سطح پر بنوا دیا گیا تھا تا کہ مسجد سیلاب اور گرد و غبار سے محفوظ بھی رہ سکے اور نمازیوں کو مسجد میں [6] آمد و رفت میں آسانی اور سہولت بھی رہے۔

---

(11)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الْحُدُوْدِ، بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ، حديث: 6819، 1329، 3635، 4556، 7841، 7332، 7543، وصحيح مسلم، حديث: 1699، وسنن أبي داود، حديث: 4446، 4449، وسنن ابن ماجة، حديث: 2556 وموطأ الإمام مالك، حديث: 1288، ومسند الإمام أحمد، حديث: 4484، 4515، 4652، 5254، 5278، 5436، 6058، 6349، وسنن الدارمي، حديث: 2321.

(12)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ، بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ، حديث: 2470، 2861.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- **البلد (لغة: صدر القرى)**: شہروں کا صدر مقام...عام طور پر شہر کو کہتے ہیں۔

13- **بيت الرسول صلى الله عليه وسلم**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر۔

14- **تندد**: مدینہ منورہ کا ایک نام۔

15- **تندر**: نادر، نرالا، انوکھا۔

16- **جابرة**(13): مدینہ شریف کا ایک نام۔

17- **جَبار**: مدینہ کا ایک نام۔

18- **جبارة**(14): مدینہ طیبہ اس نام سے بھی موسوم تھا۔

19- **جزير العرب**: مدینہ منورہ کا معروف نام۔

20- **جُنَّةُ حَصِينة**(15): مضبوط ڈھال۔

21- **حَبِيْبَة**(16): محبوب پیارا۔جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❀ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ))(17).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اے اللہ تعالیٰ مدینہ بھی ہمیں مکہ مکرمہ کی طرح محبوب کردے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب کردے اے اللہ تعالیٰ ہمارے مد اور صاع میں برکت فرمادے اور ہمارے لئے صحت مند بنا اس کا نجار جحفۃ کی طرف منتقل فرمادے''۔

مد: دونوں ہاتھوں کے چلو برابر یعنی بک بھر وزن۔

صاع: ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں۔صاع کو اردو میں ٹوپہ کہتے ہیں۔

22- **حـــــرم** (18): جس کی عزت واحترام اور حفاظت ہر مسلمان پر ضروری ہو یعنی مقدس ومبارک۔ مسلمانوں کیلئے پوری دنیا میں صرف تین حرم ہیں:

1- مکہ معظمہ:	حرم مکی
2- مدینہ منورہ:	حرم نبوی
3- بیت المقدس:	حرم اقصیٰ

---

(13)-الجابرة. (14)-الجبارة. (15)-الجنة الحصينة. (16)-الحبيبة.

(17)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ، حديث: 1889،6372 ، 3926، 5654، 5677، وصحيح مسلم، حديث: 1376 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1385 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23767 ، 23839، 24011، 25328، 25499، 25708.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ مدینہ منورہ حرم نبوی ہے۔

❁ حدیث أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ (في حديث طويل) ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ))(19). [7]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا۔ (یہ حدیث طویل ہے اس کے آخری ٹکڑے کو درج کیا ہے جس میں مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا ذکر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ تعالیٰ میں مدینہ کے دو پہاڑوں کی سرزمین کو حرم بناتا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا اے اللہ تعالیٰ ان کے مد اور صاع میں برکت فرما دے۔

❁ حدیث علی رضی اللہ عنہ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا)).

یہ حدیث بھی طویل ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں۔

اس میں مدینہ مبارکہ کو حرم قرار دیئے جانے کی بشارت ہے(20)۔

''کہ مدینہ جبل عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے''۔

اسکی پوری تفصیل احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اس کتاب کے عنوان ''**حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم**'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

23- **حرم رسول الله** صلى الله عليه و آله وسلم: جیسا کہ اوپر حدیث انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حرم مکہ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کا حرم مدینہ طیبہ ہے۔ اسم نمبر 22 میں تفصیل آ چکی ہے۔

24- **حسنه**: خوبصورت، جمیل۔ یہاں مراد **مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم** ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

---

(18)- الحرم. (19)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ الْحَيْسِ، حديث: 5425، 6363، 6714، 7331، 7333، وصحيح مسلم، حديث: 1365، 1368، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12101، وسنن الدارمي، حديث: 2575، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 864.

(20)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾ [النساء: 171] حديث: 7300، 1870، 3172، 3180، 6755، وصحيح مسلم، حديث: 1370، وسنن أبي داود، حديث: 2034، وجامع الترمذي، حديث: 2127، ومسند الإمام أحمد، حديث: 616، 1040، 1300.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾(21)۔

ترجمہ: ''جولوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر گئے ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانہ دیں گے''۔

یہاں حسنہ سے مراد اچھا ٹھکانہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حسنہ سے مراد مدینہ طیبہ ہے (22)۔

25- **خَيْرَة** (23): بہتر زیادہ خیر کرنے والا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

❁ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ))(24).

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابوزھیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''کہ ملک یمن فتح ہوگا وہاں سے کچھ لوگ [8] سواریاں لے کر مدینہ آئیں گے۔ اور اپنے اہل وعیال اور مطیع وفرمانبردار لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر وہ جان لیتے کہ مدینہ میں رہنا ہی ان کے لئے بہتر تھا''۔ (یہ حدیث طویل ہے صرف اس کا پہلا ٹکڑا ہی درج کیا گیا ہے)۔

26- **خَيِّرَة**(25): مختار۔ چنا ہوا۔ فضیلت والا۔ مقدس۔

27- **دار**(26): گھر۔ امن کی جگہ۔ مزید تفصیل اسم نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں۔

28- **دار الأبرَار**: متقی لوگوں کا گھر۔ پرہیزگار اور اچھے لوگوں کا وطن۔

29- **دار الحَاشِر**: حاشر کا گھر۔ الحاشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ مخصوص اسماء میں سے ایک خاص مبارک اسم ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

❁ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

---

(21)- سورت النحل، آیت: 42۔ (22)- مختصر تفسیر ابن کثیر. (23)- الخَيْرَة.

(24)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنْ الْمَدِينَةِ، حديث: 1875، وصحيح مسلم، حديث: 1388 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1380 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 21407 ، 21408، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 876).

(25)- الخَيْرَة. (26)- الدار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پانچ نام ہیں(27)۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الماحی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کفر وشرک کو مٹایا خصوصاً جزیرہ العرب سے، اور میں الحاشر ہوں کیونکہ میرے قدموں میں لوگوں کا حشر بپا ہوگا۔ اور میں العاقب سب سے پیچھے آنے والا نبی ہوں یعنی خاتم الانبیاء ہوں''۔

محمد، احمد، ماحی، حاشر اور عاقب یہ پانچ نام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص نام ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی یا رسول کے نام سے موسوم نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ مذکورہ اسماء مبارکہ میں سے محمد اور احمد قرآن پاک میں مذکور ہیں۔

مثلاً: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﴾(28).

ترجمہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ﴾(29).

ترجمہ: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

اور اسی طرح ایک سورت کا نام قرآن پاک میں ''سورت محمد'' کے نام سے موسوم ہے(30)۔

اسی طرح سورت الاحزاب میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کو ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے(31)۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں جس کی تعریف بار بار کی جائے۔

اسی طرح اسم ''احمد'' کا ذکر بھی قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی [9] بشارت کی صورت میں آیا ہے۔ ﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾(32).

---

(27)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ (الفتح :29) وَقَوْلِهِ :مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف :6) حديث 3532 :، 4896، وصحيح مسلم، حديث: 2354 ، وجامع الترمذي، حديث: 2840، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1594، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16292، 16306، 16329، 16330، وسنن الدارمي، حديث:2775۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اللؤلؤ والمرجان حدیث:1517۔

(28)- سورت الفتح، آیت: 29۔

(29)- سورت آل عمران، آیت: 144۔

(30)- سورت نمبر:47 ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم، یا القتال۔

(31)- ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ سورت الاحزاب، آیت نمبر:40۔

(32)- سورت الصف، آیت نمبر:6۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا''۔

احمد کے دو معنی ہیں:

❀ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔

❀ دوسرا وہ شخص جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو یا جو بندوں میں سب سے زیادہ قابل تعریف ہو۔

30- **دار العاقب**: سب سے آخری آنے والے نبی یعنی خاتم الانبیاء کا مقدس گھر۔

31- **دار الماحی**: کفر وشرک مٹانے والا یعنی کفر وشرک کو مٹانے والے کا گھر۔

32- **دار المصطفیٰ**: مصطفیٰ کا گھر۔ سب سے چنے ہوئے کا گھر۔

33- **دار الأخیار**: مصطفیٰ کا گھر۔ مہاجرین وانصار کا گھر(33)۔[10]

34- **دار الایمان**: ایمان کا گھر۔

حدیث میں ہے کہ:

❀ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَدِينَةُ قُبَّةُ الإِسْلامِ، وَدَارُ الإِيمَانِ، وَأَرْضُ الْهِجْرَةِ، وَمُبَوَّأُ❶ الْحَلالِ وَالْحَرَامِ))❷.

"(33)- حديث عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سمع وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ))صحيح البخاري، كِتَابُ الْفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ، صحيح مسلم، حديث:2276 ، وجامع الترمذي، حديث:3605، 3606، ومسند الإمام أحمد، حديث:16538.

❶ یہ لفظ مختلف وارد ہیں "مبدأ" الألقاب للشيرازي، "مبتدأ" الروض المعطار في خبر الأقطار، "مُتَبَوَّأ" فردوس الأخبار، "مبين" المجالس العشرة الوفاء، "ما بين" الوفا بأحوال المصطفى "مَثْوَى" الترغيب والترهيب.

❷ المعجم الكبير(قطعة من المفقود) ، حديث: 1336، وقال الطبراني: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ الطبراني في الأوسط عن أبي هريرة. هذا حديث حسن بحواله(فیض القدیر جلد 6 صفحہ 265 حدیث: 9186)۔نا عِيسَى بن مِينَاءَ قَالُونُ، قَالَ :نَا عَبْدُ اللَّهِ بن نَافِعٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْقَارِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... لا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلامُ إِلا بِهَذَا الإِسْنَادِ، تَفَرَّدَ بِهِ: قَالُونُ، والمعجم الأوسط، حديث: 5618، یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے: قال الحسن ثنا محمد بن إسماعيل الوراق ، ثنا أحمد بن موسى بن مجاهد المقرء ، ثنا عبد الله بن أيوب وحدثنا على بن محمد بن إبراهيم الجوهرى ، ثنا الحسن بن إدريس ، قال: وثنا عبد الله بن محمد بن أيوب المخرمي ، ثنا عبد الله بن كثير بن جعفر الأنصارى ، قال: حدثنا أبو المثنى سليمان بن يزيد ، عن سعيد المقبري ، عن أبي هريرة ، رحمه الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم... المجالس العشرة للحسن الخلال" ، والألقاب للشيرازي(جامع الأحاديث، حديث: 24516)، وفردوس الأخبار، حديث: 6951، والمجالس العشرة للحسن الخلال، حديث: 17، الوفاء بأحوال المصطفىٰ ، حديث: 348، ومختصر تاريخ دمشق: 320/1، والروض المعطار في خبر الأقطار: 401/1.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''مدینہ قبہ اسلام ایمان کا گھر سرزمین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حلال وحرام میں تمیز کرنے والا شہر ہے'' ❸۔

❀ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا))(34).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ ایمان مدینہ کی طرف ایسے لوٹے گا جیسے سانپ اپنی بل کی طرف لوٹتا ہے''۔

ایک دوسری حدیث جسے مسند احمد بن حنبل میں روایت کیا گیا ہے، یہ ہے کہ:

❀ عن ابْنِ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْإِيمَانَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَأْرِزَنَّ الْإِيمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا))(35).

ترجمہ: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا بیٹا کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''کہ بے شک ایمان بصورت اجنبی یعنی غیر مانوس شروع ہوا ہے اور ایسے ہی غیر مانوس لوٹے گا۔ خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو لوگوں میں فساد کے دوران اس پر قائم رہیں گے۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے قبضہ میں ابوقاسم کی جان ہے۔ ایمان ایسے واپس لوٹے گا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کو جیسے سانپ اپنی بل کی طرف لوٹتا ہے''۔

---

❸ - حدیث پر محدثین کی کلام: قال الطبراني: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، قال: نا عيسى بن ميناء قالُونُ، قال: نا عَبْدُ اللَّهِ بن نَافِعٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْقَارِئِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... لا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلامُ إلا بِهَذَا الإِسْنَادِ، تَفَرَّدَ به: قالُونُ (المعجم الكبير (قطعة من المفقود)، حديث: 1336، والمعجم الأوسط، حديث: 5618)، وقال المنذري: رواه الطبراني في الأوسط بإسناد لابأس به (الترغيب والترهيب: 139/2)، وقال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط وفيه عيسىٰ بن مينا قالون وحديثه حسن وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، حديث: 5777)، وقال الحافظ ابن حجر: تفرد به قالون راوي نافع وهو صدوق، عن عبد الله بن نافع وفيه لين، وشيخ ابن نافع هو أبو المثنىٰ واسمه سليمان بن يزيد الخزاعي ضعيف، والحديث غريب جداً سنداً ومتناً (فيض القدير، حديث: 9186)، وقال السيوطي: سنده حسن (الحجج المبينة: 2/69) وقال المناوي: إسناده حسن (التيسير بشرح الجامع الصغير (حرف ميم): 880/2) وقال الألباني: ضعيف (السلسلة الضعيفة و الموضوعة، حديث: 761)۔

(34)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، حديث: 1876، وصحيح مسلم، حديث: 147 ؛ وسنن ابن ماجة، حديث: 3111 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7787، 9175، 10063.

(35) -مسند أحمد بن حنبل، جلد اول صفحہ 184 اس حدیث کی ''سند جید'' ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35- **دار لسنه**: سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منبع (گھر)۔

36- **دار السلامه**: سلامتی کا گھر۔

37- **دار الاسلام**: اسلام کا گھر۔

38- **دار الفتح**: کامران گھر۔

39- **دار الهجرة**: ہجرت کا گھر۔جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔

❁ عن عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْر، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: ((إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ)) فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ(36).

ترجمہ: (یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے کہ جس میں) عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ میں تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ایک روز فرمایا تھا: ''کہ میں نے تمہاری ہجرت گاہ دیکھی ہے جس میں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہیں۔لہذا جو ہجرت کرنا چاہے وہ مدینہ کی طرف ہجرت کرے''۔

اس حدیث کا خلاصہ ''نبی رحمت کا اپنی ہجرت گاہ مدینہ کی طرف سفر سرفرازی'' کی ابتداء میں ملاحظہ کریں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے: [11]

❁ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ أُرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ))(37).

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مکہ مکرمہ سے کھجوروں بھرے درختوں کی سرزمین کی طرف ہجرت کی ہے وہ مدینہ یثرب ہے''۔

---

(36)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ، بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ صحيح البخاري، حديث: 3906 ، 2138، 2263، 2264، 2298، 476، 4093، 5807، 6079، وسنن أبي داود، حديث: 4083، ومسند الإمام أحمد، حديث: 17141، 25098، 25246.

(37)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، حديث: 3622 ، 3987، 4081، 7035، 7041، وصحيح مسلم، حديث: 2272 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 3921، وسنن الدارمي، حديث: 2158 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1464.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ وقول عبدالرحمن لعمر رضي الله عنهما: (حتىٰ تقدم فإنها دارالهجرة و السنة).

ترجمہ: قول عبدالرحمٰن کا عمر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ کہ مدینہ چلو کیونکہ وہ دارالھجرہ اور سنت کا گھر ہے۔

40- **ذات الحجر** :زیادہ پتھروں والی جگہ۔ محفوظ، گود، قبا، مدینہ منورہ کے ایک گاؤں کا نام۔ انصار مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محلّہ کا نام(38)۔

ذات الحِرار: أحَرُّون و حِرَار جمع حَرَّة.

و الحرّة هذه: أرض بظاهر المدينة بها حجار سُودٌ (النهاية).

''مدینہ منورہ میں جلے ہوئے پتھروں کی زمین کے دو حرے(39)۔

حرة واقم: جو حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرقی اور حرةُ الوَبَرَة جو غربی طرف حد بندی کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ))(40).

42- **ذات النخل**: کھجوروں کے درختوں کا شہر۔ تفصیل دارالھجرہ اسم نمبر 39 میں آ چکی ہے۔

43- **سلقة** :ہموار سرزمین۔ پہاڑوں سے دور اور بخار سے محفوظ(41)۔

44- **سير البلدان** :شہروں کا سردار شہر۔

45- **الشافية** : شفا دینے والا شہر۔

(الف) ہجرت کی ابتدا میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جانثار صحابہ کرام مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو ان میں سے بہت سے صحابہ کرام بخار میں مبتلا ہو گئے۔ خاص کر حضرت ابوبکر صدیق، عامر بن فہیرہ اور بلال حبشی رضی اللہ عنہما۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ تعالیٰ اس بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔ تب سے مدینہ منورہ کا نام الشفاء پڑ گیا۔ مدینہ طیبہ کے اسم نمبر 21 میں بخار کی منتقلی کی حدیث درج ہے۔

(ب) چونکہ مدینہ طیبہ کی مٹی اور کھجوروں میں شفا ہے اس لئے اس کا نام الشفاء ہے۔

---

(38)- النهاية مادة حجر و مصباح اللغات مادہ حجر أيضاً وفا الوفاء: ذات الحجر اسم السادس الثلاثون41.

(39)- ان حروں کو حدیث میں "لَابَتَيْ الْمَدِينَة" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(40)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ حديث: 1873، 1869، وصحيح مسلم، حديث: 1372، وجامع الترمذي، حديث: 3921، وموطأ الإمام مالک، حديث: 1383 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7177 ، 7426، 7696، 7785، 8670، 9944، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 869.

(41)- السلقة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

امام بخاری نے صحیح بخاری(42) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دم کرنے کے بارے میں چار احادیث پیش کی ہیں۔

جن میں سے آخری دو احادیث کا متن یہ ہے۔[12] جو اس موضوع سے متعلق ہیں۔

❁ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: ((بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))(43)۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے مٹی ہمارے دیس کی، ریق ہمارے بعض کی، شفا کرتی ہے بیماروں کو ہمارے رب کی اجازت سے۔

❁ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ، ((بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))(44)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرماتے: ''شروع اللہ کے نام سے مٹی ہمارے دیس کی ریق ہمارے بعض کی شفا کرتی ہے بیماروں کو ہمارے رب کی اجازت سے''۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں ان احادیث کی تشریح میں رقمطراز ہیں۔

کہ جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے زخم یا کسی تکلیف کی شکایت کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی سے اپنا لب مبارک لگا کر پھر اسے مٹی سے ملا کر مریض کے زخم یا ماؤف حصہ پر لگاتے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتے۔ امام النووی کہتے ہیں کہ ارضنا سے مراد المدینۃ المنورۃ اور ریقتنا سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لب مبارک ہے یعنی مدینہ کی مٹی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لب یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ یہ شرف خاص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر ہر دیس کا مسلمان خواہ وہ کہیں بھی کسی بھی وطن میں رہتا ہو۔ دم کے وقت ایسا عمل کر کے سنت مطہرہ پر عمل کر سکتا ہے۔

امام بیضاوی کہتے ہیں کہ یہ چیز طبی طور پر ثابت شدہ ہے کہ اپنے وطن کی مٹی انسانی مزاج کے حفاظت اور دفع

(42)- صحيح البخاري كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم.

(43)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 5745 ، 5746، وصحيح مسلم، حديث: 2194 ، وسنن أبي داود، حديث: 3895 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 3521، ومسند الإمام أحمد، حديث: 24096، وفتح الباري: 207/10، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1417.

(44)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 5746 ، 5745، وصحيح مسلم، حديث: 2194، وسنن أبي داود، حديث: 3895، وسنن ابن ماجة، حديث: 3521، ومسند الإمام أحمد، حديث: 24096، وفتح الباري: 207/10، واللؤلؤ والمرجان 1417.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرر کا سبب ہوتی ہے۔حرم مدینہ کی مٹی کو یہاں منتقل کرنا شرعاً صحیح نہیں کیونکہ اس مقدس سرزمین کی مٹی کا یہاں پر رہنا ہی باعث افتخار ہے۔

❁ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ (قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ)، فَقَالَ: ((اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ))!عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ (45)(یہ حدیث صحیح ہے)❶۔

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کے ہاں تشریف لائے وہ بیمار تھے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:''اے لوگوں کے رب!اس کی تکلیف دور فرما''۔پھر ایک پیالہ میں وادی بطحان کی مٹی ڈال کر اس میں پھونکا اور پھر یہ مٹی ان پر چھڑک دی۔وادی بطحان مسجد قباء سے تقریباً تین میل مشرقی سمت پر ایک وادی ہے،یہاں پر شاہ فیصل کے دور میں ایک بند باندھا گیا ہے،جسے سد بطحان کہا جاتا ہے[13]۔کیونکہ برسات جو کہ مدینہ طیبہ کی جنوبی پہاڑی اور بالائی علاقوں میں ہوتی ہے،کا برساتی پانی جمع ہو کر بطحان بذریعہ قربان❷ سے ہوتا ہوا مدینہ طیبہ میں داخل ہو کر نقصان کرتا تھا۔نیز یہ علاقہ بنی نضیر کا علاقہ کہلاتا تھا۔

اس وقت برصغیر پاک و ہند کے بعض لوگ مدینہ طیبہ کے ایک خاص مقام سے مٹی حاصل کر کے اپنے اپنے ملکوں کو لے جاتے ہیں۔اور اس مٹی کا نام انہوں نے ''**خاک شفا**'' رکھا ہے جو عربی کی کتابوں میں ناپید الفاظ ہیں۔کیونکہ خاک فارسی کا لفظ ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے جو الفاظ مبارک نکلے ہیں وہ ہیں

---

(45)-كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى، سنن أبي داود: 4 / 213 حديث: 3885 ، و فتح الباري: 10 / 208.

❶ کچھ محققین نے اس حدیث پر ''صحیح'' (صحيح ابن حبان) اور ''حسن الإسناد'' (عمل اليوم والليلة) اور ''حسن لغيره'' (معجم الصحابة) اور ''ضعيف'' (السلسلة الضعيفة و الموضوعة) کا حکم صادر کیا ہے، اس حدیث کی سند میں ایک راوی یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے جس سے صرف عمرو بن يحيى المازني نے روایت کی ہے،اور نقاد محدثین میں سے امام بخاری نے (التاريخ الكبير: 377/8) اور ابن ابی حاتم نے (الجرح والتعديل: 228/9) میں بغیر جرح تعدیل کے ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے (الثقات: 633/7) میں اسکا ذکر کیا ہے، اور امام الذہبی نے اس پر ''لا يعرف حاله'' کا حکم لگایا ہے (ميزان الإعتدال: 9883) اور حافظ ابن حجر نے اسے ''مقبول'' کا درجہ دیا ہے (تقريب التهذيب: 7879) حدیث کے یہ الفاظ: ((اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ)) صحیح ہیں،مگر حدیث کا یہ حصہ:((ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ)) ضعیف ہے۔مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: التاريخ الكبير: 377/8، والمعرفة والتاريخ: 322/1، والسنن الكبرى للنسائي، حديث: 10789، 10790، وعمل اليوم والليلة، حديث: 1017، 1018، 1040، 1041، و معجم الصحابة، حديث: 218، و المعرفة الصحابة، حديث: 1302، وصحيح ابن حبان، حديث: 6069، والمعجم الكبير، حديث: 1323، والمعجم الأوسط، حديث: 9118، وتحفة الأشراف، حديث: 2066، والدعوات الكبير، حديث: 483، ومن روى عن أبيه عن جده: 174، و النكت الظراف، حديث: 2066، والسلسلة الضعيفة و الموضوعة، حديث: 1005.

❷- یہ سد بطحان اور مسجد قباء کے اردگرد علاقے کا نام ہے اور اسوقت یہاں پر ایک پکا نالہ بنایا گیا ہے جو شارع قربان کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تُرْبَةُ أَرْضِنَا'' ہماری زمین کی مٹی۔یعنی مدینہ طیبہ کی مٹی اور پھر یہ مٹی کسی خاص جگہ سے مخصوص نہیں بلکہ حد حرم نبوی کی پوری سرزمین کیلئے اس کا اطلاق ہوتا ہے۔افسوس کہ جہلاء کے طبقہ نے اسے صرف ایک خاص مقام کی حد تک محدود کر کے پورے حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بقعہ مبارک کی شان اقدس میں گستاخی کے ارتکاب سے بھی گریز نہیں کیا(46)۔

❁(ج)عَنْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ)). وَقَالَ غَيْرُهُ: ((سَبْعَ تَمَرَاتٍ)).

❁ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))(47).

ملخص: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:''کہ جو آدمی صبح (نہار منہ) عجوہ کھجور کھائے وہ اس دن اور رات کو[سانپ بچھو اور دیگر موذی حشرات کے]زہر اور جادو سے محفوظ رہے گا''۔

پہلی حدیث میں عجوہ کھجور کی تعداد کا ذکر نہیں آیا مگر دوسری حدیث میں عجوہ کھجور کی تعداد سات عدد بتائی گئی ہے۔عجوہ کھجور مدینہ منورہ کے ایک عالی نامی علاقہ میں پیدا ہوتی ہے۔جو مدینہ منورہ سے نجد کی سمت واقع ہے۔یہ ایک عمدہ قسم کا سیاہی مائل درمیانہ قد کا پھل ہوتا ہے۔

علامہ ابن اثیر کے ایک قول کے مطابق عجوہ کھجور کے درخت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ میں لگائے تھے مگر مجھے اس سلسلہ میں ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں مل سکی جس میں اس کی وضاحت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس اس کے درخت لگائے ہوں۔واللہ اعلم بالصواب۔

بہر حال عجوہ کھجور کی فضیلت اتنی ہی کافی ہے کہ اس کے متعلق سرور عالم نے اپنے فرمان گرامی میں یہ فرمایا: ''کہ عجوہ زہر اور سحر کے لئے شافی ہے''۔

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ عجوہ نامی کھجور میں محض اس لئے شفا ہے کہ اس کے متعلق نبی رحمت نے دعا فرمائی ہے۔بعض علماء کے نزدیک یہ چیز بھی ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی کھجوروں میں شفا کی برکت موجود ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔ [14]

ان اوصاف کی بنا پر مدینہ طیبہ کا نام الشافیہ مشہور ہوا۔واللہ اعلم

---

(46)- آجکل کی جاہل مسلمان ماجشونیہ نامی جگہ جسے آج کل مدشونیہ کہتے ہیں، کے ساتھ''خاک شفا''منسوب کرتے ہیں۔اس جگہ بلدیہ مدینہ طیبہ گٹروں سے گندے پانی کے ٹرک لا کر انڈیلتی رہتی ہے۔

(47)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ، حديث: 5768، 5769، 5445، 5779، وصحيح مسلم، حديث: 2047 ، وسنن أبي داود، حديث: 3876، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1445، 1531، 1575.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

46- **طابة**: پاکیزہ۔

❀ حدیث عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))(48).

ترجمہ: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مدینہ کو یثرب کہہ بیٹھے وہ اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرے۔ کیونکہ یہ طابہ (پاکیزہ) ہے''۔

چونکہ مدینہ طیبہ شرک سے پاک ہے اس لئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام طابہ رکھا جیسا کہ:

❀ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَذِهِ طَابَةٌ))(49)۔

47- **طَيْبَة**: پاکیزہ| طاہر |۔

48- **طَيِّبَة**: پاکیزہ۔

49- **طابَ**: پاکیزہ۔طَابَةُ، طَيْبَةُ، طَيِّبَةُ، مُطَيِّبَةُ اور طَابَ۔ یہ الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں۔ جن کے معانی پاکیزہ، طاہر اور خوشبو کے ہوتے ہیں۔

50- **ظباب**: | **ظباب** | کا معنی ہے، زمین کا مستطیل ٹکڑا | مدینہ کے اردگرد پہاڑ ہیں | ظِبَاب، ظُبَب اور ظَبْظَبٌ إِذَا حُمَّ سے ہے۔ جس کے معانی ہیں جو بھی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا وہ بخار میں ضرور مبتلا ہوتا۔

ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ منورہ کا خاصہ تھا کہ جو بھی باہر سے اس میں داخل ہوتا اسے بخار ضرور ہو جاتا مگر نبی رحمت کے ورود مسعود مدینہ کے بعد آپ کی دعا سے یہ بخار جحفہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اب ایسا نہیں ہوتا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت کا نتیجہ ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ۔ ممکن ہے ظباب "الظبية" نامی گاؤں کی نسبت جو مسجد نبوی سے تقریباً تین میل دور الروحا کی سمت تھا منسوب ہو (50)۔

---

(48)- اسے روایت کیا مسند احمد و ابو یعلی نے، و قال الهيثمي صاحب مجمع الزوائد: 3/ 130، اس حدیث کے سب راوی سچے ہیں۔ یہ حدیث حضرت براء بن عازب اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع مروی ہے، جبکہ یہ حدیث مرسل بھی روایت کی گئی ہے اور اس حدیث کی تمام اسانید میں راوی يزيد بن أبي زياد القرشي الكوفي ضعیف ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: مسند الإمام أحمد، حديث: 18048، ومسند أبويعلى، حديث: 1688، وفضائل المدينة، حديث: 20، والكامل في الضعفاء: 2730/7، وتاريخ المدينة: 1/ 165، والموضوعات لابن الجوزي: 220/2، وتفسير ابن أبي حاتم(الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن مردوية (الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن كثير: 481/3، والقول المسدد: 94، والتيسير بشرح الجامع الصغير (حرف ميم): 821/2، وفيض القدير، حديث: 8760، والسلسلة الضعيفة والموضوعة، حديث: 4607، والنافلة في الأحاديث الضعيفة والباطلة، حديث: 43۔

(49)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب المدينة طابة، حديث: 1872، 1482، 3161، 3791، 4422، وصحيح مسلم، حديث: 1392، وسنن أبي داود، حديث: 3079، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23093، وسنن الدارمي، حديث 2495: 2575. مزید تفصیل "باب تاریخ مدینہ" کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

(50)- النهاية، مادة: "طيب".

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

51- **عاصمة**(51)**دار الخلافة**: | جائے امن | چونکہ مدینہ منورہ کو امن کا شہر قرار دیا گیا ہے۔لہٰذا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ:

❀ ''**الف**'' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا ...))(52).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: ''کہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور اس کیلئے دعا کی میں نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیا اور اس کیلئے دعا کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی | آخر حدیث تک |''۔

چونکہ حرم کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔اسی لئے ہی اس مقدس شہر کو امن کا شہر قرار دیا گیا ہے۔ [15]

❀ ''**ب**'' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ)).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مدینہ طیبہ کے دروازوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں اس لئے طاعون اور دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکتے''۔

یہ حدیث بھی مدینہ طیبہ کے امن کی عظمت کی پاسدار وضامن ہے(53)۔

❀(ج) عَنْ عَائِشَةَ -هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ- قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ (54).

---

(51)- العاصمة.

(52)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده، حديث: 2129، وصحيح مسلم، حديث: 1360، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16011 ،و اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 863.

(53)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، حديث: 1880، 5731، 7133، وصحيح مسلم، حديث: 1379 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1386 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1596، 7193، 8173، 8659، 27422، 9895، ،و اللؤلؤ والمرجان: 871.

(54)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) البخاري كتاب فضائل المدينة، باب إثم من كاد أهل المدينة، حديث: 1877، وصحيح مسلم، حديث: 1387 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1561، ،و اللؤلؤ والمرجان: 875.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت سعد روایت کرتی ہیں کہ میں نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے روایت کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''کہ جو شخص اہل مدینہ کو اپنے مکر و فریب اور جنگ سے پریشان کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے گھلا دے گا جیسے پانی نمک کو گھلا دیتا ہے''۔

یہ حدیث بھی اہل مدینہ کیلئے امن وسلامتی کی دلیل ہے۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے عاصمہ کے امن و احترام کی ضمانت ہے۔

52- **عذرا**،(55): دشمن سے محفوظ علاقہ۔

53- **عرا**،(56): عذرا اور عرا کے معنی ایک ہی ہیں۔

54- **عروض**(57): ڈھلانوں اور سیلابی وادیوں کا شہر یہ مدینہ منورہ کا نام ہے کیونکہ یہ بلاد نجد میں سے ہے۔ اور نجد کا سارا علاقہ خط مستقیم طولانی پر واقع ہے جب کہ مدینہ منورہ اس سے ذرا ہٹ کر واقع ہے۔

النجد: ما ارتفع من الارض ایسی سرزمین جو قدرے بلند ہو۔ اس کا اطلاق سرزمین حجاز اور عراق پر ہوتا ہے۔

55- **غـــــراء**(58): سفید پیشانی والا گھوڑا، تمام اشیاء سے زیادہ سفید، صاحب کرم شخصیت، خوشبودار نباتات، اپنے قبیلہ کی سردارہ چونکہ یہ ساری صفات مدینہ طیبہ میں پائی جاتی ہیں لہذا اس نام سے اسے موسوم کیا گیا ہے۔ کیونکہ **مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کو یہ شرف وفضیلت حاصل ہے کہ اس شہر کی سرداری سب شہروں پر مسلم ہے (ماسوا مکہ مکرمہ کے) کیونکہ اس شہر والوں کا کرم، عالی منزلت اس شہر کی خوشبوئیں، کھجوروں کے درختوں کی کثرت اور شہر کی بلندیٔ مرتبہ سب پر فائق ہے۔

56- **غلبة** (**بمعنی الغلب**): چھا جانا یہ بات حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ سب سے پہلے عمالیق اس شہر میں آباد ہوئے پھر یہاں یہود آئے اور عمالیق پر غالب آ گئے پھر اوس اور خزرج یہاں آئے تو وہ یہود پر غالب آ گئے۔ پھر مہاجرین [مسلمان] آباد ہوئے تو وہ اوس اور خزرج پر غالب آئے۔ [16]

57- **فاضحة**(59)**افتضح**: برے کی تمیز کرنے اور فاسد عقیدہ والے کو ظاہر کرنے والا یہ مدینہ طیبہ کی خصوصیت ہے۔

58- **فاصمة**(60): جو شخص بھی مدینہ منورہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ پریشان کر دیتا ہے۔

59- **قبة الإسلام**: مرکز اسلام حدیث دیکھیں اسم نمبر 34 میں۔

60- **قرية الأنصار**: ابوھلال عسکری کہتے ہیں کہ عرب لوگ ہر شہر خواہ وہ بڑا ہو اور گاؤں خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو، کو قریہ کے نام سے پکارتے ہیں، چونکہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدینہ طیبہ میں اوس و خزرج کے قبائل رہتے تھے۔ ان میں سے وہ خوش قسمت لوگ جنہوں نے اسلام قبول کر کے مہاجرین مسلمانوں کے ساتھ ایثار و قربانی کا سلوک کیا تھا انصار کہلائے۔ اسی لئے ہی مدینہ منورہ کو قریۃ الانصار، بلد الانصار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(55)-العذراء: یہ نام تورات میں بھی آیا ہے۔ (56)-العراء. (57)-العروض. (58)-الغراء.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

61- **قرية رسول صلى الله عليه وسلم**: نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورود مبارک مدینہ کی نسبت سے اسے قریہ رسول یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گاؤں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

62- **قلب الإيمان**: ایمان کا دل، ایمان کا مرکز۔

63- **مؤمنة**(61): دشمن سے امن کی جگہ، دجال اور طاعون سے امن کا شہر۔

64- **مباركة**(62): مبارک اور برکت والی جگہ جیسا کہ احادیث صحیح سے ثابت ہے۔

❁ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (63) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ)) يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ اے اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے ان کے وزن کرنے والے آلات (ترازو) اور ٹوپوں میں'' یعنی اہل مدینہ والوں کیلئے''۔

❁ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))(64).

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''کہ اے اللہ تعالیٰ مدینہ میں مکہ مکرمہ سے بھی زیادہ برکت ڈال دے''۔

65- **مبوا الحلال والحرام**: حلال وحرام میں تمیز کرنے والا ٹھکانہ حدیث اسم نمبر 34 میں دیکھیں۔

66- **مبين الحلال والحرام**: ایسا ٹھکانہ (وطن) جہاں سے حلال وحرام کے بیان کی تفصیلات کی ابتداء ہوئی۔ [17]

67- **مجبور** (65): چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں رہائش کیلئے مجبور کر دیا تھا یعنی قسمت میں لکھ دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جیسے پسندیدہ اور پر عظمت شہر سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رہائش رکھیں گے اور وہیں وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو مدفون رکھا جائے گا۔ اس لئے مدینہ طیبہ کو مجبورہ کا نام دیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

68- **محبة**(66): پرانی کتب سے ماخوذ اسم۔

---

(59)-الفاضحة. (60)-القاصمة. (61)-المؤمنة. (62)-المباركة.

(63)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْبُيُوعِ، بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ، حديث: 2130، 2889، 2893، 5425، 6363، 6714، 7331، وصحيح مسلم، حديث: 1365، 1368، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1365، 1368، وسنن الدارمي، حديث: 2575.

(64)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، باب، حديث: 1885، وصحيح مسلم، حديث: 1369، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12044. (65)- المجبورة. (66)- المحبة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

69- **محبوبة**(67): محبوب، پیارا، پسندیدہ۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❁ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ...)) آلی آخرہ(68) مکمل حدیث اسم نمبر 21 میں ملاحظہ کریں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ تعالیٰ ہمیں مدینہ منورہ محبوب و پسندیدہ کر دے جیسے کہ مکہ کو ہمارے لئے محبوب و پسندیدہ فرمایا ہے بلکہ اس بھی زیادہ''۔

چونکہ یہ ''بقعۃ'' زمین اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے اور پوری دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو محبوب و دل پسند ہے اس لئے مدینہ طیبہ کا اسم مشہور ہوا۔

70- **محبّبة**(69): محبوب۔ پسندیدہ۔

71- **محبورة**: نعمت جمیل، خوبصورت۔

72- **محرمة**(71): التحریم۔ عزت و تکریم والا۔

73- **محفوظة**(72): طاعون اور فتنہ دجال سے محفوظ۔

74- **محروسة**(73): جس کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہوں کہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو سکیں۔

75- **مختارة** (74): کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موت کیلئے اختیار کیا ہے۔

76- **مدخل صدق**: سچا اور سچا ٹھکانہ۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ اور انصار مدینہ محبوبہ کی تعریف فرمائی ہے۔

❁ ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾(75)۔

---

(67)- المحبوبة.

(68)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كتاب الدّعوات، بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ، حديث: 6372، 1889، 3926، 5654، 5677، وصحيح مسلم، حديث: 1376، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1385، ومسند الإمام أحمد، حديث 23767: 23839، 24011، 25328، 25499، 25708.

(69)-المحبة. (70)-المحبور. (71)-المحرمة. (72)-المحفوظة.

(73)-المحروسة. (74)-المختار. (75)-سورت بنی اسرائیل، آیت نمبر: 81۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرو مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار میرا مددگار بنا دے''۔

حضرت قتادہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ﴿مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ سے مراد مدینہ طیبہ ﴿مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ سے مراد مکہ مکرمہ ہیں۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ ﴿سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾ سے مراد ملک فارس اور روم پر مسلمانوں کا قبضہ اقتدار مراد ہے(76) مگر ﴿سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾ سے مراد یہاں پر انصار، انصار مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بعض مفسرین قرآن پاک کے نزدیک ﴿صِدْقٍ﴾ سے مراد مدینہ منورہ ﴿مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ سے مراد مکہ مکرمہ اور ﴿سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾ سے مراد انصار مدینہ ہیں۔

جیسا کہ حدیث زید بن اسلم سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں منقول ہے جسے امام الترمذی نے سنن الترمذی میں [حدیث :3139] اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو صحیح کہا ہے [مگر اس کی سند ضعیف ہے]۔

77- **مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:** رسول کا شہر۔ عربی میں مدینہ شہر کو کہا جاتا ہے۔ مثلاً مدینہ لاہور یعنی لاہور شہر، مدینۃ الحجاج، حاجیوں کا شہر وغیرہ۔ مگر جب اس کے ساتھ ابتدا میں ''ال'' تعریف لگایا جاتا ہے تو اس کے معنی مدینہ طیبہ خاص شہر سے مراد ہوتی ہے۔ یعنی ''المدینہ'' یا مدینہ کے ساتھ جب الرسول، النبي، الأنصار، المهاجرين، المباركة، المحبوبة، المؤمنة، المحفوظة، العاصمة، الشافية، طابة، طيبة، السنة، النخل، المختارة وغیرہ کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے تو اس سے مراد مدینہ طیبہ ہوتا ہے نیز اسم ''المدینہ'' قرآن پاک میں ان آیات میں وارد ہوا ہے۔

❁ ﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾(77).

ترجمہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردو پیش جو بدوی رہتے ہیں ان میں سے بہت منافق لوگ ہیں۔ اور اسی طرح مدینہ منورہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں۔ جو نفاق میں طاق ہو گئے ہیں۔ آپ انہیں نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں۔ قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے پھر وہ زیادہ بڑی سزا کیلئے واپس لائے جائیں گے''۔

❁ ﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [19]

(76)- مختصر تفسیر ابن کثیر تفسیر، بنی اسرائیل، آیت نمبر: 81۔

(77)- سورت التوبہ، آیت نمبر: 101۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''مدینہ منورہ کے باشندوں اور گردونواح کے بدویوں کو یہ ہرگز زیب نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر گھر بیٹھ جاتے۔ اور اس کی طرف سے بے پرواہ ہو کر اپنے اپنے نفس کی فکر میں لگ جاتے۔ اس لئے کہ ایسا کبھی نہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راہ میں بھوک پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ جھیلیں اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اس پر کوئی قدم وہ اٹھائیں اور کسی دشمن (عداوت حق) سے کوئی انتقام وہ لیں اور اس کے بدلے ان کو حق میں ایک عمل صالح نہ لکھا جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں محسنوں (احسان کرنے والوں) کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا'' (78)۔

❁ ﴿لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا﴾ (79)۔

ترجمہ: ''اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے تمھیں اٹھا کھڑا کریں گے۔ پھر اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے''۔

❁ ﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (80)۔

ترجمہ: ''یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کیلئے ہے مگر یہ منافق نہیں جانتے ہیں''۔

یہ واقعہ بنی مصطلق کا ہے۔ جب عبداللہ بن ابی رئیس منافقین نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ "والله لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل" زید بن ارقم نے یہ الفاظ سنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے مگر عبداللہ بن ابی مکر گیا تو زید بن ارقم بہت غمگین ہوئے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر والی آیت اتار کر زید بن ارقم کی بات کی تصدیق فرمادی۔ تفسیر ابن کثیر مختصر میں اس واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ جب اس غزوہ سے فراغت پر سب لوگ مدینہ طیبہ واپس آئے تو عبداللہ بن عبداللہ جو کہ رئیس منافقین کا مسلمان بیٹا تھا، مدینہ طیبہ کے دروازہ پر ننگی تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور جب ان کا باپ عبداللہ بن ابی آیا تو اسے کہا کہ اللہ کی قسم ہے اس وقت تک تم مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اجازت نہیں دیتے کیونکہ وہ عزت والے ہیں اور تو ذلیل ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کے رسول نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے عبداللہ بن ابی کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

---

(78)- سورت التوبہ، آیت نمبر: 120۔

(79)- سورت الاحزاب، آیت نمبر: 60۔

(80)- سورت المنافقون، آیت نمبر: 8۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

78- **مدينة النبي صلى الله عليه وسلم**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر۔

79- **مدينة الانصار و المهاجرين**: انصار ومہاجرین کا شہر۔ [20]

80- **مدينة منورة**: مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معروف نام جو سب ناموں سے زیادہ مشہور اور رائج ہے۔

81- **مرحومة**(81): توراۃ سے منقول ہے کہ چونکہ یہ مبعوث رحمۃ اللعالمین کا گھر ہوگا جو سید المرسلین ہوں گے لہذا اسے رحمت والا کے نام سے موسوم کیا گیا۔

82- **مرزوقة**(82): چونکہ اللہ تعالیٰ نے افضل خلق اور اشرف بشر کو یہاں ٹھہرایا اور اس کو رزق دیا اس لئے مرزوقہ کے نام سے معروف ہوا۔

83- **مسجد أقصىٰ**: یہ بھی مدینہ طیبہ کا ایک نام ہے۔

84- **مسكينة**(83): یہ بھی توراۃ سے ایک نام ہے۔

جس کے معنی ہیں خشوع وخضوع یعنی عاجزی والا۔ چونکہ مدینہ طیبہ میں مسلمان عاجزی انکساری اور تواضع بغیر تکبر کے رہائش پذیر رہتے ہیں اس لئے ہی مسکینہ بھی مدینہ کا نام ہے۔

❁ عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحِبُّوا الْمَسَاكِينَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ))(84).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مساکین کو محبوب رکھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ دعا: ''کرتے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے مسکین زندہ رکھ اور میں مسکینی کی حالت میں مروں اور مجھے مساکین کے گروہ سے اٹھانا''۔

جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مسکینی اور عاجزی سے رہے ہیں تو کسی مسلمان کو تکبر وغرور سے اس میں رہنا زیب نہیں دیتا۔ اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث انس بن مالک کی سند سے یہ حدیث حسن ہے۔ کیونکہ مذکورہ سند ہے حدیث کی شاھد حدیث انس ہے۔ امام الترمذی نے اسے الترمذی میں کتاب الزهد باب مجالسته الفقراء جلد چہارم حدیث 2457 میں روایت کیا ہے۔

85- **مُسْلمة**(85): تسلیم کرنے والا۔ چونکہ مدینہ طیبہ کے لوگوں نے اطاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرلیا تھا۔ اس لئے یہ شہر تلوار کے بغیر فتح ہوا۔ لہذا اسے مسلمہ کے نام سے تعبیر کیا گیا۔

---

(81)- المرحومة. (82)- المرزوقة. (83)- المسكينة.

(84)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ، حدیث: 4126 اور اس کی روایت امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جامع میں کی ہے، حدیث: 2352۔

(85)- المسلمة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

86- **مضجع الرسول صلى الله عليه وسلم**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی آرامگاہ۔

87- **مطيبة**(86): پاکیزہ مزید تفصیل اسم نمبر 46 طابہ میں دیکھئے۔

88- **مقدسة**: شرک اور خبائث سے پاک۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے یہ شہر نور اسلام کا مرکز بنا اور شرک یہاں سے ختم ہوا۔

89- **مقر**(87): رہائش گاہ۔

90- **مكتان**(88): عربی میں اسکے معنی ہیں۔

(الف) شہر کی اندرونی رہائش گاہ۔

(ب) شہر کی بیرونی رہائش گاہ (ملحقہ مضافات یا اضافی بستیاں اور محلے)۔

جس کو عربی میں البطاح البلد یا قریش البطاح یعنی شہر کی اندرونی یا داخلی رہائش اور الظواهر البلد یا قريش الظواهر یعنی شہر کی ملحقہ بیرونی رہائش۔ نیز عربی میں اس کی تفصیل کیلئے لفظ أعلى البلد (ملحقہ بیرونی رہائش) اور أسفلها یعنی اندرونی یا داخلی رہائش کے الفاظ مستعمل ہیں۔ [21]

اس لئے مدینہ طیبہ کو مکتان کہا گیا ہے۔ کیونکہ مسجد نبوی کے اردگرد داخلی اندرونی رہائش گاہیں البطاح کہلاتی ہیں جب کہ حارۃ الشرقیہ، باب العوالی، محلہ قباء، حارۃ الغربیہ، حارۃ المغاربہ، حارۃ السمان، حارۃ الکردی، حارۃ النصر وغیرہ آبادیاں الظواہر المدینہ میں شامل ہیں۔

نیز بعض کے نزدیک یہ مکہ مکرمہ کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ دونوں کا نام مکتان ہے۔ واللہ اعلم۔

91- **مكينة**(89): اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت والا شہر۔

92- **موفية**(90): ایفاء سے ہے اس کے معنی ہیں عہد پورا کرنے والے۔ چونکہ مدینہ منورہ کے باسی انصار نے جو عہد آخری بیعت عقبہ میں کیا تھا اس کو جانیں نچھاور کر کے پورا کیا تھا۔ اس لئے موفیہ سے موسوم ہوا۔ اس عہد کی کچھ تفصیل ایمان کی تازگی کے لئے پیش خدمت ہے۔

❁ شروط آخری بیعت عقبہ ❁

❁ وَبَايَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ الْأَخِيرَةِ عَلَىٰ حَرْبِ الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ أَخَذَ لِنَفْسِهِ وَاشْتَرَطَ عَلَى الْقَوْمِ لِرَبِّهِ وَجَعَلَ لَهُمْ عَلَىٰ الْوَفَاءِ بِذَلِكَ الْجَنَّةَ.

❁ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيدِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَكَانَ أَحَدَ النُّقَبَاءِ، قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(86)-المطيبة. (87)- المقر. (88)- المكتان.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الْحَرْبِ - وَكَانَ عُبَادَةُ مِنَ الِاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوهُ فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى عَلَى بَيْعَةِ النِّسَاءِ - عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا ، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ(91).

ذی الحجہ 13 ہجری بعد بعثت اور 53 م تاریخ میلاد (پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے دن سے یہ بیعت عقبہ کے مقام پر مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اور اسمیں 75 نفوس قدسی شامل تھے ❶ جن میں سے دو خواتین تھیں ❷۔ سب سے پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتداء کی انہوں نے کہا۔ خزرج کے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں جو حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ تمہیں معلوم ہے۔ جو لوگ اُن کے بارے میں ہمارے خیال میں (یعنی جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا) ان کے مقابلے میں ہم (ہاشم و بنی مطلب) نے انکی حمایت وحفاظت کی ہے۔ اس لئے وہ اپنی قوم کے اندر مضبوط حیثیت اور اپنے شہر میں محفوظ مقام رکھتے [22] ہیں۔ لیکن وہ تمہارے ہاں جانے کے سوا کسی بات پر راضی نہیں ہیں۔ اب اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم اُس عہد و پیمان کو پورا کرو گے جس کے ساتھ تم انہیں مدعو کر رہے ہو اور ان کے مخالفین کے مقابلے میں ان کی حفاظت کرو گے تو جو ذمہ داری تم اپنے اوپر اٹھا رہے ہو اسے اٹھا لو۔ لیکن اگر یہاں سے اُن کے نکلنے اور تمہارے ساتھ جا ملنے کے بعد تم کسی درجے میں بھی یہ اندیشہ رکھتے ہو کہ تمہیں ان کا ساتھ چھوڑ دینا اور انہیں دشمنوں کے حوالے کر دینا پڑے گا تو بہتر یہی ہے کہ ابھی سے ان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اپنی قوم میں مضبوط حیثیت اور اپنے شہر میں محفوظ مقام رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کی بات سن لی اب یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیں اور اپنے لئے جو عہد ہم سے لینا چاہیں لے لیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر میں قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کیطرف دعوت دی اسلام کیطرف رغبت دلائی اور اس کے بعد فرمایا: ''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم میری اُسی طرح حمایت وحفاظت کرو گے جس طرح خود اپنے بال بچوں کی کرتے ہو''۔

براء بن معرور نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر عرض کیا جی ہاں اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم آپ کی ہر اُس چیز سے حفاظت کریں گے جس سے ہم خود اپنی جان اور اپنی آل اولاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ پس یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لیجئے ہم جنگ آزما لوگ ہیں۔ ہم نے اپنے باپ دادا سے اس کو وراثت میں پایا ہے۔ بیچ میں بات کاٹ کر ابوالھیثم التیہان نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ

(89)-المكية۔ (90)-المؤفية۔ (91)- سيرة ابن هشام: 454/1.

❶-ناموں کی تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں (سیرۃ ابن ہشام: 454/1-467)

❷- وہ دو خواتین کے نام: 1-نسيبة بنت كعب بن عمرو بن عوف، اور 2-أم منيع أسماء بنت عمرو بن عدي(سيرة ابن هشام: 466/1-467).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم ہمارے اور دوسرے لوگوں یعنی یہود کے درمیان حلیفانہ تعلقات ہیں جن کو اب ہمیں کاٹ دینے والے ہیں اس کے بعد کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غلبہ عطا کر دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم یعنی قبیلے میں واپس تشریف لے جائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسکرا کر جواب دیا نہیں۔ بلکہ اب خون کے ساتھ خون اور قبر کے ساتھ قبر ہے۔ یعنی میرا جینا مرنا اب تمہارے ساتھ ہے میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ جس سے تمہاری لڑائی اس سے میری لڑائی اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت کے مطابق جسے مسند احمد [حدیث: 14047] اور طبرانی ❶ نے روایت کیا ہے۔ کہ عقبہ میں جب ہم سب جمع ہو گئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بات پر کہ تم اچھے اور بُرے ہر حال میں حکم سنو گے اور اطاعت کرو گے خوشحالی ہو یا بدحالی ہر صورت میں مال خرچ کرو گے نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں حق بات کہو گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو گے اور اس بات پر کہ جب میں تمہارے ہاں آؤں تو تم ہر اس چیز سے میری حفاظت کرو گے جس سے اپنی جانوں اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو۔ اس کے بدلے میں تمہارے لئے جنت ہے''۔[23]

اس پر ہم اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جماعت کے سب سے کم عمر نوجوان حضرت اسعد بن زرارہ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا۔ ٹھہرو اے اہل یثرب! ہم اپنے اونٹ دوڑاتے ہوئے ان کے پاس اس کے سوا کسی اور وجہ سے نہیں آئے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آج ان کو نکال کر اپنے ساتھ لے جانا تمام عرب کی دُشمنی مول لینا ہے۔ اس کے نتیجے میں تمہارے نونہال قتل ہوں گے اور تلواریں تمہارا خون چاہیں گی۔ لہذا اگر تم اس کو برداشت کرنے کی طاقت اپنے اندر پاتے ہو تو ان کا ہاتھ تھام لو اور تمہارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ لیکن اگر تمہیں اپنی جانوں کا خوف ہے تو پھر ابھی اسے چھوڑ دو اور صاف صاف عذر کر دو کیونکہ اس وقت عذر کر دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ قبول ہوگا۔ اس پر سب لوگوں نے کہا اسعد ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ خدا کی قسم ہم اس بیعت کو ہرگز نہ چھوڑیں گے اور نہ اس سے ہاتھ کھینچیں گے۔ اس کے بعد سب لوگوں نے بیعت کی۔ یہ لوگ تھے اوس وخزرج میں سے جن کو انصار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ملا۔ اوس وخزرج حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو بن عامر قحطان کی اولاد میں سے تھے ❶۔

93- **مُهَاجِرُ رسول صلى الله عليه وسلم**: ہجرت گاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ تفصیل اسم نمبر 39، 1 اور 76 میں آ چکی ہے۔

94- **نَاجِيَةُ**(92): اس کے دو معنی ہیں۔

---

❶-ملاحظہ فرمائیں: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: حدیث: 9876-9896، وصحیح السیرۃ النبویۃ:150. (92)-الناجیۃ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- نجات شدہ کیونکہ طاعون اور دجال اسمیں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے مدینہ طیبہ ان فتنوں سے نجات شدہ ہے۔ 2- دنیا کے شہروں میں بلند و بالا مقام رکھنے والا شہر۔

95- **نَبْلاء**: نبیل سے۔ شرف وعزت والا۔

96- **نَحْر** (93): اس کے بھی دو معنی ہیں:

1- گرمی والا شہر۔ 2- اسلام کا بنیادی شہر۔

97- **هذراء**(94) **كثيرة النبات**: زیادہ نباتات پیدا کرنے والا شہر۔

98- **يَثْرَبْ** ۔مادة ثَرَبَ: كَرِه النبي صلى الله عليه و سلم الثَرْبَ لأنه فَسادٌ في كلام العرب، والتثريب الإ فساد و التخليط(95).

یثرب، مادہ ثرب سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ سے کراہت فرمائی ہے کیونکہ اس کے معنی عربی لغت میں فساد کے ہیں نیز یثرب کے معنی سیلاب گاہ بھی ہے۔ چونکہ یثرب ایک کافر کا نام تھا جو سب سے پہلے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوا لہذا اسی کے نام پر اس مقدس شہر کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تک چلتا رہا۔ جس کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے طابہ کا مقدس نام دے کر بدل دیا اور ارشاد فرمایا کہ اب اس کا نام یثرب نہ پکارا جائے جیسا کے اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ [24]

❁ حديث عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))(96).

ترجمہ: حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو شخص مدینہ طیبہ کو یثرب کہہ بیٹھے اسے اللہ تعالیٰ عزوجل سے مغفرت و بخشش مانگنی چاہیے۔ کیونکہ یہ پاکیزہ ہے۔ یہ پاکیزہ ہے''(97)۔

99- **يَنْدَد ، النَّدّ**: عطر کی ایک معروف قسم "عنبر" اس سے مراد ہے۔ اور الند۔ مرتفع یا اونچے سے مراد ہے۔ یا الناد، رزق سے مراد ہے۔ چونکہ ان تینوں الفاظ کی تشبیہ مدینہ منورہ کی طرف منسوب کی گئی ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں صحیح ہے لہذا مدینہ منورہ کو یندد کے نام سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

---

(92)-الناجية. (93)-النحر. (94)-الهذراء.

(95)-لسان العرب: مادة" ثرب" نیز مدینہ کے معانی زجر و توبیخ کے بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ موطا امام مالک: 201/2 حاشیہ۔

(96)-(یہ حدیث ضعیف ہے) مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: ''مدينة النبي صلى الله عليه وسلم کے اسماء مبارکہ'' اسم نمبر: 4، أكالة القرى.

(97)-یثرب کی پوری تاریخ و تعریف اس کتاب کے باب ''تاريخ مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

100- **یَثْرِبُ**: یہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف منسوب ایک نام ہے۔

علاوہ ازیں مدینہ طابہ کے یہ اضافی وصفاتی نام بھی معروف ہیں۔

1- طيبة الطيبة : پاکیزہ ترین۔
2- مدخل الرسول صلى الله عليه وسلم : آماجگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔
3- مدخل النبي صلى الله عليه وسلم : آماجگاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
4- بلد الرسول صلى الله عليه وسلم : شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔
5- بلد النبي صلى الله عليه وسلم : شہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
6- بيت الرسول صلى الله عليه وسلم : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک۔
7- بيت النبي صلى الله عليه وسلم : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک۔
8- حرم الرسول صلى الله عليه وسلم : حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔
9- حرم النبي صلى الله عليه وسلم : حرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
10- دار الرسول صلى الله عليه وسلم : رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک۔
11- دار النبي صلى الله عليه وسلم : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک۔
12- طابة الرسول صلى الله عليه وسلم : رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ شہر۔
13- طابة النبي صلى الله عليه وسلم : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ شہر۔
14- طيبة الرسول صلى الله عليه وسلم : رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ گھر۔
15- طيبة النبي صلى الله عليه وسلم : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ گھر۔

مدینہ طیبہ کے اور بھی بے شمار صفاتی نام معروف ہیں۔ جو اس مقدس و باعظمت شہر کی بلندی درجات، عزو شرف، وقار و منزلت کی عظمت کا پیش خیمہ ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن [25]

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اسماء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ❁

چونکہ مدینہ منورہ کے ضمن میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ امی وابی کا ذکر مبارک آیا ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء کی تفصیل قارئین کے استفادہ کیلئے پیش خدمت ہے۔

اسم نمبر 29 دار الحاشر میں جو حدیث بیان کی گئی ہے وہ صحیح حدیث ہے جسے بخاری مسلم اور موطا امام مالک نے روایت کیا ہے(98)۔

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن اسماء مبارک سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

❁ ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ بِالْحَقِّ بَشِیرًا وَنَذِیرًا﴾(99)۔

ترجمہ: ''ہم نے آپ کو علم حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے''۔

❁ ﴿وَإِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِینَ﴾(100)۔

ترجمہ: ''اور بے شک آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں''۔

❁ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾(101)۔

ترجمہ: ''اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں''۔

❁ ﴿فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِن کُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَى هَـٰؤُلَاءِ شَهِیدًا﴾(102)۔

ترجمہ: '' پھر جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے''۔

❁ ﴿یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَیْکَ﴾(103)۔

ترجمہ: ''اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو''۔

❁ ﴿قُلْ یا أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَیْکُمْ جَمِیعًا الَّذِي لَهُ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ یُحْیِي وَیُمِیتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ﴾(104)۔

---

(98)- موطا إمام مالک، کتاب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم، باب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم 1/61.

(99)- البقرۃ، آیت: 119۔ (100)- البقرۃ، آیت: 252۔

(101)- آل عمران، آیت: 144، 153۔ (102)- النساء، آیت: 41۔

(103)- المائدہ، آیت: 67۔ (104)- الاعراف، آیت: 158۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ اے انسانو میں سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی اللہ نہیں [26] ہے۔ وہ زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے اور پیروی اختیار کرو اس کی امید ہے کہ تم راہ راست پالو گے''۔

❁ ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾(105)۔

ترجمہ: ''دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے۔ تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ مومنوں کے لئے وہ شفیق اور رحیم ہے''۔

❁ ﴿أَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ﴾(106)۔

ترجمہ: ''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو''۔

❁ ﴿إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾(107)۔

ترجمہ: ''بے شک میں تم کو ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں''۔

❁ ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾(108)۔

ترجمہ: ''آپ تو محض خبردار کر دینے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہے''۔

❁ ﴿وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ﴾(109)۔

ترجمہ: ''اور آپ کہہ دیں کہ میں صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں''۔

❁ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى﴾(110)۔

ترجمہ: ''پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''۔

❁ ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلاَّ بَشَرًا رَّسُولاً﴾(111) ۔

ترجمہ: ''اے نبی! ان سے کہہ پاک ہے میرا پروردگار کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور کچھ نہیں''۔

❁ ﴿عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾(111*)۔

ترجمہ: ''بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے''۔

---

(105)- التوبہ:128، نیز اس سورہ میں کئی بار ''رسول'' کا لفظ وارد ہوا ہے۔

(106)- انفال، آیت:20، 46 میں ''الرسول'' وارد ہوا ہے۔

(109)- الحجر، آیت:89۔

(111)- بنی اسرائیل، آیت:93۔

(107)- ھود، آیت:2۔

(108)- الرعد، آیت:7۔

(110)- بنی اسرائیل، آیت:1۔

(111*)- بنی اسرائیل، آیت:79۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا﴾ (112*)۔

ترجمہ: ''تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی''۔

❁ ﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾(112)۔

ترجمہ: ''اے نبی کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ آپ کا معبود سب ایک ہی ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے''۔

❁ ﴿طٰهٰ ❁ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ﴾(113)۔

ترجمہ: ''طٰہٰ۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مصیبت میں پڑ جائیں''۔

طٰہٰ۔ یعنی اے آدمی خطاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو طٰہٰ کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس، مجاہد، عکرمہ اور ضحاک کا قول یہی ہے(114)۔

❁ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾(115)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دنیا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

❁ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾(116)۔

ترجمہ: ''بہت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تا کہ سارے جہاں والوں کیلئے خبردار ہو''۔

❁ ﴿فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ﴾(117)۔ [27]

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں''۔

❁ ﴿وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾(118)۔

ترجمہ: ''اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں''۔

❁ ﴿ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾(118*)۔

ترجمہ: ''اور میں صرف خبردار کرنے والا ہوں''۔

❁ ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾۔

(112*)- سورۃ الکھف، آیت نمبر:1۔ (112)- سورۃ الکھف، آیت نمبر:110۔ (113)-طٰہٰ، آیت:1-2۔

(114)- مختصر تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ طٰہٰ (115)-الانبیاء، آیت:107۔ (116)-الفرقان، آیت نمبر:1۔

(117)- النمل، آیت:92۔ (118)- العنکبوت، آیت:18۔ (118*)-العنکبوت، آیت:50۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے''(119)۔

❁ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾(120)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر روشن چراغ بنا کر''۔

❁ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾(121)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں''۔

❁ ﴿أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ، إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾(122)۔

ترجمہ: ''تم تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر''۔

❁ ﴿يس، وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾(123)۔

ترجمہ: ''یٰسین۔ قسم قرآن حکیم کی کہ آپ یقیناً رسولوں میں سے ہیں''۔ حضرت ابن عباس، عکرمہ، ضحاک، حسن، سفیان بن عیینہ نے یٰسین کی تفسیر ''اے انسان'' کی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یٰسین کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے(124)۔

❁ ﴿بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ﴾(125)۔

ترجمہ: ''وہ حق لے کر آیا تھا اور اس نے رسولوں کی تصدیق کی تھی''۔

❁ ﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ﴾(126)۔

ترجمہ: ''کہہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں''۔

❁ ﴿إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾(126)۔

---

(119)- الاحزاب، آیت 1، 12، 13، 21، 22، 29، 31، 32، 33، 36، 38، 50، 53، 56، 57، 59، 66، 71، ان مذکورہ آیات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔

(120)- الاحزاب، آیت 44، 45۔ (121)- سبا 28۔ (122)- فاطر 23، 24۔ (123) سورۃ یٰسین 1، 2، 3۔

(124)- مختصر تفسیر ابن کثیر تفسیر یٰسین۔ (125)- الصافات، آیت 37۔ (126)- ص، آیت 65، 70۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''بے شک میں کھلا کھلا خبردار کرنے والا ہوں''۔

❁﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾(127)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا مجھے وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا معبود تو بس ایک ہی اللہ ہے''۔ [28]

❁﴿وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾(128)۔

ترجمہ: ''اور میں ایک صاف صاف خبر دینے والا ہوں''۔

❁﴿وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ﴾(129)۔

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اس چیز کو مان لیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہ سراسر حق ہے ان کے رب کی طرف سے''۔

❁﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾(130)۔

ترجمہ: ''اے نبی ہم نے آپ کو شہادت دینے والا بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے''۔

❁﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾(131)۔

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو''۔

❁﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾(131)۔

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو''۔

❁﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾(132)۔

ترجمہ: ''تب اس نے اللہ تعالیٰ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اسے پہنچانی تھی''۔

❁﴿وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ﴾(133)۔

ترجمہ: ''اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ''۔

❁﴿فَلَا تَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ﴾(134)۔

ترجمہ: ''اور پوشیدگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں باتیں نہ کرو''۔

❁﴿وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾(135)۔

---

(127)- الکہف: 110۔ (128)- سورہ الاحقاف، آیت 9۔ (129)- سورہ محمد، آیت 2۔

(130)- سورہ الفتح، آیت 8۔ (131)- سورہ الحجرات، آیت 1، 2۔ مزید ان آیات میں رسول اور رسولہ سے آپ کو خطاب کیا گیا ہے۔ آیت 7، 14۔ (132)- النجم، آیت 10۔ (133)- سورہ الحدید، آیت 28۔

(134)- سورہ المجادلہ، آیت 9۔ نیز اسی سورت میں آیت 13، 21 اور 22 میں رسول کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔

(135)- سورہ الحشر، آیت 8۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اور یہی لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت پر کمر بستہ رہتے ہیں''۔

❁ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾(136)۔

ترجمہ: '' حضرت عیسی علیہ السلام نے بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک رسول جس کا نام احمد ہوگا، مبعوث ہوں گے (تشریف لائیں گے)''۔

❁ ﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا﴾(137)۔

ترجمہ: ''پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے''۔

❁ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾(138)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ پر حلال کی ہے''۔

❁ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾(139)۔

ترجمہ: ''اور بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر فائز ہیں''۔

❁ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾(140)۔

ترجمہ: ''اے اوڑھنی لپیٹ کر سونے والے''۔

❁ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾(141)۔

ترجمہ: ''اے اوڑھنی لپیٹ کر سونے والے''۔

❁ ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ﴾(142)۔

ترجمہ: ''بے شک آپ نصیحت ہی کرنے والے ہیں''۔

❁ ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ {6} وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ {7} وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾(143)۔

ترجمہ: '' کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا اور پھر ٹھکانہ فراہم کیا اور آپ کو راہ حق کا متلاشی پایا تو آپ کو ہدایت بخشی اور نادار پایا پھر تو غنی کر دیا''۔

❁ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾(144)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کر دیا ہے''۔[29]

---

(136)- سورہ الصف، آیت: 6۔
(137)- سورہ التغابن، آیت: 8، 12۔
(138)- سورہ التحریم، آیت: 1، 3، 9۔
(139)- سورہ القلم، آیت: 4۔
(140)- سورہ المزمل، آیت: 1۔
(141)- سورہ المدثر، آیت: 1۔
(142)- سورہ الغاشیہ، آیت: 21۔
(143)- سورہ الضحیٰ، آیت: 6، 7، 8۔
(144)- سورہ الکوثر، آیت: 1۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁قرآن مجید کی وہ سورتیں❁

❁جن میں نبی اکرم کے صفاتی اسماء مبارکہ وارد ہوئے ہیں❁

گزشتہ اوراق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء قرآن مجید کی جن سورتوں میں آئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

نام سورۃ	سورۃ نمبر	نام سورۃ	سورۃ نمبر
1- سورۃ البقرۃ:	2	2- سورۃ آل عمران:	3
3- سورۃ النساء:	4	4- سورۃ المائدۃ:	5
5- سورۃ الأنعام:	6	6- سورۃ الأعراف:	7
7- سورۃ الأنفال:	8	8- سورۃ التوبۃ:	9
9- سورۃ ھود:	11	10- سورۃ الرعد:	13
11- سورۃ الحجر :	15	12- سورۃ النحل :	16
13- سورۃ بني إسرائيل :	17	14- سورۃ الکھف:	18
15- سورۃ طه:	20	16- سورۃ الانبیاء:	21
17- سورۃ الحج:(145)	22	18- سورۃ النور:(146)	24
19- سورۃ النمل:	27	20- سورۃ العنکبوت:	29
21- سورۃ الأحزاب:	33	22- سورۃ سبا:	34
23- سورۃ فاطر:	35	24- سورۃ یٰسین:	36
25- سورۃ الصٰفٰت:	37	26- سورۃ حم السجدۃ:	41
27- سورۃ الأحقاف:	46	28- سورۃ محمد:	47
29- سورۃ الفتح :	48	30- سورۃ الحجرات:	49
31- سورۃ النجم:	53	32- سورۃ الحدید:	57
33- سورۃ المجادلۃ:	58	34- سورۃ الحشر:	59
35- سورۃ الصف:	61	36- سورۃ التغابن:	64
37- سورۃ الطلاق:	65	38- سورۃ التحریم:	66
39- سورۃ القلم :	68	40- سورۃ المزمل:	73
41- سورۃ المدثر :	74	42- سورۃ الغاشیۃ:	88
43- سورۃ الضحیٰ:	93	44- سورۃ الکوثر:	108

قرآن مجید کی ان چوالیس سورتوں میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیالیس (42) صفاتی اسماء میں سے دو احمد اور محمد اصل نام ہیں۔ باقی چالیس نام صفاتی ہیں۔

[30]

(145)- سورہ الحج، آیت: 49۔

(146)- سورہ النور، آیت: 47، 48، 51، 52، 54، 56، 62۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قرآن حمید میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء ❁

جو حروف تہجی کی ترتیب سے درج ذیل ہیں

1- أحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (147)۔
2- بشر
3- بشیر
4- بشر رسولاً
5-خاتم النبیین
6- رحمت
7-رحمت للعالمین
8- رحیم
9- رؤوف
10- رسول
11- الرسول
12- رسولہ
13-رسولنا
14- رسول اللہ
15- سراجاً منیراً
16-شاھد
17- شھید
18-صاحب خلق عظیم
19-صاحب الکوثر
20- صاحب مقاماً محمودا
21- صدق المرسلین
22- ضالاً (راہ حق کا متلاشی)
23-طٰہٰ (ا)
24- عبدہ
25- عائلاً (مسکین، نادار)
26- غنی
27- محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم(148)۔
28- محمد رسول اللہ
29- من المرسلین
30- من المنذرین
31- مذکر
32- مبشراً
33- المزمل
34- المدثر
35- نذیر
36- نذیر امبین
37- النبی
38- النبی الامی
39- ھادی
40- ھادیا
41- یتیماً [یتیم]
42- یسین (ب)

---

(147)- یہ اصل نام ہے۔
(148)- یہ اصل نام ہے۔

ا۔ ب: طٰہٰ اور یٰسین حروف مقطعات سے ہیں جن کے معنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مگر بعض مفسرین کے نزدیک یہ دونوں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء ہیں۔

''واللہ اعلم بالصواب''

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام مبارک❀

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار صفاتی نام ہیں جو تقریباً ایک ہزار تک شمار ہوتے ہیں۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ننانوے نام منسوب کئے جاتے ہیں اس ضمن میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق ننانوے اسماء کی حدیث ملتی ہے اگر چہ وہ ضعیف ہے(149) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض وہ صفاتی نام درج کئے جا رہے ہیں جو صحیح احادیث میں وارد ہیں۔

1- **الْهُدَىٰ وَالْعِلْم** (البخاري، كِتَابُ الْعِلْمِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ)[م ع](150)۔

2- **اللَّبِنَة/خَاتَمُ النَّبِيِّينَ**(البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)[م ع](151)۔

3- **فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ**(البخاري، كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾)(152)۔

4- **أَحْسَنُ النَّاسِ**(البخاري، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ)(153)۔

5- **أَشْجَعُ النَّاسِ** (البخاري، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ) (154)۔

6- **أَجْوَدُ النَّاسِ**(البخاري، كِتَابُ بَدْءُ الْوَحْيِ، بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾) (155)۔

---

(149)- حدیث من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سنن الترمذی ابواب الدعوات۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء کے سلسلہ میں یہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل عمل کی خاطر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ صحیح البخاری کی صحیح احادیث کے شاہد کے مطابق ہے۔

(150)-(م ع) متفق علیہ: وہ حدیث جس پر امام بخاری اور امام مسلم نے اتفاق کیا ہو۔ اس سلسلہ میں احادیث کے الفاظ صحیح البخاری کے ہوتے ہیں۔ اس مجموعہ کا نام "اللؤلؤ والمرجان" ہے جس میں 1906 متفق علیہ احادیث جمع ہیں۔ وہ حدیث نمبر 1471

(151)- حدیث نمبر 1473۔

(152)- حدیث نمبر 1475۔

(153)- حدیث نمبر 1489۔

(154)- حدیث نمبر 1489۔

(155)- حدیث نمبر 1490۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- **أَشَدَّ حَيَاءً** (البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(156)۔

8- **أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا**(البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(157)۔

9- **صَاحِبُ الْوَحْيِ**(البخاري كِتَابُ الْوَحْيِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ)(158)۔

10- **صَاحِبُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ**(البخاري الْوُضُوءِ، بَاب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)(159)۔

11- **سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ** (ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(160)۔

12- **صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ**(البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا) (161)۔

13- **إِمَامُ النَّبِيِّينَ**(ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(162)۔

14- **خَطِيبُهُمْ** (ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(163)۔

15- **صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ**(ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ(164)۔

16- **أَوَّلُ شَافِعٍ** (ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(165)۔

17- **أَوَّلُ مُشَفَّعٍ**(ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(166)۔

18- **صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ** (ابن ماجه كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)(167)۔

19- **الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ**(الاحاديث القدسيه ،ماجاء في خلق ابن آدم في بطن أمه)(168)۔

20- **الْأَمِينُ** (السيرة النبويه)، إِشَارَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بِتَحْكِيمِ أَوَّلِ دَاخِلٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (169)۔

[32]

(156)-حدیث نمبر:1499۔ (157)-حدیث نمبر:1500۔ (158)-حدیث نمبر:1505۔
(159)-حدیث نمبر:1513۔ (160)-حدیث نمبر:4308۔ (161)-البخاری السندی صفحہ 88۔
(162)-حدیث نمبر:4314۔ (163)-حدیث نمبر:4314۔ (164)-حدیث نمبر:4314۔
(165)-حدیث نمبر:4308۔ (166)-حدیث نمبر: 4308۔ (167)-حدیث نمبر: 4308۔
(168)-حدیث نمبر: 103۔ (169)-صفحہ نمبر:197۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تاریخ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ❁

تاریخ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ''وفاالوفاء'' کے مولف علامہ نورالدین السمھودی ''وفاء الوفا: 156/1 '' میں بیان کرتے ہیں جس کا ملخص کچھ اس طرح ہے کہ : جب طوفان نوح علیہ السلام تھما، پانی خشک ہوا تو لوگ سفینہ نوح سے بابل کی طرف اترے ان کی تعداد اسی (80) افراد تھی جس جگہ یہ لوگ اترے اس بازار کا نام ''سوق الثمانین'' اسی (80) لوگوں کا بازار موسوم ہوا۔ بابل کا طول یعنی رقبہ اس وقت کی دس دن کی مسافت یعنی سفر کے برابر تھا جو تقریبا بارہ فرسخ یعنی 63 میل تھا۔ یہ لوگ اس میں رہنے لگے حتی کہ ان کی کثرت ہونا شروع ہوگئی۔ جب کہ ان کا بادشاہ نمروذ بن کنعان بن حام بن نوح علیہ السلام بنا۔ پھر یہ لوگ کفر پر آمادہ ہو گئے اس وقت ان کی بہتر (72) زبانیں بن چکی تھیں۔ ان میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض لوگوں میں عربی زبان کا فہم پیدا کر دیا جو یہ ہیں۔

❁ عمالقة يعني عمليق بن لوذ ابن سام بن نوح عليه السلام.

❁ طسْم ابن لوذ ابن سام بن نوح عليه السلام.

❁ عاد بن عوص بن أرم بن سام بن نوح عليه السلام.

❁ عبيل بن عوص بن أرم بن سام بن نوح عليه السلام.

❁ ثمود بن جائق بن أرم بن سام بن نوح عليه السلام.

❁ جديس بن جائق بن أرم بن سام بن نوح عليه السلام.

❁ قنطور بن عابر بن شالخ بن أرفخشد بن سام بن نوح عليه السلام .

ان میں سے عبیل یثرب میں رہائش پذیر ہوا۔ یثرب عبیل کے بیٹے کے نام سے موسوم ہوا۔ جو کافر تھا۔ پھر یہ لوگ یہاں سے نکل کر جُحفہ چلے گئے۔ جو اس وقت مجمع سیال تھا یعنی سیلاب گاہ۔

جُحفہ جو اس وقت اردن شام اور مصر وغیرہ کی میقات ہے۔ اس سمت سے آنے والے حجاج اور معتمرین یہاں پر احرام باندھتے ہیں۔

بعض کے نزدیک سب سے اول مدینہ طیبہ میں یثرب بن قانیة یا قانية بن مهلائيل بنارم بن عبيل بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام آباد ہوا اور اسی بنا پر مدینہ منورہ کا نام یثرب سے موسوم ہوا۔ سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں جن لوگوں نے کھیتی باڑی کا کام شروع کیا مکانات، قلعے اور بازار بنائے وہ تھے العمالیق بنو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملاق یا عمالقة بن أرفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ۔اور یہی لوگ مدینہ منورہ کے قدیم عرب تھے۔عمالیق اس شہر میں بہت خوش وخرم تھے۔عمالیق نے بحرین،عمان، پورا حجاز شام تک اور مصر تک کا علاقہ اپنے قبضہ میں کرلیا۔شام کے جبار اور مصر کے فرعون ان کی اولاد میں سے ہی تھے۔[33] ان میں سے بحرین اور عمان میں رہنے والے ''جاسم'' کہلاتے تھے جبکہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہونے والے بنوھف یا بنوھفان وسعد بن ھفان و بنومطرویل تھے۔

نیز نجد میں بنو بدیل بن راھل واھل تیما ان کے نواح میں رہتے تھے۔جبکہ حجاز کا بادشاہ الارقم بن الارقم تھا۔ یہودیوں کا یہ دعوی قطعی بے دلیل ہے کہ ان کے قدیم ابا واجداد نے مدینہ طیبہ کو آباد کیا تھا اور یہ ان کا آبائی اصل وطن ہے کیونکہ یہود کی مقدس کتاب توراۃ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر جب مدینہ منورہ آئے تو ان میں ایک گروہ نے محض اس بنا پر مدینہ منورہ میں رہائش رکھ لی کہ توراۃ کی پیشن گوئی کے مطابق اسی شہر میں حضرت محمد خاتم النبیین تشریف لانے والے ہیں۔یہ بنوقینقاع یہود کا ایک معروف قبیلہ تھا جو یہود میں سب پہلے بازار قینقاع میں آباد ہوا۔بعد میں بنی نضیر اور بنی قریظہ مدینہ طیبہ میں آباد ہوگئے اور کھیتی باڑی میں مصروف ہوگئے۔بنی قینقاع زرگروں اور اہل صنعت وحرفت کا قبیلہ تھا جو صنعت وحرفت میں معروف تھا۔

❁ **بنو قینقاع**: مسجد نبوی کی جنوب مغربی سمت کی طرف سوق بنی قینقاع کے نام سے معروف تھا جہاں اب بڑا ڈاکخانہ ہے اس کے اردگرد کی جگہ یہ قبیلہ آباد ہوا تھا۔

❁ **بنو نضیر**: یہ یہود کا قبیلہ تھا جو قباء اور اس کے اردگرد وادی بطحان تک آباد ہوا یہ کھیتی باڑی کے ماہر تھے۔عمالقہ کے بعد انہوں ہی نے مدینہ طیبہ میں کنویں کھودے تھے۔

❁ **بنو قُریظة**: یہ بھی یہود کا قبیلہ تھا جو کھیتی باڑی میں معروف تھا ان کا مسکن موجودہ عوالی سے حارۃ شرقیہ کے بلند علاقے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔اہل مدینہ اوس وخزرج اور یہود کے مذکورہ تینوں قبائل سے تحفظ مدینہ منورہ کا باہمی معاہدہ کیا تھا۔(170) جو ان یہودی قبائل کی طرف سے بدعہدی اور بے وفائی پر ختم ہوا۔چنانچہ سب سے پہلے بنوقینقاع اور پھر بنونضیر کو مدینہ بدر کیا گیا اور سب سے آخر میں بنوقریظہ کے مردوں کو ان کی بے وفائی کی بنا پر تہ تیغ کیا گیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا گیا کیونکہ ان لوگوں نے جنگ خندق کے موقعہ پر مسلمانوں سے بے وفائی اور غداری کی تھی۔جس

(170)-اس معاہدہ کی مکمل تفصیل ''میثاق مدینہ'' کے عنوان میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنا پر ان کو یہ سزا ملی۔ [34]

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں سورہ الحشر کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔ ''درحقیقت جو بات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جب 70ء میں رومیوں نے فلسطین میں یہودیوں کا قتل عام کیا اور پھر 132ء میں انہیں اس سرزمین سے بالکل نکال باہر کیا۔ اس دور میں بہت سے یہودی قبائل بھاگ کر حجاز میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ علاقہ فلسطین کے جنوب میں متصل ہی واقع تھا۔ یہاں آ کر انہوں نے جہاں جہاں چشمے اور سرسبز مقامات دیکھے وہاں ٹھہر گئے اور پھر رفتہ رفتہ اپنے جوڑ توڑ اور سود خواری کے ذریعہ سے ان پر قبضہ جما لیا۔

اَیلۃ، مقنا، تبوک، تیماء، وادی القریٰ، فدک، اور خیبر پر اُن کا تسلُّط اسی دور میں قائم ہوا۔ اور بنی قُریظہ، بنی نضیر، بنی بُھدل اور بنی قینُقاع بھی اسی دور میں آ کر یثرب پر قابض ہوئے۔

یثرب میں آباد ہونے والے قبائل میں سے بنی نضیر اور بنی قُریظہ زیادہ ممتاز تھے۔ کیونکہ وہ کاہنوں (Priets یا Cohens) کے طبقہ میں سے تھے۔ انہیں یہودیوں میں عالی نسب مانا جاتا تھا اور ان کو اپنی ملت میں مذہبی ریاست حاصل تھی۔ یہ لوگ جب مدینہ میں آ کر آباد ہوئے اس وقت کچھ دوسرے عرب قبائل یہاں رہتے تھے جن کو انہوں نے دبا لیا اور عملاً اس سرسبز و شاداب مقام کے مالک بن بیٹھے۔

اس کے تقریباً تین صدی بعد 540ء یا 451ء میں یمن کے اس سیلاب عظیم کا واقعہ پیش آیا جس کا ذکر سورۃ سبا کے دوسرے رکوع میں آیا ہے۔ اس سیلاب کیوجہ سے قوم سبا کے مختلف قبیلے یمن سے نکل کر عرب کے اطراف میں پھیل جانے پر مجبور ہوئے۔ ان میں سے غسانی شام میں، لخمی حیرہ عراق میں، بنی خزاعہ جدہ اور مکہ کے درمیان اور اوس و خزرج یثرب میں جا کر آباد ہوئے۔ یثرب پر چونکہ یہودی چھائے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے اول اول اوس و خزرج کی دال نہ گلنے دی اور یہ دونوں عرب قبیلے چار و ناچار بنجر زمینوں پر بس گئے جہاں ان کو قوت لایموت بھی مشکل سے حاصل ہوتا۔ آخر کار ان سرداروں میں سے ایک شخص اپنے غسانی بھائیوں سے مدد مانگنے کیلئے شام گیا اور وہاں سے ایک لشکر لا کر اس نے یہودیوں کا زور توڑ دیا اس طرح اوس و خزرج کو یثرب پر پورا غلبہ حاصل ہو گیا۔ [35] یہودیوں کے دو بڑے قبیلے یعنی بنی نضیر اور بنی قریظہ شہر کے باہر جا کر بسنے پر مجبور ہو گئے۔ تیسرے قبیلے بنی قینقاع کی چونکہ ان دونوں قبیلوں سے اَن بن تھی۔ اسلئے وہ شہر کے اندر ہی مقیم رہا۔ مگر یہاں رہنے کیلئے اُسے قبیلہ خزرج کی پناہ لینی پڑی اور اس کے مقابلہ میں بنی نضیر و بنی قریظہ نے قبیلہ اوس کی پناہ لی تا کہ اطراف یثرب میں امن کے ساتھ رہ سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یثرب میں بنی قریظہ اور بنی نضیر اوس کی حلیف تھے اور بنی قینقاع خزرج کے۔ ہجرت سے تھوڑی مدت پہلے اوس وخزرج کے درمیان جو خون ریز لڑائی بعاث کے مقام پر ہوئی تھی اس میں یہ اپنے اپنے حلیفوں کے ساتھ مل کر ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے تھے۔

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اَوس اور خَزرج کے قبیلے آپس کی خانہ جنگیوں سے تھک کر ایک شخص کی قیادت و سیادت پر قریب قریب متفق ہو چکے تھے اور اس بات کی تیاریاں کر رہے تھے کہ کس کو اپنا بادشاہ بنا کر باقاعدہ اس کی تاجپوشی کی رسم ادا کریں۔ حتی کہ اس کیلئے تاج بھی بنوالیا گیا تھا۔ یہ قبیلہ خزرج کا رئیس عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ قبیلہ خزرج میں اس کی بزرگی بالکل متفق تھی اور اوس وخزرج اس سے پہلے کبھی ایک شخص کی قیادت پر جمع نہیں ہوئے تھے (سیرت ابن ھشام)۔

یہ حالات تھے جب مدینے میں اسلام پہنچا اور بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد وہاں ایک اسلامی ریاست وجود میں آئی۔ آپ نے اس ریاست کو قائم کرتے ہی جو اولین کام کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ اوس وخزرج اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی اور دوسرا یہ تھا کہ اس مسلم معاشرے اور یہودیوں کے درمیان واضح شرائط پر ایک معاہدہ طے کیا جس میں اس امر کی ضمانت دی گئی تھی کہ کوئی کسی کے حقوق پر دست درازی نہ کرے۔ اور بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں یہ سب دفاع کریں گے (171)۔

خلاصہ: ''وفاء الوفا'' کے مصنف علامہ السمھودی اور ''تفہیم القرآن'' کے مصنف مولانا سید ابوالاعلی مودودی کے بیانات کے بعد مدینہ منورہ میں مختلف قبائل کی آمد اور رہائش کا خلاصہ یہ ہے جو حقائق کے پیش نظر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ:

❁ طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے جو لوگ مدینہ منورہ میں آباد ہوئے وہ عمالقہ بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے اس کا نام اپنی اولاد میں سے ایک بیٹے یثرب کے نام پر یثرب رکھا اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں [36] کھیتی باڑی کا کام شروع کیا۔ مکانات، بازار اور قلعے تعمیر کئے اور یہی لوگ ہی مدینہ کے اصل الاصیل عرب باشندے تھے۔

---

(171)۔ تفہیم القرآن دیباچہ سورۃ الحشر و سورۃ المنافقون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ رومیوں نے 132ء میں یہودیوں کو سرزمین فلسطین سے جب نکالا تو ان میں اکثر قبائل حجاز میں داخل ہوئے جن میں سے بنونضیر، بنوقریظہ اور بنی قینقاع مدینہ منورہ میں آ کر آباد ہو گئے اور اصل عربوں یعنی عمالقہ پر آہستہ آہستہ غلبہ حاصل کر لیا۔

❁ 51-450ء میں جب یمن میں قیامت خیز سیلاب آیا تو قوم سبا کے مختلف یمنی قبائل اطراف عرب میں داخل ہونے پر مجبور ہو گئے تو ان میں سے اوس وخزرج کے قبیلے مدینہ منورہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ جنہوں نے آہستہ آہستہ ان یہودی قبائل پر غلبہ حاصل کر لیا۔

❁ جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں نزول فرما ہوئے تو انصار اور مہاجرین کا بھائی چارہ کرایا پھر آہستہ آہستہ مسلمانوں نے یہودیوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ حتی کہ یہودیوں کی مسلمانوں سے بدعہدیوں اور بے وفائیوں کی بنا پر یکے بعد دیگرے ان کو مدینہ بدر ہونا پڑا۔

❁ جیسا کہ آپ اس کتاب میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ''اسماء مبارکہ'' میں اسم نمبر 14 اکالۃ القری، اسم نمبر 46 طابہ اور اسم نمبر 98 یثرب میں پڑھ چکے ہیں۔

❁ یثرب نام ایک کافر کے نام سے منسوب تھا نیز اس کے معنی عربی میں فساد کے ہوتے ہیں۔ لہذا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا لہذا یثرب نام بدل کر مدینہ منورہ رکھ دیا تھا جس کی تفصیل مذکورہ ناموں میں آ چکی ہے۔ جو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ اور اختیار کردہ ناموں سے مدینہ منورہ کو موسوم کرنا چاہیے نہ کہ یثرب کے نام سے۔ قرآن مجید میں بھی یثرب کا نام صرف ایک دفعہ آیا ہے کیونکہ منافقین مدینہ، مدینہ طیبہ کو یثرب کے نام سے پکارتے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو اس طرح بیان فرمایا۔

❁ ﴿ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ﴾(172)۔

ترجمہ: ''یاد کرو وہ وقت جب منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا، صاف صاف کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدے ہم سے کئے تھے وہ فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب کے لوگو تمہارے لئے اب ٹھہرنے کا کوئی موقع ومقام نہیں ہے پلٹ چلو''۔

(172)۔ سورۃ الاحزاب، آیت: 12-13۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ))(173).

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ نے خود المدینہ کا نام طابہ رکھا ہے''۔

نیز اسم مدینہ کی تفصیل اسم نمبر 77 میں ملاحظہ فرمائیں۔ [37]

(173)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفي شرارها، حدیث: 1385، ومسند الإمام أحمد، حدیث: 27899، 27727، 20393، 20410، 20425، 20517، 20541.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

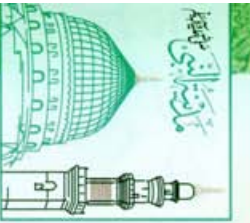

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جدید ماسٹر پلان ماڈل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قدیم نقشہ جس میں صحرائے عرب نظر آ رہا ہے

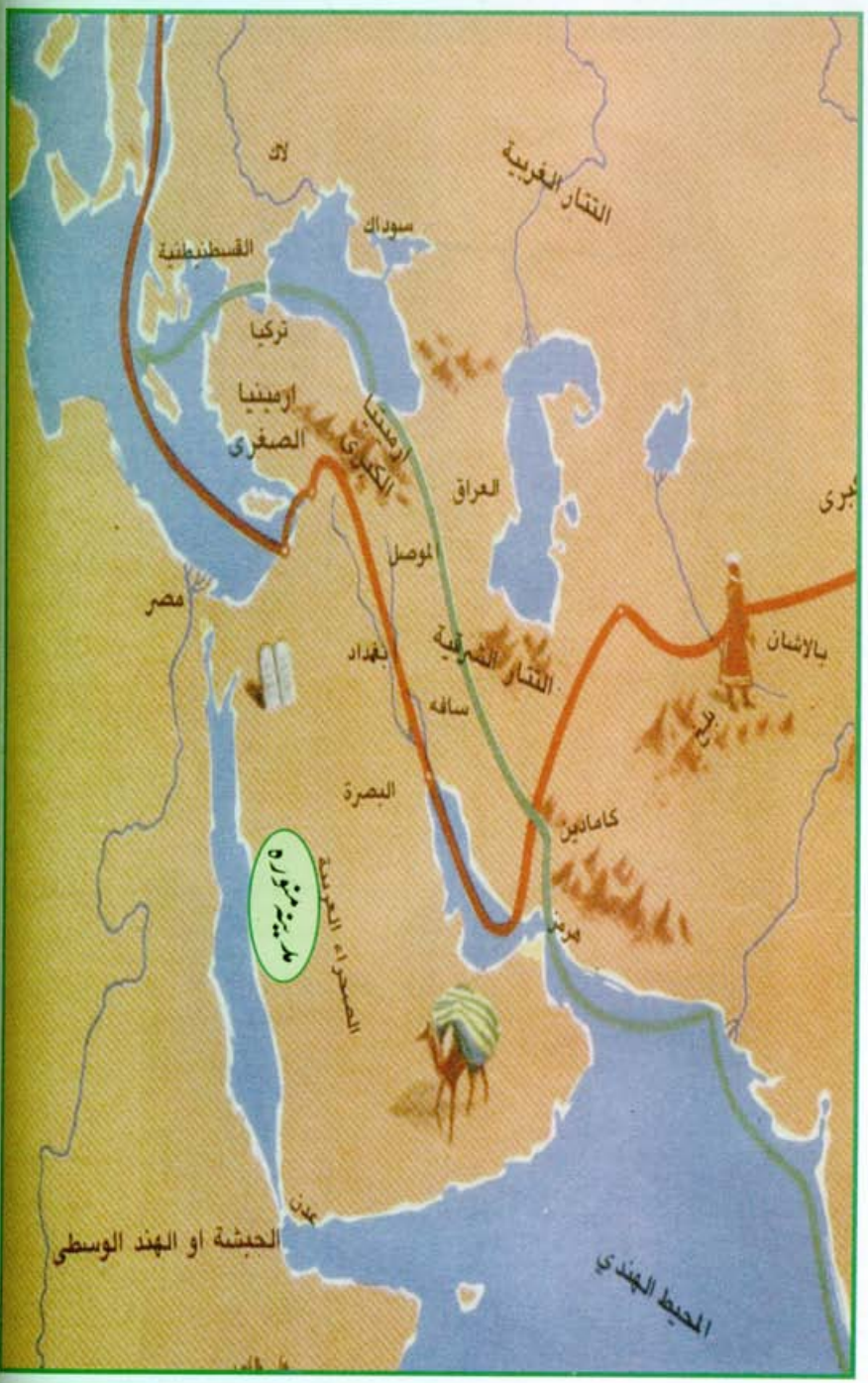

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

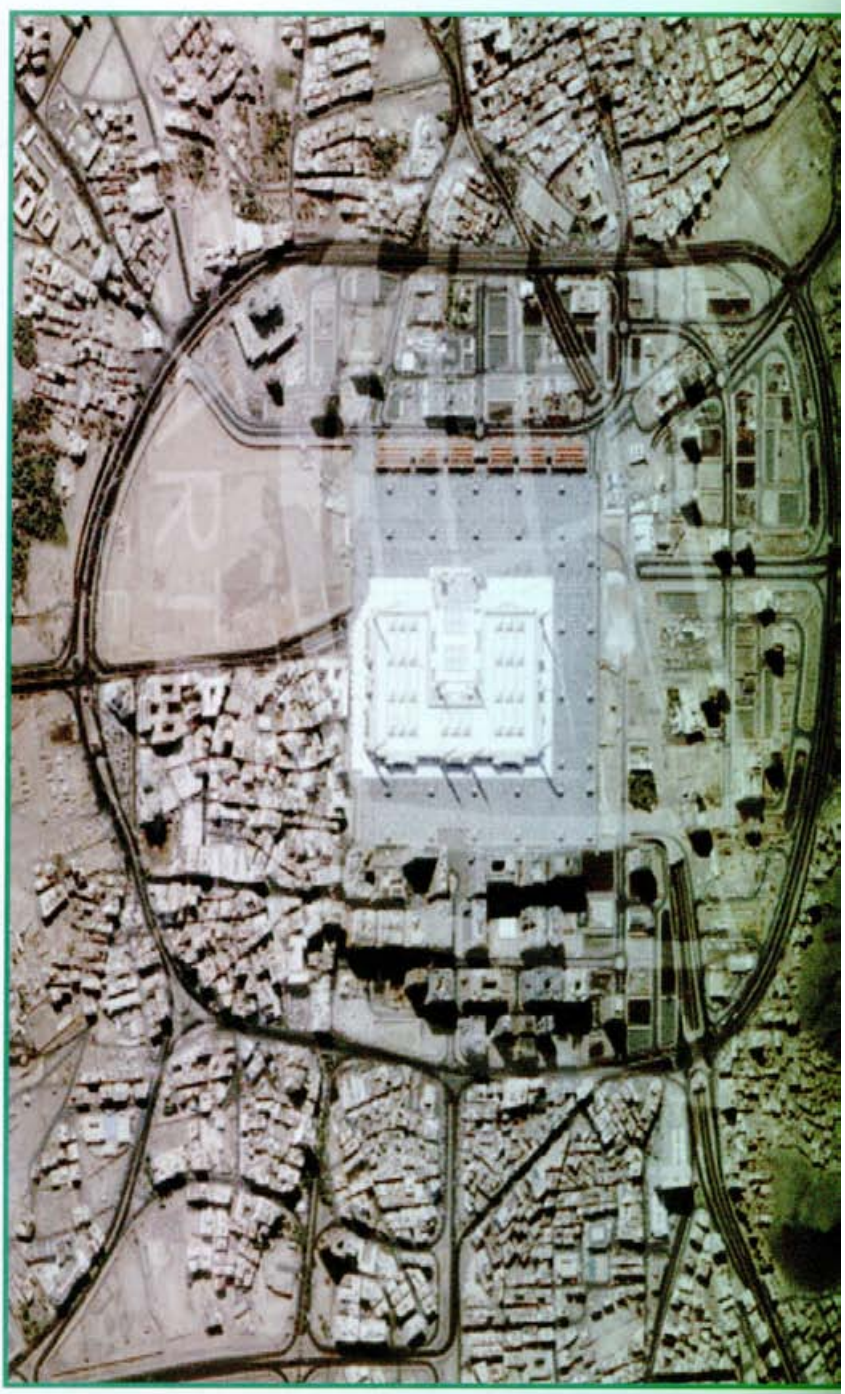

سٹلائیٹ سے لیا گیا مدینہ منورہ کا منظر جس میں مسجد نبوی اور پہلا رنگ روڈ نظر آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1407ھ ہجری میں فضا سے لی گئی تصویر جس میں مدینہ منورہ کا دلکش منظر نظر آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ کا ایک منظر (1852ء)

تین عشرہ قبل مدینہ منورہ، جس کے پس منظر میں جبلِ اُحد اور شاہراہِ مناخہ بھی دکھائی دے رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

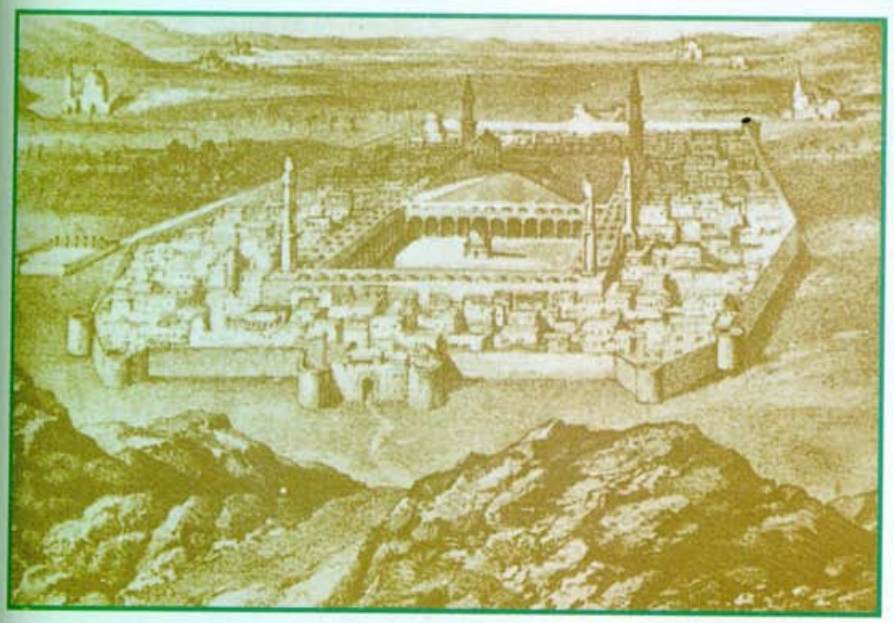

مدینہ منورہ کی (1852ء) ایک نادر تصویر جسے (BURTON) نے ڈرائینگ کیا

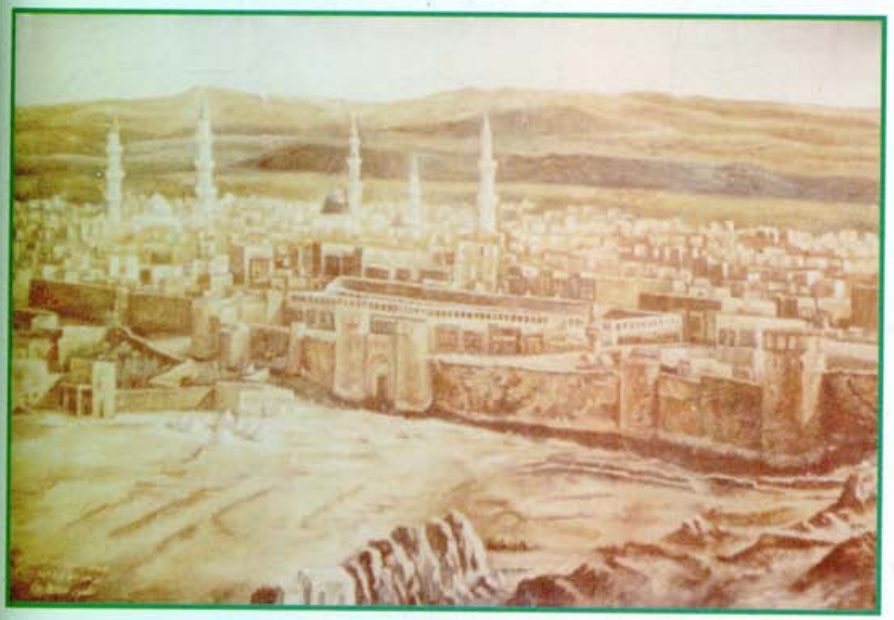

مدینہ منورہ (1890ء) کی ایک نادر تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں پاکستان ہاؤس کی عمارت پر سبز ہلالی پرچم بھی نمایاں ہے

مدینہ منورہ میں بلند و بالا عمارتوں کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر مدینہ منورہ کی ایک شاہراہ

مدینہ منورہ کے شہر کی ایک آبادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁میثاق مدینہ''صحیفہء مدینہ''❁

(كِتَابُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُوَادَعَةُ يَهُودَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین وانصار، اور یہودیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ

1- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَثْرِبَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ فَلَحِقَ بِهِمْ وَجَاهَدَ مَعَهُمْ.

❁ اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے، یہ تحریر (معاہدہ) ہے محمد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مؤمنین ومسلمین قریش کے درمیان واہل یثرب اور جوان کے تابع ہوکران کے ساتھ لاحق ہوں، اوران کے ساتھ مل کر (جہاد، کوشش) میں برابر شریک رہیں گے۔

2- إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُونِ النَّاسِ.

❁ معاہدین، غیر معاہدین کے مقابلے میں ایک جماعت ہوگی۔

3-الْمُهَاجِرُونَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ بَيْنَهُمْ وَهُمْ يَفْدُونَ عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ مہاجرین قریش اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ نیز اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائیں گے۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

4- وَبَنُو عَوْفٍ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، كُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوعوف اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

5- وَبَنُو الْحَارِثِ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوالحارث اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

6- وَبَنُو سَاعِدَةَ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوساعدہ اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

7- وَبَنُو جُشَمٍ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوجُشم اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

8- وَبَنُو النَّجَّارِ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوالنجار اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

9- وَبَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوعمرو بن عوف اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

10- وَبَنُو النَّبِيتِ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

❁ بنوالنبیت اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔ اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔ یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

11- وَبَنُو الْأَوْسِ عَلَىٰ رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُونَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُولَىٰ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ بنوالاوس اپنی سابقہ حالت کے مطابق خون بہا کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔اور ہر جماعت اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر خود ہی رہائی دلائے گی۔یہ امور مومنین کے درمیان بھلائی وانصاف پر مبنی ہوں گے۔

12- وَإِنّ الْـمُؤْمِنِينَ لَا يَتْرُكُونَ مُفْرَحًا بَيْنَهُمْ أَنْ يُعْطُوهُ بِالْمَعْرُوفِ فِي فِدَاءٍ أَوْ عَقْلٍ، وَأَنْ لَا يُحَالِفَ مُؤْمِنٌ مَوْلَىٰ مُؤْمِنٍ دُونَهُ.

❁ اہل ایمان میں سے اگر کسی نادار فرد پر فدیہ یا دیت ہو تو اہل ایمان اسے مشروع طریقے کے مطابق ادا کریں گے۔اور کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کے غلام کو اپنا حلیف بنائے۔

13- وَإِنّ الْـمُؤْمِنِينَ الْمُتّقِينَ (أيديهم)عَلَى (كل)مَنْ بَغَىٰ مِنْهُمْ أَوْ ابْتَغَىٰ دَسِيعَةَ ظُلْمٍ أَوْ إِثْمٍ أَوْ عُدْوَانٍ ، أَوْ فَسَادٍ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنّ أَيْدِيَهُمْ عَلَيْهِ جَمِيعًا، وَلَوْ كَانَ وَلَدَ أَحَدِهِمْ.

❁ تمام مومنین راست باز ہر ایسے فرد کی مخالفت کریں جو ان سے زیادتی سے مال طلب کرے یا ان کے درمیان سرکشی،فتنہ،خرابی،بے انصافی برپا کرنا چاہے۔ایسے سرکش کی سزا کے لیے سب متحد رہیں گے۔خواہ وہ سرکش ان میں سے کسی کا فرزند ہی کیوں نہ ہو۔

14- وَلَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنًا فِي كَافِرٍ وَلَا يَنْصُرُ كَافِرًا عَلَىٰ مُؤْمِنٍ.

❁ کسی مؤمن کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے قتل کردے یا کسی مومن کے مقابل کسی کافر کی مدد کرے۔

15- وَإِنّ ذِمّةَ اللّهِ وَاحِدَةٌ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَإِنّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ موالي بعض دُونَ النّاسِ.

❁ اللہ تعالیٰ کا عہد و پناہ اور ذمہ داری ایک ہی ہے۔ایک معمولی آدمی کا دیا ہوا ذمہ بھی تمام مومنوں پر لاگو ہوگا سب مومن دوسروں کے مقابلہ میں بھائی بھائی ہیں۔

16- وَإِنّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُودَ فَإِنّ لَهُ النّصْرَ وَالْأُسْوَةَ غَيْرَ مَظْلُومِينَ وَلَا مُتَنَاصَرِينَ عَلَيْهِمْ.

❁ جن یہودیوں نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا ہے وہ تمام مومنوں کی طرف سے ہمدردی کے مستحق ہوں گے اور برابر نہ ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ ان کے خلاف تعاون کیا جائے گا۔

17- وَإِنّ سِلْـمَ الْـمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةٌ لَا يُسَالَمُ مُؤْمِنٌ دُونَ مُؤْمِنٍ فِي قِتَالٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ إِلّا عَلَىٰ سَوَاءٍ وَعَدْلٍ بَيْنَهُمْ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تمام مومنوں کی صلح ایک ہوگی۔ جنگ کی صورت میں کوئی مومن دوسرے مومن کو چھوڑ کر قتال فی سبیل اللہ کے سلسلے میں اس وقت تک صلح نہیں کرے گا جب تک تمام مومن صلح نہیں کریں گے۔

18- وَإِنَّ كُلَّ غَازِيَةٍ غَزَتْ مَعَنَا يُعْقِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

❁ اور یہ تمام معاہدین باری باری جنگ میں ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔

19- وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يُبِيءُ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بِمَا نَالَ دِمَاءَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

❁ اور تمام مومن اس خون میں ایک دوسرے کے برابر ہوں گے جسے جہاد فی سبیل اللہ بہائے گا۔

20- وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ عَلَىٰ أَحْسَنِ هُدًى وَأَقْوَمِهِ وَإِنَّهُ لَا يُجِيرُ مُشْرِكٌ مَالًا لِقُرَيْشٍ وَلَا نَفْسَهَا ، وَلَا يَحُولُ دُونَهُ عَلَىٰ مُؤْمِنٍ.

❁ اور بے شک سب مومنین متقی راہ راست اور بہتر طریقے پر ہیں، اور کوئی مشرک قریش کی جان و مال کو کسی طرح کی پناہ نہ دے گا اور نہ کسی مومن کے آگے اس کی حفاظت کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے۔

21- وَإِنَّهُ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلاً عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدٌ بِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَىٰ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ (بالعقل) وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ كَافَّةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ إِلَّا قِيَامٌ عَلَيْهِ.

❁ اگر کسی بے گناہ مومن کو کوئی قتل کر دے اور اس کا ثبوت مل جائے تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ یا مقتول کے ورثاء دیت لے کر راضی ہو جائیں۔ اور تمام مومن قتل کرنے والے کے خلاف ہوں گے اور اس کے علاوہ کچھ حلال نہ ہوگا کہ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔

22- وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَقَرَّ بِمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، وَآمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَنْصُرَ مُحْدِثًا وَلَا يُؤْوِيهِ، وَأَنَّهُ مَنْ نَصَرَهُ أَوْ آوَاهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللَّهِ وَغَضَبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

❁ ہر مومن جو اس معاہدہ کو تسلیم کر لے اور اس کی پابندی کا اقرار بھی کرے اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان بھی رکھے اس کے لیے ہرگز جائز نہ ہوگا کہ وہ کسی مجرم (جس پر شرعی حد واجب ہو چکی ہو) شخص کی مدد کرے یا اسے پناہ دے جو شخص ایسے انسان کی مدد کرے گا یا اسے پناہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت اور غضب قیامت کے دن نازل ہوگا، اور اس کا کوئی کام (فرض نفل) قبول نہ کیا جائے گا۔

23- وَإِنَّكُمْ مَهْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ مَرَدَّهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁ اور اگر معاہدین کے درمیان کسی قسم کا بھی اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے فیصلہ کے لیے اللہ عزوجل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

24- وَإِنَّ الْيَهُودَ يُنْفِقُونَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامُوا مُحَارَبِينَ.

❁ معاہدہ کی رو سے یہودیوں پر لازم ہوگا کہ وہ مومنوں کی حالت جنگ میں ان کے ساتھ تمام اخراجات میں برابر کے شریک ہوں گے۔

25- وَإِنَّ يَهُودَ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ وَلِلْمُسْلِمِينَ دِينُهُمْ مَوَالِيهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ فَإِنَّهُ لَا يُوتِغُ إِلَّا نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ.

❁ بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ مل کر ایک جماعت متصور ہوں گے، یہودی اپنے دین کے پابند رہیں گے اور مومن اپنے دین کے پابند ہوں گے۔ اور ان کے غلاموں اور حلیف کا بھی یہی حق ہوگا، کوئی فریق بھی ان معاہدین میں سے کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اس جرم کی سزا (ہلاکت) کا خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ مستحق ہوگا۔

26- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي النَّجَّارِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ.

❁ بنی النجار کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

27- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي الْحَارِثِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ.

❁ بنی الحارث کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

28- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي سَاعِدَةَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ.

❁ بنی ساعدہ کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

29- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي جُشَمٍ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ.

❁ بنی جشم کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

30- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي الْأَوْسِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ.

❁ بنی الاوس کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے۔

31- وَإِنَّ لِيَهُودِ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ، فَإِنَّهُ لَا يُوتِغُ إِلَّا نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ.

❁ بنی ثعلبہ کے یہود کے ساتھ بنی عوف جیسا معاہدہ ہے، اس معاہدہ کی کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ اس جرم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزا (ہلاکت) کا خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ مستحق ہوگا۔

32- وَإِنّ جَفْنَةَ بَطْنٌ مِنْ ثَعْلَبَةَ كَأَنْفُسِهِمْ.

❁ جفنة کے یہودی بنی ثعلبہ کی شاخ کے ساتھ بھی بنی ثعلبہ جیسا معاہدہ ہے۔

33- وَإِنّ لِبَنِي الشّطِيبَةِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، وَإِنّ الْبِرّ دُونَ الْإِثْمِ.

❁ بني الشطيبة کے یہودی بنی عوف جیسے ہیں اور معاہدے کی پاس داری بدشکنی سے بہتر ہے۔

34- وَإِنّ مَوَالِيَ ثَعْلَبَةَ كَأَنْفُسِهِمْ.

❁ بنی ثعلبہ یہود کے حلیف بھی بنی ثعلبہ جیسے ہیں۔

35- وَإِنّ بِطَانَةَ يَهُودَ كَأَنْفُسِهِمْ.

❁ اور یہودیوں کی دوست دار قومیں بھی یہود جیسی ہیں (یہود کے مذکورہ قبیلوں کی ذیلی شاخوں کو بھی وہی حقوق ومراعات حاصل ہوں گے جو ان کو حاصل رہیں گے)۔

36- وَإِنّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلّا بِإِذْنِ مُحَمّدٍ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَإِنّهُ لَا يُنْحَجَزُ عَلَىٰ ثَأْرِ جُرْحٍ وَإِنّهُ مَنْ فَتَكَ فَبِنَفْسِهِ فَتَكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ إِلّا مَنْ ظَلَمَ وَإِنّ اللّهَ عَلَىٰ أَبَرّ هَذَا.

❁ کسی معاہدین میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی اجازت کے بغیر کوئی فوجی اقدام نہیں کر سکے گا۔ اور زخم کا بدلہ لینے میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی، اور جو ان معاہدین میں سے کوئی عہد شکنی کرے گا تو وہ خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ سزا کا مستحق ہوگا، اور اللہ تعالیٰ معاہدے کی پاسداری کرنے والے کا حامی وناصر ہے۔

37- وَإِنّ عَلَىٰ الْيَهُودِ نَفَقَتَهُمْ وَعَلَىٰ الْمُسْلِمِينَ نَفَقَتَهُمْ، وَإِنّ بَيْنَهُمْ النّصْرَ عَلَىٰ مَنْ حَارَبَ أَهْلَ هَذِهِ الصّحِيفَةَ ، وَإِنّ بَيْنَهُمْ النّصْحَ وَالنّصِيحَةَ وَالْبِرّ دُونَ الْإِثْمِ وَإِنّهُ لَمْ يَأْثَمْ امْرُؤٌ بِحَلِيفِهِ وَإِنّ النّصْرَ لِلْمَظْلُومِ.

❁ یہودی اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔ اگر مسلمانوں اور یہود کے خلاف کوئی تیسری طاقت جنگ کرے گی تو دونوں قومیں مل کر اس کے خلاف جنگ کریں گے۔ اور وہ آپس میں خلوص اور خیر خواہی سے سلوک روا رکھیں گے، اور معاہدے کی پاس داری بدشکنی سے بہتر ہے۔ اور انسان اپنے حلیف کی وجہ سے مجرم نہ ٹھرایا جائے گا اور مظلوم کی مدد کی جائے گی۔

38- وَإِنّ الْيَهُودَ يُنْفِقُونَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامُوا مُحَارَبِينَ.

❁ یہود اس وقت تک مومنوں کے ساتھ اخراجات برداشت کریں گے جب تک جنگ جاری رہے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39- وَإِنَّ يَثْرِبَ حَرَامٌ جَوْفُهَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ.

❁ فریقین پر یثرب (مدینہ طیبہ) کا میدان (جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے) آئندہ کے لیے وہ حرام ہوگا۔

40- وَإِنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍ وَلَا آثِمٌ.

❁ پناہ حاصل کرنے والا بھی پناہ دینے والے کی طرح سلوک کا مستحق ہوگا اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور نہ ہی یہ گنہگار ہوگا۔

41- وَإِنَّهُ لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا.

❁ کسی عورت کو اس کے خاندان کی اجازت کے بغیر کوئی پناہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

42- وَإِنَّهُ مَا كَانَ بَيْنَ أَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مِنْ حَدَثٍ، أَوْ اشْتِجَارٍ يُخَافُ فَسَادُهُ فَإِنَّ مَرَدَّهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَىٰ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ أَتْقَىٰ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ وَأَبَرِّهِ.

❁ اگر معاہدین کے مابین کوئی نئی بات یا جھگڑے کی وجہ سے فساد کا ڈر لاحق ہو۔ تو اس کے فیصلے میں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ معاہدے کی خلوص کیساتھ پاسداری کرنے والے کا حامی و ناصر ہے۔

43- وَإِنَّهُ لَا تُجَارُ قُرَيْشٌ وَلَا مَنْ نَصَرَهَا.

❁ قریش (مکہ) اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جا سکے گی۔

44- وَإِنَّ بَيْنَهُمُ النَّصْرَ عَلَىٰ مَنْ دَهَمَ يَثْرِبَ.

❁ یثرب (مدینہ) پر حملہ آور کا مشترکہ دفاع کیا جائے گا۔

45- وَإِذَا دُعُوا إِلَىٰ صُلْحٍ يُصَالِحُونَهُ وَيَلْبَسُونَهُ فَإِنَّهُمْ يُصَالِحُونَهُ وَيَلْبَسُونَهُ وَإِنَّهُمْ إِذَا دُعُوا إِلَىٰ مِثْلِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَهُمْ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا مَنْ حَارَبَ فِي الدِّينِ، عَلَىٰ كُلِّ أُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمُ الَّذِي قِبَلَهُمْ.

❁ مسلمانوں کی صلح یہود کی صلح اور یہود کی صلح مسلمانوں کی صلح متصور ہوگی۔ البتہ جو دین کے ساتھ جنگ کرے گا وہ اس صلح میں شریک متصور نا ہوگا۔ مدینہ پر حملہ کی صورت میں ہر فریق اس حصہ کی مدافعت کرے گا جو اس کے سامنے ہوگا۔

46- وَإِنَّ يَهُودَ الْأَوْسِ، مَوَالِيَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ عَلَىٰ مِثْلِ مَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مَعَ الْبِرِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْـمَحْصِ ؟ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، وَإِنَّ الْبِـرَّ دُونَ الْإِثْمِ لَا يَكْسِبُ كَاسِبٌ إِلَّا عَلَىٰ نَفْسِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ أَصْدَقِ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ وَأَبَرِّهِ.

❁ قبیلہ اوس کے یہود اوران کے حلیفوں کو بھی وہی حقوق حاصل رہیں گے جو دوسرے معاہدین کو ہوں گے بشرطیکہ وہ اس معاہدہ کی وفاداری کا اظہار کریں۔اور معاہدے کی پاس داری بدشگنی سے بہتر ہے،بدشگنی کرنے والا اسکی سزا کا خود مستحق ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ معاہدہ کی سچائی سے وفاداری کرنے والے کا حامی وناصر ہوگا۔

47- وَإِنَّـهُ لَا يَـحُـولُ هَـذَا الْـكِتَـابُ دُونَ ظَـالِـمٍ وَآثِـمٍ، وَإِنَّـهُ مَنْ خَرَجَ آمِنٌ وَمَنْ قَعَدَ آمِـنٌ بِـالْمَدِينَةِ ، إِلَّا مَنْ ظَلَمَ أَوْ أَثِمَ وَإِنَّ اللّٰهَ جَارٌ لِمَنْ بَرَّ وَاتَّقَىٰ، وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁ اور یہ معاہدہ کسی ظالم یا مجرم کے لیے آڑ نہ بنے گا،اور معاہدین میں سے اگر کسی کو مدینہ سے باہر جانا پڑے تو وہ امن کا مستحق ہوگا اور جو مدینہ میں رہے اس کے لیے بھی امن ہوگا۔ماسوائے ظالم یا مجرم کے۔جو اس معاہدہ کی پاسداری کرے گا اس کا اللہ تعالیٰ نگہباں ہوں گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ❶۔

---

❶-(یہ میثاق اپنی اس میں حالت میں تمام اسانید سے صحیح درجہ تک نہیں پہنچتا،تاریخی مطالعہ میں قابل احتجاج ہے،جبکہ شرعی احکام میں اس سے احتجاج نہیں کیا جا سکتا ماسوائے اسکے جو حصے کتب حدیث میں صحیح سند سے ثابت ہیں)اس میثاق کی قدیم تر روایت محمد بن اسحاق (متوفی: 151 ہجری) نے بغیر سند اپنی معروف کتاب "السیرۃ" میں کی ہے، اور زیادۃ تر مورخین نے وہاں سے نقل کیا ہے (السيرة النبوية لابن هشام: 1/501-504، والروض الأنف: 2/345، وعيون الأثر: 1/261،والبداية والنهاية: 2/222)، جبکہ اسکی سند یوں ہے: قال ابن زنجويه: حدثنا حميد، حدثني عبد الله بن صالح، حدثني الليث، حدثني عقيل عن ابن شهاب أنه قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب بهذا الكتاب (الأموال لابن زنجويه: 2/117)، وقال القاسم بن سلام: حدثني يحيى بن عبدالله بن بكير، وعبدالله بن صالح قالا: حدثنا الليث بن سعد قال حدثني عقيل بن خالد عن ابن شهاب أنه قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب بهذا الكتاب(الأموال لأبي عبيد القاسم بن السلام: 215) وقال البيهقي: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ آلِ عُـمَـرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ رَضِـيَ اللّٰـهُ عَنْهُ هَذَا الْكِتَابَ كَانَ مَقْرُونًا بِكِتَابِ الصَّدَقَةِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ لِلْعُمَّالِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْـمَـنِ الـرَّحِـيـمِ هَـذَا كِتَـابٌ مِـنْ مُـحَـمَّـدٍ النَّبِيِّ (السنن الكبرى، حديث: 1639) وفقه السيرة: 183، ورحمة للعالمين: 1/120، ومجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوي والخلافة الراشيدة: 59، والمجتمع المدني في عهد النبوة خصائصه وتنظيماته الأولى: 119، ومرويات السيرة النبوية بين قواعد المحدثين وروايات الأخباريين: 51، وعلوم حدیث رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم،تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق: 190،اور الرحیق المختوم،اردو: 312،318،کیا یہ ایک معاہدہ ہے یا دو،اس کی تحریر کب اور کہاں اور کس نے کی؟اس میثاق کے کون سے حصوں کا حدیث کی کتب میں کہاں کہاں ذکر ہوا ہے،کیا یہ میثاق موضوع من گھڑت ہے؟ ملاحظہ کریں:ہماری کتاب''میثاق مدینہ کی تاریخی شرعی حیثیت''۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ شہر میں داخل ہوتے ہوئے مکہ کی طرف سے حدود حرمِ مدنی کی ابتدا

مسجد نبوی کے عقب میں جبلِ عیر کا ایک منظر بطرف مغرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مدینہ منورہ کے شمال کی جانب حدود حرم متعین کرنے والا پہاڑ جبلِ ثور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مدینہ منورہ کے جنوب کی جانب حدودِ حرم متعین کرنے والا پہاڑ جبلِ عیر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی تکمیل کے بعد رات کے منظر میں اس کے پس منظر میں جبلِ عیر بھی دکھائی دے رہا ہے

مدینہ منورہ شہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❁

حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:

1- حدیث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام لِمَكَّةَ))(174).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روای ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں بارگاہ صمدیت میں دعا کرتا ہوں کہ ان کے میزان کرنے والے آلات یعنی ترازو اور ٹوپوں میں برکت ڈال دے جیسے کہ دعا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کیلئے''۔

2- حدیث أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا آخری مطلوبہ ٹکڑا یہ ہے)((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ))(175).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے اللہ میں مدینہ طابہ کے دو پہاڑوں کی سرزمین کو حرم بناتا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ ان کے وزن کرنے کے پیمانوں یعنی مد اور صاع میں برکت ڈال دے''۔

---

(174)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْبُيُوعِ، بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ، حديث: 2129 ، وصحيح مسلم، حديث: 1360، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16011، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 863.

(175)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ الْحَيْسِ، حديث: 5425 ، 6363، 6714، 7331، 7333، وصحيح مسلم، حديث: 1365، 1368، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12101، وسنن الدارمي، حديث: 2575، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 864.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُدّ: پک بھر وزن۔

صَاع: ٹوپہ (ایک ٹوپہ میں چار مد ہوتے ہیں)۔

3- حدیث عَاصِم، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَوْ آوَى مُحْدِثًا۔(176).

ترجمہ: حضرت عاصم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں جو کچھ اس کے درمیان ہے یہاں سے وہاں تک اس میں سے نہ کاٹے کوئی درخت۔ جو مدینہ منورہ میں ظلم یا بدعت کرے گا (یعنی ایسا کام جو کتاب اللہ، سنت رسول، اور اجماع سے ثابت نہ ہو) اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔

راوی کو شک ہے کہ اس حدیث میں ''مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا'' الفاظ آئے ہیں، بہر حال دونوں کے معانی ایک ہیں۔

حرم: ہر وہ مقدس چیز جس کی حفاظت واحترام ہر مسلمان پر فرض یعنی ضروری ہو۔[38]

4- حدیث عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْه خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا [الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا](177).

---

(176)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، حديث: 7306 ، 1867، وصحيح مسلم، حديث: 1366، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12650، 13087، 13128، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 865.

(177)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾[النساء: 171] حديث: 7300 ، 1870، 3172، 3180، 6755، وصحيح مسلم، حديث: 1370، وسنن أبي داود، حديث: 2034 ، وجامع الترمذي، حديث: 2127، ومسند الإمام أحمد، حديث: 616، 1040، 1300و، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 868.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا ان کے ہاتھ میں تلوار تھی جس کے دستہ میں صحیفہ لپٹا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ہم صرف اور صرف کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں اور یا اس صحیفہ کو جس میں دیت کے مسائل ہیں یا مدینہ منورہ کو عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم قرار دینے کی بشارت ہے۔ جو کوئی مدینہ منورہ میں کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں، اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی نیکی قبول نہیں فرمائیں گے۔

5- حديث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ))(178).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو ان کا شکار ہرگز نہیں کروں گا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان والی سرزمین حرم ہے''۔

6- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي)). قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ، فَقَالَ: ((أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ))، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ))(179).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میری زبان سے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان والی سرزمین کو حرم قرار دیا گیا ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے محلّہ میں آئے جو حارثہ شرقیہ میں تھا اور ان سے فرمایا تم حد حرم سے باہر ہو؟ پھر از راہ مہربانی فرمایا: ''نہیں بلکہ تم حد حرم کے اندر ہو''۔

---

(178)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب لابتي المدينة، حديث: 1873، 1869، وصحيح مسلم، حديث: 1372، وجامع الترمذي، حديث: 3921، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1383، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7177، 7426، 7696، 7785، 8670، 9944، والدر والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 869.

(179)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، حديث: 1869، 1873، وجامع الترمذي، حديث: 3921، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1383، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7177، 7426، 7696، 7785، 8670، 9944.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ)). قَالَ: أَبُوهُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَى عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى(180).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان والی سرزمین کو حرم قرار دیا ہے''۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ اگر اس علاقہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو ان کا ہرگز شکار نہ کروں گا۔ کیونکہ مدینہ کا گرداگرد بارہ میل کا علاقہ حرم ہے(181)۔ [39]

8- عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ))(182).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''میں نے دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی سرزمین کو حرم قرار دیا ہے جیسے ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا''۔

9- عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: أَهْوَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ))(183).

ترجمہ: حضرت سھل بن حنیف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس ہاتھ سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا: ''کہ بے شک یہ امن والا حرم ہے''۔

---

(180)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1371، 1372، وصحيح البخاري، حديث: 1869، 1873، وجامع الترمذي، حديث: 3921، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7426، 7696، 7785، 8670، 27216، 9944، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 869.

(181)- جنوب جبل عیر سے شمال میں جبل ثور تک بارہ میل اور حارۃ شرقیہ میں غرب تک حارۃ غربیہ تک کا علاقہ بارہ میل بنتا ہے یعنی مسجد نبوی کو مرکز تصور کیا جائے تو ہر طرف چھ چھ میل حرم نبوی کی حد بنتی ہے۔

(182)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10793، 11040، 11160، 11262.

(183)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، حديث: 1375، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15546.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- حديث عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ [حديث طويل] لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا)) [إلى آخره](184).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے (جو لمبی حدیث ہے) اس میں ہے کہ ایک اصحابی کو مدینہ منورہ میں کچھ مشکلات پیش آئیں اس نے مدینہ منورہ سے کسی اور جگہ نقل مکانی کا ارادہ کیا اور حضرت سعید خدری سے مشورہ کی غرض سے اس کو اپنی نقل مکانی کے ارادے سے آگاہ کیا تو انہوں نے کہا کہ جب نبی اکرم کہیں سفر سے مدینہ منورہ کی طرف آتے تو جلدی جلدی اور بلا تاخیر مدینہ کی طرف رواں دواں ہوتے صرف محبت مدینہ کی بنا پر اور اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا: ''کہ اے اللہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کی طلب پر مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دو پہاڑوں کی سرزمین کا علاقہ حرم بناتا ہوں۔ اس میں قتل و غارت حرام ہے قتل کے لئے اسلحہ اٹھانا حرام ہے اس کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے۔ اے اللہ ہمارے اس شہر میں برکت ڈال دے اے اللہ ہمارے ٹوپہ اور مد میں برکت فرما دے'' (اخر تک)۔

11- حديث علي بن أبي طالب [حديث الصحيفه] و فيها۔ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ...)) [إلى آخره](185). [40(ا)]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے [جو حدیث صحیفہ کے نام سے معروف ہے] اس میں ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبل عیر سے جبل ثور تک کی مقدس سرزمین حرم ہے...''۔

---

(184)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، حديث: 1374 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10793، 11040، 11160، 1122.

(185)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1370، وصحيح البخاري، : 7300 ، 1870، 3172، 3180، 6755، وسنن أبي داود، حديث: 2034 ، وجامع الترمذي، حديث: 2127، ومسند الإمام أحمد، حديث: 616، 1040، 1300، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 868.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ (186).

ترجمہ: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت سعد وادی عقیق کیطرف سوار ہوکر آرہے تھے کہ ایک شخص کو درخت کاٹتے ہوئے دیکھا تو جو کچھ اس کے پاس تھا چھین لیا جب سعد لوٹے تو اس شخص کے والی آپکی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہمارے غلام سے جو کچھ آپ نے چھینا ہے وہ واپس کردیں تو انہوں نے کہا کہ جو چیز اللہ کے رسول نے ہم پر جائز کی ہے وہ کیسے واپس کرسکتا ہوں لہذا انہوں نے اس شخص کی اشیاء کولوٹانے سے انکار کردیا۔

13- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ -الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ، فَجَاءَ مَوَالِيهِ، فَكَلَّمُوهُ فِيهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ ...)) إلى آخره(187).

ترجمہ: سلمان بن ابی عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص جو مدینہ منورہ میں شکار کررہا تھا جسے رسول اللہ نے حرم قرار دیا ہے، اس بنا پر اس کے کپڑے چھین لئے پس اس کے ورثا آئے تو حضرت سعد نے کہا کہ اس حرم کی حرمت واضح کردی گئی ہے۔ لہذا جس نے شکاری کو اس میں شکار کرتے پایا تو اس سے جو چیز جس نے چھینی وہ اس کی ہی ہوگی۔ [40(ب)]

حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق آپ نے ارشادات نبوی کا مطالعہ کیا اب ان حدود کا جغرافیائی خلاصہ پیش خدمت ہے۔

---

(186)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1364، وسنن أبي داود، حديث: 3038، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1446، 1463.

(187)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كتاب المناسك، بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ، حديث: 2037، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1446، 1463 علامہ البانی کہتے ہیں کہ (یہ حدیث صحیح ہے) مگر "يصيد" لفظ منکر ہے جبکہ محفوظ "يقطعون" ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حدود حرم جنوب میں جبل عیر جو کہ میقات مدینہ منورہ ہے جسے آج کل بیئر علی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، کی جنوبی سمت واقع ہے۔ عیر کے معنی عربی میں اونٹ اور جنگلی گدھے کے ہوتے ہیں چونکہ عیر پہاڑ کی شکل گدھے کی پیٹھ کی طرح ہموار اور اگلے سرے سے گدھے کے سر کی طرح ابھری ہوئی ہے۔ شائد اسی نسبت سے اس کو عیر کہتے ہوں اس پہاڑ کی مسافت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھیک چھ میل ہے اور اس کا رنگ سیاہی مائل ہے۔ یہ وادی عقیق میں واقع ہے۔ یہ قبلہ کی طرف حرم کی حد نبوی کرتا ہے۔

❁ شمال میں جبل ثور ہے جو مدینہ منورہ کے معروف پہاڑ جبل احد جہاں جنگ احد ہوئی تھی نیز اس جنگ میں ستر جلیل القدر صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ جن میں حضرت حمزہ سید الشہداء حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت عبداللہ بن جبیر معروف ہیں۔ یہ وہ پہاڑ ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رکھتے تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا تھا۔ ثور اس کی شمالی طرف ہے۔

جبل ثور بیل کی کوہان یا گول خیمہ نما شکل کا سرخی مائل رنگ کا پہاڑ ہے۔ مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے جو سڑک عیون اور جرف کو جاتی ہے اس پر جبل احد کی شمال میں واقع ہے۔

❁ یہ پہاڑ جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ میل دور ہے۔ جبل احد اور جبل ثور وادی قناہ میں واقع ثور شام کی طرف سے حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حد بندی کرتا ہے۔ مشرق میں حرہ شرقیہ (188) اور مغرب میں حرہ غربیہ حدود حرم کی حد بندی کرتے ہیں۔ جرف اور جامعہ اسلامیہ بھی حد حرم میں داخل ہیں۔

جبل عیر کا فاصلہ جبل ثور تک بارہ میل ہے۔ اس طرح حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ کا فاصلہ بارہ میل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے گرداگرد بارہ میل کا علاقہ حرم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اس باب کی حدیث نمبر 7۔

❁ مدینہ منورہ کی مکہ مکرمہ سے مسافت بذریعہ شارع ہجرہ 444 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے جدہ کی مسافت 425 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے بدر کی مسافت 155 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے خیبر کی مسافت 165 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے ریاض (دارالحکومت) کی مسافت 992 کلومیٹر۔

---

(188)- الحرہ اور لابہ دو مترادف لفظ ہیں۔ ان کے معنی ہیں۔ جلے ہوئے سیاہ پتھروں کا علاقہ بنی حارثہ حرہ شرقیہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو حد حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر واقع تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مدینہ منورہ سے ینبع کی مسافت 275 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے دمشق کی مسافت 1303 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے حدود اردن کی مسافت 844 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے طائف کی مسافت 535 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے دمام کی مسافت 1495 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت 686 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے کویت کی مسافت 1894 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ سے بندرگاہ قطر کی مسافت 1476 کلومیٹر۔

❁ مدینہ منورہ کی آبادی اس وقت دو لاکھ افراد پر مشتمل ہوگی ❶۔ [41]

---

❶- یہ تعداد تقریباً 1980-1986ء کی ہے جبکہ 1815ء میں تعداد صرف 20,000 بیس ہزار نفوس پر مشتمل تھی (المدينة المنورة تطورها العمراني وتراثها المعماري: 34) اور 2000ء سروے کے مطابق یہ تعداد 298,000 دو لاکھ اٹھانوے ہزار نفوس پر مشتمل تھی (الأقطار والبلدان موسوعة جغرافية وتاريخية واقتصادية: 257)۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

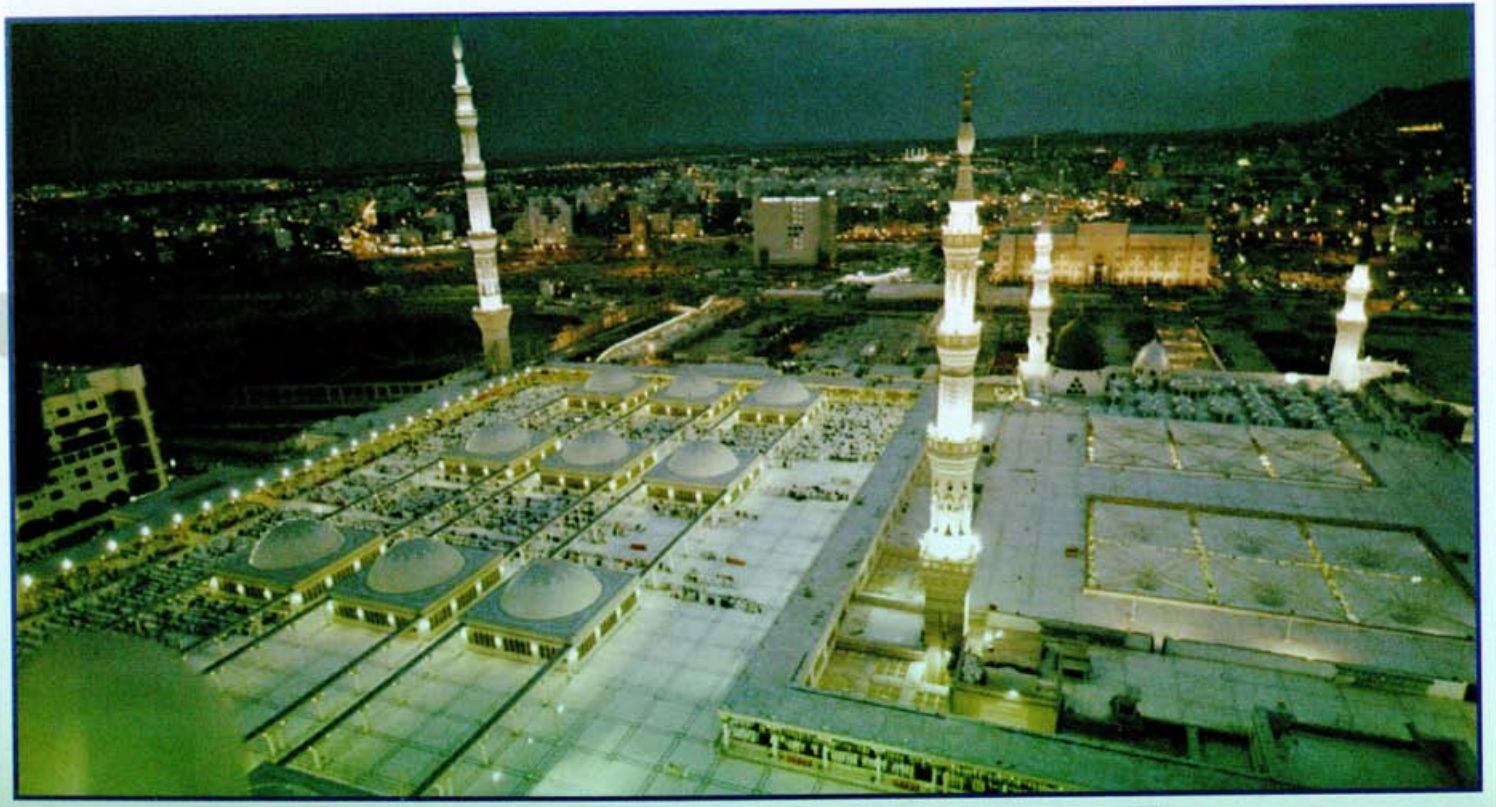

شاہ فہد کے دور میں مسجد نبوی کی رات کا ایک منظر، اس کے پس منظر میں جبل عیر دکھائی دے رہا ہے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا تکمیل شدہ منصوبہ شاہ فہد کے دور میں
اس کے پس منظر میں جبلِ اُحد کا ایک منظر

شاہ فہد کے دور میں زیرِ تعمیر مسجد نبوی کی توسیع
کا ایک منظر اس کے پیچھے اُحد کا پہاڑ نظر آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے نزدیک ایک ہوٹل کی عمارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے گرد ونواح میں عمارات کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁فضائل مدینہ منورہ❁

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ،وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام لِمَكَّةَ))(189).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''کہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ میں بھی مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور اس کیلئے برکت کی دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ ان کے مد اور ٹوپوں میں برکت فرما دے جیسا کہ ابوالانبیاء نے مکہ مکرمہ کیلئے دعا فرمائی تھی''۔

2- عن أَنَسَ بْنَ مَالِك يَقُول: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، [الى آخره- حديث طويل] قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ))(190).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کو مجھے اپنے غلاموں میں سے ایک غلام دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے یعنی انس رضی اللہ عنہ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا... پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میں حضرت ابوالانبیاء حضرت ابراہیم کی طرح مدینہ کے دو پہاڑوں کی درمیان والی سرزمین کو حرم ٹھہراتا ہوں۔ اے اللہ مدینہ والوں کے وزن کرنے والے پیمانوں میں برکت ڈال دے''۔

www.KitaboSunnat.com

---

(189)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْبُيُوعِ، بَاب بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ، حديث: 2129 ، وصحيح مسلم، حديث:1360، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16011، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث :863.

(190)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ الْحَيْسِ، حديث: 5425 ، 6363، 6714، 7331، 7333، وصحيح مسلم، حديث: 1365، 1368، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12101، وسنن الدارمي، حديث: 2575 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث :864.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا،لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (191).

قَالَ عَاصِمٌ :فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ((أَوْ آوَى مُحْدِثًا)).

ترجمہ: حضرت عاصم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المدینہ کو حرم قرار دیا تھا انہوں نے جواب دیا ہاں جو کچھ اس کے درمیان ہے یہاں سے وہاں تک اس میں سے نہ کاٹے کوئی درخت۔ جو مدینہ منورہ میں ظلم یا بدعت کرے گا (یعنی ایسا کام جو کتاب اللہ، سنت رسول، اور اجماع سے ثابت نہ ہو) اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔ [42]

حضرت عاصم کہتے ہیں موسیٰ بن انس نے کہا: ''یا کسی نے بدعتی کو پناہ دی''۔

4- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ))(192).

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ اہل مدینہ کے وزن کرنے والے پیمانوں میں برکت فرما دے''۔

5- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))(193).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دعا میں فرمایا: ''اے اللہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے بھی زیادہ برکت فرما''۔

---

(191)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إثم من آوى محدثًا حديث: 7306 ، 1867، وصحيح مسلم، حديث: 1366 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12650، 13087، 13128، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 865.

(192)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده، حديث: 2130، 2889، 2893، 5425، 6363، 6714، 7331، وصحيح مسلم، حديث: 1365، 1368، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1374، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1365، 1368، وسنن الدارمي، حديث: 2575، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 866.

(193)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، باب، حديث: 1885 ، وصحيح مسلم، حديث: 1369، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12044 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 867.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا،وَإِذَا فِيهَا: مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا(194).

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا ان کے ہاتھ میں تلوار تھی جس کے دستہ میں صحیفہ لپٹا ہوا تھا۔انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ہم صرف اور صرف کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں اور یا اس صحیفہ کو۔ پھر انہوں نے اس صحیفہ کو کھولا تو اسمیں اونٹوں کی عمر اور تعداد کا تناسب مذکور تھا نیز اس صحیفہ میں لکھا تھا کہ حرم مدینہ منورہ کی حدعیر سے لے کر فلاں جگہ تک ہے۔ جو کوئی اس میں کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ ،فرشتوں ،اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی نیکی قبول نہیں فرمائیں گے۔ نیز صحیفہ میں یہ بھی درج تھا۔''اور مسلمانوں میں وفاءعہد اور امن دینے کی ذمہ داری سب کی مشترکہ ہے۔اگر کوئی ادنی مسلمان بھی کسی کو امان دے گا تو اس کا بھی اعتبار کیا جائے گا پس اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے عہد امان کو توڑے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔ نہ اس کی فرض عبادت اور نہ ہی نفلی عبادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ جو شخص آزاد کردہ غلام اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدہ موالات کرے گا اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت۔اس کی نہ تو فرض عبادت اور نہ ہی نفلی عبادت اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ [43]

7- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ)).قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى.

---

(194)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾[النساء: 171] حديث: 7300 ، 1870، 3172، 3180، 6755، وصحيح مسلم، حديث: 1370، وسنن أبي داود، حديث: 2034 ، وجامع الترمذي، حديث: 2127، ومسند الإمام أحمد، حديث: 616، 1040، 1300و، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 868.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان والی سرزمین کو حرم قرار دیا ہے''۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ اگر اس علاقہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو ان کا ہرگز شکار نہ کروں گا۔ کیونکہ مدینہ کا گرداگرد بارہ میل کا علاقہ حرم ہے(195)۔

8- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ))(196).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اے اللہ تعالیٰ مدینہ بھی ہمیں مکہ مکرمہ کی طرح محبوب کردے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب کردے اے اللہ تعالیٰ ہمارے مد اور صاع میں برکت فرمادے اور ہمارے لئے صحت مند بنا اس کا بخار جحفۃ کی طرف منتقل فرمادے''۔

9- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ((عَلَىٰ أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))(197) .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مدینہ طیبہ کے دروازوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں اس لئے طاعون اور دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکتے''۔

10- عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُول: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَىٰ يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) .

---

(195)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1371 ، 1372، وصحيح البخاري، حديث: 1869، 1873، وجامع الترمذي، حديث: 3921 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7426، 7696، 7785، 8670، 27216، 9944 واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 869.

(196)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ، حديث: 6372،1889 ، 3926، 5654، 5677، وصحيح مسلم، حديث: 1376 ، وموطأ الإمام مالک، حديث:1385 ، ومسند الإمام أحمد، حديث 23767 :، 23839، 24011، 25328، 25499، 25708، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 870.

(197)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ، حديث: 1880 ، 5731، 7133، وصحيح مسلم، حديث1379 :، وموطأ الإمام مالک، حديث: 1386 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1596، 7193، 8173، 8659، 27422، 9895، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 870.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ مجھے اسی بستی میں ہجرت کر جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا لے گی (یعنی سب بستیوں پر غالب آ جائے گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں مگر وہ تو مدینہ طیبہ ہے یہ بستی برے لوگوں کو نکال کر باہر [4] کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال کر باہر کرتی ہے'' (198)۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دو چیزیں تشریح طلب ہیں۔

اول: ''أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَىٰ'' نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے گاؤں (بستی) میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے کا حکم ہوا ہے جو بستیوں کو کھا جائے گی۔ اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی بشارت تھی کہ یہ شہر تمام شہروں پر غالب آ جائے گا اور یہ بشارت آپ کی زندگی مبارک میں بھی پوری ہوئی اور بعد کے زمانہ میں بھی کیونکہ قیصر و کسری، مصر، شام اور دیگر عرب و عجم کے ممالک زیر نگیں آنے کے بعد مدینہ منورہ ہی مسلمانوں کی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اور آج بھی روحانی طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے مقدس ترین دارالخلافے ہی ہیں۔

دوم: ''يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ'' نبی سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کو یثرب کے نام سے جو پکارے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش مانگے۔ حدیث مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں گزر چکی ہے۔ [44]

11- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي،فَأَبَىٰ، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَىٰ، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ،فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا))(199).

---

(198)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ،حديث: 1871 ، وصحيح مسلم، حديث: 1382، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1378، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7191، 7323، 8758، 9378، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 872.

(199)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَاب الْأَحْكَامِ، بَاب مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ،حديث: 7211، 1883، 7209، 7216، 7322، وصحيح مسلم، حديث: 1383 ، وجامع الترمذي، حديث: 3920 ، وسنن النسائي، حديث: 4185 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1377 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13872 ، 13888، 14520، 14712، 14795، 14811، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 873.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان والی سرزمین کو حرم قرار دیا ہے''۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ اگر اس علاقہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو ان کا ہرگز شکار نہ کروں گا۔ کیونکہ مدینہ کا گرداگرد بارہ میل کا علاقہ حرم ہے(195)۔

8- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ))(196).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اے اللہ تعالیٰ مدینہ بھی ہمیں مکہ مکرمہ کی طرح محبوب کردے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب کردے اے اللہ تعالیٰ ہمارے مد اور صاع میں برکت فرمادے اور ہمارے لئے صحت مند بنا اس کا بخار جحفة کی طرف منتقل فرمادے''۔

9- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))(197) .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مدینہ طیبہ کے دروازوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں اس لئے طاعون اور دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکتے''۔

10- عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُول: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَىٰ يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) .

---

(195)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1371 ، 1372، وصحيح البخاري، حديث: 1869، 1873، وجامع الترمذي، حديث: 3921 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7426، 7696، 7785، 8670، 27216، 9944 واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 869.

(196)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ، حديث: 6372،1889 ، 3926، 5654، 5677، وصحيح مسلم، حديث: 1376 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1385 ، ومسند الإمام أحمد، حديث 23767 :، 23839، 24011، 25328، 25499، 25708، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 870.

(197)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ، حديث: 1880 ، 5731، 7133، وصحيح مسلم، حديث 1379 :، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1386 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1596، 7193، 8173، 8659، 27422، 9895، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 870.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ مجھے اسی بستی میں ہجرت کر جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا لے گی (یعنی سب بستیوں پر غالب آ جائے گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں مگر وہ تو مدینہ طیبہ ہے یہ بستی برے لوگوں کو نکال کر باہر [4] کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال کر باہر کرتی ہے''(198)۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دو چیزیں تشریح طلب ہیں۔

اول: ''أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَىٰ'' نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے گاؤں (بستی) میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے کا حکم ہوا ہے جو بستیوں کو کھا جائے گی۔ اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی بشارت تھی کہ یہ شہر تمام شہروں پر غالب آ جائے گا اور یہ بشارت آپ کی زندگی مبارک میں بھی پوری ہوئی اور بعد کے زمانہ میں بھی کیونکہ قیصر و کسری، مصر، شام اور دیگر عرب و عجم کے ممالک زیر نگیں آنے کے بعد مدینہ منورہ ہی مسلمانوں کی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اور آج بھی روحانی طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے مقدس ترین دارالخلافے ہی ہیں۔

دوم: ''يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ'' نبی سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کو یثرب کے نام سے جو پکارے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش مانگے۔ حدیث مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں گزر چکی ہے۔ [44]

11- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي،فَأَبَىٰ، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَىٰ، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ،فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا))(199).

---

(198)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ،حديث: 1871 ، وصحيح مسلم، حديث: 1382، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1378، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7191، 7323، 8758، 9378، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 872.

(199)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَحْكَامِ، بَاب مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ،حديث: 7211، 1883، 7209، 7216، 7322، وصحيح مسلم، حديث: 1383 ، وجامع الترمذي، حديث: 3920 ، وسنن النسائي، حديث: 4185 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1377 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13872 ، 13888، 14520، 14712، 14795، 14811، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 873.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بدو گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اسلام پر۔ اگلے روز وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کے سبب بیمار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے نیز یہ بدو تین دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت توڑ دینے کا کہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا بس وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک مدینہ ایک بھٹی ہے جو میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور اچھے کو رکھ لیتی ہے''۔

12- عَنْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))(200).

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''مدینہ منورہ پاکیزہ ہے وہ برے کو باہر نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو''۔

13- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)) (201).

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا کہ: ''جو اہل مدینہ سے کوئی برائی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پگھلا کر رکھ دے گا جیسے پانی کو نمک پگھلا کر حل کر دیتا ہے''۔

14- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ،وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ))(202).

---

(200)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ، حديث: 1884 ، 4050، 4589، وصحيح مسلم، حديث: 2776 ، وجامع الترمذي، حديث: 3028 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 21089 ، 21120، 21127 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 874.

(201)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَاب إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، حديث: 1877 ، وصحيح مسلم، حديث: 1387 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1561، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 875.

(202)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَاب مَنْ رَغِبَ عَنْ الْمَدِينَةِ،حديث: 1875، وصحيح مسلم، حديث: 1388، وموطأ الإمام مالک، حديث: 1380، ومسند الإمام أحمد، حديث: 21407 ، 21408، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 876.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا کہ: ''ملک یمن فتح ہوگا وہاں سے کچھ لوگ سواریاں لے کر مدینہ آئیں گے اور اپنے اہل و عیال اور مطیع وفرمانبردار لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ حالانکہ [45] اگر وہ جان لیتے کہ مدینہ منورہ میں رہنا ہی ان کے لئے بہتر تھا پھر شام فتح ہوگا وہاں کچھ لوگ سواریاں لے کر مدینہ آئیں گے اور اپنے اہل وعیال اور مطیع وفرمانبردار لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے اگر وہ جانتے کہ مدینہ میں رہنا ہی ان کیلئے بہتر تھا پھر عراق فتح ہوگا وہاں سے کچھ لوگ سواریاں لے کر مدینہ آئیں گے اور اپنے اہل وعیال اور مطیع لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے مگر وہ جانتے کہ مدینہ میں رہنا ہی ان کیلئے بہتر تھا''۔

15- أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُشًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَىٰ وُجُوهِهِمَا))(203).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ''تم لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے کہ وحشی جانور درندے اور پرندے یہاں آ کر بسیں گے اور آخر میں مزینہ قبیلہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں لے جائیں۔ جب وہ مدینہ میں داخل ہوں گے تو ہر طرف وحشی جانور دیکھیں گے جب وہ اپنی بکریوں کو لے کر ثنیہ الوداع پر پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے''۔

16- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا))(204).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کے بے شک ایمان مدینہ کی طرف ایسے لوٹے گا جس طرح سانپ اپنی بل کی طرف لوٹتا ہے''۔

اس سلسلہ میں ''باب اسماء مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں اسم نمبر 34 ملاحظہ کریں۔

---

(203)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَاب مَنْ رَغِبَ عَنْ الْمَدِينَةِ، حديث: 1874 ، وصحيح مسلم، حديث:1389 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1381، ومسند الإمام أحمد، حديث:7153 ، 8773، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 877.

(204)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُالْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَة، حديث: 1876، وصحيح مسلم، حديث: 147، وسنن ابن ماجة، حديث: 3111 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7787، 9175، 10063، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 89.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَه، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا(205).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس مدینہ کی طرف لوٹتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اس کی محبت کی خاطر اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی ایڑی لگاتے۔

18- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَذِهِ طَابَةٌ))(206).

ترجمہ: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم جنگ تبوک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو قریب آنے پر آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ (پاکیزہ شہر) ہے''۔ [46]

19- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ، وَقَالَ: ((يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟)) فَأَقَامُوا(207).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کہ بنوسلمہ جو کہ انصار کا ایک معروف قبیلہ تھا، اپنی رہائش گاہوں کو چھوڑ کر جو کہ مسجد نبوی سے دور تھیں مسجد نبوی کے قریب آنا چاہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا: ''کہ کیا بنوسلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے'' چنانچہ انہوں نے نقل مکانی کا ارادہ ترک کر دیا۔

20- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ)).

---

(205)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابٌ،حديث:1886 ، 1802، وجامع الترمذي، حديث: 3441 ، ومسند الإمام أحمد، حديث:12208 .

(206)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَاب الْمَدِينَةُ طَابَةٌ، حديث: 1872، 1482، 3161، 3791، 4422، وصحيح مسلم، حديث: 1392 ، وسنن أبي داود، حديث: 3079 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23093 ، وسنن الدارمي، حديث: 2495 ، 2575، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 880.

(207)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَاب كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ، حديث: 1887 ، 656، وسنن ابن ماجة، حديث: 784 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11622، 12465، 13359.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''کہ مدینہ منورہ میں دجال مسیح کا کوئی خوف نہ ہوگا اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے نیز ہر دروازہ پر دو فرشتے موجود ہوں گے''(208)۔

21۔ عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ))(209).

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''کہ دنیا بھر میں کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال نہ روندے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ (یعنی مقدس حرمین شریفین میں داخل نہ ہو سکے گا) کیونکہ ان مقدس حرمین کی حفاظت کے لئے فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ میں تین دفعہ زلزلہ آئے گا جس سے اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو مدینہ منورہ سے نکال باہر کرے گا''(210).

22- أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: ((يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ -أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ -فَيَقُولُ: ((أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ،هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ[47] فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلَا أُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

---

(208)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، حديث: 1879، 7125، 7126، ومسند الإمام أحمد، حديث: 19888، 19905، 19915، 19928، 19951، 19962، 19997.

(209)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، حديث: 1881، 7124، 7134، 7473، وصحيح مسلم، حديث: 2943، وجامع الترمذي، حديث: 2242، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11835، 12574، 12676، 12732، 12980، 13083، 13535، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1860.

(210)-مدینہ منورہ میں زلزلہ کے یکے بعد دیگرے تین جھٹکے محض اس لئے آئیں گے کہ وہ جعلی مسلمان جو اپنے دل میں کفر اور نفاق کی علامتیں سمیٹے ہوئے ہوں گے۔ اپنے قائد دجال کی طرف مدینہ طیبہ سے نکل کر چلے جائیں گے اور اس وقت صرف سچے مسلمان ہی اس میں باقی رہ جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان فرمائی ہے: ''کہ دجال مدینہ منورہ کی ایک جانب آئے گا اس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ اس وقت مدینہ طیبہ کا ایک آدمی جو سب لوگوں سے نیک و صالح ہوگا یا نیک لوگوں میں سے ایک نیک آدمی مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے پاس جا کر کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے تیرے متعلق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیان فرما چکے ہیں۔ اس وقت دجال اپنے پیروکاروں سے کہے گا اگر میں اس شخص کو مار کر دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میری پیروی میں شک تو نہیں کرو گے؟ وہ سب کہیں گے ہرگز نہیں۔ تب دجال اس مومن کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دے گا(211)۔ جب یہ مومن مقتول شخص زندہ ہوگا تو کہے گا۔ اللہ کی قسم ہے اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی دجال ہے۔ اب دجال اس مومن کو دوبارہ قتل کرنے کی کوشش کرے گا مگر ناکام ہو جائے گا''(212)۔

❁ اس حدیث میں لفظ '' السَّبَاخ'' آیا جب کہ صحیح مسلم میں حضرت انس سے جو روایت آئی اس میں ذرا تفصیل ہے۔ ''فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ'' السباخ اور السبخة ایسی زمین کو کہتے ہیں جو بنجر اور شوروالی ہو یہ زمین اہل مدینہ کے نزدیک موجودہ محلہ جرف کے شمال اور مشرق میں ہے جس کی حد بندی مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے آنے والی غیر مسلموں کی سڑک یعنی طریق خواجگان کرتی ہے۔ مدینہ طیبہ سے تبوک جانے والی سڑک یہاں پر ان دونوں سڑکوں کے ملنے کا سنگم ایک پل ہے۔ اگر آپ تبوک روڈ پر جائیں تو اس پل کے دائیں طرف طریق خواجگان کے شمال اور مشرق میں یہ زمین واقع ہے جہاں پر دجال اپنے لاؤلشکر سمیت پڑاؤ کرے گا۔ دجال مدینہ طیبہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے جو پہرہ دے رہے ہیں۔

❁ دجال کا ایک مومن کو مارنا اور پھر اسے زندہ کرنا ایک نشانی کی تصدیق ہوگی جس کی پیش گوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ دجال ایک مومن کو مار کر زندہ کرے گا۔ درحقیقت کفار و منافقین اور مسلمانوں میں ایک خط امتیاز پیدا ہو جائے گا بعض لوگ اس نشانی سے کافر بن جائیں گے اور مسلمانوں کے ایمان

---

(211)- مارنا اور زندہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کا خاصہ ہے مگر یہ ایک فتنہ کا آغاز ہوگا جس کی پیش گوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اذن سے پہلے فرما چکے ہیں۔ صرف ایک دفعہ مارنے کا فتنہ مسلمانوں اور کفار میں فرق واضح کر دے گا۔ کیونکہ دوبارہ اس مومن کو مارنے کی کوشش میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ مگر صرف ایک واقعہ ہی بہت سے لوگ اس کی خدائی کی تصدیق اور اس کی پیروی میں لگ جائیں گے۔ استغفر اللہ۔

(212)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ، حديث: 1882 ، 7132، وصحيح مسلم، حديث: 2938 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10925، 11340، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1858.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے مزید قوی ہو جائیں گے اور ان کا ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مزید پختگی اور کامیابی دارین کا سبب بن جائے گا۔ دجال چاہے کتنی ہی خرق عادات نشانیاں دکھلاتا چلا جائے مگر مسلمان اس کے فتنہ سے متاثر نہ ہوں گے بلکہ اس کی جھوٹی خدائی کا انکار ہی کرتے چلے جائیں گے اور اس فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہیں گے جیسا کہ مدینہ منورہ کے فرستادہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار فتنوں سے پناہ کی دعا آخری تشہد میں درود کے بعد لازمی طور پر پڑھنے کی ہدایت امت ناجیہ کو فرمائی جس کے پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ آپ خود بھی آخری تشہد میں درود کے بعد اس دعا کو پڑھتے اور اپنی امت کو بھی پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

چار فتنوں سے پناہ کی دعا یہ ہے۔ [48]

23- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ))(213).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں پڑھا کرتے تھے:

- اے اللہ میں قبر کے عذاب۔
- دوزخ کے عذاب۔
- زندگی وموت کے فتنہ۔
- اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

(213)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، حديث: 1377، وصحيح مسلم، حديث: 588، وسنن أبي داود، حديث: 983، وجامع الترمذي، حديث: 3604، وسنن النسائي، حديث: 5505، 5506، 5508، 5509، 5510، 5511، 5514، 5515، 5516، 5517، 5518، 5520، وسنن ابن ماجة، حديث: 909، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7196، 7810، 7904، 9093، 27596، 9183، 9546، 27890، 27674، 9824، 27280، 10389، وسنن الدارمي، حديث: 1344، اللولو و المرجان، حديث: 346.

نیز امام بخاری نے اس حدیث کو مختلف الفاظ سے کئی مواقع پر روایت کیا ہے۔ مثلاً" کتاب الکسوف، کتاب الجہاد والسیر کتاب تفسیر القرآن اور کتاب الدعوات میں۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں ان جگہوں پر یہ حدیث مختلف الفاظ میں روایت کی ہے۔ کتاب المساجد اور کتاب الذکر والدعاء۔ اور سنن النسائی میں کتاب السہو کتاب الجنائز اور کتاب الاستعاذہ میں روایت کیا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ نے کتاب الاقامہ امام مالک نے موطا کتاب الامر بالوضو لمن مس القرآن اور امام احمد نے اپنی مسند میں انتالیس (39) مقامات پر مختلف صحابہ کرام سے اور ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر، 544، 753، 1411، 25872349 اور 2701 میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ... (إلى آخره)(214).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعا اتنے اہتمام اور تاکید سے سکھلاتے جیسے کہ قرآن مقدس کی کوئی سورہ ہو....

❁ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: ...فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))(215).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:...کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

اوپر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دعا بخاری اور مسلم کی متفق علیہ ہے۔اس باب میں تمام احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار فتنوں سے پناہ کی دعا آخری تشہد میں درود شریف کے بعد پڑھنی ضروری ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع صحابہ کرام کا عمل تھا۔مزید تفصیلات کیلئے حاشیہ نمبر 213 کی کتب کے حوالہ جات کی طرف رجوع کریں۔ [49]

24۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))(216).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو شخص مدینہ طیبہ کے مصائب ومشکلات پر صبر کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا یا یوم قیامت اس کی گواہی دوں گا''۔

---

(214)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَاب مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ، حديث: 590 ، وسنن أبي داود، حديث: 984 ، 1542، وجامع الترمذي، حديث: 3494 ، وسنن النسائي، حديث: 2063 ، 5512، وسنن ابن ماجة، حديث: 3840 ، وموطأ الإمام مالک، حديث: 450 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 2169 ، 2338، 2704، 2774، 2834.

(215)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَاب اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، حديث: 586 ، صحيح البخاري، حديث: 6366 ، وسنن النسائي، حديث: 2067 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 343.

(216)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَاب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، حديث: 1377 ، وجامع الترمذي، حديث: 3918 ، وموطأ الإمام مالک، حديث: 1376، ومسند الإمام أحمد، حديث: 5899 ، 5965، 6139، 6404.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلَىٰ لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا))(217).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں مشکلات ومصائب میں صبر کرنے والے کیلئے میری امت کو خوشخبری ہے کہ قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا یا گواہی دوں گا''۔

26۔ عن عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))(218).

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں نے دو پتھریلے علاقہ کے درمیان والی سرزمین کو حرم قرار دیا اس میں سے کوئی درخت نہ کاٹے اور نہ شکار کرے اور فرمایا کہ مدینہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو باہر نکالے گا جو اس کو پسند نہیں کرتا اور اسکے بدلہ میں بہتر کو یہاں لائے گا۔ جو شخص اس میں مشکلات ومصائب صبر سے رہے گا میں اسکی شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ کے حضور روز قیامت گواہی دوں گا''۔ [50]

27- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،قَالَ: (اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (219).

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے: ''اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت کا رتبہ عطا فرما اور میری موت رسول اللہ کے شہر میں ہو''۔ (اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں دعائیں قبول فرمائیں)۔

---

(217)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَاب التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، حديث: 1378 ، وجامع الترمذي، حديث: 3924 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7805 ، 8253، 8311، 8916، 9378، 9478.

(218)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1363 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1577 ، 1609.

(219)- (یہ حدیث صحیح موقوف ہے) صحيح البخاري كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ، بَابُ حديث: 1890 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 878.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: ((يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ)) (220).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ عنقریب لوگ اپنے اونٹوں کو طلب علم کیلئے مختلف اطراف میں دوڑائیں گے مگر وہ مدینہ کے عالم سے کوئی بڑا عالم کہیں نہ پائیں گے''۔

29- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))(221).

ترجمہ: حضرت سعد کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''کہ جو آدمی صبح (نہار منہ) عجوہ کھجور کھائے وہ اس دن اور رات کو سانپ بچھو اور دیگر خود بی حشرات کے زہر اور جادو سے محفوظ رہے گا''۔

---

(220)-(یہ حدیث ضعیف ہے) جامع الترمذي، كتاب العلم، باب ما جاء في عالم المدينة،حديث: 2680، ومسند الحميدي، حديث: 1147، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7920، والسنن الكبرى للنسائي، حديث:4277، ومشكل الآثار، حديث: 3382، 3383، 3384، و الجرح والتعديل: 12/1، وما رواه الأكابر عن مالك بن أنس، حديث: 29، 45، وصحيح ابن حبان، حديث :3736 ، والجزء فيه أحاديث أبي الزبير عن غير جابر، حديث: 314، والمستدرك علي الصحيحين، حديث: 314، والإرشاد في معرفة علماء الحديث: 210/1، والسنن الكبرى للبيهقي، حديث: 1810، وتاريخ بغداد: 374/6، وسير أعلام النبلاء: 55/8-56، والسلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 4833، اس حدیث کے بارے میں علماء حدیث کی کلام امام ترمذی فرماتے ہیں: هذا حديث حسن (جامع الترمذي، حديث: 2680) امام احمد نے اسپر موقوف کا حکم صادر کیا ہے(سیر أعلام النبلاء: 56/8)امام حاکم کہتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ، ولم يخرجاه... وليس هذا مما يوهن الحديث فإن الحميدي هو الحكم في حديثه لمعرفته به وكثرة ملازمته له (المستدرك علي الصحيحين، حديث: 314)اورامام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے(تلخيص المستدرك: 91/1)اورامام ذہبی کہتے ہیں: هذا حديث نظيف الإسناد غريب المتن (سير أعلام النبلاء: 55/8) علامہ البانی نے اس حدیث پر ضعیف کا حکم صادر کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:(وقال الترمذي:حديث حسن،! وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم)! ووافقه الذهبي! قلت: هو كما قالا، لو لا عنعنة ابن جريج وأبي الزبير، فإنهما مدلسان، لا سيما الأول منهما، فإنه سيء التدليس ... وقد أعلّه أحمد بالوقف، فقد ذكر ابن قدامة في (المنتخب) عنه أنه قال: وأوقفه سفيان مرة، فلم يجزبه أبا هريرة(السلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 4833)، شعيب الأرنؤوط کہتے ہیں: إسناده ضعيف، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن ابن جريج مدلس ولا يدلس إلا عن ضعيف وهو هنا قد عنعن وكذا أبو الزبير مدلس وقد عنعن (مسند الإمام أحمد، حديث: 7920) ایک اور جگہ شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں: رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة ابن جريج وأبي الزبير (صحيح ابن حبان، حديث:3736) .

(221)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، حديث: 5768،5769، 5445، 5779، وصحيح مسلم، حديث: 2047 ، وسنن أبي داود، حديث: 3876، ومسند الإمام أحمد، حديث:1445، 1531، 1575، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 1327.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))(222).

ترجمہ: حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو شخص مدینہ طیبہ کو یثرب کہہ بیٹھے اسے اللہ تعالیٰ عزوجل سے مغفرت و بخشش مانگنی چاہیے۔ کیونکہ یہ پاکیزہ ہے۔ یہ پاکیزہ ہے''۔

31- عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ...))(223).

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں نے اپنی ہجرت گاہ خواب میں دیکھی میں سمجھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے مگر نہیں وہ تو مدینہ یثرب ہے...''۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے اپنی مٹھی بھر جانثار صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنا ہی مدینہ منورہ کی فضیلت و عظمت کا بنیادی سبب ہے۔ کیونکہ آپ کے ورودِ مسعود کے بعد ہی مدینہ منورہ کو یہ عظمت نصیب ہوئی۔

---

(222)- (یہ حدیث ضعیف ہے) قال العلامة الهيثمي: رواه أحمد وأبو يعلىٰ ورجاله ثقات(مجمع الزوائد: 3/ 300) یہ حدیث حضرت براء بن عازب اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع مروی ہے، جبکہ یہ حدیث مرسل بھی روایت کی گئی ہے اور اس حدیث کی تمام اسانید میں راوی يزيد بن أبي زياد القرشي الكوفي ضعيف ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: مسند الإمام أحمد، حديث: 18048، ومسند أبي يعلىٰ، حديث: 1688، وفضائل المدينة، حديث: 20، والكامل في الضعفاء: 2730/7، وتاريخ المدينة: 1/ 165، والموضوعات لابن الجوزي: 220/2، وتفسير ابن أبي حاتم(الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن مردوية (الدر المنثور: 510/6)، وتفسير ابن كثير: 481/3، والقول المسدد: 94، والتيسير بشرح الجامع الصغير (حرف ميم): 821/2، وفيض القدير، حديث: 8760، والسلسلة الضعيفة والموضوعة، حديث: 4607، والنافلة في الأحاديث الضعيفة والباطلة، حديث: 43.

(223)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، حديث: 3622، 3987، 4081، 7035، 7041، وصحيح مسلم، حديث: 2272، وسنن ابن ماجة، حديث: 3921، وسنن الدارمي، حديث: 2158، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1464.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1/32- عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)) ❶(224).

قَالَ الترمذي: هَـٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَـٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ.

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مدینہ منورہ میں موت کی تمنا رکھو کیونکہ میں یہاں پر مرنے والے مسلمان کی شفاعت کروں گا''۔

2/32- عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا)) ❶(225).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مدینہ منورہ میں موت کی تمنا رکھو کیونکہ میں یہاں پر مرنے والے مسلمان کی شہادت دوں گا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مسند احمد میں اسی موضوع پر ان الفاظ میں یہ حدیث مروی ہے۔

3/32- عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا)) (226) ❶.

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مدینہ منورہ میں موت کی تمنا رکھو کیونکہ میں یہاں پر مرنے والے مسلمان کی شفاعت کروں گا''۔

یعنی مدینہ منورہ سے بلاوجہ باہر نہ جایا جائے نیز تمنا رکھی جائے کہ مدینہ کے اندر ہی موت واقع ہو۔[52]

---

(224)- (یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ، حديث: 3917.

(225)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، حديث: 3112.

(226)- (اس حدیث کی سند صحیح بخاری کی شرط پر ہے) مسند الإمام أحمد، حديث: 5414، 5784.

❶-(یہ حدیث صحیح ہے) السنن الكبرى للنسائي، كتاب المناسك، من مات بالمدينة، حديث: 4271، وجامع الترمذي، حديث: 3917، وسنن ابن ماجة، حديث: 3112، ومصنف ابن أبي شيبة، حديث: 32411، مسند الإمام أحمد، حديث: 5414، 5784، وصحيح ابن حبان، حديث: 3741، والمعجم الكبير للطبراني، حديث: 6104، 294/24(حديث: 747)، وأخبار أصبهان، حديث: 40442، وشعب الإيمان، حديث: 4182-4186، وشرح السنة، حديث: 2013، تحفة الإشراف، حديث: 15911، ونكت الظراف، حديث: 15911.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ یہ مدینہ منورہ ہی کی اولین فضیلت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی بلدیہ کا اعزاز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ طیبہ کو حاصل ہوا۔ اس وقت بلدیہ کو "دار الحسبہ یا عشة المحتسب" کا نام دیا گیا تھا اور اس کے انتظامی امور کے منتظم یا سربراہ کو المحتسب کے نام سے موسوم کیا گیا جس کو اب رئیس بلدیہ یا چیئرمین بلدیہ کہا جاتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی شکایت ہوتی تو وہ المحتسب کے پاس اپنی شکایت پیش کر سکتا تھا جس پر المحتسب رئیس بلدیہ کسی کو کوڑے مرواتا یا حسب جرم جیل بھجوا سکتا تھا۔ چونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ہر قسم کے امور سلجھانے میں زبردست حد تک دلچسپی رکھتے تھے۔ لہذا صفائی اور دیگر بلدیاتی قسم کے امور میں مسلمانوں کی فلاح میں وہ رات دن سرگرداں رہتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے دور خلافت میں مکہ مکرمہ کا طواف کر رہے تھے کہ کوڑا کرکٹ دیکھا تو حضرت ابوسفیان کو اٹھوانے کا حکم دیا۔

اس لئے ہی "لسان العرب" جلد 12 میں اس واقعہ کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ (بحوالہ فصول من تاریخ المدینة المنورة، صفحہ: 399- 400). [53]

❁ یوں تو مدینہ منورہ کے فضائل لامحدود ہیں۔ ان میں سے مختلف فضائل کو آپ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پڑھ چکے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

❁ جس شہر کا نام خالق کائنات خود تجویز فرمائیں۔

❁ جس شہر کا نام خالق کائنات کے حبیب طابہ موسوم فرمائیں زہے قسمت اس شہر کی جس شہر کے ہوتے ہوئے قیامت بھی نہ آسکے حشر بپا نہ ہو سکے۔

❁ خوش قسمت ہے اس مقدس و پاکیزہ اور مبارک شہر کی سرزمین کہ جس میں شافع محشر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کا جسم اطہر مدفون و محفوظ ہو۔

❁ جس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کرام حجرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے قریب دفن ہونے کا شرف و اعزاز رکھتے ہوں۔ علاوہ ازیں دس ہزار جلیل القدر صحابہ کرام اور صحابیات اس کے قبرستان بقیع الغرقد میں مدفون ہوں۔ ان جانثار تابعین اور جلیل القدر مسلمان بھی اس تہہ خاک میں آرام فرما ہوں۔ جس میں موت کی تمنا اور اس میں مرنے والے مسلمان کیلئے شافع محشر کی دل فزا خوشخبری ہو کہ میں اس کی روز محشر شفاعت کروں گا۔

❁ جو دجال اور طاعون کے فتنوں سے محفوظ ہو۔ جس میں مسجد نبوی موجود ہو کہ جس میں ایک نماز کا اجر ایک ہزار نماز سے بھی زیادہ ہو ماسوا بیت اللہ کے ثواب سے کم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی جس میں ''ریاض الجنة'' موجود ہو۔

❁ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس میں حوض کوثر منبر کے نیچے موجود ہو۔ جس سے ساقی کوثر قیامت کے دن اپنی امت کو حوض کوثر کے جام کے جام پلاتے چلے جائیں گے [53] غرضیکہ جس شہر کے حدی خواں خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرب فرشتے اس شہر کے چوکیدار ہوں۔

❁ تو قلم بھلا اس شہر کی کیا تعریف لکھ سکتا ہے۔

❁ وہ شہر ہے دار الہجرہ۔ ہجرت گاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

❁ یعنی مقدس، پاکیزہ، مبارک، متبرک، طیب، طیبہ۔

❁ یا اللہ ہر مسلمان کو مکہ مکرمہ اور اس شہر مقدس مدینہ طیبہ کی زیارت کی توفیق عنایت فرما۔ آمین۔

[54]

وصلی اللہ علیہ وسلم

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ہجرت گاہ ❁
❁ مدینہ طیبہ کی طرف سفر سرفرازی ❁

کفارِ مکہ کی سخت اور ناگوار ایذاء رسانیوں سے مسلمانوں پر جب انتہائی مشکل وقت آیا تو جانثارانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پریشان ہوئے حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے بلند ہمت انسان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کیلئے روانہ ہو گئے ابھی وہ "بَرْکَ الْغِمَادِ" (227) تک پہنچے ہی تھے کہ مکہ مکرمہ کے تین حلیف قبیلوں (228) کا سردار "ابْنُ الدَّغِنَةِ" جو کہ بنی حارث بن عبد بن کنانہ کا بھائی تھا اور وہ اس وقت سَیِّدالأحابیش یا - سَیِّدُ الْقَارَةِ - کے لقب سے مشہور تھا۔ نیز ان تینوں قبیلوں کی ماہرانہ تیراندازی کی قوت کی دھاک پورے عرب میں مسلم تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہے کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ : میری قوم نے مجھے مکہ سے نکال دیا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی زمین میں سیاحت وسفر یعنی حبشہ کی طرف سفر بھی کروں گا اور اپنے رب کی عبادت اور بندگی بھی کروں گا۔

ابْنُ الدَّغِنَةِ : اے ابوبکر آپ جیسا نہ نکلے گا اور نہ نکالا جائے گا کیونکہ آپ بے روزگاروں کی مدد کرتے ہیں۔ صلہ رحمی اور مہمان نوازی آپ کا خاصہ ہے آپ زیردستیوں کی کفالت کرنے والے اور بھلائی کے کاموں کے مددگار ہیں۔

لہذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ مکہ مکرمہ کی طرف واپس لوٹو اور اپنے رب کی اپنے وطن میں ہی عبادت کرو پس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے ہمراہ واپس مکہ مکرمہ لوٹے۔ پھر ابن دغنہ سردارانِ قریش کے ہاں گیا اور ان سے برملا کہا ابوبکر نہ نکلے گا اور نکالا جائے گا۔ کیا تم ایک ایسے شخص کو یہاں سے نکالنا چاہتے ہو جو بیروزگار کی مدد کرتا ہو صلہ رحمی اور مہمان نوازی اس کا خاصہ ہو جو زیردستیوں اور بھلائی کے کاموں کا معاون مددگار ہو۔ قریش کو ابن دغنہ کی پناہ جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی تھی اسے تسلیم کرنا پڑا۔ مگر روساءِ قریش نے کہا کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پابند کریں کہ وہ صرف اپنے گھر ہی میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ اپنے گھر ہی میں نماز

(227)- مکہ مکرمہ سے یمن کی طرف ایک گاؤں کا نام "برک الغماد" ہے جو مکہ مکرمہ سے پانچ دن کی مسافت پر واقع ہے۔

(228)- یہ تین حلیف قبیلے یہ تھے: 1- بنو حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ 2- ھُون بن خُزیمہ بن مُدرکہ 3- بنو مصطلق قبیلہ خزاعہ سے (السیرۃ لابن ھشام : 373/1[الأحابیش]).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں اور اس میں جو چاہیں قرات کریں۔ مگر وہ اعلانیہ ایسا کر کے ہمیں تکلیف نہ دیں۔ کیونکہ ہم ڈرتے کہ کہیں اسلام کے فتنہ میں ہمارے بیوی بچے مبتلا نہ ہو جائیں۔

چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے والے حصہ میں مسجد بنائی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اسی مسجد میں آپ نماز اور قرآن مقدس پڑھتے۔ حتیٰ کہ قریش کی عورتیں اور بچے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قرآن سُن کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے جب آپ قرآن کی تلاوت فرماتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو جاتا یعنی خود روتے اور سننے والے لوگوں کو بھی رُلاتے۔ جب قریش مکہ کے سرداروں کو [55] اس بات کا علم ہوا جس خدشہ کا اظہار وہ پہلے ابن دغنہ سے کر چکے تھے۔ ابن دغنہ کی طرف ایک آدمی کو دوڑایا چنانچہ ابن دغنہ قریش کی مجلس میں آیا تو روساء قریش نے ابن دغنہ سے کہا کہ ہم نے آپ کی پناہ کو صرف اس لئے قبول کیا تھا کہ صدیق اکبر صرف اپنے گھر میں عبادت کریں گے مگر انہوں نے اس سے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی اور اس میں اعلانیہ نماز اور قرآن مقدس پڑھتے ہیں اسی سلسلہ میں ہم آپ کو پہلے ہی ان خدشات کا اظہار کر چکے ہیں اور وہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ لہذا آپ ان کو اس بات پر پابند کریں کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی عبادت کریں اور اگر وہ ایسا نہ کر پائیں تو آپ ان کو دی گئی پناہ سے دست بردار ہو جائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین جو اس مذکورہ حدیث کی راوی ہیں، بیان کرتی ہیں کہ قریش کی یہ بات سن کر ابن دغنہ میرے والد حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہا اے ابوبکر صدیق میں نے آپ کو پناہ دی تھی اگر آپ نے اس سے تجاوز کیا تو میں اس پناہ سے بریت کا اظہار کر دوں گا۔

ابوبکر صدیق نے ابن دغنہ کو کہا کہ میں تیری پناہ کو رد کرتا ہوں اور اپنے اللہ عزوجل کی پناہ پر راضی ہوں۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہی قیام پذیر تھے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:

❀ ((إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ - وَهُمَا الْحَرَّتَانِ - فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) ❶.

''اے مسلمانو میں نے تمہاری ہجرت گاہ دیکھی ہے جو کھجوروں بھرا شہر دو جلے ہوئے پتھروں کے علاقہ کی درمیانی سرزمین اور دو حاروں کے درمیان ہے۔ پس جو ہجرت کرنا چاہے وہ مدینہ طابہ کی طرف ہجرت کر جائے نیز جو مسلمان حبشہ سے واپس لوٹے وہ بھی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرے''۔ اس اعلان کو سن کر حضرت ابوبکر صدیق

❶- یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري كتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة صحيح البخاري، حديث: 3906، 2138، 2263، 2264، 2298، 476، 4093، 5807، 6079، وسنن أبي داود، حديث: 4083، ومسند الإمام أحمد، حديث: 17141، 25098، 25246.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تیاری کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا صبر کرو تم ہجرت میں میرے رفیق سفر ہو گے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، قربان ہوں، میں منتظر رہوں گا۔ لہذا وہ سفر ہجرت کیلئے اونٹنیوں اور زادِ راہ کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ راوی حدیث پھر بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے، دوپہر کا وقت تھا کہ کسی صاحب نے ابوبکر کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر منہ ڈھانپے خلاف [56] معمول تشریف لائے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث کی ابتداء میں حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ ہمارے گھر ہمیشہ صبح و شام تشریف لایا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں داخلہ کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئے اور صدیق اکبر سے فرمایا تمہارے پاس جو لوگ ہیں ان کو ہٹا دو تو ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نچھاور ہوں یہ تو آپ کے گھر ہی کے لوگ ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم آ گیا ہے تو صدیق اکبر نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا مجھے اس سفر میں آپ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوگا؟ فرمایا ہاں۔

پھر صدیق اکبر نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ میری دو اونٹنیاں ہیں ان میں سے ایک قبول فرمالیں۔ مگر آپ نے فرمایا میں قیمتاً لوں گا پس ایک اونٹنی جس کا نام قصواء (229) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے اصل قیمت زر پر خرید لی۔ پھر ان دونوں اونٹنیوں کو سفر ہجرت کیلئے تیار کیا گیا بعد میں چمڑہ کے ایک توشہ دان (230) میں سامان خورد و نوش رکھا گیا اور اسماء بنت ابوبکر نے اپنی کمر کی پٹی سے نصف پھاڑ کر اس برتن کا منہ باندھ دیا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ''ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ'' کا لقب اسی موقعہ پر ہی عنایت فرمایا تھا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار جبل ثور میں پہنچے اور تین دن اسمیں قیام فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر جو بہت ہی سمجھدار نوجوان تھے آپ کے ہاں رات گزارتے اور صبح سحری کے وقت مکہ کی طرف روانہ ہو جاتے اور صبح کا وقت قریش کے ساتھ گزارتے تا کہ ان کو حقیقت حال کی خبر نہ ہو۔ حضرت صدیق اکبر کے غلام عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ دن بھر بکریاں چرایا کرتے اور تازہ خبریں بھی لیتے رہتے اور رات ہوتے ہی وہ غار ثور کی طرف روانہ ہو جاتے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کو تازہ حالات سے آگاہ کرتے اور تازہ دودھ دھو کر انکی خدمت میں پیش کرتے تین رات تک عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ یہ فریضہ انجام دیتے

(229)۔ قصواء نامی اونٹنی آٹھ سو دینار میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خریدی گئی اس اونٹنی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور یہ اونٹنی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں مری۔ یہ بہت تیز رو تھی بقیع میں چرا کرتی تھی۔

(230)۔ سفر میں کھانا رکھنے کا چمڑے کا مشکیزہ نما برتن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔[57] پھر حضرتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بَنِي الدِّيلِ کے ایک شخص عبداللہ بن اُرَیْقَطْ(231) جو راستوں کا بہت ماہر تھا اس سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک پہنچانے کا اجرت پر معاملہ طے ہوا اگرچہ وہ کفارِ قریش کے دین کفر پر تھا مگر وہ امین اور قابل اعتماد تھا۔ اس کو دونوں اونٹنیاں اس وعدہ پر دی گئیں کہ وہ تین رات کے بعد صبح سویرے جبل ثور کے قریب پہنچ جائے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن اریقط اور عامر بن فہیرہ پر مشتمل چار رکنی وفد غار ثور سے نکل کر ساحلی راستہ پر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوا۔ یہ ایک طویل حدیث کا ترجمہ اور خلاصہ ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ''کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں حضرت عروۃ بن الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین سے روایت کی ہے (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں، فتح الباری جلد 7 صفحہ 230 حدیث: 3905)۔

آئندہ صفحات میں ہجرت کا پس منظر، غار ثور، قباء اور مدینہ منورہ تک سفر، خیمہ ام معبد، سراقہ کا تعاقب اور اس مبارک سفر کی مکمل اور صحیح روداد ملاحظہ کریں۔

---

(231)۔ بنی الدیل مکہ مکرمہ کے مشہور قبیلہ بنی عبد بن عدی سے تھا۔ اس کا نام عبداللہ بن اریقط تھا۔ بعض سیرت نگاروں نے اس کے باپ کا نام ارقد لکھا ہے مگر ابن سعد نے طبقات میں اس کا نام اریقط لکھا ہے۔ مشرک ہونے کے باوجود نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت وفادار تھا۔ اتنا وفادار اور قابل اعتماد کہ اس ہجرت کے سفر میں باوجود قریش کی طرف سے گراں قدر انعام کے لالچ کی قطعی پرواہ نہ کی۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ہجرت کا پس منظر❁

ہجرت کی بنیادی تفصیل کے بعد اب سلسلہ وار تفصیل پیش کی جاتی ہیں تا کہ اس سفر سرفرازی کی مکمل روداد سے آپ باخبر ہوسکیں۔ آغاز نبوت سے تین سال تک دین اسلام کی دعوت مسلسل خفیہ رہی اس دعوت کا خفیہ مرکز دارارقم ابی ارقم تھا(232)۔

اس تین سالہ خفیہ دعوت میں چالیس (40) کے قریب مرد وخواتین مسلمان ہوئے(333)۔

حضرت حمزہ سید الشہداء کے اسلام لانے کے بعد جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے تو مسلمانوں کی قوت وعظمت میں اضافہ کا باعث بنے۔ کیونکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا جو بارگاہ ایزدی میں شرفِ مقبولیت سے نوازی گئی وہ یہ تھی کہ:

❁ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))(334).

قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ.

ترجمہ: ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ''اے اللہ! اسلام کو تقویت عطا کر کسی ان دونوں بندوں میں سے جو آپ کو زیادہ پیارہ ہے: ابوجہل یا عمر بن خطاب''۔

کہا: اور اللہ تعالیٰ کو عمر پیارے تھے۔

---

(232)- ان کا اصل نام عبداللہ بن الارقم تھا۔ دس مسلمانوں کے بعد نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ کوہ صفا جو کہ کوہ ابوقبیس کا حصہ تھا اسمیں ان کا گھر تھا السابقون الاولون اور پہلے ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ وہ ارقم بن ابی الارقم کے نام سے معروف تھے۔ (332)- السيرة النبوية: 1/ 343.

(334) - (یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حديث: 3681 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 5663 ، ومسند عبد بن حميد، حديث: 759، وتفسير ابن أبي حاتم الرازي: 761، وصحيح ابن حبان، حديث: 6881، والمعجم الأوسط، حديث: 4752، دلائل النبوية ومعرفة أحوال صاحب الشريعة: 216/2، اس حدیث کی روایت متعدد صحابہ کرام نے مختلف الفاظ تقدیم تاخیر بسط اختصار سے روایت کی ہے، کچھ مراجع ملاحظہ فرمائیں: سيرة ابن إسحاق: 160/1، والطبقات الكبرى: 242/3، 267، 268، وسنن ابن ماجة، حديث: 105، وفضائل الصحابة للإمام أحمد، حديث: 293، 294، 317، وعلل الترمذي الكبير: 936/2، والسنة لابن أبي عاصم، حديث: 1264، ومسند البزار، حديث: 1748، 2119، ومجموع فيه مصنفات أبي جعفر ابن البختري، حديث: 56، وصحيح ابن حبان، حديث: 6882، والمعجم الأوسط للطبراني، حديث: 1860، والمعجم الطبراني الكبير، حديث: 1428، 10314، 11657، =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ❶.

ترجمہ: ''اے اللہ! ابی جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ہاتھوں اسلام کی مدد فرما۔''

عمر بن ہشام کی کنیت ابی الحکم تھی جو بعد میں ابوجہل کے نام سے معروف ہوا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ فَتْحًا ، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا ، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ رَحْمَةً وَلَقَدْ كُنَّا مَا نُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ حَتَّىٰ أَسْلَمَ عُمَرُ فَلَمَّا أَسْلَمَ ، قَاتَلَ قُرَيْشًا حَتَّىٰ صَلَّى عِنْدَ الْكَعْبَةِ ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ (335) .

ترجمہ: بے شک عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام فتح ان کی ہجرت مدد و نصرت اور ان کی خلافت مسلمانوں کے باعث رحمت ثابت ہوئی۔ کیونکہ ہم اس وقت تک کعبۃ اللہ میں نماز ادا نہ کر سکے جب تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے۔ جونہی وہ مسلمان ہوئے قریش کو للکارتے ہوئے کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے اور اعلانیہ نماز ادا کی۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ کعبہ اللہ میں اعلانیہ نماز ادا کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بعد اسلام کی خفیہ دعوت، اعلانیہ دعوت میں تبدیل ہوگئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی مختار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی حکم فرمایا۔

❁ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ * وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ * فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ * ﴾ (سورۃ الشعراء، آیت: 214، 215، 216)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ * اور ایمان لانے والوں میں جو لوگ تمہاری پیروی کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں * لیکن اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں * ''۔

=والمستدرک علی الصحیحین، حدیث: 4539، 4540، 4541، 4542، 6185، وتثبیت الإمامة وترتیب الخلافة، حدیث: 90، 91، 92، وحلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، حدیث: 1996، والسنن الکبریٰ للبیهقي، حدیث: 13101-13103، وأطراف الغرائب والأفراد، حدیث: 6208، وتاریخ دمشق: 44/24-50، والمقاصد الحسنة، حدیث: 168، والدرر المنتثرة في الأحادیث المشتهرة، حدیث: 32، وصحیح السیرة: 193/1، وصحیح موارد الظمآن، حدیث: 1827، 1828، وروضة المحدثین، حدیث: 1258.

❶- السیرة النبویة، إسلام عمر بن خطاب رضي الله عنه، حدیث عن فاطمة بنت خطاب: 1/ 343.

(335)-(یہ اثر ہے) اس اثر کی سند یوں ہے: قال الطبراني: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللَّهِ(المعجم الکبیر للطبراني، حدیث: 8806)، وقال الهیثمي: رجاله رجال الصحیح إلا أن القاسم لم یدرک جده ابن مسعود(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث: 14410)، والأوائل للعسکري: 41، و سیرة ابن هشام: 342/1، والروض الأنف: 119/2، والاکتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء: 190/1.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حکم باری کے ملتے ہی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں یعنی قبائل بنو ہاشم، بنو المطلب، بنونوفل اور بنوعبدشمس جو کہ سب کے سب اولاد عبدمناف سے تھے، ایک جگہ جمع کیا۔ ان کی تعداد تقریباً پنتالیس (45) تھی جن میں مرد وخواتین سب شامل تھے۔ مگر ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا کہ ابولہب بول اٹھا کہ یہ تمہارے چچا اور چچازاد بھائی موجود ہیں۔ جو کہنا چاہتے ہو کہو مگر دین سے پھرنے کی بات نہ کرنا تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہاری قوم سارے عرب سے جنگ کی طاقت وصلاحیت نہیں رکھتی۔ یہ سن کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور محفل برخاست ہوگئی۔

اگلے دن حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنے عزیز واقارب کو جمع کیا اور فرمایا۔

(الحمد الله أحمده، واستعينه، و أومن به، وأتوكل عليه. وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له. ثم قال: إن الرائد لا يكذب أهله والله الذي لا إله إلا هو، إني رسول الله إليكم خاصة، وإلى الناس عامة، والله لتموتن كماتنامون، ولتبعثن كما تستيقظون، ولتحاسبن بما تعملون، وإنها الجنه أبداً أو النار أبداً...)(236).

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہوں اور اسی سے مدد کا طالب ہوں اسی پر ایمان لایا ہوں اور اسی ذات بابرکات کا توکل واعتماد رکھتا ہوں مجھے اللہ کی قسم ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں صرف وہی ایک اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے خاص کر اور عوام الناس کیلئے عام طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مجھے اللہ کی قسم ہے جیسے تم اب سوتے ہو ناایسے ہی ہمیشہ کیلئے سو جاؤ گے اور ایسے ہی روز محشر کو اٹھائے جاؤ گے جیسے تم اب نیند سے بیدار ہوا کرتے ہو۔ اگر تم اچھے عمل کرو گے تو اس کا بدلہ جنت میں ہمیشگی پاؤ گے اور اگر برے عمل کرو تو اس کا بدلہ ہمیشہ کیلئے جہنم پاؤ گے۔

نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعوتی خطاب سن کر ابوطالب نے کہا کہ میں اپنے باپ کے دین، دین المطلب سے تو دستبردار نہیں ہوں گا مگر جس کام کا آپ کو حکم دیا گیا ہے کر گزرو، میں تمہاری حمایت اور حفاظت کروں گا۔ اس وقت پھر ابولہب بول اٹھا۔ اور کہا مجھے اللہ کی قسم یہ بہت بری بات ہے جو آپ نے کہی ہے اس کا ہاتھ پکڑو اس سے پہلے کہ دوسرے اس کا ہاتھ پکڑیں۔ ابوطالب نے فرمایا: والله لنمنعه ما بقينا...

ترجمہ: ''مجھے اللہ کی قسم ہے جب تک ہم میں جان ہے ہم اس کی حفاظت کریں گے اور کوئی بھی ان کو اس کام سے منع نہیں کرسکتا۔ اس فرمان کو سن کر قبیلہ کے سب لوگوں نے نبی رحمت سے شفقت وہمدردی کا اظہار کیا سوائے ابولہب کے۔

(236)-الرحيق المختوم:90، وفقه السيرة: 98.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ صفاء کا پیغام:

قریبی رشتہ داروں کے دوسرے اجتماع میں آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو حمایت اور حفاظت کی یقین دہانی کرائی ادھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔

❁ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ☆ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ☆ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ☆﴾(237).

ترجمہ: ''پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کا حکم آپ کو دیا جا رہا ہے اس کا اعلان کر دو اور مشرکوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو ☆ ہم ان مذاق کرنے والوں کیلئے کافی ہیں ☆ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے ساتھی ٹھہراتے ہیں ان کو عنقریب ان کے کئے دھرے کا پتہ چل جائے گا ☆''۔

قریبی رشتہ داروں کے اجتماع کے بعد کفارِ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھٹھہ مذاق[61] کرنا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو عبدالمطلب کا بیٹا آسمانوں سے بولتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس حکم کے بعد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وادی بطحا کی طرف نکلے اور کوہ ابوقبیس کی بلند چوٹی صفا پر چڑھے پھر بنی فہر یعنی قریش اور بنی عدی کے قبائل کو پکارا حتیٰ کہ آپ کا بدترین دشمن چچا ابولہب بھی یہاں پہنچ گیا تو نبی رحمت صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

❁ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: ((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ)).

قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ (238)﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ {1} مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ {2} سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ {3} وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ {4} فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ {5}﴾

ترجمہ: '' اگر تم کو میں یہ خبر دوں کہ پہاڑ کی اس طرف سے ایک گھوڑ سوار لشکر آ رہا ہے تو کیا تم اس کو سچ مانو گے۔ سب نے کہا ہم تسلیم کر لیں گے کیونکہ آپ سے آج تک ہم نے جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا تو آپ نے

---

(237)- سورة الحجر، آیت: 94، 95، 96.

(238)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) البخاري، كتاب التفسير، تفسير سُورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ، حديث: 4971، 1394، 3526، 4770، 4801، 4972، 4973، وصحيح مسلم، حديث: 208، وجامع الترمذي، حديث: 3363، ومسند الإمام أحمد، حديث: 2540، 2798، عن ابن عباس۔ اس موضوع پر مختلف الفاظ میں احادیث صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہیں۔ فتح الباری میں دیکھیں۔ كتاب الجنائز باب ذكر شرار الموتى: 259/3 حدیث 1394، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 124.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ بے شک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ اس پر آپ کا چچا ابولہب بولا تمہارے ہاتھ ٹوٹیں (نعوذ باللہ) کیا تم نے محض اس کی وجہ سے ہمیں جمع کیا تھا۔ اس موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ابولہب کی اس گستاخی کے جواب میں عرش الٰہی سے ابولہب کی قیامت تک ذلت ورسوائی کیلئے سورۃ ابی لہب اتاری۔ ''ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ نامراد ہوا وہ {1} اس کا مال جو اس نے کمایا وہ اس کے کسی کام نہ آیا {2} وہ ضروری ہی شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا {3} اور اُس کی بیوی بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے {4} اُس کے گلے میں مونج کی رسّی ہوگی {5}۔

ابولہب کی بیوی کا نام ام جمیل تھا یہ ابوسفیان کی بہن تھی۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاوند کے ساتھ ملکر بہت ہی اذیتیں دیا کرتی تھی۔ اسی بنا پر اس کو بھی ہمیشگی کیلئے ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ استغفر الله وأتوبه إليه۔ [62]

اپنے قریبی رشتہ داروں کو پیغام پہنچانے کے بعد آپ نے مسلسل دس سال تک اسلام کی تبلیغ اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ اس دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجی مجلسوں، برسر عام، تاجروں، کاریگروں، بتوں کے پجاریوں، عکاظ، مجنہ، اور ذی المجاز، کے میلوں میں آنے والوں، عمرہ وحج اور دیگر اجتماعات میں تبلیغ اسلام اور دعوت توحید کا کام جاری رکھا۔ اس دور میں کفار مکہ کی ایذاء رسانیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرماتے۔

❁((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا وَتَمْلِكُوا بِهَا الْعَرَبَ وَتَذِلَّ لَكُمْ بِهَا الْعَجَمُ فَإِذَا آمَنْتُمْ كُنْتُمْ مُلُوكًا فِي الْجَنَّةِ))❶۔

ترجمہ: ''اے لوگو کہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں فلاح اور کامیابی پاؤ گے اور کلمہ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ) کی بدولت سارے عرب کے حکمران بن جاؤ گے اور عجم تمہارا مطیع وفرمانبردار ہو جائے گا اور جب تم نعمت ایمان سے سرفراز ہو جاؤ گے تو تم جنت کے بھی بادشاہ بن جاؤ گے''۔

---

❶- اس حدیث کا یہ جملہ ضعیف ہے ((وَتَمْلِكُوا بِهَا الْعَرَبَ وَتَذِلَّ لَكُمْ بِهَا الْعَجَمُ فَإِذَا آمَنْتُمْ كُنْتُمْ مُلُوكًا فِي الْجَنَّةِ)) اور سند یوں ہے، قال ابن سعد: أخبرنا محمد بن عمر قال حدثني أيوب بن النعمان عن أبيه عن عبد الله بن كعب بن مالك قال وحدثنا محمد بن عبد الله عن الزهري قال وحدثني محمد بن صالح عن عاصم بن عمر بن قتادة ويزيد بن رومان وغير هؤلاء أيضا...(الطبقات الكبرىٰ: 216/1) و قال ابن القيم: قال الواقدي: حدثني محمد بن صالح عن عاصم بن عمر بن قتادة، ويزيد بن رومان وغيرهما ... (زاد المعاد: 43/3)، وسبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد: 451/2، وقال الشيخ محمد بن عبدالوهاب: قال الترمذي: حدثني محمد بن صالح عن عاصم بن عمرو بن قتادة ويزيد بن رومان وغيرهم...(مختصر سيرة الرسول: 59، ، وقال المبارکفوري: رواه الترمذي (الرحيق المختوم: 140)) اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر الواقدي ہے ان کے بارے میں حافظ ذہبی یوں بیان کرتے ہیں: العلامة الإمام أبو عبدالله، أحد أوعية العلم على ضعفه المتفق عليه(سير أعلام النبلاء: 454/9، اور حافظ ذہبی یوں بیان کرتے ہیں: وقد تقرر أن الواقدي ضعيف، يحتاج إليه في الغزوات، والتاريخ، ونورد آثاره من غير احتجاج=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی مصطفیٰ سالارِ انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام شروع کرنے سے کفار مکہ میں تہلکہ مچ گیا انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی ایذاؤں اور تکلیفوں کا برملا سلسلہ شروع کر دیا حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام ان تکلیفوں سے بلبلا اٹھے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ان تکلیفوں کے ازالہ کیلئے درخواست دعا کی۔ ادھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار سے مسلمانوں کی ہجرت کیلئے ان کو ذہن بنانے کے ارشادات نازل ہونا شروع ہو گئے اس سلسلہ میں سب سے پہلے جو ارشادات نازل ہوئے وہ قرآن مقدس کی یہ آیات ہیں۔

=أما في الفرائض، فلا ينبغي أن يذكر، فهذه الكتب الستة، ومسند أحمد، وعامة من جمع في الأحكام، نراهم يترخصون في إخراج أحاديث أناس ضعفاء، بل ومتروكين، ومع هذا لا يخرجون لمحمد بن عمر شيئا، مع أن وزنه عندي أنه مع ضعفه يكتب حديثه، ويروى، لأني لا أتهمه بالوضع، وقول من أهدره فيه مجازفة من بعض الوجوه، كما أنه لا عبرة بتوثيق من وثقه، كيزيد، وأبي عبيد، والصاغاني، والحربي، ومعن، وتمام عشرة محدثين، إذ قد انعقد الإجماع اليوم على أنه ليس بحجة، وأن حديثه في عداد الواهي، رحمه الله(سير أعلام النبلاء: 469/9) اور اس حدیث کی سند میں عاصم بن عمر بن قتادة، راوي ہے جن کے بارے میں حافظ ابن حجر یوں بیان کرتے ہیں: ابن النعمان الأوسي الأنصاري، أبو عمر المدني ثقة عالم بالمغازي من الرابعة مات بعد العشرين ومائة (تقريب التهذيب: 3071)، اور يزيد بن رومان کے بارے میں حافظ ابن حجر یوں بیان کرتے ہیں المدني أبو روح مولى آل الزبير ثقة من الخامسة، مات سنة ثلاثين وروايته عن أبي هريرة مرسلة(تقريب التهذيب: 3071). رابعہ طبقہ والے متوسط درجہ کے تابعین ہیں ان کی زیادہ تر روایت کبار تابعین سے ہے، جبکہ خامسہ طبقہ والے صغار درجہ کے تابعین ہیں، اس لیے اس سند میں انقطاع اور ارسال ہے، اور یہ حدیث مقطوع اور مرسل ہے، شیخ محمد بن عبدالوہاب نے اس حدیث کی روایت کی نسبت امام ترمذی کی طرف کی ہے، جبکہ امام ترمذی نے اسکی روایت نہیں کی۔

اس حدیث کا یہ جملہ صحیح ہے ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا)) اس جملہ کی روایت، الزهد لابن المبارک: 410/1، ومصنف ابن أبي شيبة، حديث: 36554، ومسند ابن أبي شيبة، حديث: 833/1، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16023، 16603، 19004، 23151، 23192، وجزء من حديث لوين، حديث: 24، وخلق أفعال العباد: 194، والمفاريد لأبي يعلىٰ: 158، وصحيح ابن خزيمة، حديث: 159، و الضعفاء الكبير: 106/1، ومعجم الصحابة لابن قانع: 2779/7، وصحيح ابن حبان، حديث: 6562، والمعجم الكبير للطبراني، حديث: 4582، 8175، 343/20، وسنن الدارقطني: 45/3، والغيبة عن الكلام وأهله: 38، والمستدرک علي الصحيحين، حديث: 40، 4275، ومعرفة الصحابة لأبي نعيم: 2424، 2427، 3487، 3488، 5709، 6547، وسنن الكبرىٰ للبيهقي، حديث: 358، 11096، ودلائل النبوة: 380/5، والوفاء بأحوال المصطفى، حديث: 243، ومجمع الزوائد: حديث: 9828-9835، وإتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 5506، 5512، 5513، 6187، 6188، 6189، والمطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، حديث: 4277، وتعليق التغليق، 235/3، وصحيح السيرة: 143 میں موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ☆ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ☆ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ☆ وَكَأَيِّن مِن دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ☆﴾(239).

ترجمہ: ''اے میرے مومن بندو میری زمین وسیع ہے پس تم میری ہی بندگی وعبادت کرو ☆ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا پھر تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ☆ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کو ہم جنت کی بلند و بالا [63] عمارتوں میں مقام دیں گے جن کی نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کیا ہی بہترین اور اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کیلئے ☆ ان لوگوں کیلئے جنہوں نے صبر کیا ہے اور جو رب پر بھروسہ کرتے ہیں ☆ اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے ☆''۔

ان آیات مقدسہ میں کسی ملک یا کسی خاص مقام کی طرف ہجرت کا اشارہ نہیں کیا گیا بلکہ ان ایذا رسانیوں سے چھٹکارے کے ایک مناسب حل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان آیات مبارکہ کے بعد پھر ہجرت کی ترغیب کیلئے جو ہدایات مسلمانوں کو دی گئیں وہ یہ ہیں:

❁﴿قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾(240).

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا ان کیلئے بھلائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے صبر کرنیوالوں کو بے حساب اجر دیا جائیگا''۔

ان آیات کریمہ میں مسلمانوں کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے ایک زمین میں مسلمانوں کیلئے تنگی ہوگئی ہے تو اس کی زمین وسیع ہے اپنا دین بچانے کیلئے اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہو۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ ان کیلئے دین دنیا دونوں میں بھلائیاں ہی ہیں۔ اور اگر یہ ایسی سرزمین میں رہ کر اللہ کے دین کیلئے تکلیفیں سہہ سکیں تو پھر ان کیلئے بھی وہی اجر ہے جو ہجرت کرنے والوں کیلئے ہوسکتا ہے۔

ان آیات کے بعد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسلمانوں پر ناقابل برداشت اذیتیں دیکھیں تو مسلمانوں سے فرمایا:

---

(239)- سورۃ العنکبوت، آیت 56 تا 60۔

(240)- سورۃ الزمر، آیت نمبر: 10۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ((لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَىٰ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَإِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا يُظْلَمُ عِنْدَهُ أَحَدٌ، وَهِيَ أَرْضُ صِدْقٍ حَتَّىٰ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ فَرَجًا مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ)) ❶. [64]

ترجمہ: ''بہتر ہے کہ تم لوگ یہاں سے حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ کیونکہ وہاں کے بادشاہ کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا نیز وہ بھلائی کی سرزمین ہے جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو رفع کرنے کی کوئی راہ نہ نکال دیں''۔

❁ ہجرت حبشہ اولیٰ:

چنانچہ نبوت کے پانچویں سال رجب بمطابق 614ء میں اس حکم کے ملتے ہی حبشہ کی طرف سولہ افراد پر مشتمل قافلہ رواں دواں ہوا جن میں بارہ مرد اور چار خواتین شامل تھیں۔ اس قافلہ ہجرت کے سالار حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے اس سفر ہجرت میں ان کی رفیقہ حیات حضرتِ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ اس قافلہ کے سالار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی رحمت نے فرمایا: ''کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لُوط علیہ السلام کے بعد حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی ہے'' ①۔

مکہ مکرمہ سے یہ قافلہ راتوں رات ہجرت حبشہ کیلئے روانہ ہوا اور شعیبہ کی بندرگاہ پر پہنچا یہاں سے دو سفینوں پر نصف دینار کے کرایہ پر یہ مہاجرین حبشہ سوار ہو کر حبشہ میں پہنچے اور وہاں پر امن وسکون سے رہنے لگے۔

ابھی حبشہ میں مسلمانوں کو دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے یہ خبر سنی کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ لہذا ان مہاجرین اسلام نے اپنے وطن مکہ مکرمہ کی واپسی کا ارادہ کیا اور ماہ شوال میں مکہ مکرمہ کی طرف لوٹے۔ جب یہ حضرات مکہ کے قریب پہنچے تو بنی کنعانہ کے ایک شخص سے ان کی ملاقات ہوئی جس نے پورے حالات سے ان کو آگاہ کیا جس کی بنا پر مہاجرین نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر ہی کوئی نیا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک مسلمان کسی نہ کسی کی پناہ میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔

---

①- السنة لابن أبي عاصم، حديث: 1311، والمعجم الطبراني الكبير، حديث: 143، وقال العلامة الهيثمي: وفيه الحسن بن زياد البرجمي ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 14498.

❶- (یہ شواہد سے صحیح ہے) سيرة ابن إسحاق: 154، وتاريخ الطبري: 547/1، وقال ابن حيوية: أخبرنا أبو جعفر أحمد بن حماد زغبة التجيبي، ثنا يحيىٰ بن سليمان الجعفي، ثنا يونس بن بكير، حدثني محمد بن إسحاق، حدثني الزهري محمد بن مسلم، عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، عن أم سلمة، قالت: لما ضاقت علينا مكة، وأوذي أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ورأوا ما يصيبهم من الأذىٰ، والفتنة في دينهم، وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يستطيع دفع ذلك عنهم، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم في منعة من قومه وعمه أبي طالب لا يصل إليه شيء يكرهه، مما يصل إلىٰ أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لو خرجتم إلىٰ أرض الحبشة، فإن بها ملكا لا ينال عنده أحد بظلم، فالحقوا ببلاده، حتىٰ يجعل الله لكم فرجا أو مخرجا، مما أنتم فيه)) فخرجنا إليها أرسالا، فاجتمعنا بها، فنزلنا في خير دار وأمنة(من وافقت كنيته كنية =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ہجرت حبشہ ثانیہ:

جب مکہ مکرمہ میں حبشہ سے واپس آنے والے مہاجرین اور دیگر مسلمانوں کو کفار مکہ نے سخت ایذائیں دینا شروع کیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا چنانچہ نبوت کے چھٹے سال کے آغاز ہی میں 615ء کو ایک سو ایک (101) افراد کے قافلے نے جن میں 83 مرد اور 18 خواتین شامل تھیں، حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس ہجرت کو روکنے کیلئے کفار نے ہر ممکن رکاوٹیں کھڑی کیں مگر وہ مہاجرین کو ہجرت حبشہ سے روک نہ سکے[65]۔ اب یہ مہاجرین ہجرت مدینہ تک حبشہ ہی میں رہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مہاجرین حبشہ میں سے تراسی 83 مرد اور 8 آٹھ خواتین نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی باقی میں سے 2 دو صحابہ مکہ مکرمہ میں انتقال فرما گئے اور دوسرے مسلمانوں کو مکہ میں محبوس کر لیا گیا۔ اس دوسری ہجرت حبشہ کے اصحاب کرام میں سے چوبیس کو جنگ بدر میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

قائد اولین حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ قلیل مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور ببانگ دہل تبلیغ اسلام کرتے رہتے۔ آپ کی دعوت اسلام سے چیدہ چیدہ لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ خصوصاً حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام پر کفار میں صف ماتم بچھ چکی تھی۔ اور اب مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھنے سے کفار مکہ تلملا اور بلبلا اُٹھے۔

❁ محصوری شعب ابی طالب:

آخر انہیں ایک نرالی ترکیب سوجھی جس سے ان کے خیال میں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے چچا اور ان کے قبیلہ سے حاصل کر کے (نعوذ باللہ) قتل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب کفارِ مکہ نے باہمی اتفاق (241) سے ایک دستاویز لکھی جس میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر عہد کیا گیا کہ جب تک بنو ہاشم اور بنو مطلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ کے حوالے نہ کریں گے اس وقت تک ان کے ساتھ سوشل بائیکاٹ یعنی معاشرتی مقاطعہ شروع کر دیا جائے۔ نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ اور خرید و فروخت میں شمولیت اختیار کی جائے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا میل جول اور بول چال رکھا جائے اور نہ ہی ان کے گھروں میں جایا جائے۔ چنانچہ اس

=زوجه من الصحابة: 79)، وسيرة ابن هشام: 321/1، والسيرة النبوية لابن كثير: 4/2، والروض الأنف: 89/2، وسبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد: 363/2،22/1، والاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء: 182/1، اور ملاحظہ فرمائیں: صحيح البخاري، حديث: 3136، 3876، وصحيح مسلم، حديث: 2502.

(241)- یہ اتفاق وادی محصب بنی کنانہ کے مسکن پر ہوا تھا اس اتفاق کے کاتب منصور بن عکرمہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستاویز کو جس پر کفار مکہ کے تمام قبائل کے سرداروں کی توثیق تھی کعبۃ اللہ کے اندر لٹکا دیا گیا۔ جب اس واقعہ کا علم ابو طالب کو ہوا تو انہوں نے دونوں قبیلوں کو بلا کر ان سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر دونوں قبیلوں کے کافر اور مسلمان سب شِعب (242) ابی طالب میں جمع ہو جائیں اور آخر وقت تک آپ کی حفاظت کریں۔ سوائے ابولہب کے دونوں قبیلوں نے اسے تسلیم کیا اور سب مسلمان و کافر نبوت کے ساتویں سال کے آغاز یعنی ماہ محرم میں شعب ابی طالب میں مجتمع ہو گئے۔

یہ حصار پورے تین سال تک جاری رہا آخر اللہ تعالیٰ نے اس حصار سے بھی نکلنے کا [66] بندوبست فرما دیا۔ کفار کی توثیق شدہ دستاویز کو دیمک چاٹ گئی اور اس طرح اس مشکل وقت سے نجات ملی نیز کفار قریش کی سب شیطانی چالیں رائیگاں گئیں۔ چنانچہ نبوت کے دسویں سال کے آغاز یعنی محرم میں یہ محصوری پورے تین سال بعد ختم ہوئی۔

محصوری شعب ابی طالب کے بعد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اطمینان حاصل ہوا آپ نے تبلیغ دین کی دعوت کو مزید پھیلانا شروع کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو ابھی نبی رحمت کی مزید تربیت صبر کی ضرورت تھی۔

❀ غم کا سال (عام الحُزن):

ابھی محصوری شعب ابی طالب سے نجات کو صرف چھ ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ کے جانثار و موئید چچا ابو طالب نبوت کے دسویں سال ماہ رجب میں انتقال فرما گئے۔ اور ان کی وفات کے دو ماہ بعد ہی رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی وفات پا گئیں تو آپ اپنی جلیل القدر وزیرہ، مخلصہ، غمگسار پچیس سال کی رفیقہ حیات کی وفات سے بہت متاثر ہوئے۔ حتیٰ کہ اس سال کو نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عام الحزن'' غم کا سال موسوم کیا۔ کیونکہ ابی طالب کی وفات تک قریش بزدل بنے رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد وہ لوگ نڈر ہو گئے تھے۔ ابی طالب کی زندگی میں جو تکالیف ان کو نہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے وہ تکالیف اب پہنچانا شروع کر دیں حتیٰ کہ ایک روز نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سرِ عام ایک بدفطرت قریشی نے مٹی ڈالدی۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں جب گھر پہنچے تو آپ کی صاحبزادیوں میں سے ایک آپ کا سر دھوتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرماتے کہ ''رو نہیں بیٹی! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کا حامی و ناصر ہے'' اس واقعہ کو ''سیرۃ ابن ہشام'' میں حضرت عروہ بن الزبیر سے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(242)۔ شعب، وادی کو کہتے ہیں۔ یہ وادی کوہ ابوقبیس کی وادیوں میں سے ایک تھی۔ مکہ مکرمہ کی شرقی سمت سوق اللیل کے آخر میں واقع ہے جو ابو طالب کی ملکیت تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ لَمَّا نَثَرَ ذَلِكَ السَّفِيهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ التُّرَابَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَالتُّرَابُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَامَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَجَعَلَتْ [67]تَغْسِلُ عَنْهُ التُّرَابَ وَهِيَ تَبْكِي، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا: ((لَا تَبْكِي يَا بُنَيَّةِ فَإِنَّ اللّٰهَ مَانِعٌ أَبَاكِ)). قَالَ: وَيَقُولُ بَيْنَ ذَلِكَ: ((مَا نَالَتْ مِنِّي قُرَيْشٌ شَيْئًا أَكْرَهُهُ حَتَّى مَاتَ أَبُو طَالِبٍ))(243).

❁ مشرکین کا وفد ابو طالب کی خدمت میں:

ابو طالب کی وفات سے پہلے جب ان کی بیماری بڑھی تو مشرکین مکہ میں سے اپنے اپنے قبیلوں کے سردار مثلاً عُتبہ بن رَبیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، امیہ بن خلف اور ابوسفیان بن حرب جیسے تقریباً پچیس سردارانِ قریش ابو طالب کی خدمت میں یہ مشورہ کر کے آئے تھے۔ کہ ان سے یہ بات کی جائے وہ اپنی موت سے پہلے اپنے بھتیجے اور ہمارے درمیان جھگڑا چکا دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ابی طالب فوت ہو جائیں اور ہم ان کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی سخت معاملہ کر بیٹھیں لہذا عرب ہمیں طعنہ نہ دیں کہ جب تک ابی طالب زندہ تھا یہ لوگ اس کا لحاظ کرتے تھے اب اس کی وفات کے بعد اسکے بھتیجے پر ہاتھ ڈالا ہے۔ چنانچہ ابی طالب سے اس وفد نے کہا کہ کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر ہم آپکے بھتیجے سے معاملہ و معاہدہ کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے آپ کا بھتیجا ہمیں ہمارے دین پر چھوڑ دے اور ہم اسے اس کے دین پر چھوڑ دیتے ہیں وہ جس معبود کی عبادت کرنا چاہے کرے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں مگر وہ ہمارے معبودوں (بتوں) کی مذمت نہ کرے اس شرط پر آپ ان سے ہماری صُلح کرا دیں۔

اس پر ابو طالب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُلا بھیجا۔ جب آپ تشریف لے آئے تو ابو طالب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ اے بھتیجے یہ سب لوگ تمہاری قوم کے سردار ہیں اور جمع ہوئے ہیں ''کہ کچھ لو اور دو'' کے اصول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کریں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ میں ان کو صرف ایک حکم دیتا ہوں اگر یہ اس کو قبول کر لیں تو پورے عرب کے بادشاہ بن جائیں گے اور عجم ان کے زیر نگیں آ جائے گا۔ تب ابوجہل بولا میں تیرے باپ پر قربان جاؤں تم دس کلمے کہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَخْلَعُونَ مَا تَعْبُدُونَ [68]مِنْ دُونِهِ''.

ترجمہ: ''تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جن کو تم پوجتے ہو ان کی عبادت چھوڑ دو''۔

---

(243) - سيرة ابن هشام: 416/1، وعيون الأثر: 171/1، والروض الأنف: 223/2، وسبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد: 435/2، والاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء: 225/1.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اور اعلائے کلمہ حق سن کر سب سردار قریش و کفار قریش اٹھے اور چلدیئے ❶۔

انکار کی وجہ دعوت اسلامی کا کوئی نقص نہیں ہے بلکہ ان کا تکبر، حسد اور تقلید اعمیٰ پر اصرار ہے۔ کہ اپنی برادری سے ایک شخص کو اللہ کا نبی مان کر اس کی اطاعت وفرمانبرداری قبول کرلیں یہ ناممکن ہے۔

اسی موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ ص کی آیات نازل فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلا دیا کہ ان لوگوں کے انکار کی وجہ دعوتِ اسلامی کا کوئی نقص نہیں ہے بلکہ ان کا تکبر، حسد اور تقلیدِ اعمیٰ پر اصرار ہے۔ کہ اپنی برادری سے ایک شخص کو اللہ کا نبی مان کر اس کی اطاعت وفرمانبرداری قبول کرلیں یہ ناممکن ہے۔

﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ☆ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ☆ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ☆ وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ☆ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ☆ وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ☆﴾

ترجمہ: ''ص قسم ہے نصیحت بھرے قرآن کی ☆ بلکہ یہی لوگ جنہوں نے ماننے سے انکار کیا ہے سخت تکبر اور ضد میں مبتلا ہیں ☆ ان سے پہلے ہم ایسی کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں (اور جب اُن کی شناخت آئی ہے) تو وہ چیخ اٹھے ہیں مگر وہ وقت بچنے کا نہیں ہوتا ☆ ان لوگوں کو اس بات پر بڑا تعجب ہُوا کہ ایک ڈرانے والا خود انہی میں سے آ گیا منکرین کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے جھوٹا ہے ☆ کیا بس اس نے سارے معبودوں کی بجائے ایک ہی معبود بنا ڈالا ☆ یہ تو بڑی عجب بات ہے۔ سردارانِ قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور ڈٹے رہو اپنے معبودوں کی عبادت پر ☆'' (244). [69]

❁ سفر طائف:

ابو طالب اور ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کفار مکہ نے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بہت زیادہ ستانا شروع کر دیا اور تبلیغ اسلام میں گونا گوں رکاوٹیں پیدا کرنا شروع کر دیں تو نبی رحمت نے محسوس فرمایا کہ یہ لوگ دعوتِ حق کو قبول کرنا تو درکنار اسکی تبلیغ کو جاری رکھنے میں بھی سخت حائل

---

❶- سیرۃ ابن ھشام: 417/1، و السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: 124/2، والروض الأنف: 223/2، وسبل الھدیٰ والرشاد، في سیرۃ خیر العباد: 428/2، والاکتفاء بما تضمنہ من مغازي رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء: 226/2.

(244)- سورت ص: 1-6 ''مشرکین کا وفد ابو طالب کی خدمت میں'' کا مصدر ان تین کتابوں سے اخذ شدہ ہے. سیرۃ ابن ہشام: 417/1، 418، تفہیم القرآن: 316/4، 317، 318، الرحیق المختوم، صفحہ: 129، 130۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزم کیا کہ وہ طائف کے مضبوط قبیلہ بنوثقیف کو اس بات پر آمادہ کریں گے کہ وہ آپ کو پناہ بھی دیں اور تبلیغ دین اسلام کی مساعی میں مدد بھی کریں۔ چنانچہ نبی مختار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام زید بن حارثہ کو لیکر نبوت کے دسویں سال شوال میں مئی کے آخر یا جون کی ابتداء 619ء میں طائف کی طرف روانہ ہوئے طائف مکہ معظمہ سے 65 میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں ہے یہ سفر آپ نے پیدل چل کر فرمایا(245)۔

اُس وقت طائف کی سرداری بنوثقیف کے تین بھائیوں کے ہاتھ میں تھی۔ جن کے نام یہ تھے۔

☆عبد یالیل ☆ مسعود ☆ حبیب جبکہ ان کے باپ کا نام عمرو بن عمیر الثقفي تھا۔

آپ ان کے پاس گئے اور ان کو فرمایا کہ میرا مقصد یہاں آنے کا یہ ہے کہ آپ لوگ دین اسلام کے کام میں میری معاونت کریں نیز میری قوم کے جو لوگ میری مخالفت کر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں میری حمایت کریں۔ مگر ان لوگوں نے حق کا انکار کیا اور یکے بعد دیگرے بولے ان میں سے ایک نے کہا: میں کعبۃ اللہ کے پردے نوچ ڈالوں گا اگر اللہ نے تجھے رسول بنایا ہے۔

دوسرا بولا: کیا اللہ کو تمہارے سوا اور کوئی رسول بنانے کو نہ ملا۔

تیسرا بولا: میں تم سے قطعی کوئی بات نہ کرونگا کیونکہ اگر تم فی الواقع اللہ کے فرستادہ رسول ہو تو تم اس سے بزرگ تر تو ہو کہ میں تمہاری کسی بات کا جواب دوں اور اگر تم اللہ کا نام لیکر غلط بیانی کر رہے ہو تو تم اس قابل نہیں کہ تم سے بات کی جائے۔ ان تینوں بھائیوں کا جواب سُن کر نبی رحمت اٹھے اور ان سے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کیا کیا مگر اس بات کو مخفی رکھنا۔ مگر ان منکرین حق نے اس پر بھی بس نہ کی بلکہ شہر کے اوباش لوگوں کو جمع کر کے آپ پر پتھر برسانے کا حکم دیا۔ یہ اوباش لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاک تاک کر ٹخنوں اور ایڑیوں[70] پر پتھر مارتے حتیٰ کہ آپ کے جوتے لہو سے بھر گئے۔ جب آپ ان زخموں کی تاب نہ لا کر بیٹھ جاتے تو یہ اوباش آپ کو اٹھا دیتے اور پھر پتھر برسانا شروع کر دیتے اس موقع پر حضرت زید بن حارثہ آپ کو پتھروں کی بارش سے بچاتے بچاتے خود زخمی ہو گئے۔ حتیٰ کہ ان کا سر پھٹ گیا۔

آخر کار ان لوگوں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف سے تین میل دور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کے باغ کی دیوار تک پہنچا دیا۔ یہ دونوں بھائی سرداران مکہ سے تھے۔

ان کا ذکر ''مشرکین کا وفد ابو طالب کی خدمت میں'' کے عنوان میں آچکا ہے... عتبہ اور شیبہ کے باغ کی

---

(245)- طائف سرزمین حجاز کا ٹھنڈا شہر ہے جو اپنی آب وہوا کی خوشگواری اور پھلوں خاصکر انگور اور انار کا مرکز ہے جبل غزوان کی بلندیوں پر واقع ہے اس وقت طائف سعودی حکومت کا گرمائی دارالخلافہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوار کے ساتھ ایک انگور کے بیل کا سایہ میں نبی رحمت تشریف فرما ہوئے اس موقعہ پر آپ بہت زیادہ غمگین تھے حزین تھے بارگاہ ایزدی میں دُعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا'' اے اللہ میں تیری بارگاہِ صمدیت میں اپنی بیکسی کا اظہار کرتا ہوں اے اللہ کیا تو مجھے اپنے بیگانوں اور دشمنوں کے حوالے کر دیگا۔ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کسی تکلیف کا دُکھ نہیں اور اگر تیری طرف سے سکون اور عافیت مجھے نصیب ہو جائے تو میرے لئے یہی کشادگی ہے۔ میں پناہ کا طلبگار ہوں تیری عظیم تر ذات کے اس نور کی جو اندھیرے میں اجالا کرتا ہے اور دنیا اور آخرت کے معاملات کو درست فرماتا ہے اے اللہ مجھے اپنے غضب وعتاب سے محفوظ رکھ اے اللہ میں تیری مرضی پر راضی ہوں یہاں تک تو بھی مجھ سے راضی ہو جا کیونکہ کوئی طاقت زور آور ہے ہی نہیں۔

جب عتبہ اور شیبہ نے نبی رحمت کو اس حالت میں دیکھا تو ان کا دل پسیج آیا اور اپنے غلام عداس کو بلا کر کہا کہ انگوروں کا ایک خوشہ اس شخص کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ انہیں کھالیں جب عداس انگور لیکر نبی رحمت کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے ''بسم اللہ'' پڑھکر کھانا شروع کیے تو عداس بولا: یہ کلام اس ملک والے تو نہیں کہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کونسے ملک سے ہو؟ اور تمہارا دین کیا ہے؟

عداس: میں نصرانی یعنی عیسائی ہوں اور ملک نینویٰ کا رہنے والا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک نیک شخص یونس بن متی کے ملک سے ہو۔

عداس: مگر آپ یونس بن متی کو کیسے جانتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے بھائی ہیں۔ وہ نبی تھے اور میں نبی ہوں۔

عداس نے یہ کلام جب نبی رحمت کی زبان اقدس سے سُنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فریفتہ وار جھکا سر ہاتھوں اور پاؤں کو چومنے لگا۔ اور کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان ہو گیا[71] جب عتبہ اور شیبہ نے یہ منظر دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا لو بھئی تمہارے غلام کو بھی اس نے بگاڑ دیا۔ جب عداس واپس آیا تو انہوں نے کہا افسوس ہو۔ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ اس شخص کا سر، ہاتھ اور پاؤں چومنے لگ گیا تھا؟

عداس نے جواب دیا میرے آقا زمین میں اس سے بہتر کوئی شخص نہیں۔

انہوں نے مجھے وہ کچھ بتایا ہے کہ نبی کے بغیر اس کا کسی کو علم نہیں ہو سکتا۔

انہوں نے پھر کہا افسوس تجھ پر ہو اے عداس اپنے دین سے نہ پھرو کیونکہ تمہارا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔

❁ نبی رحمت کی شانِ رحمت:

طائف کے اس دل گداز اور مغموم واقعہ سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور مغموم بیٹھے تھے کہ جبرائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام نازل ہوئے۔اس حدیث کا تلخیص وترجمہ ❶ یہ ہے:

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا کبھی آپ پر جنگِ احد سے بھی زیادہ کوئی مشکل وقت آیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میں نے اپنی زندگی میں یوم عقبہ یعنی طائف میں جب میں نے ابن عبد یا لیل بن عبد کُلال (246) کو حق کی حمایت کی دعوت دی اور اس نے ٹھکرادی بلکہ مجھ پر سنگساری کروائی تو میں پریشانی میں تھا کہ جس طرف منہ اٹھتا چلا جاتا حتیٰ کہ قرن الثعالب (247) کے مقام پر پہنچا۔

جب میں نے اوپر نگاہ اٹھائی تو ایک بادل دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ پر سایہ فگن ہے پھر اس میں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نمودار ہوئے اور انہوں نے مجھے ندا دی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی بات...اور...جو انہوں نے تمہاری دعوت کا جواب دیا سُن لیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا یہ فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے آپ جو حکم بھی ان کو دیں گے وہ اس کی تعمیل کریگا۔

پھر پہاڑوں کے نگران فرشتہ نے مجھے آواز دی۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی ہو اگر آپ چاہیں تو میں ان کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھدوں مگر نبی رحمت کی رحمت اور شفقت کی شان نے یہ برداشت نہ کیا بلکہ اس کا جواب [72] آپ نے یہ دیا ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))(248).

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کریں گے''۔

نبی رحمت کی شان رحمت للعالمین ہی تو تھی کہ ان کو مار کر قوم ان کا خون جاری کر دیتی ہے اور وہ فرماتے ہیں۔

❁ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ))(249).

ترجمہ: ''اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ جانتے نہیں''۔

---

❶ - مزید معلومات کیلئے ملاحظہ کریں ''کیا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مغموم بھی ہو جاتے تھے؟ از مولف''۔

(246)- اسکا اصل نام عبد یالیل بن عمرو بن عمیر الثقفي تھا۔

(247)- قرن الثعالب جسے اب قرن المنازل کہتے ہیں جو اہل نجد کی میقات ہے۔

(248)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحیح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ، حديث: 3231، 7389، وصحيح مسلم، حديث: 1795، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1173.

(249)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحیح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابٌ، حديث: 3477، 6929، وصحيح مسلم، حديث: 1792، وسنن ابن ماجة، حديث: 4025، ومسند الإمام أحمد، حديث: 3600، 4047، 4096، 4191، 4319، 4353، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1170.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں کہ:

❁ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾.

ترجمہ: ''اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو تم کو دنیا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''(250)۔

جب اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان وسکون حاصل ہوا تو آپ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں '' وادي نخلة'' میں چند روز قیام فرمایا '' وادي نخلة'' میں '' الزيمة'' اور '' السيل الكبير'' ہی ٹھہرنے کے دو مقام تھے چنانچہ یہاں قیام کے دوران جنوں نے آپ کا قرآن سُنا جسکی اطلاع آپ کو اللہ تعالیٰ نے بعد میں بذریعہ وحی دی تھی۔ جس کی تفصیل سورہ احقاف کی آیت: 29، 30، 31، 32 میں اور سورہ جن کی ابتدائی آیات میں آئی ہے نیز اس سلسلہ میں سورہ رحمٰن کی تفسیر میں بھی یہ واقع مفصلاً مذکور ہے۔ اس سلسلہ میں تفہیم القرآن جلد چہارم تفسیر سورۃ الاحقاف صفحہ: 596، جلد پنجم تفسیر سورہ الرحمٰن صفحہ: 244، اور جلد ششم تفسیر سورہ الجن صفحہ: 107 اور تفسیر ابن کثیر میں ان تینوں مذکورہ سورتوں کی تفسیر ملاحظہ کریں۔ مختصر طور پر ہجرتِ طائف کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ [73]

❁ مکہ معظمہ میں نبی رحمت کا داخلہ:

ذی قعدہ دسویں سالِ نبوت جون کے اواخر یا جولائی کے آغاز 619ء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ '' وادي نخلة'' کے دوران قیام کے بعد جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ جانے کا عزم فرمایا تو آپ کے ساتھی غلام حضرت زید بن حارثہ نے عرض کی کہ آپ مکہ معظمہ میں کیسے داخل ہو سکیں گے جب کہ قریش نے آپ کو وہاں سے نکال دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

((يَا زَيْدُ إِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لِمَا تَرَىٰ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرٌ دِينَهُ وَمُظْهِرٌ نَبِيَّهُ)) ❶.

ترجمہ: ''اے زید جو حالات تم دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راستہ نکال دیں گے وہ اپنے دین کا حامی و ناصر اور اپنے نبی کو غالب اور سرخرو کرنیوالا ہے''۔

جب آپ مکہ کے قریب غارِ حرا تشریف لائے تو عبداللہ بن اریقط کو سردارانِ مکہ کی طرف پناہ دینے کیلئے بھیجا۔ چنانچہ وہ اخنس بن شریق کو ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دینے کا پیغام پہنچایا تو اس نے کہا کہ میں حلیفِ قریش ہوں اس لئے میں قریش کے اصل قبیلوں کے مقابل پناہ نہیں دے سکتا۔

---

(250)- سورۃ الانبیاء، آیت: 107۔

❶- المختصر الكبير في سيرة الرسول: 21/1، و زاد المعاد: 33/3، وسبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد: 440/2، ومختصر سيرة الرسول: 83.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نبی رحمت نے عبداللہ بن اریقط کو سہیل بن عمرو کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ میں بنی لوئی بن کعب کے مقابلہ میں پناہ نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُطْعِم بْنِ عَدِيّ کے پاس عبداللہ بن اریقط کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ان سے کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مکہ معظّمہ میں داخلہ کی پناہ چاہتے ہیں انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دیتا ہوں اور وہ تشریف لا سکتے ہیں۔ چنانچہ نبی منصور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیج کر مُطْعِم بْنِ عَدِيّ نے اپنی قوم اور بیٹوں کو بلا کر مسلح کیا جب نبی رحمت مکہ معظّمہ میں حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ داخل ہو کر بیت اللہ پہنچے تو مُطْعِم بْنِ عَدِيّ نے اپنی سواری پر سوار ہو کر قریش کو پکارا اور کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دے دی ہے۔ اب کوئی گزند نہ پہنچائے چنانچہ مُطْعِم بْنِ عَدِيّ کی قوم اور بیٹوں کی مسلح حفاظت میں بیت اللہ کا طواف کیا حجر اسود کو چھوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ فراغت کے بعد مُطْعِم بْنِ عَدِيّ کی حفاظت میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

ابوجہل نے مُطْعِم بْنِ عَدِيّ سے دریافت کیا کہ تم نے ان کو محض پناہ دی ہے یا ان کی پیروی اختیار کر کے مسلم ہو گئے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا نہیں صرف پناہ دی ہے۔ [74]

تو ابوجہل نے کہا آپ کی پناہ کو توڑا نہیں جا سکتا جیسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ مُطْعِم بْنِ عَدِيّ کی اس پناہ کے احسان کو نبی رحمت نے بدر کے قیدیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اگر آج مُطْعِم بْنِ عَدِيّ زندہ ہوتا تو میں اس کی سفارش سے ان سب کو رہا کر دیتا۔

❁ ہوتا ہے جادہ پیماں پھر کارواں ہمارا:

ذی قعدہ نبوت کے دسویں سال جون کے آخر یا جولائی کے آغاز 619ء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مُطْعِم بْنِ عَدِيّ کی پناہ میں اپنے غلام زید بن حارثہ کے ساتھ مکہ معظّمہ میں داخل ہو کر دعوتِ دین کا کام ایک نئے اسلوب سے شروع فرما دیا۔ کیونکہ مکہ معظّمہ میں اس سے پیشتر قریش کا مسلسل انکارِ حق اور طائف کے سرداروں کا آپ سے بیجا رویہ اس بات کا متقاضی تھا کہ اب بنو قریش اور بنو ثقیف کی بجائے دوسرے قبائل عرب کی طرف زیادہ رُجحان کیا جائے۔ چنانچہ نبی صادق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ حج کے مواقع میں ان قبائل پر تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ان سے برملا فرماتے تم تبلیغ اسلام میں میری مدد کرو اور مجھے اپنے علاقہ میں پناہ دو۔ ان قبیلوں کے نام یہ ہیں۔ جو اکثر حج، عمرہ، عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے اجتماعوں میں شامل ہوتے تھے: بنو عامر، بنو محارب، بنو فرازة، بنو غسان، بنو مرة، بنو حنيفة، بنو سليم، بنو عبس، بنو نضير، بنو البكاء، بنو كندة، بنو كلب، بنو الحارث، بنو عذرة بنو بكر، بنو ثعلبة، بنو شيبان، بنو عبد الله،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو محارب، اور بنو خزرج وغیرہ علاوہ ازیں مختلف افراد اور وفود سے ملاقاتیں فرما کر ان کو بھی دعوتِ اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہجرت مدینہ تک مکہ کے سوا یہ لوگ نعمتِ اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے:

❁ سوید بن صامت: مدینہ منورہ کے مشہور شاعر جو اپنی شرافت ولیاقت اور اھل نسب کی بدولت ''کامل'' کے لقب سے معروف تھے۔ مدینہ طیبہ سے اولین مسلم یہی ہوئے تھے۔

❁ إیاس بن معاذ: مدینہ منورہ کے نوجوان بنواوس میں سے تھے۔

❁ أبوذر غفاري: مدینہ منورہ کے نواح میں رہائش پذیر بنوغفار قبیلہ سے تھے۔

❁ طفیل بن عمر الدوسي: رئیس قبیلہ دوس اور شاعر تھے یمن کے قرب وجوار کے قبیلہ کے سردار اور نجیب الطرفین تھے۔

❁ ضماد الأزدي: بنواز دیمن کے قبیلہ سے تھے۔ [75]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ہجرتِ مدینہ کا پس منظر ❀

نبوت کے گیارھویں سال حج کے زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصول کے مطابق قبائل کی طرف نکل کر جب وادیٔ عقبہ جو کہ منیٰ میں واقع ہے پہنچے تو کچھ لوگوں کی باتوں کی آواز سُنی چنانچہ ان لوگوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا تم لوگ کون ہو۔ انہوں نے کہا ہم بنوخزرج مدینہ کے لوگ ہیں۔

آپ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں سے کچھ بات چیت کر سکتا ہوں۔

انہوں نے کہا ہاں اور آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

پس نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حقیقتِ اسلام دعوتِ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی توحید سے متعلق گفتگو فرما کر قرآنِ مقدس کی بعض آیات کی تلاوت فرمائی۔

آپ کی تبلیغِ اسلام اور تلاوتِ قرآن سن کر آپس میں کہنے لگے۔ یا قوم یہ تو وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی تعریف ہم لوگ یہود سے سُن چکے ہیں۔

لہٰذا ہم سے کوئی اسلام لانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلدی جلدی اسلام لے آؤ کہیں یہود ہم سے سبقت نہ لے جائیں۔ چنانچہ یہ نوجوان قدسی انصار نعمتِ اسلام کی عظیم نعمت سے سرفراز ہوئے ان کی تعداد چھ نوجوانوں پر مشتمل تھی جن کے اسماء یہ ہیں۔

1- أسعد بن زرارة	2- عون بن حارث	3- رافع بن مالک
4- قطبة بن عامر	5- عقبة بن عامر	6- جابر بن عبد الله

تاریخ اسلام میں خزرج کے ان نوجوانوں کے اسلام لانے کے اِس واقعہ کو ''بیعت عقبہ اولیٰ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دراصل ہجرتِ مدینہ کا اصل سبب یہی بیعت بنی کیونکہ جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لانے کے بعد فرمایا کہ تم میری حمایت کرو گے تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ بیشک مگر فی الحال ہمارے ہاں جنگِ بُعاث کا اثر ہے اس حالت میں اگر آپ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ پر لوگوں کا جمع ہونا مشکل ہوگا فی الحال آپ ہمیں اپنے لوگوں کی طرف لوٹنے دیں تا کہ اُن کو آپ کی اس دعوت سے باخبر کریں ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپ پر جمع کر دیں پھر آپ سے بڑھ کر ان کے ہاں کوئی اور عزت والا نہ ہوگا۔ چنانچہ نبی رحمت سے اگلے سال حج پر ملنے کے وعدہ پر مدینہ منورہ کے یہ اوّلین خوش قسمت [76] انصار مسلمانوں نے مدینہ طیبہ میں دین اسلام کی تبلیغ شروع کر دی ان کی تبلیغِ اسلام سے مدینہ طیبہ کے تمام انصار گھرانوں میں نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر و چرچا شروع ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم واقعہ اس وقت پیش آیا جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغِ اسلام کرتے ہوئے بارہ سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ اس عرصہ میں کفارِ قریش کی مزاحمتوں کے باوجود پورے عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ ہوگا جن میں کوئی نہ کوئی مسلمان نہ ہو۔ مکہ معظمہ میں بھی مسلمانوں کا ایک مختصر گروہ بن چکا تھا مدینہ طیبہ میں بھی اوس اور خزرج کے قبیلوں میں زیادہ تر لوگ مسلمان ہو چکے تھے چنانچہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی جنت، دوزخ، اور دیگر نشانیاں بھی دکھلائیں۔ نیز دن میں پانچ نمازیں باقاعدگی سے پڑھنے کا حکم بھی معراج ہی میں آپ کو دیا گیا۔ معراج کی تاریخوں میں اگرچہ اختلاف ہے مگر زیادہ معروف تاریخ جو معراج کی بیان کی جاتی ہے وہ ہے۔ 27 رجب نبوت کا بارھواں سال ہے۔

اس معراج میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی جسمانی طور پر سیر کرائی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ میں سو رہے تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا اور نیم بیداری کے عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر زم زم کے پاس لے جا کر سینہ چاک کر کے اس کو زم زم سے دھویا پھر اسے علم و بردباری اور دانائی و حکمت سے بھر دیا۔ اس کے بعد براق پر سوار کر کے آپ کو بیت اللہ سے مدینہ طیبہ لایا گیا۔ یہاں آپ نے نماز پڑھی اور آپ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ جگہ آپ کی ہجرت گاہ ہوگی۔

مدینہ منورہ معراج کی پہلی منزل تھی۔

دوسری منزل طور سینا تھی جہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے تھے۔

تیسری منزل بیت اللحم تھی جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے تھے۔

چوتھی اور آخری منزل براق کی بیت المقدس تھی جہاں پر تمام انبیاء علیہ السلام کو آپ نے نماز کی امامت کروائی۔ معراج کی پوری تفصیل کیلئے سورہ الاسراء اور [78] احادیث کی کتب صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

❁ بیعت عقبہ ثانیہ:

''ہجرت مدینہ کا پس منظر'' میں بیعت عقبہ اولی کا ذکر آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ اس موقع پر جو پانچ قدسی نوجوان مسلمان ہو کر واپس مدینہ طیبہ جا کر اسلام کے مبلغ بنے اور جن کے اظہار حق نے مدینہ طیبہ کے قبائل اوس اور خزرج میں اسلام کی لہر دوڑا دی تھی مزید سات افراد کو لے کر حسب وعدہ حج میں عقبہ کے مقام پر ہجرت کے بارھویں سال حج میں بارہ افراد پر مشتمل یہ وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس موقع پر آپ نے ان سے جو بیعت لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی وہ بیعت النساء کے نام سے معروف ہے۔ اس بیعت کے بعد ان اصحابہ کرام کے ساتھ حضرت مصعب بن عمیر کو بھیجا تا کہ ان کو تعلیم قرآن دیں اور ان کے اندر فہم السلام پیدا کریں۔ اس بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد واپس جا کر مدینہ منورہ میں ان انصار مسلمانوں نے حضرت مصعب بن عمیر کی قیادت میں اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ بڑی تیزی اور سرعت سے شروع کر دیا۔

❁ آخری بیعت عقبہ ثانیہ:

ایک روز مدینہ طیبہ کے سب مسلمان ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور آپس میں فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں مکہ معظمہ کی پہاڑوں میں اکیلا چھوڑا جائے بلکہ مدینہ منورہ میں آنے کی دعوت دی جائے چنانچہ نبوت کے تیرھویں سال حج کے موقع پر ستر مسلمانوں کا قافلہ مدینہ طیبہ سے حج کیلئے روانہ ہوا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کے مقام پر ایام تشریق میں ملاقات کا خفیہ پروگرام ایک رات کا بنا۔ چنانچہ اللہ کے نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر ہم نے بیعت کی۔ کہ ہمیں اس اللہ کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث بنا کر بھیجا ہم ہر اس چیز سے آپ کی حفاظت کریں گے جس سے ہم اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں ہم تنگی فراغی اور ہر حال میں آپ کی حمایت کریں گے ہم جنگجو لوگ ہیں آپ کی حمایت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

أبو هيثم النهيان بولے اے اللہ کے رسول ہمارے یہود کے ساتھ معاہدے ہیں۔

ہم ان کو کاٹنے والے ہیں کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ آپ غلبہ کی حالت میں واپس اپنے قبیلے میں نہ لوٹ آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر جواب دیا۔ نہیں۔ بلکہ خون کے ساتھ خون اور قبر کے ساتھ قبر ہوگی میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو جس سے تمہاری جنگ اس سے میری جنگ اور جس سے تمہاری صلح اُن سے میری صُلح۔ چنانچہ اس عہد پیمان کے بعد یہ لوگ مدینہ طیبہ واپس ہوئے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا شدت سے انتظار کرنے لگے۔ [79]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مکی زندگی کے ادوار اور لائحہ عمل ❁

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی صادق الامین کی مکہ میں نبوت اترنے سے بعد کا تیرہ سالہ دور زندگی جسے چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے:

دور	تفصیل	عرصہ
❁ پہلا دور	آغاز نبوت سے خفیہ دعوت تک یعنی نبوت کے تیسرے سال کے آخر تک	3 سال
❁ دوسرا دور	دعوت عام کے اعلان سے یعنی نبوت کے چوتھے سال سے چھٹے سال تک	3 سال
❁ تیسرا دور	محصوری شعب ابی طالب یعنی نبوت کے ابتدائی ساتویں سال سے ابتدائی دسویں سال تک	3 سال
❁ چوتھا دور	محصوری شعب ابی طالب کے بعد یعنی نبوت کے دسویں سال سے ربیع الاول سن تیرہ نبوت تک (ہجرت مدینہ منورہ)	4 سال

کل 13 سال

مکہ مکرمہ میں آپ کی تبلیغ کا ہدف توحید باری تعالیٰ، نبیوں، فرشتوں، آخرت پر ایمان اور شرک سے بچاؤ نیز پہلی قوموں کے شرک اور فساد فی الارض کے متعلق عبرت آموز قصص کی تبلیغ نیز آزادی فکر کی دعوت اور باپ دادا کی تقلید و پیروی سے ممانعت سے متعلق قصص و احکامات پر منحصر تھی۔

مکہ مکرمہ میں قرآن مقدس کی چوراسی سورتیں نازل ہوئیں جب کہ مدینہ منورہ میں تیس سورتیں۔ کیونکہ قرآن پاک کی کل مکی مدنی سورتوں کی تعداد ایک سو چودہ (114) ہے۔

جبکہ مدینہ طیبہ میں تبلیغ کا ہدف تنظیم مملکت، عائلی زندگی مسلمانوں کے باہمی تعلقات، معاہدات، صلح و جنگ، غرضیکہ سیاسی و معاشرتی اور تمدنی زندگی کے احکامات پر منحصر تھی۔ [79]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ہجرت مدینہ منورہ ❁

آخری بیعتِ عقبہ میں مدینہ منورہ سے ستر (70) مسلمانِ انصار سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کا عہد و پیمان منیٰ میں عقبہ کے مقام پر ہو چکا تھا۔ لہذا جب یہ ستر (70) قدسی انصار حج کے بعد مکہ سے مدینہ منورہ واپس پہنچے اور دوسرے مسلمانوں کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ آمد کی خوشخبری ملی تو تمام مسلمانوں کو اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ چنانچہ انصار مدینہ ہر روز اپنے گھروں سے نکل کر سراپا انتظار رہتے حتیٰ کہ سورج کی گرمی اور شدت میں وہ دوبارہ اپنے گھروں کو لوٹتے۔

ادھر اس عہد و پیمان کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ کچھ کمزور و ناچار مسلمانوں کے سوا سب نے مدینہ منورہ کی طرف رختِ سفر باندھا اور حسب موقعہ ایک ایک دو دو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کو روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے حضرت ابوسلمہ (251) بن عبداللہ اپنی بیوی کے ہمراہ مدینہ منورہ کیلئے نکلے۔ مگر حضرتِ ام سلمہ کو روک لیا گیا۔ وہ اکیلے ہی اپنے عظیم وطن بیوی اور شیر خوار بچے کی فرقت کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف رواں دواں ہوئے۔ ان کی بیوی ام سلمہ اور بچے سلمہ کو ایک سال بعد مدینہ منورہ ہجرت کا موقعہ ملا۔ جب سب مسلمان ہجرت کر چکے تو مکہ مکرمہ میں حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔ یہ دونوں جلیل القدر اصحابِ رسول، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے منتظر تھے۔ اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم رب کائنات کے حکم کے منتظر کہ کب حکم الٰہی ہو جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی جائے۔ جب کفارِ مکہ کی رکاوٹوں کے باوجود مسلمان مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے تو کفار مکہ نے سوچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مکہ مکرمہ میں ہیں ان کو مدینہ منورہ قطعی طور پر نہ جانے دیا جائے بلکہ ان کو قتل ''نعوذ باللہ'' کر دیا جائے۔ چنانچہ کفار مکہ کے تمام قبائل نے ایک میٹنگ بلائی اور اس میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا۔ چنانچہ بہت سی آراء کے بعد مشرکین مکہ نے ابوجہل کی اس رائے کی بنا پر [80] کہ اپنے تمام قبائل سے ایک ایک عالی نسب نوجوان منتخب کیا جائے اور سب مل کر ایک ہی وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل تمام قبائل پر تقسیم ہو جائیگا اور بنو عبد مناف کیلئے یہ ناممکن ہو جائیگا

---

(251)۔ ابوسلمہ حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد رضاعی بھائی تھے۔ ابوسلمہ کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب تھا۔ برہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سب سے جنگ کرسکیں۔لہذا وہ خون بہا پر مجبور ہو جائیں گے۔اس رائے کو سب نے منظور کیا۔قتلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کارروائی کیلئے تمام قبائل سے افراد نامزد کر دیئے گئے۔قتل کا وقت غرضیکہ تمام جزئیات کا فیصلہ کر کے اس کو مخفی رکھا گیا تا کہ قتل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔اس واقعہ کا ذکر سورہ الانفال میں کیا گیا ہے۔

❁ ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾(252).

ترجمہ: ''وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب منکرین حق تیرے خلاف تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قتل کر دیں یا جلاوطن کر دیں۔وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ ہی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے''۔

❁ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہجرت کا حکم:

کفار کی خطرناک تدبیروں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا اور فرمایا۔

❁ ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا﴾(253)۔

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرو کہ اے میرے رب مجھے داخل کر سچائی کے ساتھ داخل ہونے کی جگہ اور مجھے نکال سچائی کے ساتھ نکلنے کی جگہ سے اور کسی طاقت کو میرا مددگار بنا دے''۔

چنانچہ اس حکم کی یاددہانی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کی اس دشمنی کی آخری [81] حد کے پہنچنے کے عین وقت پر اس رات کو اپنے گھر سے نکل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور ان کو ساتھ لے کر غارِ ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔

❁ مکہ مکرمہ سے غارِ ثور کی طرف:

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ اس رات اپنے بستر پر سونے سے منع فرما دیا تھا۔لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکہ کے لوگوں کی امانتوں کی واپسی سے متعلق ہدایات دینے اور مدینہ طیبہ آنے کے پروگرام کے بعد آپ صلی اللہ

(252)- سورۃ الانفال، آیت نمبر:30.

(253)- سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:80۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر اپنی سبز حضرمی چادر اوڑھا کر لٹا دیا۔ تاکہ کفار اپنی تاک جھانک میں یہی سمجھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی محو استراحت ہیں۔

ادھر کفار مکہ اپنے پروگرام کے مطابق آپ کے مکان کا گھیراؤ کر چکے ہیں۔ گھیراؤ کرنے والے بارہ افراد کے نام یہ ہیں۔

1- أبو جهل.	2- الحكم بن أبي العاص.	3- عُقبة بن أبي مُعَيط.
4- النَضر بن حارث.	5- طُعَيْمَة بن عديّ.	6- حارث بن قيس.
7- زَمعة بن الأسود.	8- أبو لهب.	9- أُمية بن خَلف.
10- أُبي بن خلف.	11- نُبَيه بن حَجّاج.	12- مُنَبّه بن حَجّاج.

کفار مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان گھیرے ہوئے ہیں آپ اطمینان وسکون سے نکلتے ہیں اور کچھ مٹی اٹھا کر ان کی طرف پھینکتے ہیں۔ اور سورۃ یٰسین کی ان آیات کی تلاوت فرماتے ہیں۔

❁﴿ يس {1} وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ {2} إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ {3} عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ {4}تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ {5} لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ {6} لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ {7} إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ {8}وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾(254). [82]

ترجمہ: ''یٰسین{1} قسم قرآن حکیم کی{2} کہ آپ یقیناً رسولوں میں سے ہو{3} سیدھے راستے پر گامزن ہو{4} یہ قرآن مجید غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے{5} تاکہ تم خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبردار نہ کئے گئے تھے{6} اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان میں اکثر لوگ فیصلہ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں اسی لئے وہ ایمان نہیں لاتے{7} ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں۔ جن سے وہ ٹھوڑیوں تک جکڑے ہوئے ہیں{8} اس لئے ہی وہ سر اٹھائے کھڑے ہیں۔ ہم نے ایک دیوار ان کے آگے اور ایک پیچھے کھڑی کر دی ہے۔ ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے انہیں اب کچھ نہیں سوجھتا''۔

جب آپ نے ان آیات کی تلاوت مکمل فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان گھیراؤ کرنے والے سب کفار کے سروں پر یہ مٹی پہنچا دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکون واطمینان سے یہاں سے روانہ ہوئے۔ کسی کافر کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کی خبر تک نہ ہو سکی۔ یہ کفار اس انتظار میں رہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اٹھیں گے تو حسب پروگرام سب یکبارگی حملہ کر کے ''نعوذ باللہ'' ان کو قتل کر دیں گے۔

---

(254)- سورۃ یٰسین، آیات: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر جب صبح ہوئی تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر سٹپٹائے۔ اس وقت ان کو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو جا چکے ہیں۔

کفار مکہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر تشدد کیا مگر وہ یہ راز ان سے نہ پا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پر گئے۔ یہاں سے بھی ناکام و نامراد لوٹے۔ اپنی دوڑ دھوپ کے بعد یہ اعلان بھی کروا دیا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑے گا اس کو سو اونٹ انعام کے طور دیئے جائیں گے۔ [83]

❁ غار ثور میں قیام:

اپنے گھر سے نکل کر کفار مکہ کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف جو کہ جبل ثور میں مکہ مکرمہ سے تین میل دور جنوب کی طرف واقع ہے تشریف لے گئے۔

غار ثور کی طرف تشریف لے جانے سے پہلے آپ نے حَزْوَرَۃ کے مقام پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے بڑے درد آمیز لہجہ کے ساتھ فرمایا۔

❁ حدیث عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ فِي سُوقِ مَكَّةَ: ((وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ)) (255).

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الحزور (256) کے بازار میں کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: ''اے مکہ اللہ کی قسم ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ کی سرزمین میں سب سے زیادہ دلپسند اور محبوب ہے۔ اور اللہ کو بھی اپنی سرزمین میں تو ہی سب سے بڑھ کر پیارا اور محبوب ہے اگر تیرے باسیوں اور باشندوں نے مجھے نہ نکالا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی چھوڑ کر نہ جاتا''۔ مکہ مکرمہ کو خطاب فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔

❁ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر غار ثور میں:

معتبر روایات کے مطابق یکم ربیع الاول 1 ہجری کی رات مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے راز دار شناسائے مزاج (صدیق اکبر) کو اپنے ہمراہ لے کر غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں [84] اپنے صدیق غار کے ہمراہ تین دن قیام پذیر رہے۔

---

(255)- (یہ حدیث صحیح ہے) مسند الإمام أحمد، حديث: 18240-18243، وجامع الترمذي، حديث: 3925، وسنن ابن ماجة، حديث: 3108، وسنن الدارمي، حديث: 2510.

(256)- ''حَزْوَرَة'' مکہ مکرمہ کا ایک بازار تھا جو توسیع حرم مکی کے بعد حرم میں داخل ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر کفار مکہ یعنی قریش نے مکہ مکرمہ اور اس کا مضافاتی علاقہ چھان مارا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے ماہر کھوجیوں کے ہمراہ غارِ ثور کے دھانہ تک پہنچ گئے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

❁ عن أَنس، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: ((مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا))(257).

ترجمہ: حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں تھا تو جب میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے تب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان میں سے کسی نے ہماری طرف قدم بڑھایا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر تمہارا کیا خیال ہے کہ دو کے متعلق جب تیسرا ہمارا اللہ تعالیٰ ہے''۔

اسی واقعہ کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مقدس میں اشارہ فرمایا ہے۔

❁ ﴿إِلاَّ تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُواْ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّهَ مَعَنَا﴾(258).

ترجمہ: '' اگر تم مسلمان اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو گے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد اس وقت کر چکے ہیں جب انہیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا۔ جب وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق) سے کہہ رہے تھے۔ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفار مکہ غار میں نہ جا سکے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و مدد فرما کر کفار مکہ کے منصوبہ قتل کو ناکام بنا دیا۔ الحمد للہ۔ [85]

---

(257)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ التَّفْسِيرِ، تفسير سُورَةُ بَرَاءَةَ، بَابٌ قَوْلِهِ: ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾[التوبة: 40] حديث: 4663، 3922، 3653، وصحيح مسلم، حديث: 2381، وجامع الترمذي، حديث: 3096، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1540.

(258)- سورت التوبہ، آیت: 40۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ غارثور سے مدینہ طیبہ کی طرف:

جمعرات کی رات کو یکم ربیع الاول نبوت کے تیرھویں سال آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیلئے نکلے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر غارِ ثور میں تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس غار میں جمعہ ہفتہ اور اتوار کے تین دن بسر فرمائے۔ اتوار کی رات کو عبداللہ بن اُریقط حسب پروگرام دونوں اونٹنیاں لے کر پہنچ گئے۔ جب کہ عامر بن فہیرہ بھی پروگرام کے مطابق آ گئے۔ چنانچہ 4 ربیع الاول کو یہ چار رکنی وفد مدینہ منورہ کی طرف اس طرح روانہ ہوا کہ ایک اونٹنی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں اس کی مُہار عبداللہ بن اریقط تھامے چل رہا ہے۔ دوسری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام عامر بن فہیرہ سوار ہیں۔

غارِ ثور مکہ مکرمہ کی جنوب میں جبلِ ثور میں واقع ہے۔ جب کہ مدینہ منورہ مکہ کے شمال میں واقع ہے یہ آپ کی عظیم فراست تھی کہ آپ نے کفار کی تمام تدبیروں کو ناکام بنا دیا جو انہوں نے آپ کی ہجرت مدینہ منورہ کی رکاوٹ کیلئے کی تھیں۔ چنانچہ آپ اپنے رہبر عبداللہ بن اریقط کے ساتھ عام راستہ کی بجائے ہٹ کر مکہ کے مغرب کی طرف سے مکہ کے مغربی زیریں علاقہ سے ہوتے ہوئے بحر احمر کے ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے عُسْفَان کے مغربی زیریں علاقہ سے گزرتے ہوئے أَمَج کے زیریں راستہ سے ہوتے ہوئے قُدَيْد تشریف لائے۔

وہاں سے الْخَرَّارَ اور ثَنِيَّةَ الْمَرَّة پہنچے پھر لِقْفَ" وَيُقَالُ: لَفْتَ"، مَدْلَجَةَ مَحَاجَ"وَيُقَالُ: مِجَاج"(259)مَرْجِحَ مَحَاجَ اور ذِي الْغُضْوَيْنِ"وَيُقَالُ الْعُضْوَيْن" کے علاقہ مَرْجِح پہنچے۔ آپ ذِي كَشُر، الْجَدَاجِدِ، الْأَجْرَدِ سے علاقہ ذَا سَلَم (یہ علاقہ مَدْلَجَة تِعْهِن کے دشمنوں کا تھا) میں تشریف لائے۔

پھر الْعَبَابِيبَ اور الْفَاجَةَ"وَيُقَالُ: الْفَاحَةُ" سے گزرتے ہوئے الْعَرْجَ میں کچھ دیر قیام فرمایا۔ یہاں کے قبیلہ أَسْلَمَ کے أَوْسُ بْنُ حُجْر نامی نے اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار کرایا۔ یہ اونٹ ابْنُ الـرَّدَاءِ کے نام سے معروف ہوا۔ اوس بن حجر نے اپنا ایک غلام [85] مسعود بن هُنَيدہ بھی آپ کے ہمراہ روانہ کیا۔ بعد ازیں آپ کا رہبر عبداللہ بن اُریقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیقِ اکبر اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لے کر الْعَرْجِ کی طرف روانہ ہوا۔ الْعَرْجِ سے ثَنِيَّةَ الْعَائِرِ"وَيُقَالُ: ثَنِيَّةُ الْغَائِرِ" سے ہوتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام رِئْمٍ میں نزول فرمایا۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر قباء میں ورود مسعود فرمایا۔ قباء میں آپ نے قبیلہ اوس کی ایک شاک بنی عمرو بن عوف کی بستی میں حضرت کلثوم بن ہِدم کے ہاں قیام فرمایا۔ بعض اقوال کے مطابق آپ سعد بن خیثمہ کے ہاں ٹھہرے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کا اصل قیام تو حضرت کلثوم بن ھدم

---

(259)-اس علاقہ کے سردار سراقہ بن جعشم تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں ہی تھا مگر چونکہ سعد بن خیثمہ بال بچوں والے نہ تھے اس لئے مردوں کی عام ملاقات کیلئے آپ یہاں پر تشریف لے آتے تھے۔کلثوم بن ہدم کا گھر مسجد قباء کے محراب اور قبلہ کی طرف دائیں کونے کے بالمقابل ہے۔ جہاں پر اب ''مدرسہ قباء ابتدائی'' کی عمارت موجود ہے۔مکہ مکرمہ سے یکم ربیع الاول کو غار ثور کی طرف اور چار ربیع الاول کو مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوئے اس طرح آپ بارہ ربیع الاول سوموار دوپہر کے وقت قباء تشریف لائے۔شمسی تاریخ 23 ستمبر 622ء تھی۔اسی روز آپ کی نبوت کو پورے تیرہ سال مکمل ہوئے۔

غارِ ثور سے مدینہ طیبہ تک آپ نے یہ مبارک سفر، سفرِ سرفرازی نو دن میں مکمل فرمایا۔

❁ قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال سفر:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہم غار ثور سے نکل کر دوپہر تک چلتے رہے۔جب گرمی تیز ہوئی تو میں نے نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ میسر ہو چنانچہ ایک چٹان کے نیچے سایہ پا کر میں نے اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے فرش بچھا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آرام کرنے کیلئے عرض کیا۔

آپ آرام فرمانے لگے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکیداری کے فرائض انجام دیتا رہا۔اتنے میں ایک نوعمر چرواہا اس چٹان کے سایہ میں اپنی بکریوں کو لے آیا۔میں نے اس سے کہا کہ کیا تم کسی بکری کا دودھ ہمیں دوھ دو گے تو وہ راضی ہو گیا۔میں نے بکری کے پستان اور اس لڑکے کے ہاتھ صاف کروا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دودھ حاصل کیا۔پھر اس میں تھوڑا سا پانی ملا کر اس کو ٹھنڈا کیا اور [87] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔

❁ سراقہ کا قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب:

سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قبیلہ بَنِي مُدْلِج کا سردار تھا۔قُدَيْد کے نزدیک اس کا علاقہ تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں قریش مکہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قتل یا گرفتار کر دے اس کو ہر ایک کے بدلہ میں سو اونٹ انعام میں دیا جائے گا۔چنانچہ ایک روز وہ اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ کسی نے ان کو بتایا کہ میں نے ساحل پر کچھ لوگ سفر کرتے دیکھے ہیں جو میری رائے کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہو سکتے ہیں۔

سراقہ سمجھ گئے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔

لہذا انہوں نے اس شخص کو کہا کہ وہ فلاں فلاں ہیں، وہ نہیں ہیں۔یعنی اس کے سامنے پردہ پوشی کر گیا مگر دل میں قصد کیا کہ میں ان کا تعاقب کروں گا❶۔

---

❶-مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: صحيح البخاري، حديث: 3615 ، 2439، 3652، 3908، 3918، 5607، وصحيح مسلم، حديث: 2009، ومسند الإمام أحمد، حديث: 3 ، 51 (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1892.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا کچھ دیر بعد ہتھیار بند ہو کر وہ قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں اپنے گھوڑے پر سوار روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے نزدیک پہنچ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات قرآن کی آواز ان تک پہنچ رہی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ جب سراقہ کو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ تعاقب کرنے والا بہت قریب آ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اگرچہ اس علاقہ کی زمین چٹیلی اور سخت تھی۔ چنانچہ تعاقب کرنے والے نے امان طلب کی اور نبی اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی اجازت طلب کی۔ (امام بخاری نے صحیح بخاری میں گرنے کے بعد فال نکالنے کا ذکر بھی فرمایا ہے) اجازت ملنے پر سراقہ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے آپ کیلئے دِیَت کا اعلان کیا ہے لوگ اس فکر میں سرگرداں ہیں کہ وہ یہ انعام حاصل کریں۔ پھر انہوں نے زاد راہ کی پیش کش کی مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف یہ فرمایا کہ وہ ہماری اطلاع کسی کو نہ دیں۔ اس کے بعد سراقہ نے نبی رحمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی کہ مجھے فرمان امان لکھ دیا جائے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن فہیرہ کو امان نامہ لکھنے کا حکم دیا جو انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر ان کو دے دیا۔ امان حاصل کر کے سراقہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔ اب آپ جو چاہیں حکم دیں۔ آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرو اور ہماری طرف کسی کو نہ آنے دو۔ چنانچہ وہ اس حکم کی تعمیل میں ہر آنے والے کو روکتے اور کہتے میں نے اطمینان کر لیا ہے کہ وہ ادھر نہیں ہیں [88] اور تم لوگ جانتے ہو کہ میں کتنا سراغ رساں ہوں۔ وہ شخص جو چند لمحے پہلے دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا اب پاسبان رسول بن کر کھڑا ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حنین اور طائف کے غزوات سے فارغ ہو کر جعرانہ میں تشریف فرما تھے تو سراقہ وہ امان نامہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں سراقہ بن جعشم ہوں اور یہ آپ کا امان نامہ ہے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یَوْمُ وَفَاءٍ وَبِرٍّ ادْنُہْ" ❶ آج وفائے عہد اور نیکی کا دن ہے میرے قریب آ جاؤ۔

چنانچہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور نعمت اسلام سے سرفراز ہو گئے۔ خدا رحمت کنند ایں پاک طینت عاشقاں۔

---

❶- سیرۃ ابن ہشام: 490/1، و السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: 248/2، والروض الأنف: 321/2، وسبل الهدیٰ والرشاد، في سیرۃ خیر العباد: 249/2.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سالار قافلہ اُمِ مَعْبَدْ کے خیمہ میں:

قُدَیْد کے قرب وجوار میں ام معبد جو کہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی کعب سے تعلق رکھتی تھیں۔ پختہ عمر، باعفت، مہمان نواز اور باوقار عورت تھی۔ اوران لوگوں کی میزبانی کیا کرتی تھی جو یہاں سے گزرتے تھے۔

جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی یہاں پہنچے تو دیکھا کہ ام معبد اپنے خیمہ کے آگے صحن میں بیٹھی تھی۔ قحط کا زمانہ تھا۔

چنانچہ ام معبد سے کھانے پینے کی اشیاء دودھ، گوشت، کھجوریں وغیرہ قیمت کی ادائیگی پر طلب کیں۔ مگر اس عفیفہ نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم آپ لوگوں کی ضیافت کو اپنا اعزاز سمجھتے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو کونے میں کھڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ اے ام معبد یہ بکری کیوں کھڑی ہے۔ ام معبد نے جواب دیا کہ یہ کمزور ہے ریوڑ کے ساتھ چل نہیں سکتی اس لئے یہاں کھڑی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دودھ دیتی ہے؟ وہ بولیں چونکہ یہ کمزور ہے اس لئے دودھ بھی نہیں دیتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے دوھ لیں۔ ام معبد نے جواب دیا، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اگر یہ دودھ دے سکے تو آپ ضرور دوھ لیں۔ نبی مختار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے پاؤں باندھے اس کے [90] اوپر مبارک ہاتھ پھیرے۔ بسم اللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، برتن منگوایا۔ بکری نے ٹانگیں پھیلائیں اور جگالی کرنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ بکری کے پستانوں سے اللہ تعالیٰ نے دودھ جاری کر دیا۔ جب برتن بھر گیا تو سب سے پہلے ام معبد کو دودھ پلایا۔ حتیٰ کہ وہ سیر شکم ہو گئیں۔ پھر اپنے تمام ساتھیوں کو باری باری پلایا حتیٰ کہ وہ سب بھی سیر ہو گئے۔ تو سب سے آخر میں خود پیا اور فرمانے لگے: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) (260).

''لوگوں کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے''۔

اس کے بعد دوبارہ اس برتن میں دودھ دوھ کر ام معبد کو دیا اور ان سے فرمایا جب ابو معبد آئیں تو ان کو دے دینا۔

---

(260)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، بَاب فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ، حديث: 3725، ومسند الإمام أحمد، حديث: 18642، 18920.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ وہ روشن مکھڑے والا:

کچھ دیر بعد ام معبد کا شوہر اپنی کمزور بکریوں کو لے کر واپس آیا۔ اس نے جب دیکھا تو حیران ہوا اور ام معبد سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ ام معبد نے کہا، ایک بابرکت شخص یہاں آئے اور یہ دودھ انہی کی وجہ سے ہمیں ملا اور پورا واقعہ ان کے گوش گزار کر دیا۔

تب وہ بولا کہ مجھے ان کا حلیہ بتاؤ۔ ام معبد حلیہ بیان کرتی ہیں۔ میں نے ایسا شخص دیکھا جو حسین تھا، روشن مکھڑے والا، پسندیدہ خُو، نہ موٹا نہ نحیف، آنکھیں کشادہ اور سیاہ، پلکیں لمبی، گردن لمبی خوبصورت، داڑھی گھنی، باریک ابرو، حُسن کا پیکر۔ دور سے دیکھو تو حسین تر، قریب سے دیکھو تو شیریں تر، گفتگو میں حلاوت اور پاکیزگی، گفتگو کریں تو گویا کہ منہ سے موتیوں کی سلسلہ وار لڑی نکلتی چلی جائے۔

میانہ قد نہ پست نہ دراز، اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوش منظر، بڑی قدر و منزلت والا، اس کے رفقاء اسے گھیرے رہتے جب کوئی حکم دیتے تو رفقاء میں حکم کی تعمیل کیلئے جذبہ مسابقت [90] سب کا مخدوم وسردار، نہ کم گو نہ فضول گو۔

ابو معبد نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصافِ حمیدہ سنے تو بول اٹھا اللہ کی قسم یہ تو وہی صاحب قریش ہیں جن کا ذکر میں سن چکا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں ان کی صحبت میں رہوں اور ان کی مدد کروں۔ اگر مجھے کوئی سبیل نظر آئی تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ بعد میں یہ دونوں خوش قسمت میاں بیوی ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے اور نعمت اسلام کی دولت سے بہرہ ور ہوئے۔ زہے قسمت۔

❁ غیبی آواز:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں غربی سمت سے ایک غیبی آواز جو جن کی تھی، شروع ہوئی اور درج ذیل اشعار عربی لے میں گاتا چلا جا رہا تھا۔ لوگ اس کی آواز اور اشعار تو سن رہے تھے مگر اس کی شکل نظر نہیں آ رہی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مکہ مکرمہ کی شرقی جانب سے نکل کر چلا گیا۔

مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس سمت کو روانہ ہوئے ہیں۔

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ

هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَوَّحَا فَأَفْلَحَ مَنْ أَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ جو سب لوگوں کا رب ہے ان دو ساتھیوں کو جزائے خیر دیں۔ جو ام معبد کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے۔ خیمہ ام معبد میں ان کا آنا اور پھر جانا مبارک و خوش آئند تھا۔ پس وہ دین و دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بن گیا (261)۔

باقی اشعار کا ملخص یہ ہے۔ [91]

❁ اے بنی قصی اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس نعمت عظمیٰ کو تم سے الگ کر دیا ہے اس کے ہم پلہ کسی عظمت نہیں ہو سکتی۔

❁ بکریوں کے دودھ دوہنے والے نے اس بکری کو ام معبد کے ہاں رہن رکھ دیا تھا کیونکہ وہ کمزور و ناتواں تھی اور وہ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا رہتا تھا۔

❁ اپنی بہن سے بکری اور برتن کے متعلق دریافت تو کرو مگر اگر تم بکری سے بھی پوچھ لیتے تو وہ بھی شہادت سے انکار نہ کرتی۔

❁ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو بلایا جو کمزور تھی، تو اس نے اپنے تھنوں سے دودھ جاری کر دیا جو برتن میں اس کے لبالب بھرنے سے جھاگ پیدا کر رہا تھا۔

❁ افسوس ہو اس قوم پر جس کا نبی اس سے دور ہو گیا اور وہ لوگ مقدس و متبرک بن گئے جو ان کا صبح و شام دیدار کرتے ہیں۔

❁ نبی ایک ایسی قوم سے چلا گیا جو عقل سے عاری ہو گئی تھی اور ایک دوسری قوم کو نئی روشنی سے مستفید و منور فرمایا۔

❁ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس گمراہ کو نبی کے ذریعہ سے ہدایت عنایت فرمائی حقیقت یہی جو حق کی اطاعت کرتا ہے وہ بھلائی ہی تو اختیار کرتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اہل مدینہ پر سعادت مندیوں بھلائیوں اور کامرانیوں کیلئے سواریاں اتریں۔

---

(261)- (ان اشعار کی روایات درجہ حسن کو پہنچتی ہیں) السیرۃ النبویۃ، 487/1، وتاریخ الأمم والملوک: 570/1، و الآحاد والمثاني: 252/6، 464/9، والثقات لابن حبان: 127/1، والأحادیث الطوال، حدیث: 30، والمعجم الکبیر للطبراني، حدیث: 3605، والمستدرک علی الصحیحین، حدیث: 4333، وقال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الإسناد و لم یخرجاہ، وقال الحافظ الذھبي: صحیح (التلخیص: 9/3)، ودلائل النبوۃ لأبي نعیم: 339/2، ومعرفۃ الصحابۃ: 938/6، و دلائل النبوۃ للبیھقي: 279/1، والأنوار في شمائل النبي المختار: 188/1، و شرح السنۃ، حدیث: 3598، والمنتظم: 278/1، 281، وأسد الغابۃ: 376/1، وعیون الأثر: 304/1، 249، والکامل في التاریخ: 277/1، والمختصر الکبیر في سیرۃ الرسول: 31/1، و تاریخ الإسلام: 94/1، 123، وزاد المعاد: 57/3، والبدایۃ والنھایۃ: 187/2، و السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: 254/2، 257، والإحاطۃ في أخبار غرناطۃ: 429/1، ومجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث: 9910، والاکتفاء بما تضمنہ من مغازي رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء: 263/1، 265، والخصائص الکبریٰ: 309/1، 310، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ: 241/1، وتاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام: 110/1، والروض الأنف: 231/1، وسبل الھدیٰ والرشاد في سیرۃ خیر العباد: 246/3، ومختصر سیرۃ الرسول: 96/1، وقال الألباني: ... فالحدیث بھذہ الطرق لاینزل عن رتبۃ الحسن (فقہ السیرۃ: 168)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اردگرد وہ دیکھتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں۔

❁ اور اگر نبی اللہ کی طرف سے آج کوئی غائب کی خبر دیں تو لوگ اس کی تصدیق کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

❁ اے ابوبکر صدیق مبارک ہو آپ کو اس خوش بختی پر جو صحبت نبی کی وجہ سے آپ کو نصیب ہوئی سچ تو یہ ہے کہ سعادت مند تو وہی ہوسکتا ہے جسے سعادت کی توفیق اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں۔

❁ نبو کعب کی سعادت مند عورت (ام معبد) کے مقام و مرتبہ اور مومنوں کا ان کے ہاں قیام فرمانا اس کو مبارک ہو (262)۔ [92]

❁ قباء میں آمد رسول اللہ اور انصار کا جوش محبت و وفا:

آپ ''ہجرت مدینہ'' کے عنوان میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ آخری بیعت عقبہ کے بعد انصار مدینہ جب مکہ مکرمہ سے واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا شدت سے انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ انصار کے لوگ روزانہ قباء سے نکل کر آپ کے انتظار میں گھنٹوں کھڑے رہتے حتیٰ کہ سخت دھوپ کے وقت وہ واپس گھروں کو لوٹتے۔ انصار مدینہ کا یہ معمول بن چکا تھا کہ وہ آپ کے انتظار میں منتظر رہتے۔ ایک روز انصار مدینہ جب انتظار کرتے کرتے واپس لوٹ آئے تو ایک یہودی نے ان کو پکارا کہ لو وہ تمہارے سردار آ گئے جن کا تم انتظار کرتے ہو۔ یہ سننا تھا کہ انصار مدینہ محبت رسول کی خاطر ہتھیاروں سے لیس آپ کے استقبال کیلئے نکلے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ انصار کا جذبہ فدائیت رسول دیدنی تھا۔

حتیٰ کہ اپنے جلو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے رفیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر کلثوم بن ھدم کے مکان میں وارد ہوئے۔ اس جذبہ وفا اور فدائیت کا صلہ ہی تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے متعلق فرمایا تھا:

❁ ((آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ))(263).

ترجمہ: ''کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کی بغض نفاق کی علامت ہے''۔

اس طرح بے شمار مناقب انصار کے احادیث میں گنوائے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ حدیث براء بن عازب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''انصار صرف مومنوں سے محبت رکھتے ہیں اور منافقوں سے بغض''۔

---

(262)- یہ اشعار ''مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' تالیف محمد بن عبدالوہاب صفحہ 171 میں سے لئے گئے ہیں جن کا ملخص اردو میں اوپر درج کر دیا گیا ہے۔

(263)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، حديث: 17 ، 2784، وصحيح مسلم، حديث: 74 ، وسنن النسائي، حديث: 5019 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11907، 11961، 13195، روايت عن أنس بن مالك رضي الله عنه ،اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 47.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ بھی صرف ان کو محبوب رکھتا ہے جن کو انصار محبوب رکھتے ہیں اور جن کو یہ ناپسند کرتے ہیں اللہ بھی ان کو ناپسند کرتا ہے" (264)۔

اللہ اللہ کتنی بلند شان کے مالک تھے یہ لوگ — انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مددگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [93]

❁ قباء میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام:

قباء میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام سے متعلق مختلف روایات ہیں جن میں (4) چار دن سے (24) چوبیس دن کے قیام کا ذکر ملتا ہے چار ❶ اور چودہ ❷ دن صحیح بخاری کی روایات ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد غار ثور میں تین دن قیام پذیر ہوئے اور یہاں سے مسلسل نو دن سفر کے بعد قباء میں 12 ربیع الاول بروز پیر تشریف لائے۔ یہاں آپ نے اپنے قیام کے دوران مسجد قباء تعمیر فرمائی۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں تین دن رہ کر اہل مکہ کی وہ امانتیں لوٹا کر آئے جو انہوں نے حضرت الامین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رکھی تھیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ یہ سفر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تین رفقاء کے ساتھ نو دن میں کیا تھا، سات روز میں مکمل کیا ہوگا۔ کیونکہ چار افراد کی ضروریات سفر ایک سے زیادہ تھیں۔

---

(264)- حدیث کا اصل متن یوں ہے ((اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ)) البخاري، كتاب مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ، حديث: 3783 ، وصحيح مسلم، حديث: 75 ، وجامع الترمذي، حديث: 3900 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 163 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 18030، 18104، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 47.

❶- ملاحظہ فرمائیں: فتح الباري: 244/7.

❷- أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: ...((فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) صحيح البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، حديث: 3906 ، 2138، 2263، 2264، 2298، 476، 4093، 5807، 079، وسنن أبي داود، حديث: 4083، ومسند الإمام أحمد، حديث: 17141 ، 25098، 25246، وعن أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ((لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً)). البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ، حديث: 3932 ، 428، 429، 1868، 2106، 2771، 2774، 2779، 234، وصحيح مسلم، حديث: 524، وجامع الترمذي، حديث: 350، وسنن النسائي، حديث: 702، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11926، 12606.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا یہ ماننا زیادہ قرین قیاس ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں کل بارہ دن قیام فرمایا اور جمعہ المبارک کے روز 23 تیس ربیع الاول 1 ہجری کو آپ نے مدینہ منورہ کی طرف روانگی کا عزم فرمایا۔

اس طرح سوموار 12 بار ربیع الاول تا جمعہ 23 تیس ربیع الاول تک بارہ دن بنتے ہیں ❶۔ [94]

❁ قباء سے روانگی اور ادائیگی جمعہ:

جمعۃ المبارک کے روز قباء سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی سالم بن عوف کی بستی میں پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سالم کی مسجد میں خطبہ جمعہ کے بعد نماز پڑھائی اس میں ایک سو افراد شامل تھے اور یہ پہلا جمعہ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امامت میں پڑھایا۔ اس مسجد کا نام مسجد عُتبیب تھا جو وادی رانونہ میں واقع تھی۔ اس میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمعہ پڑھنے پر اس مسجد کا نام مسجد جمعہ پڑ گیا۔ جو آج بھی اسی نام سے مشہور ہے۔

❁ مدینہ منورہ میں تشریف آوری:

نماز جمعہ سے فراغت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی مدینہ منورہ کی طرف روانگی کی تیاری فرما رہے تھے کہ قبیلہ بنی سالم کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں قیام فرمائیں کیونکہ ہم تعداد کے حساب سے بھی زیادہ ہیں اور جنگی ساز و سامان بھی زیادہ رکھتے ہیں اور طاقت دفاع بھی زیادہ رکھنے والے ہیں تاکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حفاظت کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی اونٹنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ((خَلُّوا سَبِيلَهَا، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ...)) ❷ ''اسے چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور و مقرر ہے جہاں بیٹھے گی وہی میری منزل ہوگی۔ (اس اونٹنی کا نام قصواء ❸ تھا یہ آپ نے مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خریدی تھی) یہاں سے روانہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی بیاضہ، بنی ساعدہ، بنی حارث اور بنی عدی بن نجار کے محلوں سے گزرے۔

---

❶- مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: فتح الباري: 244/7.

❷- السيرة النبويه، 494/1، 22/3، الثقات لابن حبان: 134/1، وجوامع السيرة: 72، و دلائل النبوة للبيهقي: 504/2، الدرر في المغازي والسير: 79، وأسد الغابة: 80/2، وعيون الأثر: 255/1، 311، والكامل في التاريخ: 278/1، البدء والتاريخ: 239/1، والمختصر في أخبار البشر: 186، والمختصر الكبير في سيرة الرسول: 32/1، وزاد المعاد: 59/3، والبداية والنهاية: 196/2، والفصول في سيرة الرسول: 118، وفتح الباري لابن رجب: 198/3، و عمدة القاري: 152/2، والاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء: 271/1، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ: 256/1، وتاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام: 128/1، والروض الأنف: 235/1، وسبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد: 272/3، ومختصر سيرة الرسول: 99/1، وشرح بلوغ المرام: 348/1.

❸- اونٹنی کا نام ''قَصْوَى /قَصْوَاءَ'' دونوں طرح وارد ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (الثقات لابن حبان: 134/1، الشمائل الشريفة للسيوطي: 227).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ میں۔ ہر محلّہ میں ان قبیلوں کے سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پیشکش کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم ہمارے ہاں تشریف فرما ہوں۔ جذبات میں یہ لوگ اونٹنی کی مہار تھام لیتے مگر نبی رحمت صلی اللہ علیہ سلم ان سے فرماتے میری اونٹنی اللہ کی طرف سے مقرر ہے جہاں وہ بیٹھے گی وہی میری منزل ہوگی۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کی نکیل ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔

جب وہ قبیلہ بنی نجار کے محلّہ میں پہنچی تو بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی یا منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نبی اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار رہے۔ پھر اٹھی اور کچھ آگے چل کر واپس اسی جگہ آ کر بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی تھی۔ اب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اترے۔ یہ دن اہل مدینہ کی خوشی کا عظیم دن تھا۔ سب سے قریب تر حضرت خالد بن زید جو ابوایوب انصاری کے نام سے معروف تھے، کا گھر تھا۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ سلم کا سرو سامان اٹھا کر اپنے ہاں لے گئے اور انہی کے ہاں آپ نے [95] اس وقت تک قیام فرمایا جب تک حجراتِ نبوی کی تعمیر مکمل نہ ہوگئی تھی۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی سعادت حضرت ابوایوب انصاری کی قسمت میں نصیب ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو آپ کا پرخلوص، پرجوش اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ اہل مدینہ کی محبت وعقیدت کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی جو خیر مقدم انہوں نے نبی مہاجر صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا۔ سڑکوں پر بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا اژدھام تھا۔ ہر آدمی آپ کی ایک جھلک دیکھنے کا مشتاق اور بے تاب تھا۔ مکانوں کی چھتوں پر خواتین اور بچوں کا اجتماع تھا۔ مختلف قبائل کے مسلح افراد نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ سارے شہر میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور جاء رسول اللہ، جاء رسول اللہ کے نعروں کا غلغلہ بلند تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے، کے نعرے اظہار مسرت کا پیش خیمہ تھے۔ خواتین چھتوں پر خوش آمدید کہتے ہوئے یہ گیت گا رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَـــدْرُ عَلَيْنَـــا مِنْ ثَنِيَّاتِ(265) الْوَدَاعِ

ترجمہ: ہم پر چودھویں کا چاند وداع کی مبارک پہاڑیوں سے نمودار ہوا۔

www.KitaboSunnat.com

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَـــــى لِلّٰهِ دَاعِ

ترجمہ: ہم پر شکر ضروری ہو گیا جب تک کوئی بھی اللہ کو پکارنے والا باقی رہے۔

---

(265)- ہر اس راستہ کو ثنیۃ الوداع کہا جاتا ہے جو پہاڑوں کے درمیان سے گزرے بعض سیرت نگاروں نے بیان کیا ہے کہ ثنیات الوداع شام کی طرف پہاڑی راستے ہیں۔ اور یہ اشعار اس وقت کہے گئے جب آپ تبوک سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشعار مکہ سے ہجرت اور آمد مدینہ پر کہے گئے تھے۔ (ثنيۃ الوداع): بفتح الواو، وهو اسم من التوديع عند الرحيل، وهو ثنية مشرفة على المدينة يطؤها من يريد مكة واختُلف في تسميتها بذلك فقيل لأنها موضع وداع المسافرين من المدينة إلى مكة وقيل لأن النبي صلى الله عليه وسلم ودع بها بعض من خلفه بالمدينة في آخر خرجاته، وقيل في بعض سراياه المبعوثة عنه، وقيل الوَداع اسم واد بالمدينة والصحيح أنه اسم قديم جاهلي =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ ❶

ترجمہ: اے ہماری طرف تشریف لانے والے آپ ایسا حکم لائے ہیں جس کی اطاعت ضروری ہے۔

❁ جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے محلّہ میں تشریف لائے تو بنی نجار کی نوخیز بچیاں دف بجا بجا کر یہ گیت گانے لگیں۔

=سمي لتوديع المسافرين(معجم البلدان" باب الثاوالواو": 456/1).

(ثنية الوداع): عن يمين المدينة أحسب أنه كان الخارج من المدينة يودعه المشيع من هناك، ولما ورد رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة في الهجرة لقيته نساء الأنصار يقلن:.... (الروض المعطار في خبر الأقطار: 151/1).

(ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ) مِنْ سَلْعٍ عَلَى مَتْنِهِ الشَّرْقِيِّ ، يَعْرِفُهَا الْخَاصَّةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَفِيهَا عُبِّدَ الطَّرِيقُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعُيُونِ وَالشُّهَدَاءِ وَالشَّامِ ، وَهِيَ الْيَوْمَ فِي قَلْبِ عُمْرَانِ الْمَدِينَةِ (الْمَعَالِمِ الْجُغْرَافِيَّةِ الْوَارِدَةِ فِي السِّيرَةِ النَّبَوِيَّةِ: 246/1).

وقال الشيخ عطية سالم: والمدينة لها مدخل واحد وهو، وادي العقيق علىٰ سلطانة علىٰ سلع علىٰ ثنية الوداع -الباب الشامي- وهذا كان مدخل المدينة الوحيد(شرح بلوغ المرام: 132/3) .

❶- الثقات لابن حبان: 133/1، و دلائل النبوة للبيهقي: 507/2، وبغية الطلب في تاريخ حلب: 56/3، المعجم ما استعجم: 370/1،والروض المعطار في خبر الأقطار: 151، وقال الحافظ العراقي: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة من حديث عائشة معضلا ...(تخريج أحاديث الإحياء ، حديث: 2177)،وأحاديث القصاص، حديث: 63.

وقال ابن القيم :فصل فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَدِينَةِ، خَرَجَ النَّاسُ لِتَلَقِّيهِ، وَخَرَجَ النِّسَاءُ وَالصِّبيان والولائد يقلن: طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ، وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعِي [مَوْضِعُ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ وَغَلِطُ مَنْ قَالَ إنَّ الشِّعْرَ أُنْشِدَ عِنْدَ قُدُومِهِ مِنْ مَكَّةَ]وَبَعْضُ الرُّوَاةِ يَهِمُ فِي هَذَا وَيَقُولُ إنَّمَا كَانَ ذَلِكَ عِنْدَ مَقْدِمِهِ إلَى الْمَدِينَةِ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ وَهْمٌ ظَاهِرٌ لِأَنَّ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ إنَّمَا هِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ لَا يَرَاهَا الْقَادِمُ مِنْ مَكَّةَ إلَى الْمَدِينَةِ وَلَا يَمُرُّ بِهَا إلَّا إذَا تَوَجَّهَ إلَى الشَّامِ(وزاد المعاد:551/3)، والبداية والنهاية:195/2.

وقال الحافظ ابن حجر: وَأَخْرَجَ أَبُو سَعِيد فِي "شَرَف الْمُصْطَفَى"وَرَوَيْنَاهُ فِي "فَوَائِد الْحُلَعِيّ" مِنْ طَرِيق عُبَيْد اللَّه ابْن عَائِشَة مُنْقَطِعًا: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَة جَعَلَ الْوَلَائِد يَقُلْنَ: طَلَعَ الْبَدْر عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّة الْوَدَاع وَجَبَ الشُّكْر عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ، وَهُوَ سَنَد مُعْضَل، وَلَعَلَّ ذَلِكَ كَانَ فِي قُدُومه مِنْ غَزْوَة تَبُوك (فتح الباري : 261/7) وقال الحافظ أيضا: "مَقْدَمه مِنْ تَبُوك" فَأَنْكَرَ الدَّاوُدِيُّ هَذَا وَتَبِعَهُ ابْن الْقَيِّم وَقَالَ: ثَنِيَّة الْوَدَاع مِنْ جِهَة مَكَّة لَا مِنْ جِهَة تَبُوك، بَلْ هِيَ مُقَابِلهَا كَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب. قَال: إِلَّا أَنْ يَكُون هُنَاكَ ثَنِيَّة أُخْرَىٰ فِي تِلْكَ الْجِهَة ، وَالثَّنِيَّة مَا إِرْتَفَعَ فِي الْأَرْض، وَقِيلَ: الطَّرِيق فِي الْجَبَل. قُلْت: لَا يَمْنَع كَوْنهَا مِنْ جِهَة الْحِجَاز أَنْ يَكُون خُرُوج الْمُسَافِر إِلَى الشَّام مِنْ جِهَتهَا ، وَهَذَا وَاضِح كَمَا فِي دُخُول مَكَّة مِنْ ثَنِيَّة وَالْخُرُوج مِنْهَا مِنْ أُخْرَىٰ ، وَيَنْتَهِي كِلَاهُمَا إِلَى طَرِيق وَاحِدَة ، وَقَدْ رُوِّينَا بِسَنَدٍ مُنْقَطِع فِي"الْحَلَبِيَّات" قَوْل النِّسْوَة لَمَّا قَدِمَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَة : "طَلَعَ الْبَدْر عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّات الْوَدَاع " فَقِيلَ: كَانَ ذَلِكَ =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ ❶

ترجمہ: ہم بنی نجار کی بچیاں ہیں۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پسندیدہ ہمسائے ہیں۔ [96]

= عِنْد قُدُومه فِي الْهِجْرَة، وَقِيل: عِنْد قُدُومه مِنْ غَزْوَة تَبُوك (فتح الباري :128/8، والخصائص الكبرىٰ: 313/1، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ: 265/1، وتاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام: 110/1، وسبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد: 271/3، 278، 64/4، 469/5، وتذكرة الموضوعات: 196، والفوائد الموضوعة في الأحاديث الموضوعة، حديث: 164 اور شیخ محمد عبدالوہاب نے ان اشعار کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ تبوک سے واپسی پر بیان کیا ہے (مختصر سيرة الرسول: 178) و قال الألباني: ضعيف، رواه أبو الحسن الخلعي في "الفوائد" (59 / 2) و كذا البيهقي في "دلائل النبوة" (2 / - 233 ط) عن الفضل بن الحباب قال: سمعت عبد الله بن محمد بن عائشة يقول فذكره. و هذا إسناد ضعيف رجاله ثقات ، لكنه معضل سقط من إسناده ثلاثة رواة أو أكثر ، فإن ابن عائشة هذا من شيوخ أحمد و قد أرسله. وبذلك أعله الحافظ العراقي في" تخريج الإحياء "(2 / 244) . ثم قال البيهقي كما في تاريخ ابن كثير (5 / 23) : و هذا يذكره علماؤنا عند مقدمه المدينة من مكة لا أنه لما قدم المدينة من ثنيات الوداع عند مقدمه من تبوك. و هذا الذي حكاه البيهقي عن العلماء جزم به ابن الجوزي في "تلبيس إبليس"(ص 251 تحقيق صاحبي الأستاذ خير الدين وانلي)، لكن رده المحقق ابن القيم فقال في "الزاد" (3 / 13): و هو وهم ظاهر لأن "ثنيات الوداع" إنما هي ناحية الشام لا يراها القادم من مكة إلى المدينة و لا يمر بها إلا إذا توجه إلى الشام . و مع هذا فلا يزال الناس يرون خلاف هذا التحقيق، على أن القصة برمتها غير ثابتة كما رأيت !

(تنبيه): أورد الغزالي هذه القصة بزيادة: "بالدف والألحان" و لا أصل لها كما أشار لذلك الحافظ العراقي بقوله: " و ليس فيه ذكر للدف و الألحان، وقد اغتر بهذه الزيادة بعضهم فأورد القصة بها، مستدلاً على جواز الأناشيد النبوية المعروفة اليوم ! فيقال له:"أثبت العرش ثم انقش "! على أنه لو صحت القصة لما كان فيها حجة على ما ذهبوا إليه كما سبقت الإشارة لهذا عند الحديث (579) فأغنى عن الإعادة (السلسلة الضعيفة و الموضوعة، حديث:598).

❶- یہ اشعار حدیث میں مروی ہیں، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ: نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((يَعْلَمُ اللَّهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ)). (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَاب النِّكَاحِ، بَاب الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ، حديث: 1899 ، والإشراف في منازل الأشراف، حديث: 441، ومسند أبي يعلىٰ، حديث: 3324، والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر لأبي بكر بن الخلال، حديث: 152، وعمل اليوم والليلة، حديث: 229، وحلية الأولياء، حديث: 899.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ وہ خوش قسمت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں رب کائنات نے خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کے شرف کیلئے منتخب فرمایا۔ جن کی شان میں دوسرے صحابہ کرام ہمیشہ ہمیشہ رشک کیا کرتے تھے۔ ان کا نام خالد بن زید تھا مگر وہ اپنی کنیت ابوایوب انصاری کے نام سے معروف تھے۔ وہ اپنے قبیلہ بنونجار کے سردار و رئیس تھے۔ یہ وہ خاندان تھا جس کی ایک خاتون سلمٰی بنت عمرو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم نے شادی کی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب انہی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اسی خاندان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب جوانی کی عمر کے قریب پہنچنے تک ان کے ہاں ہی رہے۔

اور اسی خاندان کے لوگ ہی عبدالمطلب کی حمایت میں اس وقت مکہ مکرمہ پہنچ گئے جب ان کے چچا نے اُن کی میراث ہضم کر لی تھی۔ اس خاندان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا گہرا بندھن تھا کہ آپ کے والد ماجد عبداللہ نے اپنے آخری ایام انہی کے پاس مدینہ طیبہ میں گزارے اور یہیں وفات پائی اور یہیں دفن کئے گئے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں مدینہ منورہ ان لوگوں کو ملانے کیلئے لائی تھیں۔

آپ کا دو منزلہ مکان تھا۔ جس میں نچلی منزل میں چند روز نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا مگر حضرت ابوایوب انصاری کی درخواست اور اصرار پر آپ نے دوسری منزل میں رہائش اختیار کر لی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ مبلغِ اول حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغی کاوشوں سے اسلام کی نعمت سے سرفراز ہو چکے تھے۔ اور آخری بیعت عقبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پیمان وفا کیا تھا۔ کہ:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مدینہ تشریف لائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے ہم اپنی جانوں اور مال کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ سلم کی حفاظت کا حق ادا کریں گے''۔

اور پھر یہ حق واقعی انصار مدینہ نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ (آمین) مسجد نبوی کی زمین کے مالک بھی سہل و سھیل دونوں بھائی بنی نجار کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

بہر حال خاندان بنی نجار کو جو فضیلت بھی نصیب ہوئی وہ ان کے اخلاص اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا و ایثار کا جذبہ تھا۔ جب انصار اور مہاجرین میں عقدِ مواخات کرایا گیا تو حضرت ابوایوب انصاری کو حضرت مصعب بن عمیر کا بھائی بنایا گیا۔ جب مسجد نبوی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کے تعمیر ہوئی تو آپ حضرت ابوایوب انصاری کے گھر سے ان حُجروں میں منتقل ہو گئے۔ [97]

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد قباء کی تعمیر ❁

مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد قباء میں قیام کے دوران حضرت محمد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء کے محلّہ میں مسجد قباء کی تعمیر کا آغاز فرمایا۔ مسجد قباء کی تعمیر میں سب سے پہلا پتھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف نصب فرمایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نصب شدہ پتھر پر دوسرا پتھر رکھا پھر دوسرے لوگوں نے مسجد کی تعمیر مکمل کی۔ یہ مسجدِ قباء ہی وہ پہلی مسجد ہے جو اسلام میں سب سے پہلے تعمیر کی گئی(266)۔

تعمیر مسجد قباء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے ساتھ اس میں نماز پڑھی۔ مسجد قباء کی تعریف میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا ہے۔

❁﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾(267)۔

ترجمہ: ''جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی وہی زیادہ مناسب ہے کہ آپ اس میں عبادت کیلئے کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو ہی پسند فرماتے ہیں''۔

یہ مسجد بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں کلثوم بن ھدم کے گھر کے ساتھ بنائی گئی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ نیز قباء کے انہی انصار لوگوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی کہ یہ لوگ پاکیزہ رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پاکیزگی کی بنا پر ان کو پسند فرماتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار قباء سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کون سا عمل کرتے ہو جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف کی اور تمہیں پسند فرمایا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ قضائے حاجت کے بعد ڈھیلوں کے ساتھ پانی سے استنجا بھی کرتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کی پاکیزگی سے مراد مفسرین کرام نے ان کا شرک اور گناہوں سے بچنے کا بھی لیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

---

(266)- سیرۃ ابن ھشام: 494/1.

(267)- سورہ التوبہ، آیت:108.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں مسجد ضرار کا ذکر بھی ضروری ہے کیونکہ مسجد ضرار منافقین قباء نے مسجد قباء کے مقابلہ میں محض مسلمانوں میں تفرقہ وانتشار پیدا کرنے اور منافقین کا مرکز بنانے کی غرض [98] سے تعمیر کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں اس مسجد کی تعمیر کے متعلق فرمایا ہے کہ:

❀﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفَنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ☆ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا...﴾(268)

ترجمہ: ''کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے ایک اور مسجد ضرار بنائی کہ دعوت حق کو نقصان پہنچائیں اور ایک اللہ کی بندگی کرنے کی بجائے کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور اس بظاہر عبادت گاہ کو اس شخص کیلئے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے برسر پیکار رہ چکا ہے۔ وہ ضرور قسمیں کھا کر کہیں گے ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا ہے مگر اللہ تعالیٰ شاہد ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں ☆ آپ ہرگز اس میں عبادت کیلئے کھڑے نہ ہوں...''۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری سے پہلے قبیلہ بنی خزرج کا ایک فرد جس کا نام ابو عامر (268) تھا، زمانہ جاہلیت میں عیسائی راہب بن گیا تھا۔ اس کا شمار علمائے اھل کتاب میں ہوتا تھا۔ اور اس کی علمیت اور رہبانیت کا سکہ قباء، مدینہ طیبہ اور قرب و جوار میں جم چکا تھا۔ جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو اس کی علمیت اور رہبانیت کا سکہ ماند پڑ گیا جس سے اس کے دل میں حسد و رقابت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور عبداللہ بن ابی سلول کی طرح ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو گیا۔ ابتداء میں اسے یقین تھا کہ قریش مکہ کی طاقت اسلام کو مٹا دے گی۔ مگر جب قریش مکہ کو غزوہ بدر میں شکست اٹھانا پڑی تو یہ شخص کعب بن اشرف یہودی کی طرح مکہ کی طرف چل پڑا۔ قریش اور دوسرے عرب قبائل کو اسلام کے خلاف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ابھارا۔ حتیٰ کہ اس نتیجہ میں جنگ احد برپا ہوئی۔

اس بدترین حاسد نے جنگ احد میں وہ گھڑے کھدوائے تھے جن میں سے ایک میں گر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے تھے۔ اس پر بس نہ ہوئی تو جنگ احزاب (خندق) میں جو لشکر مدینہ منورہ پر چڑھ دوڑے تھے

---

(268)۔ سورہ التوبہ، آیت: 107، 108۔

(269)۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل ملائکہ کا والد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسجد قباء کا بیرونی منظر، رات کے وقت (جنوب کی طرف سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسجد قباء کا بیرونی منظر (مغرب کی طرف سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

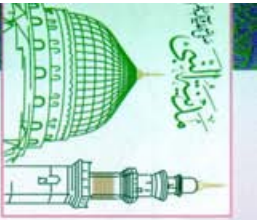

مسجد قباء کا بیرونی صحن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

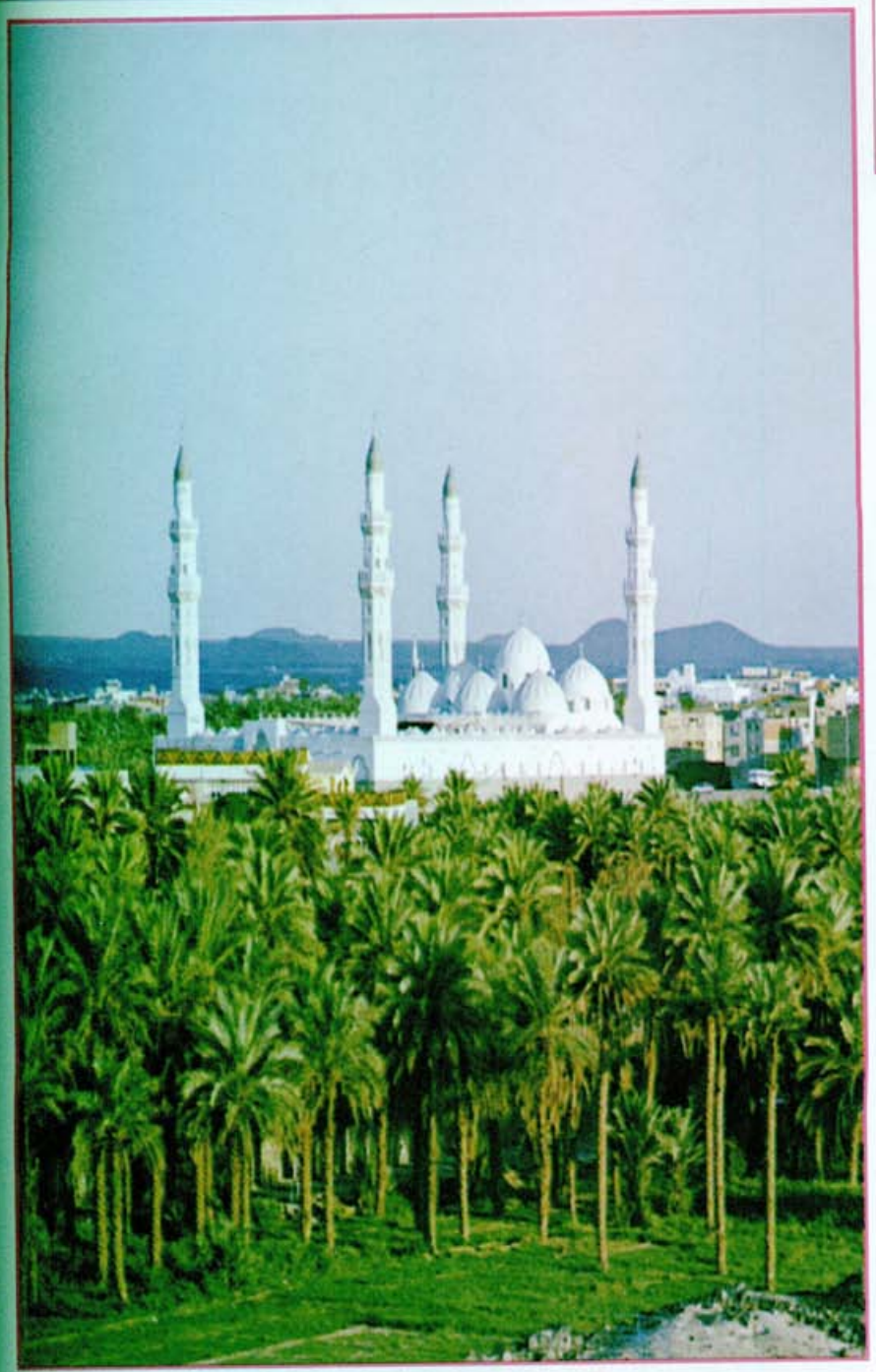

مسجد قباء کے گرداگرد کھجور کے باغات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں بھی اس کا عمل دخل تھا۔ حتیٰ کہ جنگ حنین تک جتنی جنگیں لڑی گئیں اس میں یہ درویش راھب [99] اسلام کے خلاف پوری طرح سرگرم عمل رہا۔ بالآخر عرب قبائل کی پے در پے ناکامیوں سے یہ مایوس ہو کر قیصر روم کو اسلام کے خطرہ سے آگاہ کرنے اور اس کی سرکوبی کیلئے اس کے ہاں جا پہنچا۔ اور یہی وہ موقع تھا جب اسلامی سلطنت کے فرمانروا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر روم کی مدینہ منورہ پر حملہ کی تیاریوں کی خبر پہنچی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے دفاع کیلئے تبوک کی مہم پر روانہ ہوئے۔

راہب ابو عامر کی ان سرگرمیوں میں منافقین مدینہ کا ایک گروہ اس سازش میں اس کے ساتھ شریک تھا کہ وہ اپنے مذہبی اثر کو استعمال کر کے اسلام کے خلاف قیصر روم اور شمالی عرب کی عیسائی ریاستوں سے فوجی امداد حاصل کرے۔

جب وہ قیصر کی طرف روم جانے لگا تو منافقین نے آپس میں مشورہ طے کیا کہ یہ لوگ اپنی سرگرمیوں کیلئے ایک الگ مسجد تعمیر کریں تا کہ مذہبی لبادہ میں مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشوں کو کامیاب بنایا جائے۔

یہ مسجد قباء کے کہیں قریب ہی تعمیر کی گئی اور یہ ابو عامر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر التجا کرنے لگا کہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھ کر اس کا افتتاح کریں۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبوک سے واپس آ کر آپ یہ کام سرانجام دیں گے۔ جب آپ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ کی طرف تشریف لا رہے تھے تو سورہ التوبہ کی تین آیات، 107، 108، 109 اس سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ جس میں مسجد قباء کی تعمیر کو تقویٰ کو بنیاد قرار دیا گیا اور مسجد ضرار کو جھوٹ اور نفاق کی علامت۔ یہ آیات مدینہ منورہ کی قریب ذی اَوَان میں نازل ہوئی تھیں۔ چنانچہ ان کے نزول کے بعد ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو اس مسجد کو گرانے کیلئے پہلے ہی مدینہ منورہ بھیج دیا گیا تا کہ آپ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسے گرا دیا جائے۔ چنانچہ اس مسجد کو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مسمار کر دیا گیا۔ [100]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁فضائل مسجد قباء❁

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قباء کے فضائل میں جو ارشاد فرمائے ہیں ان میں سے بعض صحیح احادیث کی روشنی میں یہ ہیں۔

1- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ: ((فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ))(270).

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار یا پیدل چل کر تشریف لاتے۔ ابن نمیر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں: ''کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں دو رکعت نماز ادا کرتے''۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مسجد قباء کے فضائل میں جو روایات مروی ہیں۔ ان میں بعض الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ مفہوم کے طور پر جو فضائل وارد ہوئے ہیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے۔

❁ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر ہفتہ کو مسجد قباء کی زیارت کو سوار یا پیدل چل کر تشریف لاتے اور اس میں دو رکعات نماز ادا فرماتے۔ اس سُنتِ متواتر و مطہر پر ہر اس مسلمان کو عمل کرنا چاہیے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

❁ صحیح بخاری کی روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس میں تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا کئے بغیر مسجد قباء سے نکلنے کو پسند نہ کرتے۔

---

(270)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضل الصلاة في مكة والمدينة، باب إتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا، حديث: 1194 ، 1192، 1193، 7326، وصحيح مسلم، حديث: 828 ، 1399، وسنن أبي داود، حديث: 2040 ، وسنن النسائي، حديث: 563 ، 564، 698، ومسند الإمام أحمد، حديث: 4471، 4598، 4680، 4757، 4831، 5177، 5196، 5307، 5380، 5497، 5740، 5800، 5826، 5963، 6396، وسنن الدارمي، حديث:362، 460، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 883.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ صحیح بخاری ہی کی موقوف حدیث ہے کہ کسی صحابی نے دن اور رات میں ہر وقت سوائے طلوع اور غروب شمس کے مسجد قباء میں نماز ادا کرنے سے کسی کو منع نہیں کیا(271)۔

2- حديث أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ))(272).

ترجمہ: حضرت اسید بن ظہیر انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے''(273)۔

3- قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ))(274).

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی گھر سے وضو کر کے مسجد قباء میں آئے پھر اس میں نماز پڑھے تو اس کیلئے عمرہ کے برابر ثواب ہے''۔

4- أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: قَالَ أَبِي: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ؛ مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ؛ كَانَ لَهُ عَدْلَ عُمْرَةٍ))(275).

ترجمہ: ابوامامہ اپنے والد ماجد سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو کوئی گھر سے مسجد قباء کی زیارت کو نکلا اور پھر اس میں نماز پڑھی تو گویا اس نے عمرہ کا اجر حاصل کیا''۔

---

(271)-صحيح البخاري، كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا، حديث: 1192.

(272)-(یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، حديث: 324، وسنن ابن ماجة، حديث: 1411.

(273)-نماز سے مراد تحیۃ المسجد کی دو رکعات ہیں۔

(274)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَاب إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا، بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، حديث: 1412، وسنن النسائي، حديث: 699، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15551.

(275)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن النسائي، الْفَضْلُ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ، فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلَاةِ فِيهِ، حديث: 699، وسنن ابن ماجة، حديث: 1412، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15551.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ،فَقَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ))(276).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فجر کی نماز با جماعت مسجد قباء میں کھڑی تھی کہ ایک شخص نے آ کر اس حالت میں کہا: ''کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ بنا دیا ہے اس وقت نمازیوں کے منہ شام کی طرف یعنی قبلہ اول مسجد اقصیٰ کی طرف تھے یہ سن کر انہوں نے اپنے منہ کعبہ اللہ کی طرف پھیر لئے''۔

تحویل قبلہ کا حکم وحی کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ جب قباء میں نماز کی حالت میں یہ خبر پہنچی تو نمازیوں نے اپنے منہ کعبۃ اللہ کی طرف پھیر لئے۔ یہ بھی مسجد قباء کی ایک فضیلت ہے۔ [102]

---

(276)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، تفسير سُورَةُ الْبَقَرَة، بَابُ ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ -إِلَى قَوْلِهِ -وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾(البقرة: 150) حديث: 4494، 4488، 4490، 4491، 4493، 403، 7251، وصحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكَعْبَةِ، حديث: 526 ، وسنن النسائي، حديث: 493 ، 745، وموطأ الإمام مالك، حديث: 411 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 4628، 4779، 5793، 5898، وسنن الدارمي، حديث: 1234 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 304.

❁❁❁

مسجد قباء 1388 ہجری میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تاریخ ❁

❁ مسجد نبوی کیلئے زمین کی خریداری:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے بالائی محلّہ بنو عمرو بن عوف(277) جو کہ قباء میں واقع تھا، میں نزول اجلال فرمایا۔ قباء میں چودہ دن قیام فرمانے کے بعد آپ نے بنونجار کے ہاں اپنا پیغامبر بھیجا جس پر بنونجار کے لوگ تلواروں سے مسلح ہوکر آپ کی خدمت میں آپ کے استقبال کیلئے حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار ہوکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قبیلہ بنونجار کے سردار واشراف آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے مسرت وخوشی کے ساتھ تلواریں لہراتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف رواں دواں تھے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جہاں اب مسجد نبوی ہے، آ کر بیٹھ گئی یہاں سب سے قریب حضرت ابوایوب انصاری(278) ہی کا گھر تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی اور اپنے حجروں کی تعمیر تک رہائش رکھی تھی۔

جس جگہ پر اب مسجد نبوی تعمیر شدہ ہے یہ جگہ دو یتیم بھائیوں سہیل اور سہل بن نافع بن عمر بن ثعلبہ بن النجار کی تھی۔ جس میں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں۔ نیز یہ زمین حضرت سعد بن زُرارہ کی حویلی کے اندر واقع تھی جس میں بعض مسلمان نماز بھی ادا کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی یہاں بیٹھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انشاءاللہ یہی میری منزل ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بھائیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ میں تمہاری زمین پر مسجد بنانا چاہتا ہوں لہذا تم اس کی قیمت وصول کرلو مگر ان جانثاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ زمین آپ کیلئے ہبہ کرتے ہیں مگر آپ نے بغیر قیمت اس زمین کو نہ لیا۔

---

(277)۔ بنوعمرو بن عوف، مالک بن اوس بن حارثہ کی اولاد سے تھے۔

(278)۔ ابوایوب انصاری، آپ کا اصل نام خالد بن زید بن کلیب انصاری تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالآخر حضرت ابوایوب انصاری نے ان دونوں بھائیوں کو دس درہم(279) میں یہ زمین فروخت کرنے پر راضی کرلیا تو آپ نے یہ زمین مسجد نبوی کے لئے خرید لی[103]اس زمین میں مشرکین کی قبریں، انگور اور کھجور کے درخت تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قبروں کی ہڈیاں نکالی گئیں انگور اور کھجور کے درختوں کو کاٹ کر اس زمین کو صاف اور ہموار بنادیا گیا۔تاکہ مسجد نبوی کی بنیاد رکھی جاسکے۔

(279)-دس درہم کی روایت زادالمعاد: 56/2 میں ہے۔ نیز علامہ بن حجر عسقلانی نے بھی حضرت زہیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی کوشش سے ان دونوں بھائیوں نے دس درہم میں زمین فروخت کرنے پر رضامندی اختیار کرلی(فتح الباری: 246/7)۔

❁❁❁

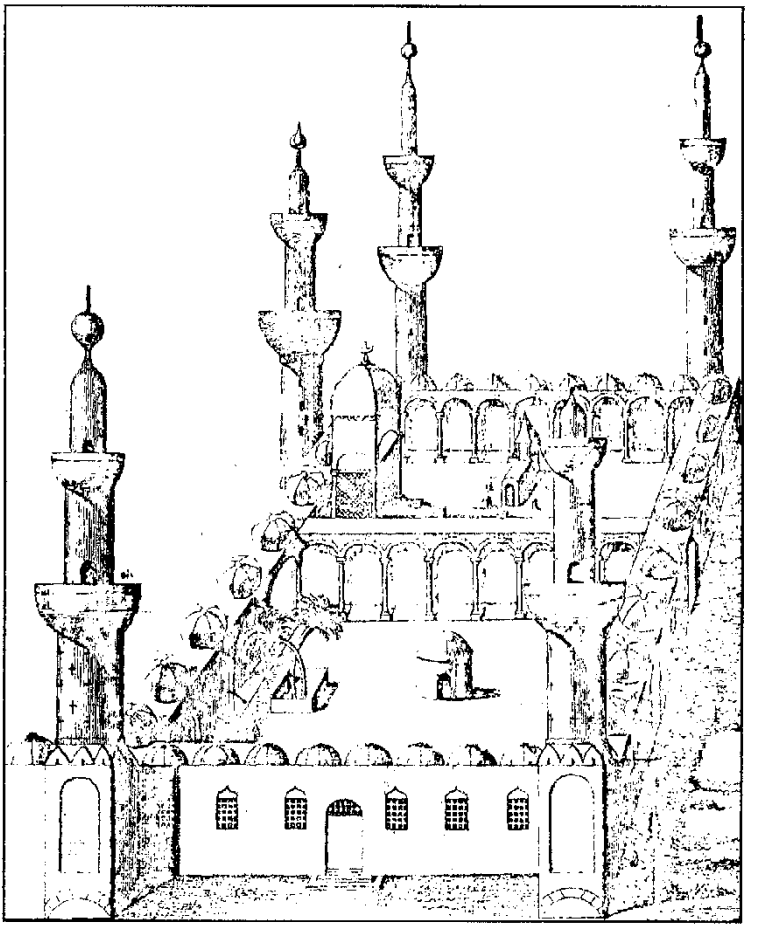

مسجد نبوی کی تصویر جسے 1761ء میں NIEBUHR نے ڈرائنگ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر اول عہد رسالت میں ❁

جب زمین ہموار ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی اور صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ اینٹیں اور پتھر بنیاد میں رکھتے جاتے اور یہ اشعار بھی پڑھتے جاتے۔

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هَـذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَـرْ

وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ(280)،(281).

ترجمہ: یہ بوجھ خیبر کے بوجھ نہیں ہیں یہ اللہ کی طرف سے بہتر عمدہ بوجھ ہے

اے ہمارے اللہ بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے لہذا اے اللہ تو انصار اور مہاجروں کی مغفرت فرمادے۔

---

(280)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، حديث: 3906 ، 2138، 2263، 2264، 2298، 476، 4093، 5807، 6079، وسنن أبي داود، حديث: 4083 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 17141، 25098، 25246.

(281)- اس مصرع کی مختلف روایات: 1-اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ(صحيح البخاري، حديث: 7201)، و 2-اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ (مسند الإمام أحمد، حديث: 12346)، 3-اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ (صحيح البخاري، حديث: 2834، و 4-اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ (مسند الإمام أحمد،حديث: 12714)، و5-اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَانْصُرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ (صحيح البخاري، حديث: 3932)، و6-اللَّهُمَّ إِنَّه لا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ(صحيح البخاري، حديث: 2835)، و7-اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ(مسند الإمام أحمد، حديث: 12779)، و8- اللَّهُمَّ لا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ(صحيح البخاري، حديث: 428)، و 9-اللَّهُمَّ لا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَانْصُرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ. وفي حديث شيبان بدل: "فانصر" "فَاغْفِرْ" (صحيح مسلم، حديث: 1805)، و 10-اللَّهُمَّ لا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ (صحيح البخاري، حديث: 6413)، و11-اللَّهُمَّ لا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَكْرِمْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ (صحيح البخاري، حديث: 2961)، و 12-اللَّهُمَّ لا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ (صحيح البخاري، حديث: 6414)، و زاد المعاد: 65/2.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض صحابہ کرام جب اینٹیں اٹھا رہے تھے تو یہ مصرعہ پڑھ رہے تھے۔

❁ لَئِنْ قَعَدْنَا وَالرَّسُولُ يَعْمَلُ لَذَاكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ(282).

مسجد نبوی شریف کی تعمیر کے اس مبارک موقعہ پر جانثاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ چڑھ کر اخلاص و محبت کے ساتھ محبت وایثار اور جذبہ خلوص سے مختلف [104] اشعار بھی پڑھتے جاتے اور اینٹیں، گارا اور دیگر تعمیر میں استعمال ہونیوالا سامان بھی حسب ضرورت اِدھر اُدھر منتقل کرتے جاتے۔ مہاجرین و انصار اسلامی بھائی چارے اور اخوتِ اسلامی کی زندہ مثال بنے ہوئے مسجدِ نبوی کی تعمیر میں مشغول تھے۔ حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت صاف ستھرے اور سلیقہ شعار انسان تھے وہ اپنے کپڑے میں اینٹ اٹھا کر لاتے اور رکھتے جاتے نیز جب اپنے کپڑے کو دیکھتے کہ مٹی لگی ہوئی ہے تو اسے جھاڑتے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کو کپڑا صاف کرتے ہوئے تو دیکھا تو یہ شعر پڑھا۔

لَا يَسْتَوِي مَنْ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَا يَدْأَبُ فِيهَا قَائِمًا وَقَاعِدًا

مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران حضرت عبداللہ بن رواحہ نے یہ مصرعہ پڑھا۔

أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا❶.

''فلاح پائی جس نے مساجد کی تعمیر کی''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مصرعہ جواباً ارشاد فرمایا۔

---

(282)- سيرة ابن هشام: 495/1، وعيون الأثر: 257/1،وزاد المعاد: 63/3، و السيرة النبوية لابن كثير: 306/2، والروض الأنف: 336/2، وسبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد: 49/12، والاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء: 273/1، ومختصر سيرة الرسول: 101، وشرح بلوغ المرام: /165.

❶ (اس حدیث کی سند میں ارسال ہے) حدیث کی سند اور متن یوں ہے: قال ابن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون قال أخبرنا حماد بن سلمة عن أبي جعفر الخَطْمي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبني المسجد وعبد الله بن رواحة يقول: أفلح من يعالج المساجدا، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا)) وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا)) وهم يبنون المسجد(مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 26044)أبو جعفر الخَطْمي راوی حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: عمير بن يزيد بن عمير بن حبيب الأنصاري، أبو جعفر الخَطْمي بفتح المعجمة وسكون الطاء المدني، نزيل البصرة، صدوق من السادسة (التقريب: 5190). اور السادسة طبقے والے راویوں کی صحابہ کرام سے لقاء ثابت نہیں (التقريب، ص: 75)، اور أبو جعفر الخَطْمي کے دادا صحابی تھے، اس وجہ سے حدیث کی سند میں انقطاع اور ارسال ہے، اور ملاحظہ فرمائیں: (وفاء الوفا: 330/1)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ((يَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا))

ترجمہ: ''اٹھتے بیٹھتے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے''۔

ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف کا سنگ بنیاد رکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس پتھر کے اوپر ایک پتھر رکھا پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس پر پھر پتھر رکھا۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس پر، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر پتھر رکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہوں گے''(283)۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بڑی جانفشانی سے دوسرے صحابہ کرام سے بڑھ کر دو دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا۔

---

(283)- (یہ حدیث ضعیف ہے) حدیث کی سند اور متن یوں ہے: قال أبو يعلىٰ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لَمَّا أَسَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ ، جَاءَ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ ، وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ ، وَجَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ ، وَجَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ ، قَالَتْ: فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ((هٰذَا أَمْرُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي)) مسند أبي يعلى، حديث: 4881، وقال الحافظ الهيثمي: رجاله رجال الصحيح، غير التابعي، فإنه لم يسم(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 8911) وقال الحافظ البوصيري: هذا إسناد ضعيف لجهالة التابعي، إلا أنه يقوىٰ بما قبله"حديث: 5671"، ولم ينفرد أبو يعلىٰ الموصلي بهما، فقد رواه الحاكم في كتابه المستدرك(إتحاف الخيرة المهرة، بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 5673)، وكتاب الفتن، حديث: 258، 259 بلفظ:((هؤلاء يلون الخلافة بعدي))، والسنة لعبدالله بن أحمد: 1406، بلفظ:((هؤلاء أمراء الخلافة من بعدي)) ومستدرک الحاكم، حديث: 4589 عن عائشة رضي الله عنها قالت: أول حجر حمله النبي صلى الله عليه و سلم لبناء المسجد ثم حمل أبو بكر حجرا آخر ثم حمل عثمان حجرا آخر فقلت: يا رسول الله ألا ترىٰ إلى هؤلاء كيف يساعدونک فقال:((يا عائشة هؤلاء الخلفاء من بعدي)) وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه و إنما اشتهر بإسناد واه من رواية محمد بن الفضل بن عطيه فلذلک هجر، وقال الحافظ الذهبي في التلخيص :أحمد بن عبدالرحمن بن وهب منكر الحديث، وقال الألباني: أخرجه أبو يعلىٰ في مسنده حدثنا عبد الله بن مطيع نا هشيم عن العوام عمن حدثه عن عائشة، قلت وهذا إسناد ضعيف رجاله كلهم ثقات رجال مسلم غير شيخ العوام وهو ابن حوشب فإنه لم يسم وبه أعله الهيثمي. قلت: وفيه أيضا عنعنة هشيم وهو ابن بشير الواسطي، قال الحافظ: ثقة ثبت كثير التدليس والإرسال، ووجدت له طريقاً آخر أخرجه الحاكم من طريق أبي بكر محمد بن محمد بن سليمان ثنا أبو عبيد الله أحمد بن عبد الرحمن بن وهب حدثني عمي ثنا يحيىٰ بن أيوب ثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة به إلا أنه قال فقلت يا رسول الله ...وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين وإنما اشتهر بإسناد واه من رواية محمد بن الفضل بن عطية فلذلک هجر، وتعقبه الذهبي بقوله: قلت: أحمد منكر الحديث، وهو ممن نقم على =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عن أبي سعيد الخدري.. فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: ((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ)) قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ))(284).

ترجمہ: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران) ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کو دیکھا تو آپ ان کے بدن پر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: ''ہائے افسوس عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے یہ تو ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اس کو آگ طرف بلائیں گے''۔ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عمار کہتے تھے: ''میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

= مسلم إخراجه في الصحيح ويحيىٰ وإن كان ثقة، فقد ضعف، ثم لو صح هذا لكان نصاً في خلافة الثلاثة ولا يصح بوجه فإن عائشة لم تكن يومئذ دخل بها النبي صلى الله عليه وسلم وهي محجوبة صغيرة فقولها هذا يعني قولها يا رسول الله على بطلان الحديث(ظلال الجنة في تخريج السنة، حديث: 1157)، جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت سفینہ نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے، قال الحارث بن محمد بن أبي أسامة: ثنا يحيىٰ بن عبد الحميد، ثنا حشرج بن نباتة، حدثني سعيد بن جمهان، عن سفينة مولىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((لما بنىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وضع حجرًا ثم قال: ((ليضع أبو بكر حجره إلى جنب حجري، ثم ليضع عمر حجره إلى جنب حجر أبي بكر، ثم قال: ليضع عثمان حجره إلى جنب حجر عمر، ثم قال: ((هؤلاء الخلفاء من بعدي)) (إتحاف الخيرة المهرة، بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 5671، وكتاب السنة لابن أبي عاصم، حديث: 1157)، وقال الألباني: إسناده ضعيف علته الحشرج بن نباتة أورده البخاري في الضعفاء الصغير ص: 11-12 لهذا الحديث وقال: لم يتابع عليه لأن عمر بن الخطاب وعلي بن أبي طالب قالا لم يستخلف النبي صلى الله عليه وسلم قال الحافظ عقبه في التهذيب، قال ابن عدي: قد روي من طريق آخر وساقه ثم قال وقد قمت بعذره في الحديث الذي أنكره البخاري فأوردته بإسناد آخر، قلت: الإسناد الذي زعم ابن عدي أنه متابع لحشرج أضعف من الأول لأنه من رواية محمد بن الفضل بن عطية وهو ساقط، وقال في ترجمة حشرج من التقريب: صدوق يهم(ظلال الجنة في تخريج السنة، حديث: 1157، وفا الوفاء: 332/1).

(284)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاَةِ، بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ [التوبة:17-18]،حديث:447، 2812، وصحيح مسلم، حديث: 2915، ومسند الإمام أحمد، حديث:10628، 10782، 10837، 11451.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ ہجری میں مدینہ طیبہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کا سنگ بنیاد رکھا تو اس کا طول 70 ذراع اور عرض 60 ذراع تھا (ایک ذراع ہاتھ | 105 | سے کہنی تک شمار ہوتی ہے جس کی لمبائی ڈیڑھ فٹ بنتی ہے) اس طرح اس مسجد نبوی جس سے اسلام کا نور پھیلا اور پوری دنیا کے ظلمت کدہ کو نور اسلام اور نور ہدایت سے منور کر دیا، کا طول وعرض صرف 30x35 گز تھا۔

اس مسجد کا قبلہ، قبلہ اول بیت المقدس تھا(285)۔

اس کی بنیاد ڈیڑھ گز گہری پتھروں سے چنی گئی جبکہ دیواریں کچی اینٹوں سے تیار کی گئیں۔ چھت کو کھجور کی شاخوں سے مزین کیا گیا۔ مسجد کی تین صفیں تھیں اور ہر صف میں چھ ستون اور ہر ستون کا باہمی فاصلہ تقریباً 3x4 گز تھا جبکہ کل اٹھارہ ستون تھے۔ چھت کی اونچائی سطح زمین سے پانچ ذراع یعنی ڈھائی گز یا ساڑھے سات فٹ تھی۔ جب کہ چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی جو خیمہ یا جھونپڑی نما تھی۔ جب بارش برستی تو اس مبارک ومتبرک مسجد کی چھت بھی ٹپکتی۔ یہ مسجد نبوی کی تعمیر اول تھی سید بشر ختمی رسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ امی وابی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے جانثار صحابہ کرام جو قدسیوں کی جماعت تھی، کے ساتھ مل کر بنایا اور استوار کیا تھا۔ جس کی ضو باریاں قیامت تلک دنیائے اسلام فرزندان اسلام اور فرزندان توحید کیلئے ہدایت و روشنی کا منبع رہیں گی۔ انشاء اللہ۔

---

(285)۔ ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ مہینے تک مسلمان قبلہ اول بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ قبلہ کی تبدیلی کی تفصیل ''مسجد قبا'' اور ''مسجد قبلتین'' میں دیکھیں۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر ثانی عہد رسالت میں ❁

جب اسلام کا نور دن بدن پھیلا مسلمان بڑھے مسجد نبوی تنگ تنگ تھی تو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے بعد پہلی مسجد کو شہید کر کے توسیع کیلئے از سر نو مسجد نبوی کی بنیاد رکھی۔ اس وقت اس مسجد کی لمبائی اور چوڑائی 100x100 ذراع یعنی 50x50 گز تھی۔ جب کہ اس کی چھت اب سطح زمین سے نسبتاً پہلے سے اونچی یعنی سات ذراع یا ساڑھے دس فٹ تھی۔ جب کہ باقی سامان بنیادی طور پر ویسا ہی تھا جیسا تعمیر اول کی بنیاد میں استعمال ہوا تھا کیونکہ اس دور میں فن تعمیر کا طریقہ وہی تھا جو 1ھ ہجری میں تھا۔

مسجد نبوی کی تعمیر ثانی۔ غزوہ خیبر جو 7ھ ہجری میں وقوع پذیر ہوا تھا کی واپسی پر کی گئی تھی۔ سات سال کی اس قلیل مدت میں فن تعمیر میں ابھی تک کوئی جدت پیدا نہ ہوئی تھی۔ تعمیر اول اور تعمیر ثانی میں سوائے توسیع مسجد اور چھت کی بلندی کے سوا کوئی [106] چنداں فرق نہ تھا اور نہ ہی ابھی تک محراب کی بنیاد پڑی تھی۔ بلکہ سیدھی دیوار ہی بنائی گئی تھی اور درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرمایا کرتے تھے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کے دروازے عہد نبوی میں ❁

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ جب مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی گئی تو ابھی تک قبلہ کی سمت قبلہ اول بیت المقدس ہی تھا جو مدینہ طیبہ سے شمال کی سمت واقع ہے۔ اس لئے مسجد نبوی کے تین اطراف سے تین دروازے رکھے گئے۔

❁ باب شرقي: یہ دروازہ مشرق کی جانب تھا اسی دروازہ کی طرف سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لاتے۔ اس دروازہ کا نام اب باب جبرئیل مشہور ہے۔ موجودہ باب جبرئیل اس وقت یہاں نہ تھا بلکہ اب صُفہ کا چبوترہ ہے اس کے آخر میں حجرات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب حجرات نبوی اور قبر اقدس کو مسجد کی حدود میں شامل کیا گیا تو اس دروازہ کو ذرا باہر بنا دیا گیا۔

قبر مبارک کی جنوبی دیوار جو شمالی جانب یعنی قبلہ سے شمالی جانب جو کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گھر مبارک تھا، کے شمالی کونہ کے قریب یہ دروازہ ہوگا کیونکہ آپ اپنے حجرات مبارک سے نکل کر اس قریبی دروازہ ہی سے مسجد نبوی میں تشریف لاتے تھے۔ اس دروازہ کا نام ''باب النبی'' مشہور تھا۔

❁ باب غربي: یہ دروازہ مغرب کی طرف تھا۔ اس کا نام ''باب عاتکہ'' تھا جو اب ''باب رحمت'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دروازہ بھی اب اصل مسجد نبوی کے حدود سے ذرا دور بنایا گیا ہے مگر اس دروازہ کے سمت یہی اور یہ ''حد مسجد النبی'' کے عمودوں کے درمیان مسجد کی مغربی سمت میں واقع تھا۔

❁ باب جنوبي: چونکہ مسجد نبوی کی بنیاد کے وقت ابھی تک قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس لئے شمال میں مسجد میں سیدھی دیوار تھی جس کے درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرواتے اور خطبہ جمعہ یا دیگر خطبات ارشاد فرماتے تھے۔

جہاں پر اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور تین سوراخوں والی دیوار [107] جو مواجہ شریف والی مشہور دیوار ہے، کے ساتھ مسلسل دیوار تھی۔ موجودہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پر سعودی امام خطبہ جمعہ اور خطبہ عیدین وغیرہ دیتے ہیں، کی طرف ''حد مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے عمود کی طرف منبر اور حد مسجد نبوی کے عمود تک کے درمیان مسجد کا یہ دروازہ تھا جس کو ''باب جنوبی'' کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ ہجرت کے بعد جب سولہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سترہ ماہ بعد قبلہ اول کے بجائے قبلہ مکہ مکرمہ بنا تو اس دروازہ کو بند کر دیا گیا۔ اور اس کے بدلے شمال کی طرف ایک دروازہ نکالا گیا جسے اب باب شامی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

❀ مسجد نبوی میں محراب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے دور میں مسجدوں میں موجود طرز پر رائج محراب نہیں ہوتے تھے اسے سب سے پہلے مسجد نبوی میں ولید بن عبدالملک کے دور 88 تا 91 ہجری میں جب اس کی توسیعی تعمیر امیر مدینہ (286) حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نگرانی میں کی گئی تو انہوں نے محراب اور مسجد کے چاروں اطراف مینار بنوائے۔ موجودہ محراب جو حجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار کے مغرب میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً درمیان میں ہے اور جو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجرہ رسول کے تقریباً سات گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گمان غالب ہے کہ قبلہ کی تبدیلی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر نمازیوں کی امامت فرمایا کرتے تھے۔ اس محراب کی پیشانی پر "هذا مصلى النبي عليه السلام" لکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ملحق ستون پر "هذا الأسطوانه المُخلّق" لکھا ہوا ہے۔

❀ تحویل قبلہ پر مسجد نبوی کی تعمیر نہیں کی گئی:

جب قبلہ کی تحویل و تبدیلی ہوئی تو مسجد نبوی کی تعمیر میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی البتہ صرف قبلہ کی جگہ بدل دی گئی تھی۔ پہلے قبلہ شمال سمت تھا۔ اب چونکہ قبلہ جنوبی سمت کی طرف بدل گیا تھا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجودہ محراب والی جگہ پر امامت فرماتے رہے ہیں۔ جنوبی باب کو بند کر دیا گیا اور شمال کی طرف دروازہ کھول دیا گیا۔ اس طرح صفہ جو جنوب میں تھا، کو اب شمالی جگہ منتقل کر دیا گیا۔ [108]

(286)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں ان کی طرف سے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے گورنر تھے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت فاروقی میں ❁

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تعمیر مسجد نبوی 7ھ ہجری میں فتح خیبر کے بعد ہوئی تھی اور یہ دوسری توسیعی تعمیر تھی جو آقاء عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارک میں سرانجام دی تھی۔ اس تعمیر کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی بلکہ مسجد نبوی کے ستون جو کھجوروں کے تنوں کے تھے، کھوکھلے ہو گئے جن کو نکلوا کر جدید ستون کھجوروں کے تنوں ہی کے دوبارہ نصب کر دیئے گئے۔ ستونوں کی تبدیلی 11ھ، 13ھ ہجری کے درمیان میں ہوئی۔ پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت شروع ہوئی تو مسجد کی توسیعی تعمیر آپ کی خلافت کے چار سال بعد کی گئی۔ آپ کی خلافت 13ھ، 23ھ ہجری بمطابق 44-634ء کے دس سالہ دور پر محیط ہے۔ چنانچہ 17ھ ہجری 638ء میں مسجد نبوی کی توسیعی تعمیر کی گئی۔ یہ توسیعی تعمیر جنوب، شمال اور مغرب کی طرف کی گئی۔ اور وہ مسجد تو تعمیر ثانی کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں 50x50 گز تھی۔ اب اس توسیعی تعمیر کے بعد مسجد نبوی کا طول و عرض 60x70 گز تھا۔

نیز جنوبی سمت یعنی قبلہ کی طرف مسجد کو پانچ گز بڑھایا گیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توسیع مسجد تقریباً گیارہ سو مربع میٹر پر مشتمل تھی۔

❁ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَىٰ بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَىٰ جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ. [109]

ترجمہ: نافع رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مسجد نبوی کچی اینٹ سے بنی ہوئی تھی چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون کھجوروں کے تنوں کے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) مسجد کی تعمیر میں کوئی اضافہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) مسجد کی تعمیر میں اضافہ کیا مگر عمارت ویسی ہی رکھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں تھی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی ڈالیوں کی چھت مگر ستون لکڑی کے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) مسجد کی تعمیر میں بہت زیادہ اضافہ اور تبدیلی کی اس کی دیواریں نقش کردہ پتھر اور گچ سے اور ستون نقش کردہ پتھر سے اور چھت ساگوان لکڑی سے تیار کروائیں ❶۔

---

❶- (یہ حدیث صحیح ہے) صحیح البخاري، كِتَابُ الصَّلاَةِ، بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ، حديث: 446، وسنن أبي داود، حديث: 451، ومسند الإمام أحمد، حديث: 6104.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

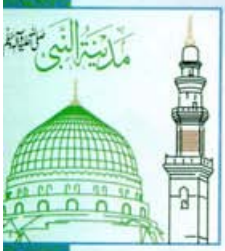

مسجد نبوی قدیم دور میں

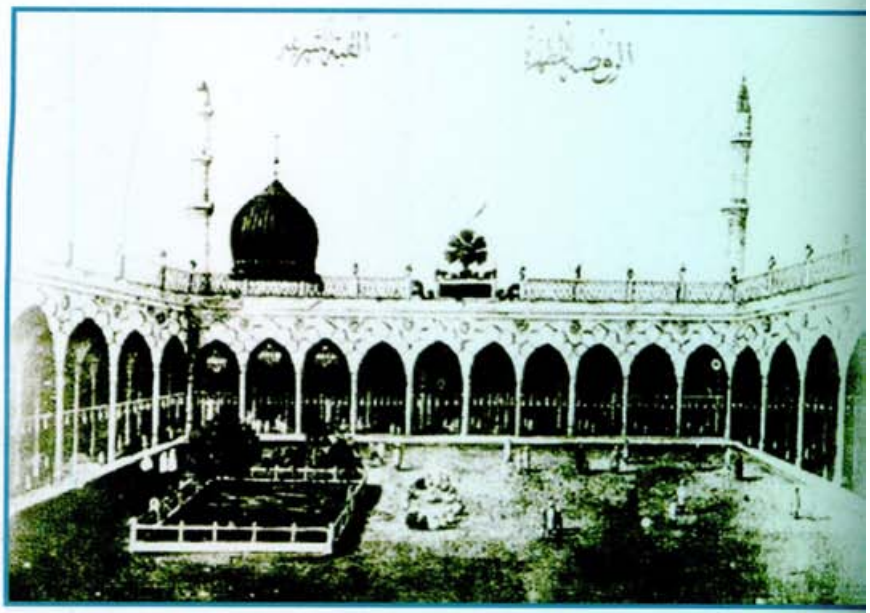

مسجد نبوی کی ایک نادر قدیم تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی قدیم دور کا ایک منظر اندرونی حصے میں درخت بھی دکھائی دے رہے ہیں

مسجد نبوی قدیم دور میں جس کے گرداگرد آبادی نظر آ رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

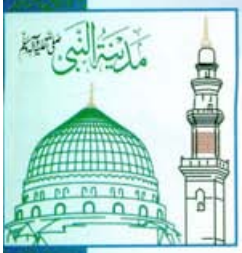

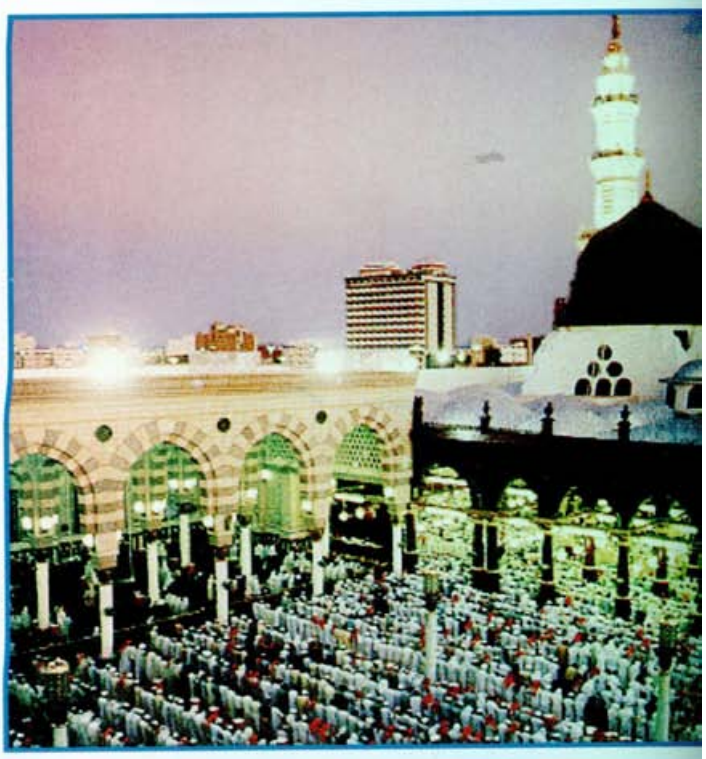

مسجد نبوی میں نماز ادا کی جارہی ہے

مسجد نبوی شاہ فیصل کے دور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا بیرونی منظر

شاہ فیصل کے دور میں شیڈ ڈالے گئے (بطرف مغرب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محراب مسجد نبوی میں فانوس آیات قرآنی اور اسمائے نبی نظر آرہے ہیں

محراب نبوی یہاں آپ نماز کی امامت فرماتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

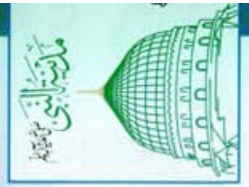

موجودہ محراب مسجد نبوی (سلطان عبدالحمید کے دور میں)

محراب رسول اور ستون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے ایک مینار کا رات کا منظر

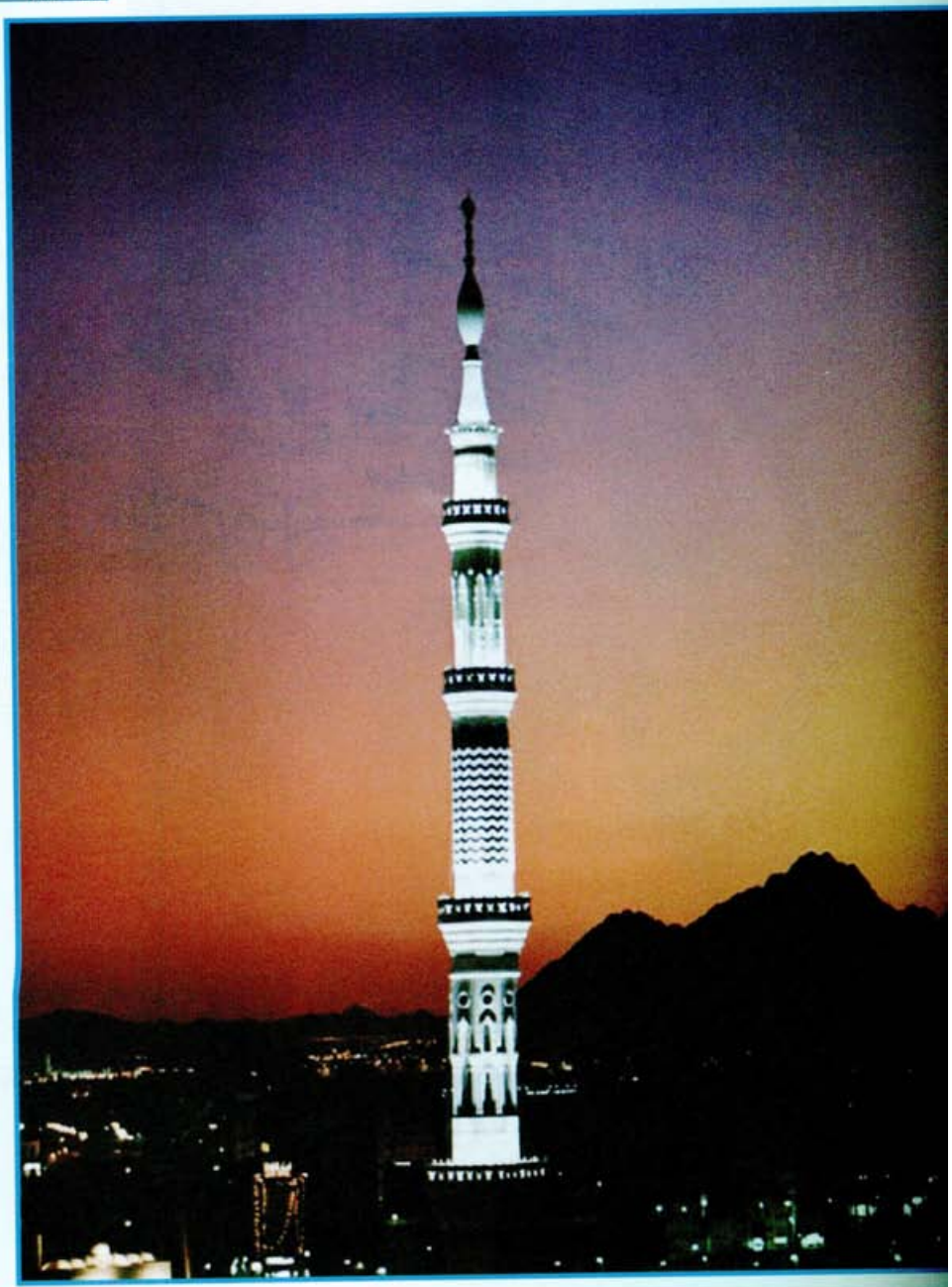

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر خلافت عثمانی میں ❁

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد ثانی کے عہدِ خلافت 24 تا 35 ہجری بمطابق 644 تا 656ء کے چھٹے سال میں مسجد نبوی کی حالت شکستہ ہوگئی تو انہوں نے اپنی خلافت کے چھٹے سال میں جب مسجد نبوی کی عمارت کو منہدم کروا کر نئی اور کشادہ مسجد بنانے کا عزم کیا تو لوگوں نے مخالفت کی۔ تو انہوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مساجد بنانے سے متعلق یہ احادیث سنائیں تو لوگوں نے مخالفت ترک کردی۔ چنانچہ ربیع الاول 29 ہجری بمطابق دسمبر 649ء کو مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی جو دس ماہ محرم الحرام 30 ہجری بمطابق ستمبر 650ء کو مکمل ہوئی۔ قبلہ کی طرف 5 گز مسجد نبوی کی مزید توسیع کی گئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توسیعی بنیادوں پر ہی قبلہ کی طرف اب تک مسجد کی حد بندی ہے۔ اس مسجد نبوی کا طول وعرض 70x80 گز تھا۔

❁ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ -عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَىٰ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:((مَنْ بَنَىٰ مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ))(287).

ترجمہ : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کو از سر نو بنانا چاہا تو لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں تو حضرت عثمان نے ان کو بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''کہ جو کوئی اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مثل جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا''۔

---

(287)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةُ، بَاب مَنْ بَنَىٰ مَسْجِدًا، حديث: 450 ، وصحيح مسلم، حديث: 533 ، وجامع الترمذي، حديث: 318 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 736 ، ومسند الإمام أحمد، حديث:436 ، وسنن الدارمي، حديث: 1392، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث:309.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَىٰ هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَىٰ مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَىٰ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ(288).

ترجمہ: محمود بن لبید کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو از سر نو بنانا چاہا تو لوگوں نے یہ ناپسند کیا اور انہوں نے یہ پسند کیا مسجد نبوی کو جوں کا توں اسی حالت پر رہنے دیا جائے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''کہ جو کوئی اللہ کیلئے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اس کی مثل گھر بنائے گا''۔ [110]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی توسیع مسجد تقریباً 496 مربع میٹر تھی۔ نیز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد کے تین ستون لوہے اور سیسہ سے بنائے گئے تھے۔

---

(288)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا، حديث: 533 ، صحيح البخاري، حديث: 450 ، وجامع الترمذي، حديث: 318 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 736 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 436، 508، وسنن الدارمي، حديث: 1392 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 309.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں ❁

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے اپنے گورنر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مسجد نبوی کی تعمیر جدید کا حکم بھجوایا۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے اس حکم کی تعمیل میں مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کیلئے مسجد کو ماہ صفر 88 ہجری بمطابق جنوری 707ء میں منہدم کروا کر تعمیر شروع کر دی۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر 91 ہجری بمطابق 710ء میں تقریباً تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس دور کی تعمیر کی خصوصیات کچھ یہ ہیں۔

❁ حجرات نبوی کی مسجد میں شمولیت:

اس تعمیر سے پہلے جتنی بھی تعمیرات ہوئی تھیں ان میں توسیع ہمیشہ جنوب شمال اور مغرب کی طرف ہوتی تھی۔ مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ولید بن عبدالملک کے حکم سے حجرات نبوی کو بھی مسجد میں شامل کر لیا۔ اسی بنا پر ہی حضرت سعید بن مسیّب نے کہا تھا کہ کاش حجرات نبوی کو جوں کا توں رہنے دیا جاتا۔ اس سے ایک تو تاریخی آثار برقرار رہتے اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے عملی پہلوؤں کو بعد کے لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔

❁ محراب اور میناروں کی تعمیر:

قبل ازیں نہ تو محراب اور نہ ہی میناروں کا رواج تھا۔ مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسجد نبوی کے اندر امام کیلئے محراب بنا کر ایک صف کی جہاں گنجائش نکالی وہیں مسجد کے چاروں کونوں پر چار مینار بنوائے جو مسجد کی مخصوص علامت اور نشانی بن گئے ان میں سے ہر مینار کی اونچائی تقریباً نوے فٹ اور گولائی بارہ مربع فٹ تھی۔

❁ دیواروں پر سنگ مرمر اور زخرف:

مسجد کی تمام اندرونی دیواروں پر سنگ مرمر اور مختلف قسم کی خوشنما رنگوں سے ان کو مزین کیا گیا۔ نیز کہیں کہیں سونے کا کام بھی کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ستونوں کی تعمیر:

ستونوں کی تعمیر میں لوہا اور سیسہ استعمال کیا گیا تا کہ مسجد کی بنیاد مضبوط رہے۔

❀ سونے کے دروازے:

مسجد نبوی کے دروازوں کو سونے جیسی قیمتی دھات سے منقش و مزین کیا گیا۔ غرضیکہ مسجد نبوی کی خوبصورتی کو ہر ہر پہلو حتیٰ الوسع اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی مسجد کی چار دیواری اور میناروں کے ساتھ آرائشی کنگرے بھی بنائے گئے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک نے مسجد کی تعمیر سے پہلے شاہِ روم کو لکھا کہ میں اپنے عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو تعمیر کرنا چاہتا ہوں لہذا مجھے ماہرین [111] مطلوب ہیں۔ چنانچہ شاہ روم نے روم سے چالیس اور قبط سے چالیس ماہرین بھیجے۔ نیز اس تعمیر پر چالیس ہزار مثقال سونا صرف ہوا۔ جب تعمیر مکمل ہوگئی تو ولید بن عبدالملک اسی سال حج بیت اللہ کیلئے آیا تو واپسی پر مسجد نبوی شریف کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔

اس طرح مسجد نبوی کی یہ عظیم الشان تعمیر تقریباً 2369 مربع میٹر پہلی تعمیر سے زیادہ تھی۔ اس تعمیر کے بعد مسجد نبوی کو طول ابتداء سے 100 گز اور آخر میں 90 گز تھا یعنی طول و عرض 100x90 گز تھا۔

نیز عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعمیر کے بعد یہ پہلی مسجد نبوی کی تعمیر جدید تھی۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت مروان اور خلیفہ عبدالملک بن مروان کے ادوار میں مسجد نبوی کے تعمیر و توسیع نہیں ہوئی تھی۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر عباسی خلیفہ مہدی کے دور میں ❁

عباسی خلیفہ مہدی کا دور 158 تا 169 ہجری بمطابق 775 تا 785ء ہے 778 تا 779ء بمطابق 162 ہجری میں مسجد نبوی کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور تین سال کی مدت میں 165 ہجری بمطابق 781 تا 782ء میں مکمل ہوا۔

خلیفہ مہدی کے دور میں مسجد نبوی کی تعمیر کی نگرانی عبداللہ بن عاصم بن عمر بن عبدالعزیز کے ذمہ تھی۔ اس دور میں مسجد نبوی کی صرف شمالی سمت کی طرف سے صرف پچاس گز بڑھایا گیا۔ قبلہ یعنی جنوب، مشرق اور مغرب کی سمت کسی بھی طرف سوائے شمال کے مسجد کی توسیع نہیں کی گئی۔ باقی مسجد کی زیبائش و آرائش میں کوئی کمی نہ چھوڑی گئی۔ شمالی جانب توسیع کے درمیان دار ملیکہ جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مکان دار شرجیل بن حسنہ اور دار حضرت عبداللہ بن مسعود اور دار حضرت مسور بن مخرمہ کے بیوت تھے۔ سب اس توسیع میں شامل کر لئے گئے کیونکہ یہ تمام گھر مسجد کی شمال کی جانب تھے۔

نیز اس توسیعی تعمیر میں مسجد نبوی کی بیرونی دیوار میں چوبیس دروازے بنائے گئے۔ جنمیں آٹھ دروازے مغرب میں بازار مدینہ مناخہ کیطرف، آٹھ دروازے مشرق میں بقیع غرقد کی طرف چار دروازے شمال کیطرف اور چار دروازے قبلہ کی سمت جنوب میں بنائے گئے۔

ایک روایت کے مطابق 580 ہجری بمطابق 1184ء میں جب حضرت سعید بن جبیر نے مسجد نبوی کی زیارت کی تو صرف وہی چار بنیادی دروازے تھے جو پہلے مسجد نبوی میں ہوتے تھے، جو یہ تھے:

باب السلام، باب الرحمہ، باب جبرائیل، اور باب النساء۔

کیونکہ عباسی خلیفہ کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر و تجدید سلطان نورالدین کے عہد میں 655ء بمطابق 1257ء میں ہوئی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خلیفہ مہدی کے دور میں مسجد نبوی کی کل توسیع 2450 مربع میٹر تھی۔ مسجد نبوی کے صحن میں کتب اور مسجد سے متعلق اشیاء محفوظ رکھنے کیلئے ایک قبہ نما عمارت خلیفہ مہدی ہی کے دور میں تعمیر کی گئی تھی۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی ماضی میں دو دفعہ جل گئی تھی ❁

654 ہجری میں پہلی مرتبہ مسجد نبوی شریف کے مغربی شمالی طرف کے قندیلوں میں آگ لگ گئی جو بجھانے کی سرتوڑ کوشش کے باوجود مسجد نبوی کے دروازوں کھڑکیوں، منبر، چھت کو جلا کر گئی۔ اور وہ صرف وہ قبہ نما عمارت جو صحن میں صحائف عثمانی اور دیگر نوادرات و کتب وغیرہ کو محفوظ رکھنے کیلئے خلیفہ مہدی نے بنوائی تھی اپنے نوادارات کے ساتھ محفوظ رہی۔ باقی مسجد بنیادوں کے سوا سب جل گئی۔ یہ مسجد نبوی کی وہ عمارت تھی جو اموی خلیفہ ولید اور عباسی خلیفہ مہدی کے ادوار میں یکے بعد دیگرے تعمیر کی گئی تھی۔ چنانچہ عباسی سلطنت کے فرمانروا مستعصم باللہ کے دور میں مسجد نبوی کی تعمیر جدید کا کام 655 ہجری بمطابق 1257ء میں شروع ہوا مگر 656 ہجری میں دولہ عباسیہ پر تاتاریوں کی یلغار کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا تو اس وقت کے مختلف ملکوں کے مسلمان بادشاہوں نے باہمی طور پر مل کر مشترک مسجد نبوی کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا۔ قابل ذکر بادشاہوں کے نام یہ ہیں۔ شاہ مصر منصور نور الدین علی بن المعز ایبک الصالحی، شاہ یمن مظفر شمس الدین یوسف بن منصور عمر بن علی بن رسول، شاہ مصر ظاہر رکن الدین بیبرس بندقاری، ناصر محمد بن قلاوون صالحی، اشرف برسباری، ظاہر جقمق اور شاہ قیتبائی۔

پھر رمضان المبارک 886 ہجری میں مدینہ طیبہ پر بادلوں کا زبردست طوفان امڈا۔ اس وقت کے رئیس موذن شمس الدین بن خطیب مسجد نبوی کے مشرقی جنوبی مینارہ پر اذان دینے کیلئے چڑھے ہی تھے کہ آسمانی بجلی کڑک کے ساتھ اس مینارہ پر گری۔ موذن موصوف موقع پر ہی شہید ہو گیا اور مینارہ کا بالائی حصہ مسجد نبوی کی مشرقی سمت چھت پر گرنے سے چھت مسمار ہو گئی اور مسجد میں آگ لگ گئی۔ آگ اتنی زبردست تھی کہ تمام وسائل کے باوجود مسجد نبوی جل کر رہ گئی۔ اس آگ میں مسجد نبوی کی تمام کتب و مصاحف، دروازے، کھڑکیاں، منبر، محراب، چھت، مسجد کے ستون، حجرہ کے اردگرد لکڑی کی وہ تمام جالیاں جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں بنائی گئی تھیں، جل گئیں۔ حجرہ نبوی کا گنبد بھی جل گیا۔ نیز اس آگ سے مسجد نبوی میں مزید دس جانیں بھی تلف ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ [114]

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ گنبد خضریٰ کی تاریخ تعمیر ❁

678 ہجری بمطابق 1279ء میں اس وقت کے شاہِ مصر سلطان منصور قلاوون صالحی نے پہلی مرتبہ قبر مبارک یعنی حجرہ نبی پر لکڑی کا ایک گول گنبد یا قُبہ بنوایا جس کا بنیادی نچلہ زاویہ مربع یعنی گول اور اوپر کا حصہ آٹھ کناروں پر مشتمل تھا۔ جسے حجرہ نبوی پر گول دائرہ کی مانند بنیاد بنا کر لکڑی کے کیلوں سے ہی نصب کیا گیا۔ اس گنبد یا قبہ کا رنگ سیسہ کی مانند سفید و چمکدار تھا۔ کیونکہ اس پر قلعی یا سیسہ چڑھا دیا گیا تھا اس لئے اس گنبد کو قبہ فیحاء، قبہ بیضاء اور قبہ زرقاء یعنی آسمانی رنگ والا قبہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

پھر اس قبہ کی تجدید شاہ شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری بمطابق 1363ء تا 1364ء میں از سرنو کرائی۔ قبہ خضری یا گنبد خضری سے متعلق تعمیرات حجرہ نبوی میں پہلی تعمیر اموی خلیفہ ولید کے دور میں حجرہ نبوی سے متعلق تعمیرات، شاہ برس کے دور میں ہوئی۔ [115]

❁ قبروں پر مسجدوں مزاروں اور قبوں کے بنانے کی ممانعت:

یہاں پر موقع کی مناسبت کے پیش نظر قبروں پر مسجدوں قبوں اور مزاروں کی ممانعت سے متعلق ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔

678 ہجری سے پہلے حجرہ مبارک نبوی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو محبوب ترین رفقاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سمیت مدفون ہیں اسی عام حالت میں تھا۔

جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ ورود مسعود میں تھا اس پہلی بدعت کا بانی مبانی سلطان قلاوون صالحی تھا۔

کیونکہ نبی مختار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مسجدوں، مزاروں اور قبوں کی تعمیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں منع فرمایا ہے۔ اس مسئلہ کو شریعت اسلامی کی رُو سے سمجھنے کیلئے بعض صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں۔

❁ حدیث عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ [115]يَوْمَ الْقِيَامَةِ))(274).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمٰی نے حبشہ میں ایک گرجا یا کلیسا دیکھا جس میں تصاویر تھیں۔ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے یہ چشم دید واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ ان لوگوں میں اگر کوئی صالح شخص فوت ہو جاتا تو یہ لوگ اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور پھر اس میں اس صالح فوت شدہ شخص کی تصویر بنا لیتے اور یہ وہی تصویریں ہیں۔ اللہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین گنے جاتے ہیں''۔

❁ حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا)). قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَىٰ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا(290).

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جب آپ اس مرض جس سے آپ دارِ فانی سے اپنے رفیق اعلیٰ کو جا ملے، میں علامات موت ظاہر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بنا لیا''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسی خطرہ کے پیش نظر آپ کی قبر مبارک کو ظاہر نہیں بنایا گیا۔

---

(289)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاةِ، بَابُ هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ؟، حديث: 427 ، 434، 1341، 3878، وصحيح مسلم، حديث: 528 ، وسنن النسائي، حديث: 704 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23731، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 305.

(290)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ، حديث: 1330 ، 436، 1390، 3454، 4441، 4444، 5816، وصحيح مسلم، حديث: 531، وسنن النسائي، حديث: 703 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1887 ، 23540، 23992، 24374، 24605، 25618، 25646، 25818، وسنن الدارمي، حديث: 1403 اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 306.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حديث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))(291).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ یہود کو ہلاک و برباد کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بنالیا۔

678 ہجری میں جب سلطان قلاوون نے اپنے مشیر کمال احمد بن برہان عبدالقوی کے مشورے سے لکڑی کا جنگلہ بنوا کر حجرے کی چھت پر نصب کرایا تو اس وقت کے حق پرست علماء ربانی نے اس حرکت کو مذموم قرار دیا مگر یہ اس کی ایک شیطانی چال تھی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبر کو پختہ کرنے سے منع کیا ہے۔ [116]

❁ أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا))(292).

ترجمہ: حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس راویت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر علامات موت ظاہر ہوئیں تو آپ شدتِ کرب سے اپنی چادر کو کبھی اپنے چہرہ مبارک پر ڈالتے اور کبھی ہٹا دیتے۔ جب چہرہ مبارک سے چادر ہٹاتے تو فرماتے: ''اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا'' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے اس عمل سے ڈرا رہے تھے۔

قبروں پر مسجدوں کی تعمیر سے متعلق احادیث جو صحیح البخاری اور صحیح مسلم سے پیش کی گئی ہیں، متفق علیہ ہیں۔ جو صحیح کے اعلیٰ درجہ کی احادیث ہیں۔ صحیح البخاری اور صحیح مسلم کی صحت اور ان میں مروی [مرفوع] احادیث کے صحیح ہونے پر امت مسلمہ کا اتفاق و اجماع ہے۔ ان احادیث میں آپ نے پڑھا کہ کہیں تو آقائے مدنی حضرت محمد صلی

(291)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، حديث: 437، وصحيح مسلم، حديث: 530، وسنن أبي داود، حديث: 3227، وسنن النسائي، حديث: 2047، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7311، 7767، 8570، 8899، 9540، 10337، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 307

(292)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب 55، حديث: 435، 436، 1330، 1390، 3454، 4441، 4443، 4444، 5815، 5816، وصحيح مسلم، حديث: 531، وسنن النسائي، حديث: 703، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1887، 23540، 23992، 24374، 24605، 25618، 25646، 25818، وسنن الدارمي، حديث: 1403، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 308

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مسجدوں کو تعمیر کرنیوالوں کو بدترین مخلوق فرمایا۔ کہیں یہود اور نصاریٰ پر اس جرم میں لعنت فرمائی، کہیں قبروں پر مسجدوں کی تعمیر کرنیوالوں کو اللہ ہلاک کرنے کی بددعا دی اور اپنی امت کو فرمایا کہ تم ایسا نہ کرنا۔ حتیٰ کہ اس دنیائے فانی سے جانے پر جو آخری ارشاد فرمایا وہ یہی تھا کہ میری قبر کو پوجا گاہ نہ بنانا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))(293).

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ میری قبر کو پوجا گاہ نہ بنانا۔ اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بنالیا''۔ [117]

❁ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ(*) وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ)) (294).

ترجمہ : حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے''۔

❁ اس حدیث کے علاوہ درج ذیل کتب میں قبر پر تختی لگا کر صاحب قبر کا نام، ولدیت، تاریخ وفات، آیات قرآن یا اور کچھ لکھنے سے اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعی طور پر منع فرمادیا ہے۔

---

(293)-(إسناده قوي) مسند احمد بن حنبل: 2/246، نیز اس حدیث کو امام مالک نے ان الفاظ میں موطا میں روایت کیا ہے۔ ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَىٰ قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))(إسناده ضعيف، وهو صحيح موطأ الإمام مالک: 9/85).

(294)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ، حديث: 970، وسنن أبي داود، حديث: 3225، وجامع الترمذي، حديث: 1052، وسنن النسائي، حديث: 2027، 2028، 2029، وسنن ابن ماجة، حديث: 1562، 1563، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13735، 14155، 14237، 14862، ومسند أبي داود الطيالسي، حديث: 1796، میں روایت کی گئی ہے۔ جن صحابہ سے یہ روایات مروی ہیں ان کے اسماء یہ ہیں۔ جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ام سلمہ رضوان اللہ اجمعین۔

(*)-((وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ)) یہاں پر بیشتر مترجمین اس جملہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں ''اس پر مجاور بن کر بیٹھنے'' جو غلط ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا ہر مسلمان کو ان احکامات پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

قبر مبارک نبوی شریف سے متعلق شرعی امور جاننے کیلئے ''قبر مبارک نبوی شریف'' کے موضوع میں تفصیل ملاحظہ کریں۔ [118]

❁ اچھے اور برے کام کے جاری کرنیوالے کا بدلہ:

نبی مختار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی) نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی انسان اچھا کام جاری کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ میں اجر عنایت فرمائے گا اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو بھی بدلہ عنایت فرمائیگا۔

اسی طرح جو کوئی بُرا کام جاری کریگا۔ اس کو اسکا بدلہ بُرائی اور گناہ ملے گا اور اس برے کام کرنیوالے بھی گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ حتیٰ کہ اچھائی اور برائی کے امور کو کرنے والوں کا اچھا یا بُرا بدلہ ان کاموں کو جاری کرنیوالوں کو ملتا رہیگا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کریں۔

❁ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:... فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))(295).

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا پھر بعد میں اس پر عمل کیا گیا۔ تو اس کے لئے برابر اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ عمل کرنے والے نے حاصل کیا اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا پھر بعد میں اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے برابر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس پر عمل کرنے والے نے حاصل کیا''۔

---

(295)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الزَّكَاةِ ، بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ، حديث: 1017 ، وجامع الترمذي، حديث: 2675 ، وسنن النسائي، حديث: 2554 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 203 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 18675 ، 18693، 18701، 18724، وسنن الدارمي، حديث: 512، 514.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی تعمیر اشرف قیتبائی کے دور میں ❁

886 ہجری میں مسجد نبوی کی عمارت جب جل گئی تو اہل مدینہ کی طرف سے اس وقت کے مصری فرمانروا اشرف قیتبائی کی طرف مسجد نبوی کی تعمیر کرنے کے لئے مکتوب بھیجا گیا چنانچہ اس نے بلا تاخیر اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے فوراً ماہرین تعمیرات اور مزدوروں کو مسجد نبوی کی تعمیر کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ نیز مسجد نبوی کی تعمیر میں استعمال ہونے والا تعمیراتی مواد کے ساتھ بے شمار دولت بھی مسجد کی جملہ ضروریات کے لئے بھیجی چنانچہ مسجد نبوی کی بنیادوں سے چھت تک کا بنیادی کام 888 ہجری میں مکمل ہو گیا جب کہ اضافی تجمیل و تکمیل مسجد نبوی 890 ہجری میں ہوئی۔

شاہ اشرف قیتبائی کے دور میں حجرہ نبوی کی توسیع بھی کی گئی۔ وہ حجرہ نبوی شریف جس میں سید البشر فخر الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) اپنے دو محبوب ترین رفقاء حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو استراحت ہیں۔ کی شرقی سمت کی دیوار کو نکال کر تقریباً تین فٹ چار انچ توسیع کر کے نئی دیوار بنوائی۔ شاہ اشرف قیتبائی کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع تقریباً 120 ایک سو بیس گز مربع ہوئی تھی۔ نیز حجرہ نبوی کی یہ توسیع اس وقت سے آج تک جوں کی توں ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مسجد نبوی کی تعمیر سلطان عبدالمجید خان عثمانی کے دور میں ❀

سلطان اشرف قیتبائی کی تعمیر کردہ مسجد نبوی جو 890 ہجری میں مکمل ہوئی تھی، اس تعمیر کے پونے چار سو سال (296) بعد سلطان عبدالمجید خاں عثمانی فرمانروا خلافتِ عثمانیہ نے مسجد نبوی کی دیرینہ تعمیر اور شکستہ حالت کی بنا پر پوری مسجد کو مسمار کر کے ایک مضبوط اور عالی شان مسجد کی بنیاد کا آغاز 1265 ہجری میں کیا جس کی تکمیل تیرہ سال کے طویل عرصہ میں 1277 ہجری کو مکمل ہوئی۔

ترکی یا عثمانی سلطنت کے اس دور کے سلطان عبدالمجید خان عثمانی نے مسجد نبوی کی تعمیر جدید میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تعمیر مسجد میں بے شمار ماہرین تعمیر، مختلف قسم کے ماہر کاریگروں اور مزدوروں کو اس کام میں لگا دیا کہ مسجد نبوی کی تعمیر کو ہر ممکن مضبوط، پائیدار، خوبصورت اور دل آویز بنایا جائے۔

مسجد کے تعمیراتی مصارف کے لئے ایک سو چالیس تھیلے سونا صرف کر دیا۔ اس مسلمان بادشاہ نے مسجد نبوی کی تعمیر میں سخاوت کی انتہا کر دی تھی۔ مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں سے واقع پہاڑ جو اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ جس کا موجودہ نام بیئر علی ہے، کے مغربی پہاڑوں میں سے ایک سرخ پہاڑ کو منتخب کیا گیا۔ جس سے پتھر کاٹ کاٹ کر مسجد نبوی کی تعمیر میں استعمال کئے گئے۔

مسجد نبوی کی اس عظیم تعمیر میں ترکی فن تعمیر کو اجاگر کیا گیا۔ جو اس وقت مسلمانوں کے تمدن کا مظہر تھا۔ مسجد میں بلند ترین قبے تعمیر کئے گئے اور پھر ان قبوں کی اندرونی سمت کو قرآنی سورتوں، خوبصورت دلآویز بیل بوٹوں سے مزین و منقش کیا گیا۔ عمدہ اور قیمتی قندیل اور فانوس معلق کئے گئے۔

مسجد نبوی شریف کی جتنی تعمیرات اس سے پہلے ہوئی تھیں وہ اپنے اپنے دور میں اپنے تمدن کی مظہر تھیں۔ مگر سلطان عبدالمجید کے دور میں بنائی گئی موجودہ لال مسجد اپنی نظیر آپ ہے۔ اس مسجد کی [121] تعمیر کو

(296)- سلطان اشرف کی تعمیر مسجد 890 ہجری میں مکمل ہوئی تھی۔ جب کہ اس مسجد کا انہدام تعمیر جدید کے لئے سلطان عبدالمجید عثمانی کے دور 1265 ہجری میں ہوا۔ اس طرح پورے 375 سال کے طویل عرصہ کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہوئی۔ یہ سرخ مسجد اب بھی اسی طرح موجود ہے جیسے بالکل آج ہی بنی ہو۔ اب اس مسجد کے حصے کو بھی سفید کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سو تیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر یہ مسجد اپنے فن تعمیر کی مضبوطی اور خوبصورتی میں بالکل لاثانی ہے جیسے یہ زمانہ قریب کی تعمیر کردہ ہے۔

مسجد نبوی کی اس تعمیر میں سلطان نے قرآن کی تعلیم کیلئے مکتبے اور مستودعات شمالی سمت میں بنوائے اور مسجد نبوی کا شمالی دروازہ بند کروادیا۔ تاکہ تعلیم پانے والے طلباء لوگوں کی آمد ورفت سے متاثر نہ ہوں نیز خشوع و خضوع سے وہ اپنی مقدس تعلیم جاری رکھ سکیں۔ سلطان عبدالمجید کے دور میں مسجد نبوی کی کل مساحت دس ہزار تین سو تین (10303) مربع میٹر تھی۔ اس تعمیر مسجد کا شمالی حصہ جس کی مساحت 6247 میٹر تھی، کے کمزور پڑنے سے اسے سعودی دور میں تعمیر کیا گیا۔ نیز مسجد کی دیواروں، دروازوں، محراب اور مختلف مقامات پر قرآنی آیات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء لکھوائے گئے تھے۔ جواب بھی موجود ہیں جس کی تفصیل آئندہ صفحات پر آئے گی۔

سلطان اشرف قیتبائی کی تعمیر کے بعد سلطان عبدالمجید کی تعمیر مسجد نبوی میں بارہ سو تراسی (1293) مربع میٹر کی توسیع ہوئی تھی۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مسجد نبوی کی تعمیر شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن فیصل آل سعود کے دور میں ❀

سعودی مملکت کے بانی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن فیصل آل سعود نے جب مسجد نبوی شریف کی عمارت کی شمالی جانب زیارت کی تو اس کے متعدد ستون شکستہ حالت میں دیکھے۔ علاوہ ازیں پوری دنیا سے لاکھوں فرزندان توحید اور شمع رسالت کے پروانوں کی حج اور عمرہ پر آمد کی وجہ سے مسجد نبوی کی زیارت کے موقعہ پر مسجد تنگ تنگ ہوتی تھی جس سے مشتاقان مسجد نبوی شریف، مسجد ہذا میں نماز ادا کرنے سے محروم رہ جاتے تھے۔ اس صورت حال کے پیش نظر سعودی مملکت کے فرمانروا نے مسجد نبوی کی توسیع کا اعلان سعودی مملکت کے معروف روزنامہ ''المدینہ'' جو کہ اب بھی سعودی عرب جدہ سے جاری ہوتا ہے، کے مورخہ 6 شعبان 1368 ہجری کے شمارہ میں توسیع تعمیر کا اعلان کیا۔

چنانچہ اس وقت کے گورنر مدینہ عبداللہ السدیری کی نگرانی میں 5 شوال 1370 ہجری کو مسجد نبوی کی تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا گیا جو 1375 ہجری کو پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ مسجد نبوی کی اس سعودی تعمیر کے نگران ماہر تعمیرات شیخ محمد بن لادن اور تعمیر مسجد کے دفتری امور کے مسئول شیخ محمد صالح قزاز تھے۔

شیخ محمد بن لادن نے اٹلی کے ماہر اور معروف انجینئروں کی خدمات حاصل کر کے ذی الحلیفہ یعنی بیئر علی کے علاقہ میں جو کہ حدود حرم سے باہر ہے، پر کنکریٹ اور دیگر تعمیراتی سامان بنانے کے لئے کارخانہ بنایا۔ جس سے تمام قسم کا تعمیراتی سامان مسجد نبوی کو منتقل کیا جاتا رہا۔

اس تعمیر میں 6247 میٹر کی مساحت سلطان عبدالمجید عثمانی کی تعمیر سے گرا کر اور مزید 6024 میٹر کی توسیع جو کہ کل 12271 میٹر بنتی ہے، کی تعمیر کی گئی۔

جب کہ 4056 مربع میٹر مسجد نبوی کی وہی تعمیر موجود ہے جسے سلطان عبدالمجید نے بنوایا تھا جس میں حجرہ نبوی مبارک، گنبد خضری، مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، منبر شریف، ریاض جنت، ستونات، مینارہ باب السلام، مینارہ مرکزیہ جو کہ مشرقی کونہ پر ہے، نیز مصلی بیت المقدس اور اصحاب صفہ شامل ہیں۔ اس ترکی طرز تعمیر کا رنگ سرخ ہے۔

شاہ عبدالرحمٰن کے دور کی تعمیر بلند و بالا سفید ستونوں پر مشتمل مضبوط، وسیع خوبصورت و خوش کن ہے جو سفید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی توسیعی دیوار سرخ مسجد سے لے کر مغرب کی طرف 128 میٹر، مشرق کی طرف 128 میٹر اور شمال کی طرف 91 میٹر ہے۔

جب کہ اس میں کل ستونوں کی تعداد توسیعی دیوار کی تمام طرف میں واقع چار سو چوہتر (474) ہے اور وہ عمود جو برآمدوں اور مسجد کی دوسری بنیاد ہیں کی تعداد دو سو بتیس (232) ہے۔ اس سفید مسجد میں چوالیس (44) بڑی بڑی کھڑکیاں اور پانچ بڑے بڑے دروازے ہیں۔ جب کہ سرخ مسجد کے دونوں میناروں کے متوازی شمالی جانب دو مینار بنوائے گئے ہیں جو کہ مسجد کی خوبصورتی و جمال اور عظمت کو چار چاند لگائے ہوئے ہیں۔ ستونوں اور چھت پر دس سو گیارہ (1011) فانوس اور چودہ سو گول مرکری ٹیوب لائٹس جن کو مسجد کی دیواروں کے ساتھ نصب کیا گیا ہے خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں، ایک دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ رات کو جب روشنی ہوتی ہے تو مسجد نبوی کا یہ حصہ بقعہ نور بن جاتا ہے۔ سعودی مملکت کے بانی فرمانروا نے مسجد نبوی کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت کو بڑی فراخدلی سے صرف کیا۔ ایک تخمینہ کے مطابق مسجد نبوی کی توسیع و تعمیر اور جملہ لوازمات میں اسوقت ستر ملین ریال کی گراں قدر رقم خرچ ہوئی جو اس وقت پاکستانی کرنسی کے مطابق پینتیس (35) کروڑ روپے بنتی ہے جو بلاشبہ آج سے بتیس سال قبل یہ رقم زر کثیر کی حیثیت رکھتی تھی۔ [124]

نوٹ: شاہ فیصل کے دور میں بھی مسجد نبوی کی توسیع کی گئی جس میں صرف مسجد نبوی کے مشرقی جانب شیڈ تعمیر کیے گئے تھے۔

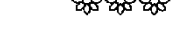

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی شاہ عبدالعزیز کی توسیع کے بعد

مسجد نبوی شاہ فیصل کی توسیع کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

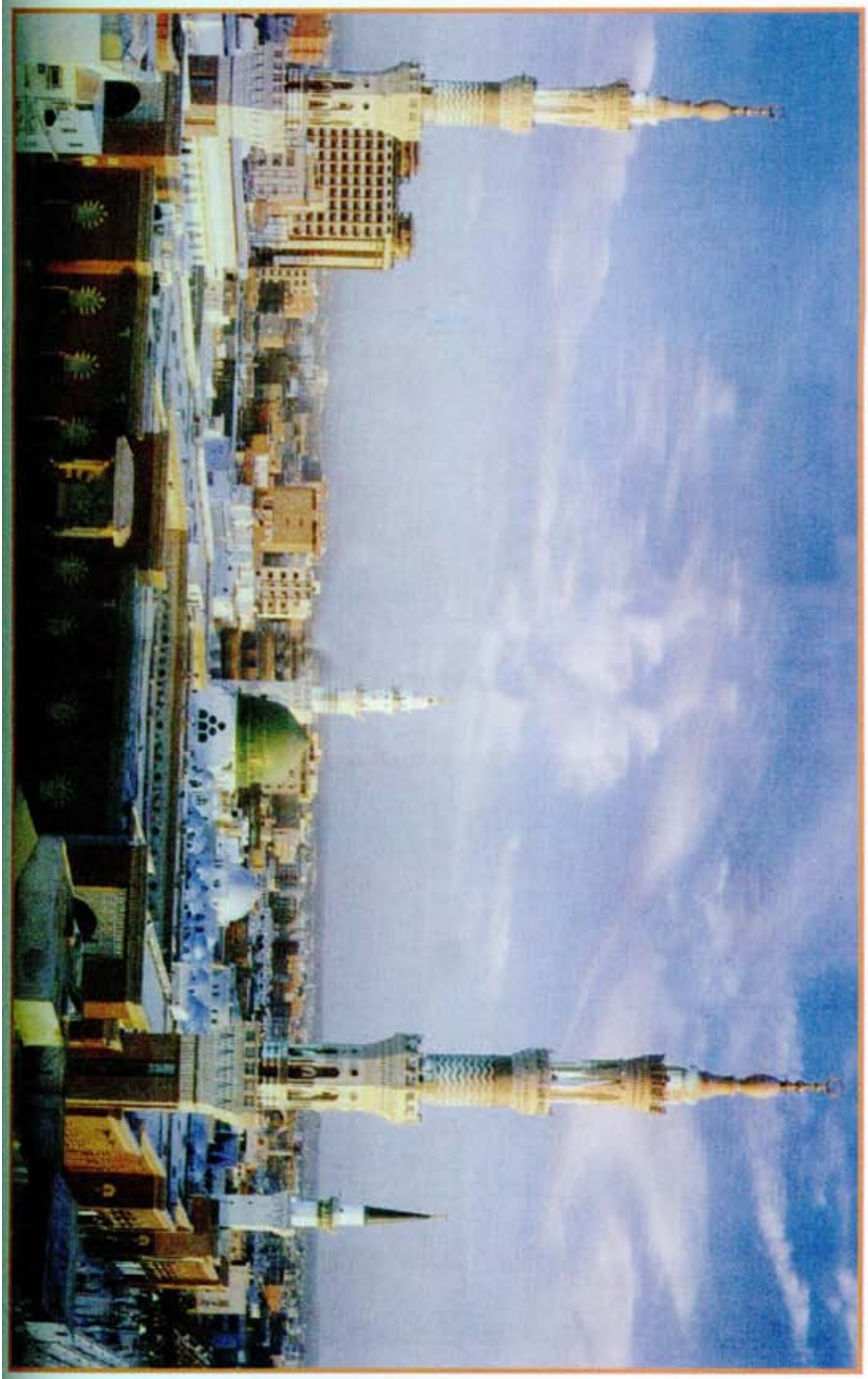

مسجد نبوی شاہ فیصل کے دور کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

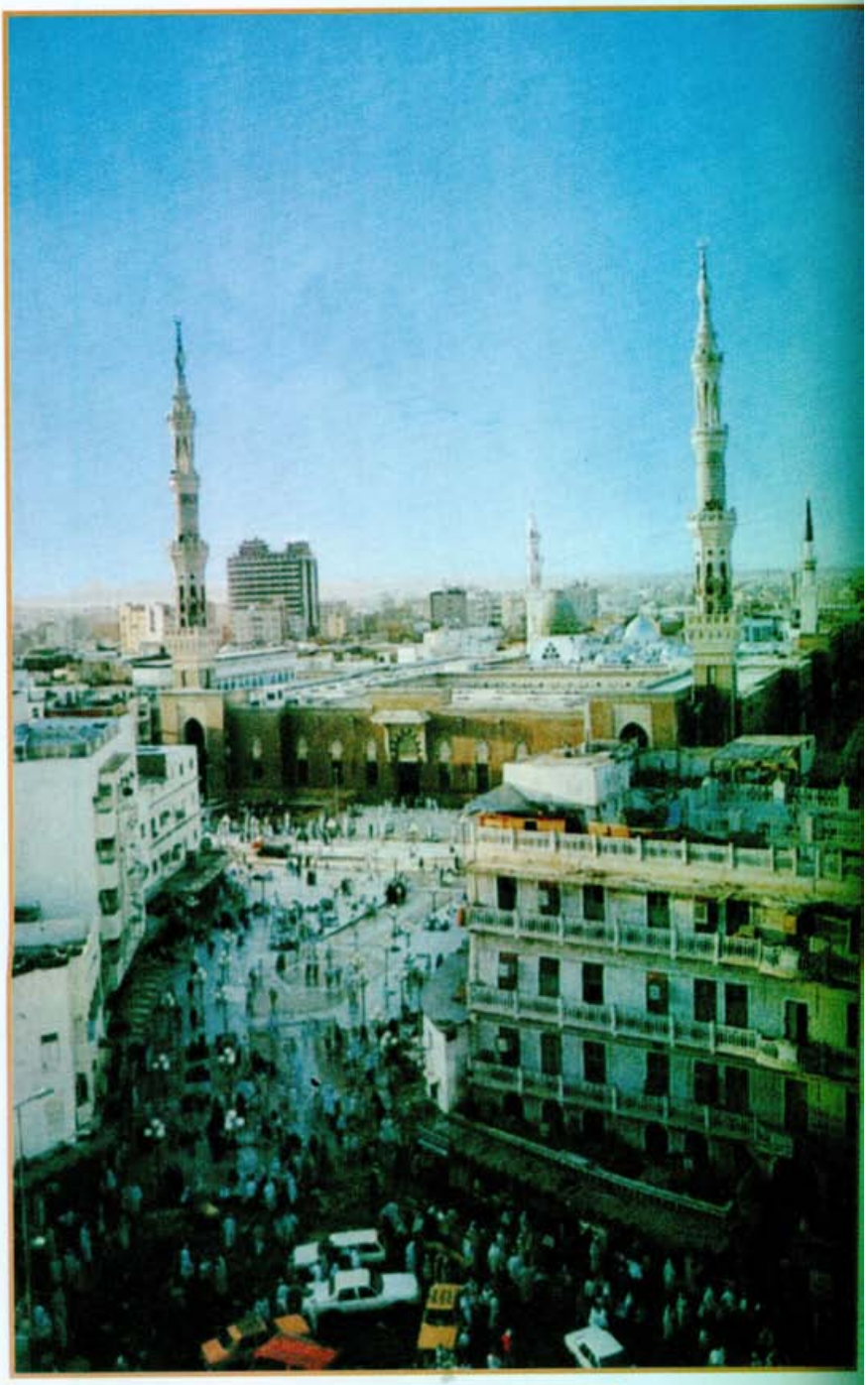

مسجد نبوی شاہ فیصل کی توسیع کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

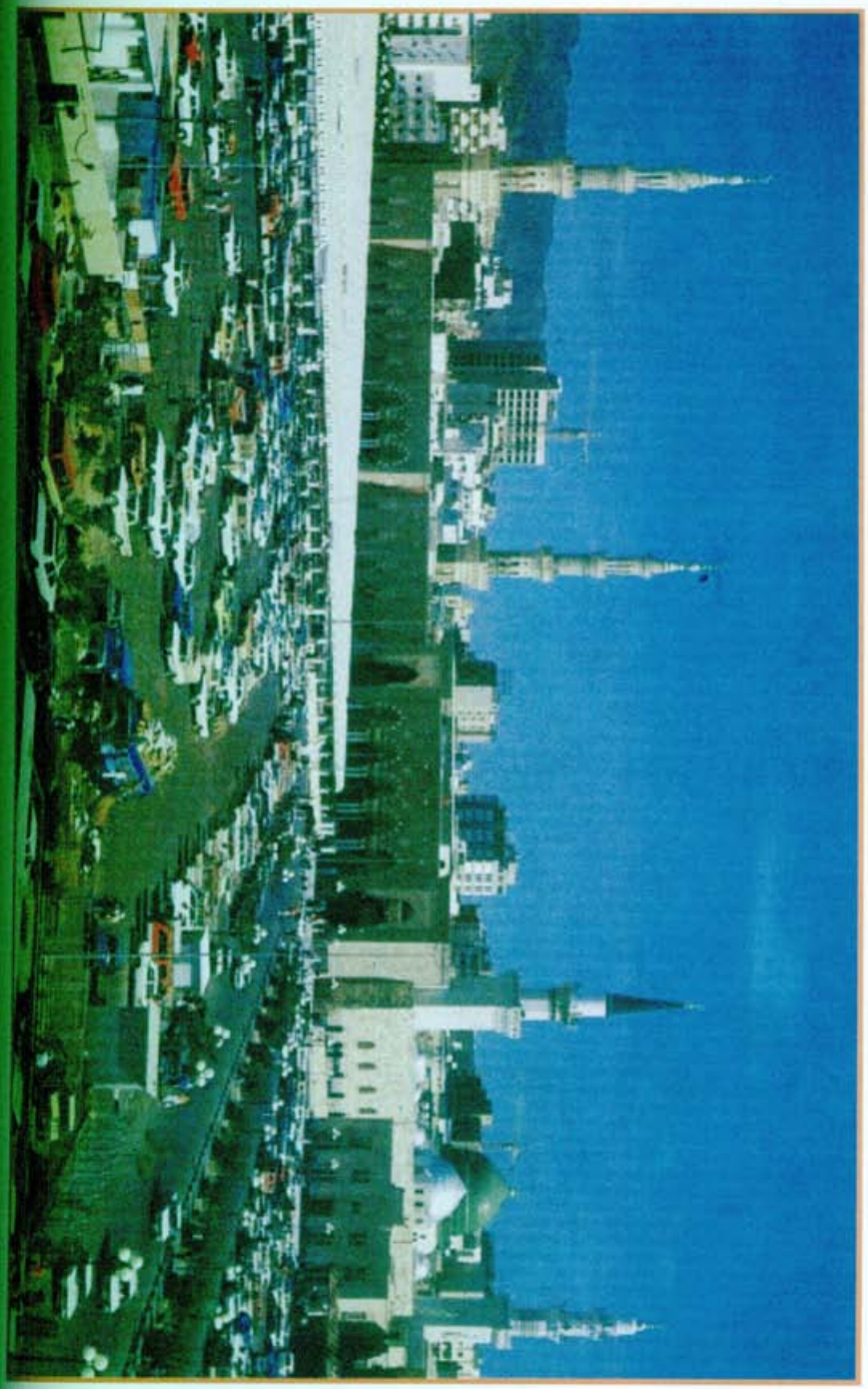

مسجد نبوی شاہ فہد کے ابتدائی دور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی اندرونی چھت پر نقش ونگار کا ایک منظر اور اس تصویر میں
بائیں طرف ایک پنکھا بھی دکھائی دے رہا ہے جو پاکستان کا بنا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی اندرونی چھت پر نقش ونگار، (عثمانی) ترکی دور میں

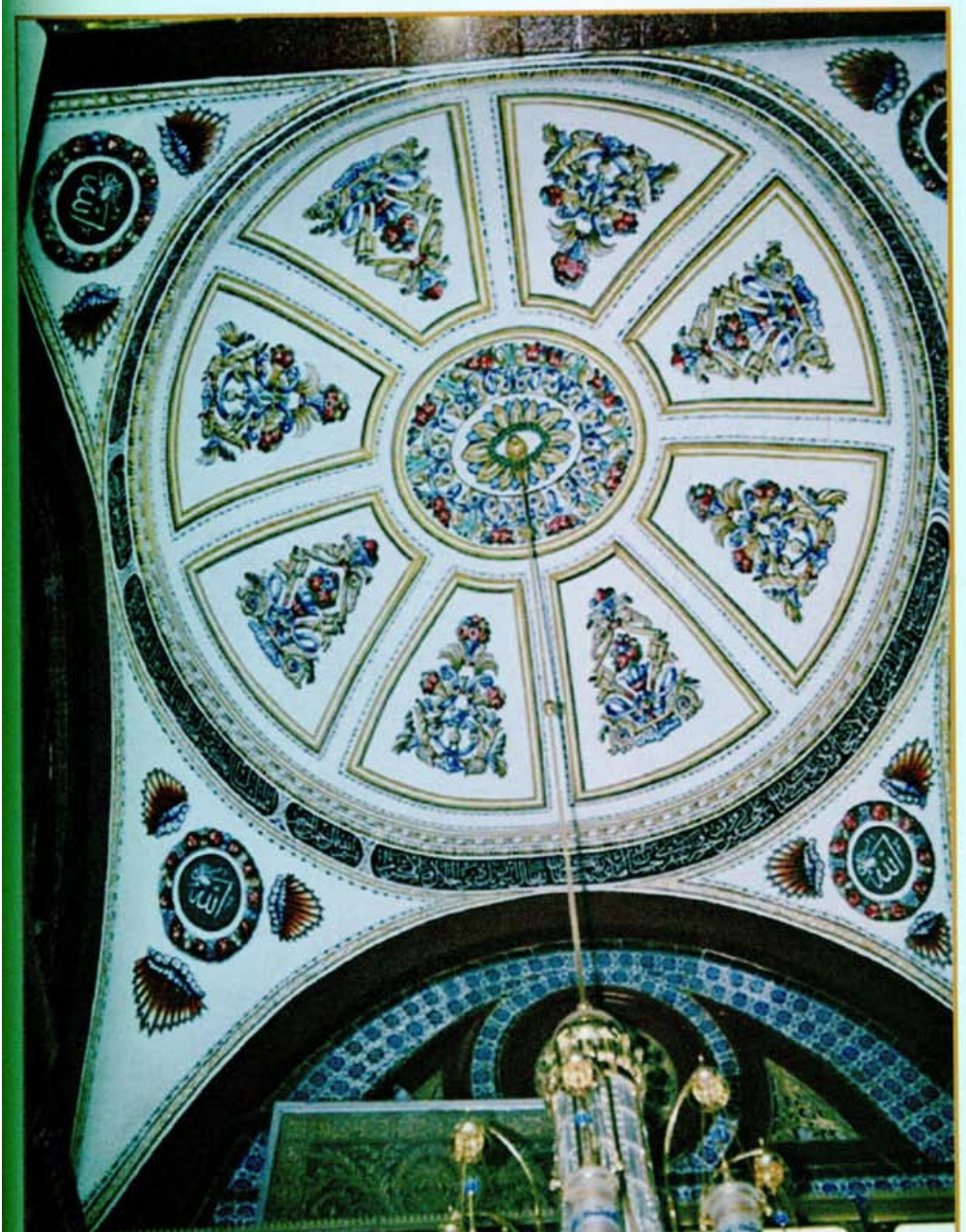

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے حرکت کرنے والے گنبد

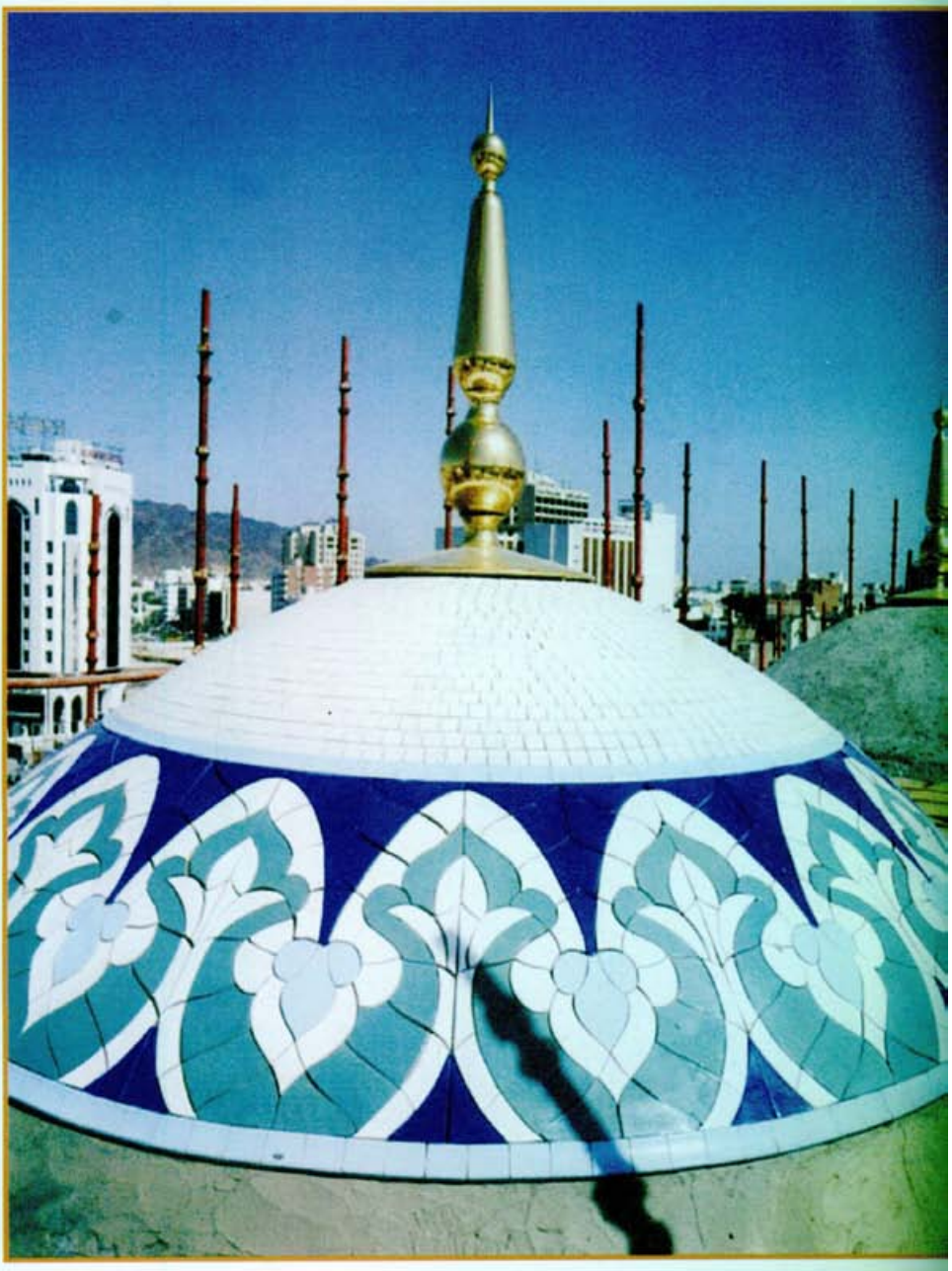

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی اندرونی دیوار پر نقش ونگاری

مسجد نبوی کی اندرونی دیوار پر پتھروں سے دلکش نقش نگاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی باب نمبر 21 جو شاہ فہد کے دور میں بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

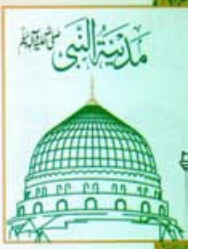

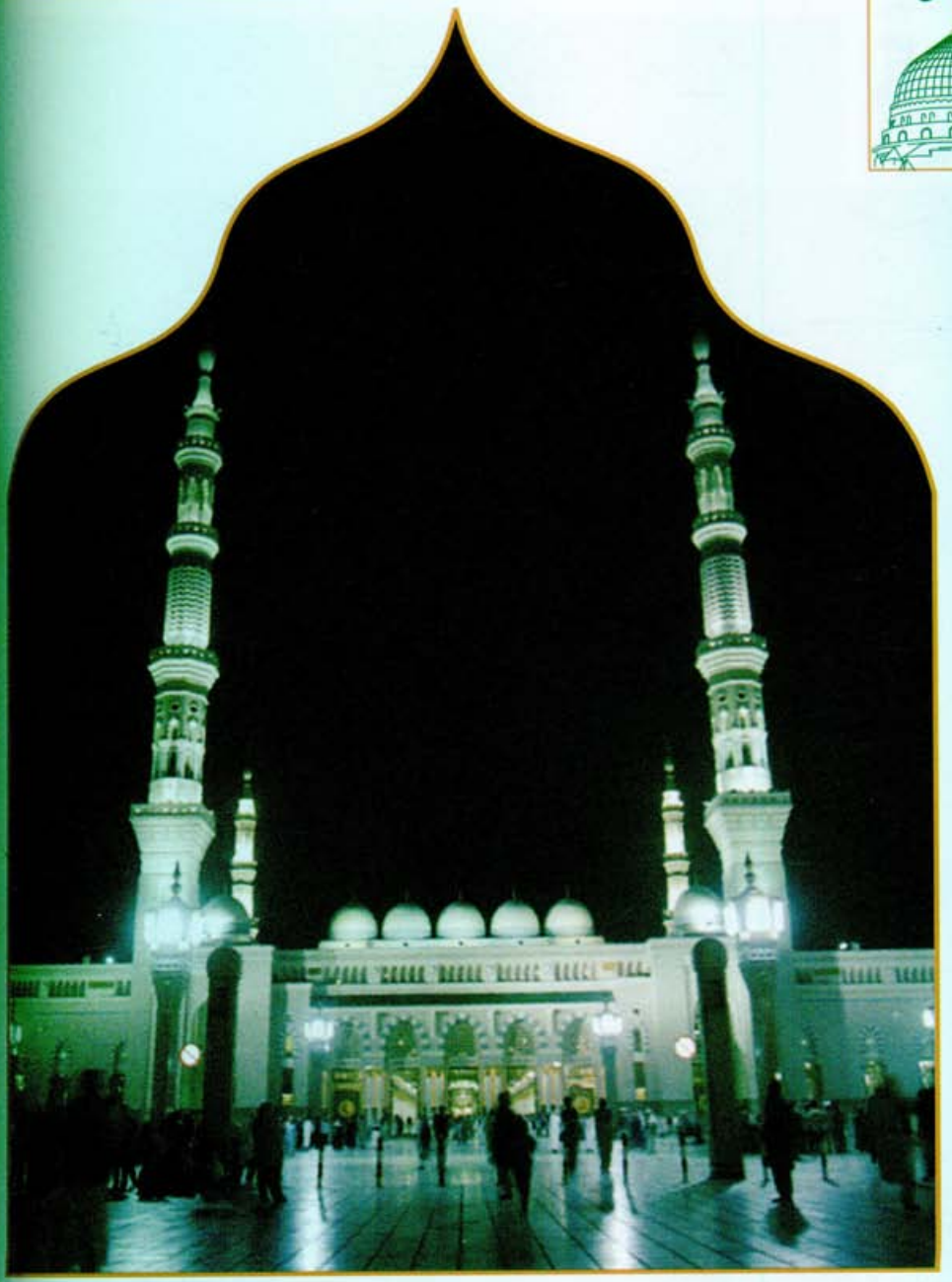

باب فہد کا رات کا خوبصورت منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب رحمت

باب جبرئیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب فہد کا ایک خوبصورت منظر

باب بقیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی موجودہ عمارت ❁

موجودہ مسجد نبوی شریف کی عمارت عہد خلافت عثمانیہ کے سلطان عبدالمجید عثمانی کی تعمیر کردہ سرخ مسجد اور سعودی مملکت کے بانی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود کی تعمیر کردہ سفید مسجد پر مشتمل ہے۔ مزید تفصیل عمارت مسجد نبوی یہ ہے۔

❁ قبلہ کی طرف سے جنوبی سمت باب السلام اور باب البقیع (297) سے باب الرحمہ اور باب النساء تک کی سرخ مسجد سلطان عبدالمجید عثمانی 65-1277 ہجری کی تعمیر کردہ ہے۔

❁ سرخ مسجد کے شمال میں متوازی طور پر سفید مسجد سعودی مملکت کے شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود 70-1375 ہجری کی بنی ہوئی ہے۔ جو باب عمر، باب مجیدی اور باب عثمان تک بنی ہوئی ہے۔

❁ حجرہ نبوی شریف اور حجرہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوہے کی جالیاں اور دروازے سلطان ظاہر بیبرس 668 ہجری اور شاہ زین العابدین کتبغا 694 ہجری کے بنے ہوئے ہیں۔

❁ حجرہ نبوی شریف کی موجودہ بنیاد قبہ خضریٰ کی بنیاد اور ستون سلطان اشرف قیتبائی 886 ہجری کے عہد کے بنے ہوئے ہیں۔

❁ قبہ خضریٰ کو اول مرتبہ سبز رنگ سلطان عبدالمجید کے دور 1253 ہجری کو کیا گیا تھا۔

❁ مسجد نبوی کے منبر کے دائیں طرف والا محراب شاہ الاشرف اینال نے 860 ہجری میں بنوایا تھا۔

❁ قبلہ کی طرف موجودہ پیش امام کا محراب سلطان اشرف قیتبائی نے تقریباً 88-890 ہجری میں بنوایا تھا۔

❁ اصل مصلیٰ نبوی جو منبر کے بائیں جانب ریاض جنت کی قبلہ کی طرف آخری حد ہے، پر محراب جسے سلطان اشرف قیتبائی نے 88-890 ہجری میں بنوایا تھا۔

---

(297)- یہ دروازہ لال مسجد میں خادم الحرمین الشریفین سعودی مملکت کے حکمران شاہ فہد کے دور میں ماہ شعبان 1407 ہجری میں بنایا گیا۔ اس سے پہلے یہ دروازہ نہیں تھا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کے موجودہ دروازے (عثمانی عمارت میں) ❁

1. **باب السلام** : یہ دروازہ مسجد نبوی کے مغربی جنوبی طرف ہے۔اس دروازہ کی بنیاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توسیع مسجد نبوی کے موقع پر ڈالی گئی تھی۔ اب یہ مسجد نبوی کی تعمیر کردہ عثمانی عمارت میں ہے۔

2. **باب الرحمۃ** : یہ دروازہ مسجد کی مغربی دیوار میں ہے۔اس دروازہ کا نام مغربی باب یا باب عاتکہ تھا۔جس کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھی تھی۔اب یہ باب الرحمہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی مسجد نبوی کی تعمیر کردہ عثمانی عمارت میں ہے۔

3. **باب البقیع** : یہ دروازہ مسجد نبوی کی تعمیر کردہ عثمانی عمارت میں مشرقی جنوب میں شاہ فہد کے زمانہ میں شعبان 1407 ہجری کو بنایا گیا۔اس سے پہلے یہ دروازہ موجود نہ تھا۔

4. **باب جبرائیل** : یہ دروازہ مسجد کی شرقی دیوار میں ہے۔اس دروازہ کا نام باب مشرقی، باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ کیونکہ یہ باب بھی باب الرحمہ کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی پہلی بنیاد میں بنوایا تھا۔اب یہ باب جبرائیل کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی مسجد نبوی کی تعمیر کردہ عثمانی عمارت میں ہے۔

5. **باب النساء** : یہ دروازہ مسجد کی شرقی دیوار میں باب جبرائیل کے ذرا بعد ہے۔مسجد نبوی کا یہ دروازہ مستورات کی آمد و رفت کیلئے مخصوص تھا۔ یہ بھی عثمانی عمارت میں ہے۔مگر اب یہ مردوں کے استعمال کیلئے مخصوص ہو چکا ہے۔ [126]

6. **باب الصدیق** : اس دروازہ کا اصل نام ''خَوْخَةُ أَبِي بَكْرِ الصديق'' ہے۔اس دروازے کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ دروازہ مسجد نبوی کی تعمیر کردہ عثمانی عمارت میں جو باب السلام اور باب الرحمہ کے درمیان ہے۔عثمانی دور میں تعمیر کردہ عمارت میں صرف دیوار پر ''خَوْخَةُ أَبِي بَكْرِ الصديق'' لکھا ہوا تھا اور پوری دیوار مسجد تھی جسے سعودی دور کے شاہ عبدالعزیز نے بنوایا۔ یہ تین متصل دروازوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں فرمایا: ''کہ صدیق اکبر کی جانب مسجد میں دروازوں کے سوا سب کو بند کر دیا جائے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث یہ ہے (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا ملخص مطلوبہ حصہ نقل کیا جا رہا ہے)

❁ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ... وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ))(298).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''سب لوگوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا البتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی کھلی نا رہے ماسوائے ابوبکر کی کھڑکی کے''۔

---

(298)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، حديث: 3904، 466، 3654، وصحيح مسلم، حديث: 2382، وجامع الترمذي، حديث: 3660، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10750، وسنن الدارمي، حديث: 77، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1541.

❁❁❁

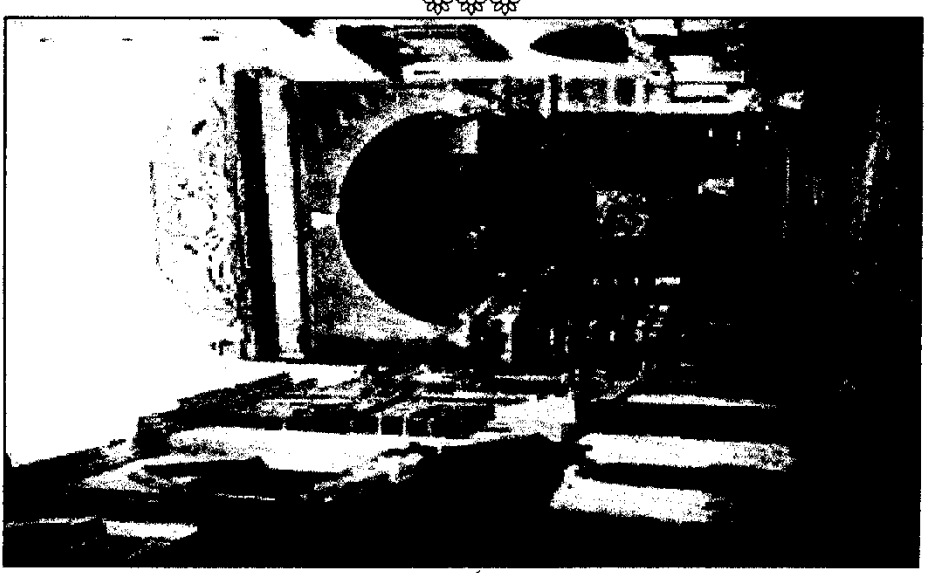

باب السلام کی ایک یادگار تصویر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کے موجودہ دروازے (سعودی عمارت میں) ❁

7. **باب عبدالعزیز**: یہ دروازہ مسجد نبوی مشرقی دیوار میں موجود ہے۔

8. **باب عثمان**: یہ دروازہ مسجد نبوی کے شمالی کونہ میں سعودی تعمیر کردہ عمارت میں ہے۔ اس دروازہ کا مکمل نام ''باب عثمان بن عفان'' ہے۔

9. **باب المجیدی**: یہ دروازہ مسجد نبوی کی شمالی تعمیر کردہ دیوار جو سعودی فرمانروا شاہ عبدالعزیز کی تعمیر کی آخری حد ہے، کے عین درمیان میں ہے۔ اس دروازہ کا نام باب المجیدی اس لئے رکھا گیا تھا کہ سلطان عبدالمجید عثمانی کے تعمیر کردہ عمارت کی شمالی جانب ایک دروازہ تھا جس کا یہی نام موسوم تھا۔

10. **باب عمر**: یہ دروازہ مسجد نبوی کے شمال مغرب میں ہے۔ اس کا پورا نام باب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے یہ سعودی عہد کی تعمیر کردہ عمارت میں ہے۔

11. **باب سعود**: یہ دروازہ باب الرحمہ کی شمالی جانب سعودی عہد کی تعمیر کردہ مسجد نبوی میں ہے۔ یہ دروازہ باب عبدالعزیز کے بالمقابل ہے۔ نیز باب ملک عبدالعزیز اور باب سعود ہر دو دروازے تین تین ملے ہوئے دروازوں کے نام ہیں۔

''**باب الصدیق**'' تین دروازوں پر مشتمل ہے۔ یہ ہے تو تعمیر عثمانی کے اندر مگر اس باب کو شاہ عبدالعزیز کے دور میں بنوایا گیا تھا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی توسیعی تعمیر کے لئے شاہ فہد کا منصوبہ ❁

1402 ہجری میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے مسجد نبوی میں کی توسیع کرنے کا فرمان جاری کیا۔ خادم حرمین شریفین کی ذاتی نگرانی میں تین سال کے مطالعے اور جائزے کے بعد مسجد کی توسیع کا نقشہ تیار کرلیا گیا جس کے نتیجے میں مسجد کو اس کے موجودہ رقبے کے مقابلے میں پانچ گنا توسیع دینا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی مسجد کے مقابلے میں اس کی توسیع 100 گنا تھی۔

9 صفر 1405 ہجری کو خادم حرمین شریفین نے اس عظیم الشان توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا۔ شاہ فہد نے منصوبے کی تکمیل کی مدت چھ سال مقرر کی۔ اس میں بہترین تعمیراتی سامان اور جدید ترین تعمیراتی طریقوں کے استعمال کا فیصلہ کیا گیا۔ خادم حرمین شریفین کی خواہش تھی کہ ایک ایسا مرکز تیار کیا جائے جہاں عبادت گزاروں اور شہریوں کو بہترین سہولتیں اور خدمات فراہم کی جاسکیں۔ چنانچہ ایک ماسٹر پلان تیار کیا گیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے پورے مدینہ منورہ کو مسجد نبوی میں شامل کرلیا گیا۔ قدیم شہر صدیوں سے عازمین حج کی خدمت کر رہا تھا لیکن ان کی بڑھتی ہوئی تعداد نے صورت حال کو پیچیدہ بنا دیا تھا اور شہر میں جدید ترین سہولتوں کی فراہمی کیلئے مسجد نبوی کی توسیع بنیادی اہمیت کی حامل تھی۔ منصوبے کا پہلا کام قدیم عمارتوں کو منہدم کرنا تھا۔ منہدم کرنے کا تمام کام دھماکہ خیز مواد کے استعمال کے بغیر ہی مکمل کرلیا گیا۔ کیونکہ مٹی سے بنائے گئے روایتی مکانات آسانی سے گرا لئے گئے لیکن کنکریٹ سے تعمیر کی گئی جدید عمارات کو منہدم کرنے کا کام کہیں زیادہ مشکل اور خطرناک تھا۔ اس کا حل انجینئروں نے یہ نکالا کہ ایسی عمارتوں کی بنیادوں کو ایک خاص حد تک کمزور کر دیا جائے جس کے بعد انہیں گرانا مشکل نہیں رہا۔ عمارتوں کو گرانے اور ملبے کو صاف کرنے کے کام کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی غرض سے اس عمل کو 24 گھنٹے جاری رکھا گیا۔ جب عمارتوں کو منہدم کرنے اور ملبے کی صفائی کا کام ہو رہا تھا تو اس بات کی پوری پوری کوشش کی گئی کہ شہری سہولتیں اور روزمرہ زندگی کم سے کم متاثر ہو۔ کار پارکنگ کے عارضی مقامات، سڑکیں اور پیدل چلنے والوں کیلئے فٹ پاتھ تعمیر کئے گئے تاکہ نمازی ہمیشہ آسانی اور سہولت کے ساتھ مسجد آسکیں۔ تعمیراتی کام کے تمام مرحلوں میں یہ امر بدستور ایک رہنما اصول رہا۔

17 محرم 1406 ہجری کو مسجد کی توسیعی کیلئے بنیادوں کی کھدائی کے ساتھ ہی تعمیراتی کام کا آغاز ہوگیا۔ مسجد کے اردگرد کا علاقہ صحرائی ریت کا ہونے کے باعث غیر مستحکم تھا اور اس عظیم الشان ڈھانچے کو سنبھالنے کیلئے بنیادوں کی تعمیر میں جدید ترین ٹیکنالوجی کی ضرورت تھی۔ عمارت کی بنیادوں میں وزن برداشت کرنے والے 8,525 مضبوط ترین پائیوں کے استعمال کا فیصلہ کیا گیا۔ صحرائی زمین کی کھدائی بے حد دشوار تھی۔ بعض اوقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھوس پتھریلی زمین تک پہنچنے کیلئے 54 میٹر تک کھدائی کرنا پڑی۔ تعمیراتی انجینئروں اور سروے کرنے والوں نے پوری منصوبہ بندی اور یکسوئی سے اس کام کو سرانجام دیا۔

کھدائی کے کام کے پہلے مرحلے میں فولادی کیچنگ (Catching) کو زمین کے اندر ڈالا گیا۔ شافٹ جونہی اندر پہنچی دیوہیکل مشینوں سے کھدائی کا عمل شروع ہو گیا۔ کام کے اس مرحلے میں زمین کی ٹھوس تہہ میں کیمیائی مادے بڑی مقدار میں ڈالے گئے۔ مسجد کی پائیداری کے سلسلے میں کامیابی کے اصول کیلئے بڑی تعداد میں بھاری مشینوں کا استعمال کیا گیا۔ اس عمل کے دوران انجینئر زمین کی تہہ کے نمونوں کا معائنہ کرتے رہے تاکہ اصل چٹانوں تک پہنچنے کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے۔

وہ مقامات جہاں بھاری ساختوں مثلاً نئے مینار بنانے کی ضرورت تھی وہاں جھٹکے برداشت کرنے والے جیکٹوں اور فولاد کی کیسنگ (Casing) بھی استعمال کی گئی۔

فولاد کی کیسنگ کی اندرونی اور بیرونی جگہوں پر کیمیائی مادے ڈالے گئے تاکہ نئی عمارت کو ہر قسم کے عیب سے محفوظ رکھا جا سکے۔

انتہائی مضبوط فولاد سے 12 میٹر طویل بیلن کی شکل کے پنجرے بنائے گئے۔ اصل پوزیشن کو سنبھالنے کی غرض سے ان پنجروں کو کنکریٹ کی مدد سے نصب کیا گیا 12 میٹر کی لمبائی کی زمین کی تہہ میں اتارنے کے بعد ویلڈنگ کر دی گئی۔ قریب ہی واقع ایک پلانٹ میں ایک لاکھ مکعب میٹر کا کنکریٹ تیار کرنے کا عمل جاری تھا۔

توسیعی منصوبے کے دوران ہر مرحلے کی مناسب انداز میں رہنمائی کی گئی۔

کنکریٹ کے معیار کی تصدیق کیلئے ستونوں میں الٹراسونک سینسر (Senser) کا استعمال کیا گیا۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی عمارت کے وزن کو سنبھالنے کیلئے بہترین ستون تعمیر کئے گئے۔

اس پوری نئی عظیم الشان عمارت کو مستحکم بنانے کا انحصار کنکریٹ کی قوت اور پائیداری پر تھا۔

عمارت کا پورا ڈھانچہ ستونوں کا مرہون منت تھا۔ اس ہال کی بنیاد میں کنکریٹ کے مقابلے میں فولاد کا استعمال زیادہ کیا گیا ہے تاکہ اس عظیم الشان ڈھانچے کو بے حد مضبوط بنایا جا سکے۔ تہہ خانے اور ستون کیلئے سریوں سے تیار کئے گئے اہم پنجروں کو بنیادوں سے اٹھائے گئے فولادی ٹاور کے ساتھ ویلڈ کر دیا گیا۔

تعمیراتی کارکن دن میں پانچ مرتبہ اپنا کام عارضی طور پر روک دیتے اور دیگر افراد کے ساتھ مسجد میں نمازیں ادا کرتے۔

نا صرف یہ کہ پورے تعمیراتی کام کے دوران مسجد میں لوگوں کیلئے آمد و رفت کی سہولت برقرار رکھی گئی بلکہ جب بھی ممکن ہوا زیر تعمیر عمارت نمازیوں کیلئے فراہم کی گئی۔

5 شعبان 1409 ہجری کو مسجد نبوی کی توسیعی شدہ مغربی حصے میں فرش کی بھرائی کا کام انجام پایا۔ آس پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عمارتوں کو منہدم کرنے کے کام کے آغاز کے چار سال بعد بنیادیں پوری طرح مستحکم ہو چکی تھیں اور پرشکوہ عمارتی ڈھانچے کے کام کیلئے بنیادی تیاری مکمل کی جا چکی تھی۔

اس عظیم الشان تعمیراتی کام کے دوران آخر کار تعمیر کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا گیا اور اس مرحلے کی تکمیل کے دوسرے دن باران رحمت مدینہ منورہ میں ہوئی۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیعی کا ڈیزائن مصر کے ماہر تعمیرات ڈاکٹر محمد کمال اسماعیل نے تیار کیا ہے۔

مختلف رنگوں کے پتھروں کو آرائش کیلئے استعمال کیا گیا۔

اتنے عظیم الشان منصوبے کیلئے مناسب تعداد میں پتھروں کی فراہمی کی غرض سے اگر روایتی طریقے اختیار کئے جاتے تو 15 سے 20 سال صرف ہوتے۔

تعمیراتی شیڈول کے مطابق ایک ایسا میکانکی طریقہ درکار تھا جس کی بدولت پتھر دو سال کے اندر دستیاب ہو جائیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے تعمیراتی مقام سے 20 کلومیٹر دور دنیا میں مصنوعی پتھروں کی سب سے بڑی فیکٹری قائم کی گئی۔

پورے سعودی عرب سے مختلف رنگوں کے پتھروں کو حاصل کر کے انہیں توڑا گیا اور انہیں ایک خاص عمل کے ذریعے سیمنٹ میں شامل کیا گیا۔ تعمیراتی کام کیلئے متعدد اقسام کے پتھروں کی ضرورت تھی۔ بعض پتھروں کو نصب کرنے کیلئے ایک سے زائد مرتبہ کاٹنا پڑا۔

آمیزے کو پوری طرح یکجا کرنے اور ہوا کے بلبلے ختم کرنے کیلئے بے حد احتیاط سے کام لیا گیا۔

پوری گنجائش سے کام کرتے ہوئے فیکٹری میں یومیہ 750 پتھر تیار کئے گئے۔ مجموعی طور پر پانچ لاکھ پتھر بنانا تھے۔ ان میں سے بعض کو آرائشی ستونوں میں نصب کرنا تھا۔ ماہر کاریگر جسم پر نقش و نگار کندہ کرتے رہے۔ نقش و نگار کو Negative انداز میں کندہ کیا گیا تا کہ پتھر پر ان کا اصل نقش تیار ہو سکے۔

نقش و نگار کندہ کرنے کے عمل میں متعدد جدید اوزاروں کی مدد لی گئی۔ اس کے بعد پتھروں پر مختلف کیمیائی اجزاء لگا کر 24 گھنٹے کیلئے چھوڑ دیا گیا تا کہ عکس واضح اور پائیدار ہو جائیں۔

پتھروں کی اتنی احتیاط اور مہارت کے ساتھ تیاری نے توسیع شدہ حصے کو فن تعمیر کا ایک شاہکار بنا دیا جس سے پوری عمارت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

دو ہزار تین سو بارہ (2,312) محرابیں تعمیر کی گئیں جو 27 کھلے اور 68 بند صحنوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ چھت بھی اسی انداز میں تعمیر کی گئی۔ اس کو منقش پتھروں سے آراستہ کیا گیا۔

خادم حرمین شریفین مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سالانہ زیارت کیلئے 19 جمادی الاول 1410 ہجری کو آئے۔ انہوں نے تعمیراتی منصوبے کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر تعمیراتی مقصد کی علامت کے طور پر اس امر پر غور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا کہ منصوبہ کس حد تک لوگوں کی توقعات پر پورا اتر سکتا ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نئے میناروں میں سے پہلے کا کام شیڈول کے مطابق شروع ہوا۔ اس مرحلے پر ایک مرتبہ پھر مصنوعی پتھروں کی ضرورت ہوئی۔ پتھروں کی تیاری کیلئے جدید ترین نظام کی موجودگی کے باوجود پتھروں کے بڑے ٹکڑوں کو میناروں کی چھت تک ہاتھ سے ہی لے جانا پڑا۔

مسجد کے نئے چھ میناروں کا حسن دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ہر انداز اسلامی طرز تعمیر کے دریچے کھولتا نظر آتا ہے۔ ''باب فہد'' پر اسلامی فن تعمیر کے بھرپور مظہر نظر آتے ہیں اور دونوں میناروں کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ یہ مینار 104 میٹر بلند ہیں۔

توسیعی منصوبے میں اس بات کی کوشش کی گئی کہ زیادہ تر تعمیراتی سامان ملک ہی کا ہو اور بیرون ملک سے درآمد نہ کرنا پڑے تاہم ضرورت پڑنے پر درآمدی اشیاء کا استعمال بھی کیا گیا۔

سعودی عرب میں اعلیٰ معیار کی گرینائیٹ یا سنگ لاکھ کے وسیع ذخیرے ہیں۔ اس کی دو اقسام کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن میں سرخی مائل اور سرمئی گرینائیٹ شامل ہیں اور القصیم کے صحرا میں اسکے ذخائر ہیں۔ گرینائیٹ کا شمار ایشیا کی سخت ترین چٹانوں میں ہوتا ہے اور اسے کاٹنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔

توسیعی منصوبے میں خاص طور پر قائم کی گئی فیکٹری میں گرینائیٹ کے سروں کی تمام خامیوں کو دور کیا گیا۔ یہ فیکٹری دنیا میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی فیکٹریوں میں شمار ہوتی ہے اس میں ہر مہینے 600 مکعب میٹر گرینائیٹ کو نمٹانے کی گنجائش ہے جہاں پہلے گرینائیٹ کو جسامت اور معیار کے اعتبار سے چھانٹا اور درجہ بندی کی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی درجہ بندی کے اعتبار سے ایک کوڈ نمبر دے کر انہیں کمپیوٹر سسٹم میں فائل کر دیا جاتا ہے جو پیداوار کے ہر مرحلے کے دوران دیکھا جا سکتا ہے۔

گرینائیٹ کی سلوں کو کاٹنے کا عمل دن رات جاری رہا۔ کٹائی اور پالش کے بعد ہر ٹکڑے کا پوری طرح معائنہ کیا گیا اور روانہ کر دیا گیا۔ آخری معائنے کے بعد تمام اینٹوں پر انفرادی اور تعمیراتی علاقے کے کوڈ نمبر ڈالے گئے تاکہ تعمیر کے دوران انہیں درست مقام پر نصب کرنے میں سہولت رہے۔

مسجد کی توسیعی کے ہر پہلو کے منصوبے تیار کئے گئے تھے۔ مسجد کی چار دیواری کیلئے ایک لاکھ بیس ہزار (1,20,000) اینٹوں کی ضرورت پڑی۔ شاندار قسم کی مزید 11,000 اینٹوں کی ضرورت تھی۔ مسجد کی توسیعی کیلئے چوتھی قسم کا لیکورو گرینائیٹ مدینہ شہر کے جنوب میں واقع نہران کے نخلستان سے لایا گیا۔ یہاں سرخ رنگ کا گرینائیٹ پایا جاتا ہے۔ گرینائیٹ کو طویل مربع اینٹوں کی صورت میں کاٹا گیا اور اسے ستون کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا پھر ان ستونوں پر پالش کی گئی تاکہ گرینائیٹ کے چمکیلے سرخ رنگ کو واضح کیا جا سکے۔ ہر آئٹم کی جانچ پڑتال کی گئی اور مدینہ منورہ روانہ کرنے سے قبل ان کو حتمی طور پر چمکایا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توسیعی منصوبے کے ڈیزائن میں 27 وسیع اور کھلے صحن بھی شامل تھے۔ خادم حرمین شریفین نے فیصلہ کیا کہ انہیں اس طرح ڈھانپ دیا جائے کہ صحنوں کی چھتوں کو موسم کی مناسبت سے کھولا یا بند کیا جا سکے۔ اس طریقے سے انہوں نے محض دعووں کی بجائے عملی طور پر مسلمانوں کی خدمت کے جذبے کو ثابت کیا۔ ایک جرمن مسلمان ڈاکٹر محمود مراج کو ان کے جاندار گنبدوں کی تیاری کا کام سونپا گیا پھر انہوں نے منصوبے کے چیف آرکیٹیکٹ ڈاکٹر کمال اسماعیل کی سرکردگی میں پورے منصوبے کا قریبی مشاہدہ کیا۔ ان کے جانداروں گنبدوں کے ڈیزائن کو توسیعی منصوبے میں شامل کرنے کیلئے ہمدردی سے غور کیا گیا۔ ڈاکٹر اسماعیل نے سرکتے گنبدوں کا اچھوتا تصور پیش کیا تھا۔ دونوں ہی تصورات عملی اور جمالیاتی طور پر درست تھے اسلئے دونوں تصورات کو یکجا کر کے گنبدوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ کی روایتی برتری کیلئے کسی قسم کا چیلنج نہیں تھے بلکہ اس کے معاون اور مددگار تھے۔

حتمی ڈیزائن اسٹرکچر اور خود ان کی تجاویز کے سلسلے میں معاونت کیلئے کمپیوٹر کے جدید ترین پروگراموں کو استعمال کیا گیا۔

جب خادم حرمین شریفین جمادی الثانی 1411 ہجری میں اپنے سالانہ معائنے کے دورہ پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو سرکنے والا ایک گنبد ان کی منظوری کیلئے تیار تھا۔ سرکتے گنبد کے ایک نمونے کی پیشکش کامیابی سے ہمکنار ہوئی کیونکہ خادم حرمین شریفین نے اس کی منظوری دے دی۔ باقی 26 گنبدوں کی تعمیر فوری طور پر شروع کر دی گئی جنہیں بٹن دبا کر کھولا یا بند کیا جا سکتا ہے۔ عمدہ قسم کے فولاد سے ریلوے لائنوں کی طرز کے ٹریک اور پہیے تیار کئے گئے۔ انہیں اتنا مضبوط بنایا گیا کہ وہ گنبد کا وزن سنبھال سکیں۔ ایک پہیے کو 20 ٹن کا وزن اٹھانا پڑتا ہے۔ فولاد کے پہیے ریلوں کی طرح اعلیٰ قسم کے میٹریل سے تیار کئے گئے ہیں۔ ہر پہیے کو ہاتھ سے جوڑا گیا تاکہ گنبدوں کو کھولنے اور بند کرنے کا عمل کسی رکاوٹ، فنی خرابی اور دشواری کے بغیر انجام پائے اور محفوظ اور پائیدار بھی ثابت ہو۔ سرکتے گنبدوں کی تیاری اور ان کو نصب کرنے کا عمل مہارت اور عمدگی کے ساتھ انجام پایا۔ جدید ماہرین کو گنبد کی اندرونی ساخت کی لیمنیشن کیلئے بلوایا گیا۔ اس کام میں بے حد مہارت کے ساتھ ساتھ احتیاط کی بھی ضرورت تھی تاکہ کسی قسم کی خرابی کا امکان نہ رہے۔

گنبد کے پچھلے حصے کی مضبوطی کیلئے پلائی وڈ کا استعمال کیا گیا۔ حتمی طور پر جوڑنے کے عمل سے پہلے کینڈا کے کارکنوں نے لکڑی کو چھیل کر ہموار کیا۔ مراکش کی سیڈار لکڑی اس مقصد کیلئے مثالی قرار دی جاتی ہے۔ اس کا استعمال مضبوطی اور پائیداری کی غرض سے کیا گیا۔ اس قسم کے درختوں کا انتخاب ماہرین نے کیا اور اس کے شہتیروں کو بڑی احتیاط سے کاٹا گیا۔ اس لکڑی پر نقش و نگار کندہ کرنے کا سارا کام ہاتھوں سے انجام پایا۔ اس مقصد کیلئے مراکش میں ماہر ہنرمندوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ نقش و نگار بنانے کے کام میں صفائی کی غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گولی کاربن کے خصوصی Stensils استعمال کئے گئے۔

ایک ماہر آرٹسٹ نے مکمل ہونے والے ہر حصے کو تعمیراتی مقام پر بھیجنے سے قبل اس کے معیار اور درستگی کی جانچ پڑتال کی۔ لکڑی کے بڑے شہتیروں کو مراکش سے جرمنی بھیجا گیا جہاں انہیں جدید ترین مشینوں کے ذریعے کاٹا اور موڑا جا سکتا تھا تاکہ بنیادی ڈیزائن کے اہم حصے بنائے جا سکیں۔

مسجد کی زیبائش و آرائش کیلئے جیومٹری کی اشکال کے بارڈر بنائے گئے اور ان پر سونے کی پتیاں لگائی گئیں۔ ڈیزائن کی مثالی خوبصورتی کیلئے قیمتی پتھر امیزانائٹ کے استعمال کا فیصلہ کیا گیا۔ کینیا میں عمدہ معیار کا پتھر بالآخر تلاش کر لیا گیا اور کان کو اس منصوبے کیلئے خاص طور پر دوبارہ کھول دیا گیا۔ امیزانائیٹ کو اس کے مخصوص اور دلفریب رنگ کی وجہ سے منتخب کیا گیا تھا۔ ان قیمتی پتھروں کی حتمی طور پر پالش کی گئی اور لکڑی کے سونا چڑھے ہوئے مخصوص ڈیزائن میں نصب کر دیا گیا۔ گنبدوں کو اچھی طرح انسولیٹ کر لیا گیا اور واٹر پروف جھلی سے ڈھانپ دیا گیا جسے دو اعلیٰ معیار کی Polyma اور PVC فلم سے بنایا گیا تھا اور ایک ساتھ Laminate کر دیا گیا تھا۔ سرکنے والے گنبد کے کلر سوئٹزرلینڈ میں بنائے گئے۔ انہیں ٹھوس پیتل سے بنوایا گیا اور بغیر پالش کے چھوڑ دیا گیا پھر اس پر 23 قیراط سونا چڑھایا گیا۔ 27 گنبدوں پر کلر سونے کے تاج کی طرح نظر آتے ہیں۔ مسجدوں میں آرائش و زیبائش کیلئے سنگ مرمر کا استعمال اسلامی طرز تعمیر کی دیرینہ روایت ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے منفرد معیار اور مختلف رنگوں کیلئے متعدد اقسام کے سنگ مرمر احتیاط کے ساتھ منتخب کئے گئے۔ برازیل کے چکروسا سنگ مرمر سے آرائشی ستون بنائے گئے۔ میناروں کے ستون اٹلی کے کرارہ سنگ مرمر سے تعمیر ہوئے۔ چھت پر یونان کا سنگ مرمر نصب کیا گیا جسے Faces کہتے ہیں۔ یہ خالص سفید سنگ مرمر ہر اعتبار سے منعکس کرنے کی خوبی کا حامل ہے اور ہمیشہ ٹھنڈا رہتا ہے۔ اٹلی کا سنگ مرمر سیڑھیوں پر استعمال کیا گیا۔ مسجد کے اندرونی حصے کی خوشنمائی کیلئے صحنوں میں کرارہ سنگ مرمر استعمال کیا گیا۔ کرارہ سنگ مرمر پوری دنیا میں مشہور ہے خاص طور پر ماہرین تعمیرات اسے اس کی شفافیت، حُسن اور پائیداری کے سبب پسند کرتے ہیں۔ اٹلی کے اس علاقے میں تقریباً دو ہزار سال سے سنگ مرمر بڑے پیمانے پر نکالا اور Process کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے وہاں سنگ مرمر کی معیاری اور تجربہ کار اور مستحکم صنعت قائم ہوگئی ہے۔ بڑی بڑی مشینوں کے ذریعے سنگ مرمر کی مختلف سائزوں والی سلیں کاٹی گئیں تاکہ ان سے ضرورت کے مطابق کام لیا جا سکے۔

دستکاروں کیلئے سب سے بڑے چیلنج والا مرحلہ گولائی کے حصوں کو موڑنا تھا تاکہ 2,170 ستونوں کو ڈھانپا جا سکے۔ پہلے ایک مشین نے سنگ مرمر کو کھردری شکل دے دی جسے خول کہا جاتا ہے۔ خول کو مشین میں نصب کر دیا گیا جسے خاص طور پر اس منصوبے کیلئے تیار اور نصب کیا گیا تھا۔ مکمل خودکار طریقے پر 25,000 خولوں کی گھسائی، پالش اور کٹائی کی گئی۔ پالش عام طور پر ہاتھ سے ہی کی گئی کیونکہ سنگ مرمر کی پائیداری کیلئے پالش کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار بہت نازک ہوتا ہے۔

70 مختلف حصے ہر ستون کے بنیادی اجزاء بنے۔ ہر حصے کو مناسب طور پر جوڑنے کے عمل کو یقینی بنانے کیلئے ماہر کاریگروں نے کام کیا۔

بنیادوں کی تعمیر کیلئے پہلے چاروں حصوں کو پوزیشن میں رکھا جاتا اس کے بعد تمام حصوں کو ٹھیک ٹھیک مقام پر نصب کیا جاتا۔ پھر ان حصوں کو مستقل طور پر جوڑ دیا جاتا اور سوراخ کئے گئے حصوں کو ائیر کنڈیشنگ ڈکٹس میں نصب کیا جاتا۔ قرآن کریم کے نسخے رکھنے کیلئے خصوصی ڈبے تیار کروائے گئے۔

17 ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک ڈبہ تیار کیا گیا۔ انہیں مقررہ مقامات پر نصب کر دیا گیا۔

ستونوں پر سنگ مرمر کو نصب کرنے کا کام گھومے ہوئے حلقے کو لگانے کے ساتھ ہی مکمل ہو گیا۔ صحنوں کو اٹلی کے سنگ مرمر کی ٹائیلوں سے مزین کیا گیا۔ ان ٹائیلوں سے تیار ہونے والے فرش کے آرائشی حصوں نے ہر علاقے کو واضح کر دیا۔ سنگ مرمر کے آٹھ ہزار (8,000) طویل مستطیل ٹکڑوں میں اٹلی، سپین، پرتگال اور یونان کے پائیدار سنگ مرمر تھے۔

فرش میں متعدد سنگ مرمر مختلف طرز کے استعمال کئے گئے۔ انتہائی جدید ترین کمپیوٹر سوفٹ ویئرز نے حتمی ڈیزائنوں کی تیاری میں مدد دی۔ ایک مخصوص ڈیزائن کو طرز شاہی ڈیزائن کہا جاتا ہے۔ زمینی منزل کی تیاری کا کام ٹائیلوں کو زمین پر بچھا کر اور سیمنٹ سے جوڑ کر انجام پایا تا کہ سنگ مرمر کا فرش مستقل طور پر قائم رہ سکے۔

مجموعی طور پر 75,000 مربع میٹر کے فرشی ٹائیل بچھائے گئے تا کہ توسیعی عمارت کے اندرونی حصوں کو مکمل کیا جا سکے۔ اٹلی کے سنگ مرمر کو فرشی ڈیزائن کے طرز پر کاٹا گیا جو ان چھ ماڈلوں میں شامل تھا جنہیں آرائشی مقاصد کیلئے استعمال کیا گیا۔

ڈاکٹر اسماعیل کے ڈیزائن کو بلائنڈ آرچز (BlindArches) اور آرائشی اشیاء میں استعمال کیا گیا ہے جو روایتی اسلامی ڈیزائنوں میں شامل ہے۔ اصل کام بولٹ کو میٹل بریکٹ میں جوڑنے کا تھا۔ ٹکڑوں کو آپس میں ملانے کی غرض سے الگ الگ تیار کیا گیا۔ خطاطی کے نمونوں کو اسکرٹنگ کے اوپر نصب کرنے پر زیادہ توجہ دی گئی۔ یہ بھی اسلامی مساجد کے فن تعمیر کا ایک اہم جزو ہے۔ آیات قرآنی کو ایک ماہر خطاط نے NIT پلیٹ پر منتقل کیا پھر ان کی ٹریسنگ کی گئی۔ آیات قرآنی کیلئے سنگ مرمر کو منتخب کیا گیا، اسے پالش کیا گیا اور پھر اسے کاٹا گیا۔ سنگ مرمر کے اوپر ایک اور شیٹ رکھی گئی اور ٹریسنگ کو الفاظ کی کٹائی کیلئے استعمال کیا گیا۔ پھر ہر پینل کو سینڈ بلاسٹ کیا گیا۔ غیر ضرور حصوں کو مٹایا اور خطاطی کو واضح کیا گیا۔ سینڈ بلاسٹ کی گئی سطح کو ہاتھ سے مکمل کیا گیا۔ چند اور ضروری کاموں کے نتیجے میں یہ پینل نصب کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ آرائشی اسکرٹنگ توسیعی عمارت کی تمام اندرونی دیواروں پر نصب کی گئی۔ اس کا فاصلہ کم و بیش چار کلومیٹر ہے۔ اسی طرح اندرونی حصے میں سنگ مرمر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنصیب کا کام مکمل ہوا جو حتمی آرائشی ٹچ دینے کے لئے تیار تھی۔

10 جمادی الثانی 1412 ہجری کو خادم حرمین شریفین نے مسجد کے نئے میناروں کے چھ میں سے آخری کلس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔ آخری کلس کے نصب کرنے کے بعد آخری مرحلہ شروع ہوا جس میں مختلف آرائشی اشیاء کی تنصیب، خوشنمائی سے متعلق دیگر جزئیات اور توسیعی منصوبے کی خدمات کو مکمل کرنا تھا۔

جدہ کے قریب ایک فیکٹری میں خاص طور پر جدید ٹیکنالوجی کی حامل مشینیں نصب کی گئیں جن کی بدولت مختلف آرائشی اشیاء کی تیاری کیلئے 1,500 ٹن پیتل کی صفائی میں مدد ملی۔ ماہر کاریگروں اور مشینوں کی مدد سے پیداوار میں تیزی سے اضافہ ممکن بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہر روز 1,490 آرائشی اشیاء 12 ستونوں کی اساس تیار ہونے لگیں۔ بعض اقسام کی آرائشی گرلز بھی تیار کی گئیں اور ان پر ہاتھ سے پالش کی گئی۔ ستونوں کے 2,400 اساسی حصے تین مختلف اقسام میں درکار تھے۔ صرف ایک سال کے قلیل عرصہ میں چار مختلف اقسام میں برقی قمقموں کیلئے 11,600 آرائشی اور خوشنما لائٹنگ فکسچر بھی آرائشی مقامات پر بھیجے گئے۔

جدہ میں زیادہ تر لکڑی کی آرائشی چیزیں بھی تیار کی گئیں۔ اس مقصد کیلئے اعلیٰ قسم کی ڈیک کی لکڑی بھی استعمال کی گئی۔ فیکٹری میں لکڑی کے ہر قسم کے کام کیلئے اعلیٰ قسم کی مشینیں موجود تھیں۔ چنانچہ ضرورت کے ہزاروں گھروں کو تیار کیا گیا۔ ان پیچیدہ کاموں کیلئے ماہر کاریگر موجود تھے وہ مشینوں کے ساتھ ساتھ دستکاری بھی کرتے رہے۔ مسجد کے اندرونی دروازوں پر خوبصورت نقش و نگار کندہ کئے گئے۔ ہر دروازے کو ڈیک کے 1,600 ٹکڑوں کی صورت میں تراشا پڑا۔ ڈیک کے ٹکڑوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ بنیادی شکل دی گئی اور ڈیزائن کے مطابق انہیں جوڑ دیا گیا۔ ٹونٹیوں کے مختلف اقسام کے فریم بھی ڈیک سے بنائے گئے۔ تیاری کے مراحل سے گزرنے کے بعد لکڑی کی ہر شے پر وارنش کی گئی، انہیں خشک کیا گیا اور ان میں ٹھوس پیتل نصب کیا گیا۔ رنگین شیشوں سے تیار کی گئی ستارے کی شکل کی کھڑکیاں بھی جدہ کی ایک ورکشاپ میں بنائی گئیں۔ اسلامی فن تعمیر کی روایتی قسم کی رنگین شیشوں کی 240 کھڑکیاں تیار کی گئیں۔ یہ کام بے حد احتیاط اور ضبط و تحمل کا متقاضی تھا۔ تین افراد نے تین دن شب و روز محنت کے بعد ایک کھڑکی تیار کی۔

ابراہیمیہ میں عمدہ قسم کا شیشہ ہاتھ سے تیار کیا گیا تاکہ مسجد کے فانوسوں کیلئے بے حد نفیس قندیلیں تیار کی جا سکیں۔ ان قندیلوں کو فانوس کے دیگر اجزاء کے ہمراہ مدینہ منورہ لایا گیا اور ان کو ایک ساتھ جوڑ دیا گیا۔

1412 ہجری کے اختتام تک 68 فانوس کامیابی کے ساتھ نصب کر دیئے گئے۔ ان کے ڈیزائن کی تیاری روایتی اسلامی قندیلوں سے متاثر ہو کر کی گئی تھی جن کے اندرونی حصوں کی دیگر تمام اشیاء سے مطابقت پیدا کی گئی۔

برطانیہ کے انتہائی شاندار اور اعلیٰ قسم کے سرامک تیار کرنے والی کمپنی نے بہترین سرامک ٹائیل تیار کئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹائیل روایتی اسلامی طرز پر بنائے گئے جنہیں شاہ فہد دروازے کے اوپر لگائے گئے سات گنبدوں کے اوپر اور باہر لگا دیا گیا۔ مسجد کے صدر دروازوں کی تیاری کیلئے ڈیک کی لکڑی سپین کی بندرگاہ بارسلونا پہنچائی گئی۔ دنیا بھر میں لکڑی کے کام کی سب سے زیادہ ضرورت اس منصوبے کیلئے پڑی۔ ان میں سے ہر شہتیر درخت کے نصف تنے کا تھا۔ لیزر سے رہنمائی حاصل کرنے والی مشینوں نے پلک جھپکتے میں ضرورت کے مطابق کاٹ دیا۔ غیر معمولی گہرے جوڑوں کی کھدائی کیلئے خصوصی چین تیار کی گئی۔ دروازوں کے تمام ٹکڑوں کو اسکریوز اور گلیو کے بغیر رکھ کر روانہ کر دیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ انہیں سفر میں کوئی نقصان نہ ہو اور تعمیراتی مقام تک پہنچنے کے بعد ان کو مطلوبہ ضرورت کے مطابق جوڑ لیا جائے۔

فرانس کی ایک فاؤنڈری میں دروازوں پر پیتل کے نقش و نگار بنانے کا کام انجام پایا۔ اس کے ڈیزائن روایتی عرب طرز کے تھے۔ تاہم دروازے کے مرکزی ٹکڑے کے ڈیزائن بنانے اور اس کی تیاری میں کئی مہینے صرف ہوئے۔ ماہر کاریگروں نے اپنا کام ماہر سنار کے معیار کی طرح بڑی خوبصورتی سے انجام دیا۔ ڈیزائنوں کی تیاری کے بعد آخری مرحلے میں ان پر 23 قیراط سونے کا پانی چڑھایا گیا۔ ان کے سانچوں کی ڈھلائی میں معمولی سے نقص بھی سونے کے پانی کو ضرورت سے زائد کر سکتا تھا۔ چنانچہ روانگی سے قبل ہر حصے کی پوری احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال کی گئی پھر پالش کر دی گئی۔ دروازوں کے ڈیزائن میں معمولی سا بھی تصرف نظر نہیں کیا گیا۔ صدر دروازوں کی تیاری کے پیچیدہ مراحل نے لکڑی کو حتمی طور پر جوڑنے کے عمل کو خاصا دشوار بنا دیا کیونکہ ایک دروازے میں سینکڑوں ٹکڑوں کو جوڑنا آسان کام نہیں تھا۔ ہر دروازے کا وزن ڈھائی ٹن ہے۔ تاہم مکمل ہونے کے بعد اسے اتنے متوازن انداز سے چوکھٹوں میں لگایا گیا کہ اسے ایک انگلی سے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ سونے کی پتیوں والے شیشے پنکھوں کی قطار میں نصب کرنے کے بعد پھر ایک بار ان کی جانچ اور پڑتال کی گئی۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں معیاری سامان اور اعلیٰ معیار کی ہنرمندی نے بن کر داخلے کے چکا چوند کر دینے والے راستے بنائے۔ شہر سے باہر پانی کو ٹھنڈا رکھنے کے پلانٹ سے مدینہ منورہ تک سات کلومیٹر طویل سرنگ تعمیر کی گئی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عمارت سے ملحق دنیا کا سب سے بڑا ایئر کول کنڈنسر نصب ہے۔ پانی عمارت میں قائم یک بستہ Chilling یونٹ کے ذریعے گردش کرتا ہے۔ شہر سے باہر ٹھنڈے پانی کے پلانٹ سے ایک منٹ میں سترہ ہزار (17,000) گیلن پانی عمارت کے تہہ خانے میں پہنچتا ہے۔ سرنگ دوسرے رنگ روڈ اور شہر کے مرکزی حصے کی جانب وادی عقیق کے نیچے سے گزرتی ہے اور اس کے بعد بنے ہوئے انڈر پاس کے نیچے کار پارکنگ اور مسجد کے تہہ خانے کا رخ کرتی ہے۔ اس سفر میں ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پانی دیو ہیکل ایئر ہینڈلنگ یونٹوں سے گزرتا ہے۔ ان یونٹوں سے گزرنے والی ہوا ٹھنڈے پانی سے سرد ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا انسولیٹنگ ڈکٹنگ کے نیٹ ورک سے گزرتی ہے جسے مسجد میں مختلف مقامات پر ستونوں کی اساس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بنی ہوئی ڈکٹ کے ذریعے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کا نظام سرکتے گنبدوں سے ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ ان گنبدوں کو مسجد کے درجہ حرارت کو ایک سطح پر رکھنے کی غرض سے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلی سعودی توسیع کے زمانے کے صحن اتنے بڑے تھے کہ انہیں سرکتے گنبدوں سے ڈھانکنا امشکل تھا۔ اس کا حل تلاش کیا جانا تھا تاکہ نمازیوں کو شدید گرمی کی تپش سے بچایا جا سکے۔ اس مقصد کو ہر صحن میں مکمل طور پر میکانائزڈ چھ چھتریاں نصب کر کے حاصل کیا گیا۔ اتنے بڑے پیمانے پر اس قسم کی چھتریوں کا استعمال کبھی نہ ہوا تھا۔ چھتریوں کے ستون اندرونی ساخت کے بنائے گئے، انہیں ایئر کنڈیشننگ نظام سے منسلک کر دیا گیا اور سنگ مرمر نصب کر دیئے گئے۔ ان میں نئی عمارت کے ستونوں کی طرح پیتل کی آرائشی اشیاء لگا دی گئیں۔ تہہ خانے میں نصب ہائیڈرالک پمپ کے ایک نظام کے تحت چھتریاں اتاری اور چڑھائی جاتی ہیں۔ اس کا میٹریل ایک خصوصی دھات Dephlone کے فریم اور مضبوط کپڑے مائیکرو پولس پر مشتمل ہے۔ یہ کپڑا سورج کی تپش کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر چھتری کے آرمچر 300 مربع میٹر کے رقبے کو سایہ فراہم کرتے ہیں۔ نئی توسیع سے جو خادم حرمین شریفین کی سرپرستی کی مرہون منت ہے، اب گراؤنڈ فلور میں ایک لاکھ ستاسٹھ ہزار (1,67,000) نمازی سما سکتے ہیں۔ متحرک سیڑھیوں یا Ascelator کی مدد سے لوگوں کی چھت کے علاقے میں آسان رسائی ممکن ہوئی جہاں مزید 90,000 نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔ رمضان المبارک اور حج کے زمانے میں مجموعی طور پر سات لاکھ سات ہزار نمازی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ نمازیوں کی سلامتی کیلئے خود کار سکیورٹی سسٹم نصب کیا گیا ہے۔ ایک جدید ترین ساؤنڈ سسٹم مسجد میں اور پورے شہر میں نمازیں ریلے کرتا ہے اور ٹی وی کے ذریعے پوری مملکت میں بھی۔

گرینائیٹ سنگ مرمر اور مصنوعی پتھر مل کر شان و شوکت اور عظمت کا گہرا تاثر قائم کرتے ہیں۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے توسیعی حصے کا حُسن اور دلکشی تعمیر کے آخری مرحلوں میں دیکھی گئی۔ اس کی تعمیر میں بہترین مہارت، ہنرمندی اور مثالی کاریگری کے اصول میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ دنیا بھر سے اعلیٰ ترین اور انتہائی مہنگے سامان اور ٹیکنالوجی کے حصول میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور پاکی بیان کرنے کی غرض سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زمین کے خزانوں کو اسلامی فن تعمیر کی روایت میں تبدیل کر دیا گیا ❶۔

❶۔ مسجد نبوی کی جدید تعمیر و توسیع (شاہ فہد منصوبہ) از محمد بن لادن گروپ۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی مختلف تعمیرات کے ❁
❁ باہمی زمانہ کا فرق تفصیل تعمیر عمارت ❁

❁ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر فتح خیبر کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تعمیر کے زمانہ کا باہمی فرق: 10 سال

❁ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعمیر کے زمانہ کا فرق: 13 سال

❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اموی خلیفہ ولید بن عبدالمالک کی تعمیر کے زمانہ کا فرق: 63 سال

❁ اموی خلیفہ ولید بن عبدالمالک اور عباسی خلیفہ مہدی کی تعمیر کے زمانہ کا فرق: 72 سال

❁ خلیفہ مہدی اور مسلمان بادشاہوں کی مشترک تعمیر جو مسجد نبوی کے پہلی آگ میں جلنے کے بعد کی گئی: 724 سال

❁ مسلمان بادشاہوں کی مشترک تعمیر کے بعد سلطان اشرف قیتبائی کی تعمیر کا فرق: 21 سال

❁ سلطان اشرف قیتبائی اور سلطان عبدالمجید کی تعمیر کے زمانہ کا فرق: 87 سال

❁ سلطان عبدالمجید عثمانی اور شاہ عبدالعزیز آل سعود کی تعمیر کے زمانہ کا فرق: 93 سال

❁ سلطان عبدالعزیز آل سعود کے بعد خادم الحرمین شاہ فہد کی تعمیر کی ابتداء کے زمانہ کا فرق: 32 سال

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کی توسیعی مساحت ❁

❁ مختلف ادوار میں اور اس کی تفصیل ❁

۞ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں فتح خیبر کے بعد تعمیر کی مساحت	2475 میٹر مربع
۞ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 17 ہجری	1105 میٹر مربع
۞ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں 29، 30 ہجری	496 میٹر مربع
۞ موی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں 88، 91 ہجری	2369 میٹر مربع
۞ عباس خلیفہ مہدی کے دور میں 161، 165 ہجری	2450 میٹر مربع
۞ سلطان اشرف قیتبائی کے دور میں 888 ہجری	120 میٹر مربع
۞ سلطان عبدالمجید عثمانی کے دور میں 1265-1277 ہجری	1293 میٹر مربع
۞ شاہ عبدالعزیز آل سعود کے دور میں 1370-1375 ہجری	6024 میٹر مربع
۞ شاہ فہد آل سعود (زمانہ حاضر تک) کل مساحت 1405-1414 ہجری	82,000 میٹر مربع

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

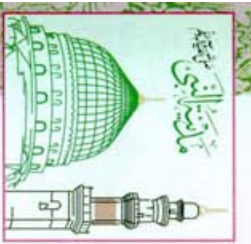

مسجد نبوی (قبلہ کی طرف سے) جدید دور (شاہ فہد کے عہد میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی جس میں جنوبی طرف کا صحن نظر آ رہا ہے

مسجد نبوی کا منظر روضہ اقدس کی طرف سے۔ اس میں دروازہ بقیع بھی دکھائی دے رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

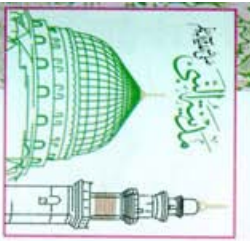

مسجد نبوی کی رات کے وقت کا ایک اور پُرکشش منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی رات کے وقت کا ایک اور دیدہ زیب منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

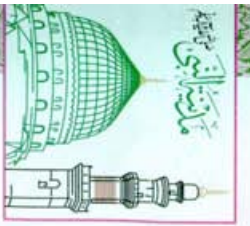

مسجد نبوی کا خوبصورت منظر جس میں بلند و بالا عمارات بھی نظر آ رہی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی۔قبلہ کی طرف سے

مدینہ منورہ کے کبوتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا خوبصورت منظر جس میں بلند و بالا عمارات بھی نظر آ رہی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی۔ قبلہ کی طرف سے

مدینہ منورہ کے کبوتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

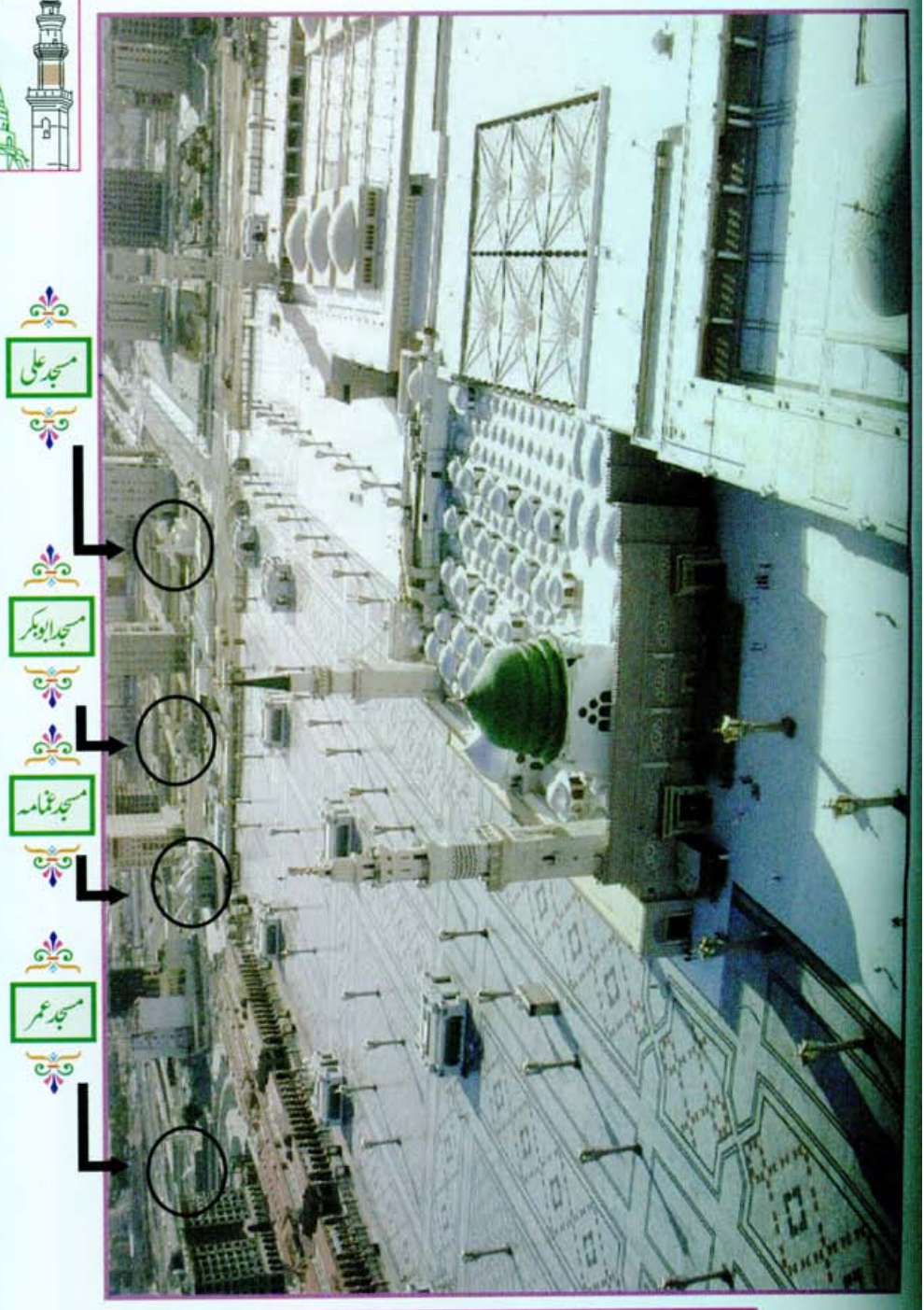

مسجد نبوی کا بہت ہی خوبصورت منظر (بقیع کی طرف سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا توسیعی منصوبہ جو شاہ فہد کے دور میں ہوا
اس میں مدینہ منورہ کی جنوبی آبادی (قربان اور قبا کا علاقہ) دکھائی دے رہا ہے

مسجد نبوی کا توسیعی شُدہ منصوبہ پایہ تکمیل کے بعد کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

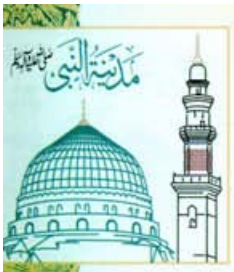

مسجد نبوی کی چھت کا ایک منظر

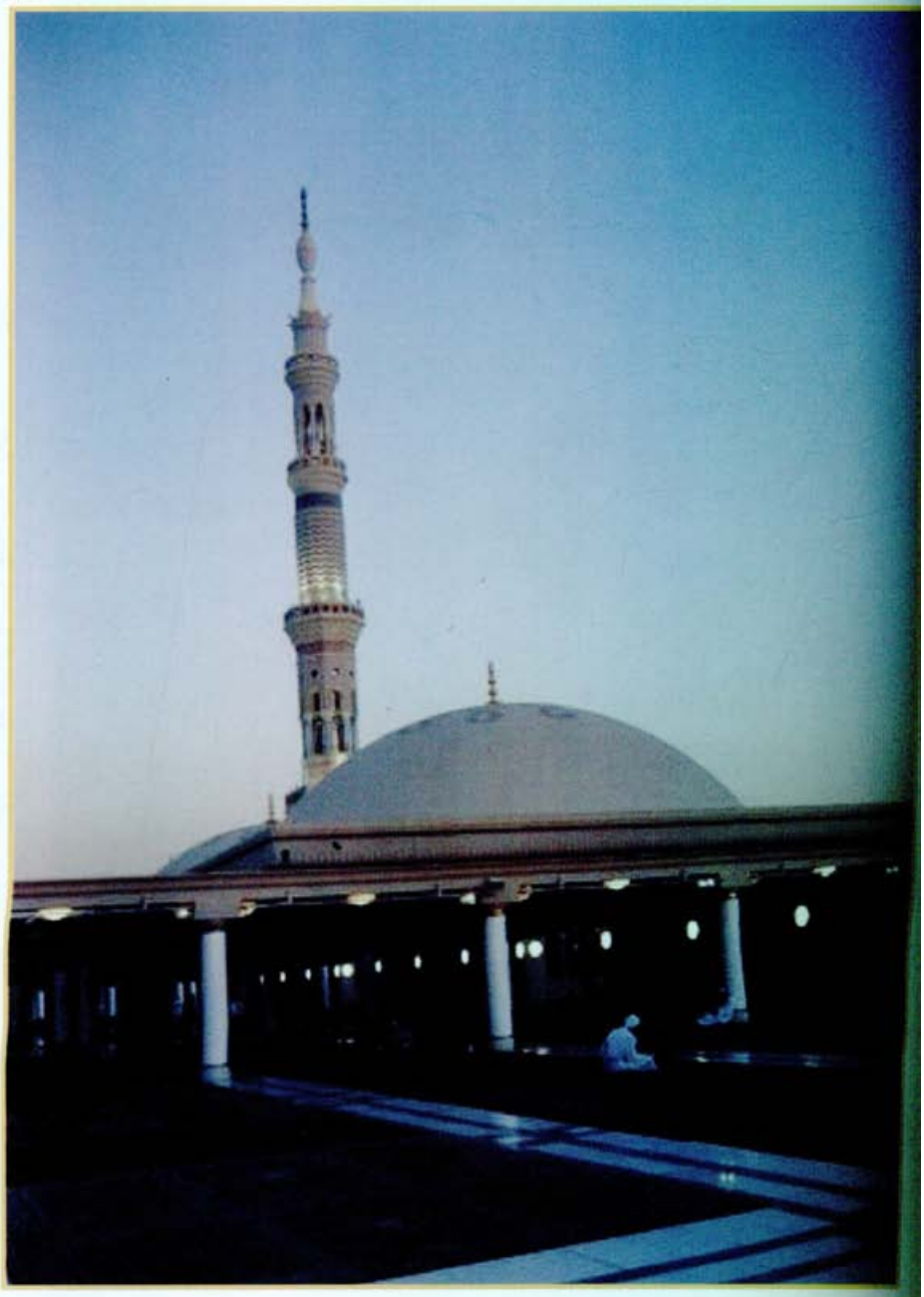

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی چھت کا ایک اور خوبصورت منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

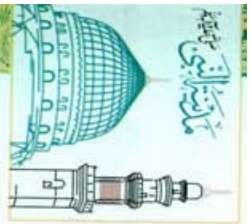

مسجد نبوی کی چھت کا رات کے وقت کا ایک اور خوبصورت منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

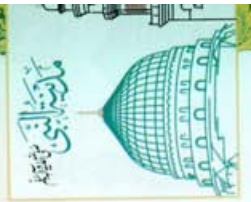

مسجد نبوی کی چھت کے اوپر نماز ادا ہو رہی ہے اور اس پوری چھت کے اوپر نوّے ہزار کے قریب لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا ایئر کنڈیشنز پلانٹ جو کہ مسجد نبوی سے تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلے پر نصب ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیکٹرونکس سیڑھیاں مسجد نبوی کی چھت پر جانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی میں نصب چھتریوں کے کھلنے کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی میں نصب چھتریوں کے کھلنے کا ایک اور منظر

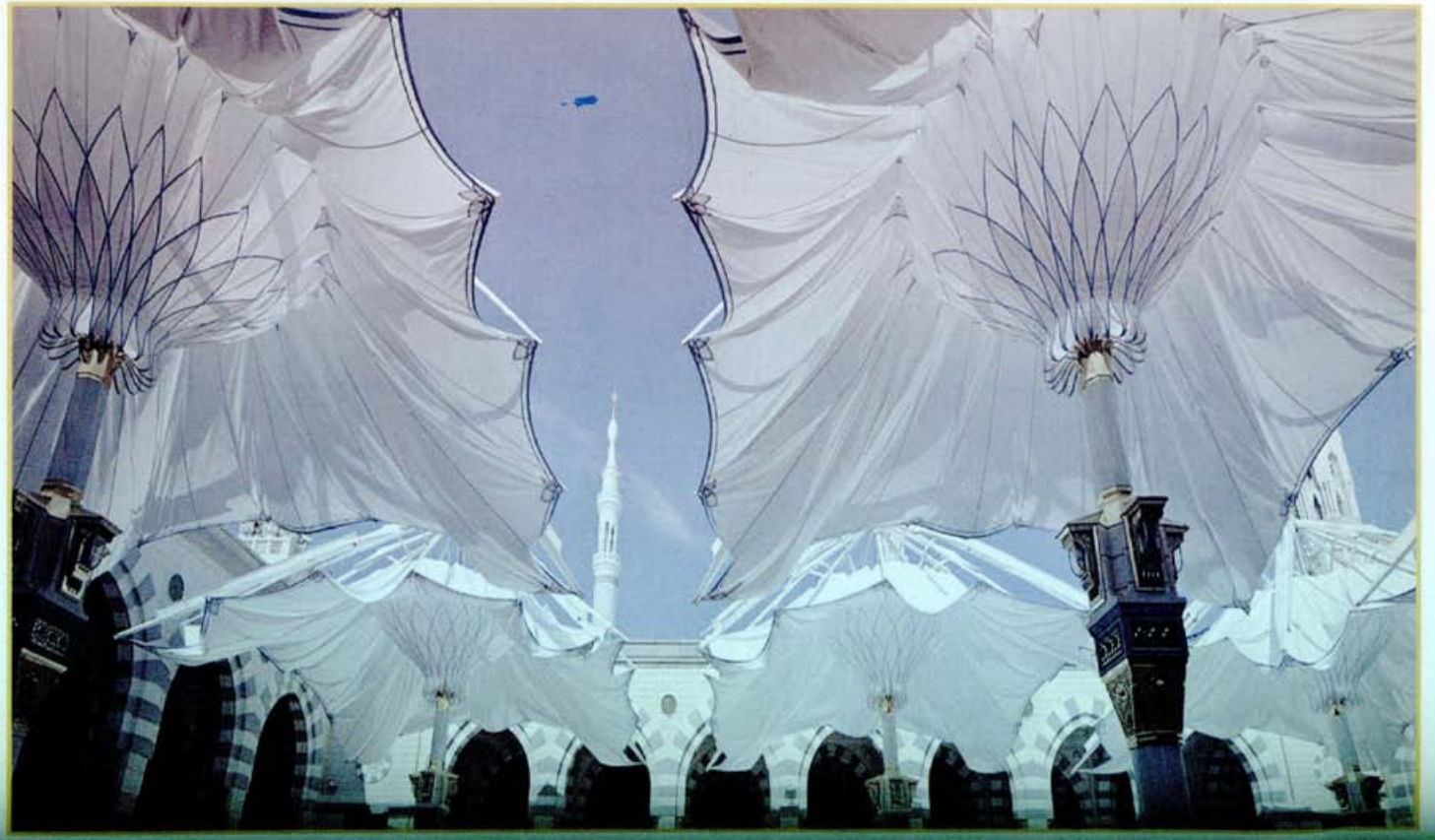

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 1

عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر اول 1 ہجری میں بمطابق 622ء

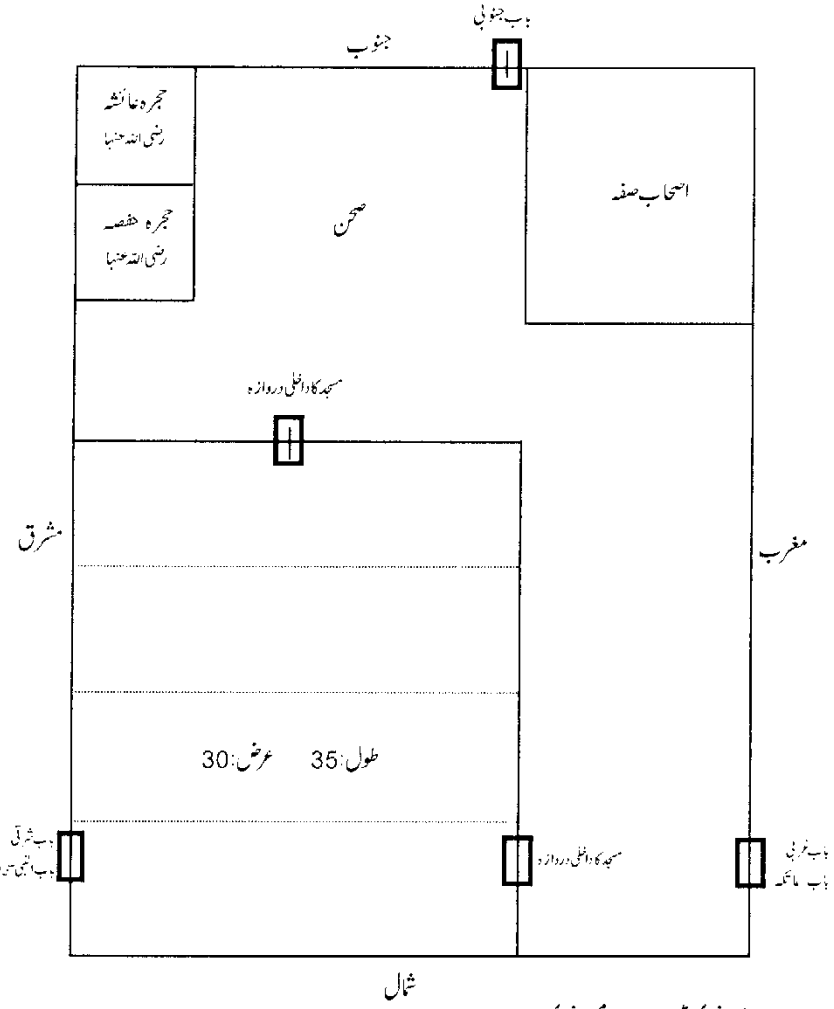

عہد نبوی میں مساحت مسجد نبوی

طول: 35 گز
عرض: 30 گز
اونچائی چھت: 2.5 گز
کھجور کے تنوں کے ستون: 18 عدد

قبلہ اور بیت المقدس (مسجد اقصیٰ)

مکہ مکرمہ سے ہجرت مدینہ طیبہ کے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس مسلمانوں کا کعبہ تھا لہذا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 2

عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر ثانی 7ھ ہجری میں بمطابق 628ء

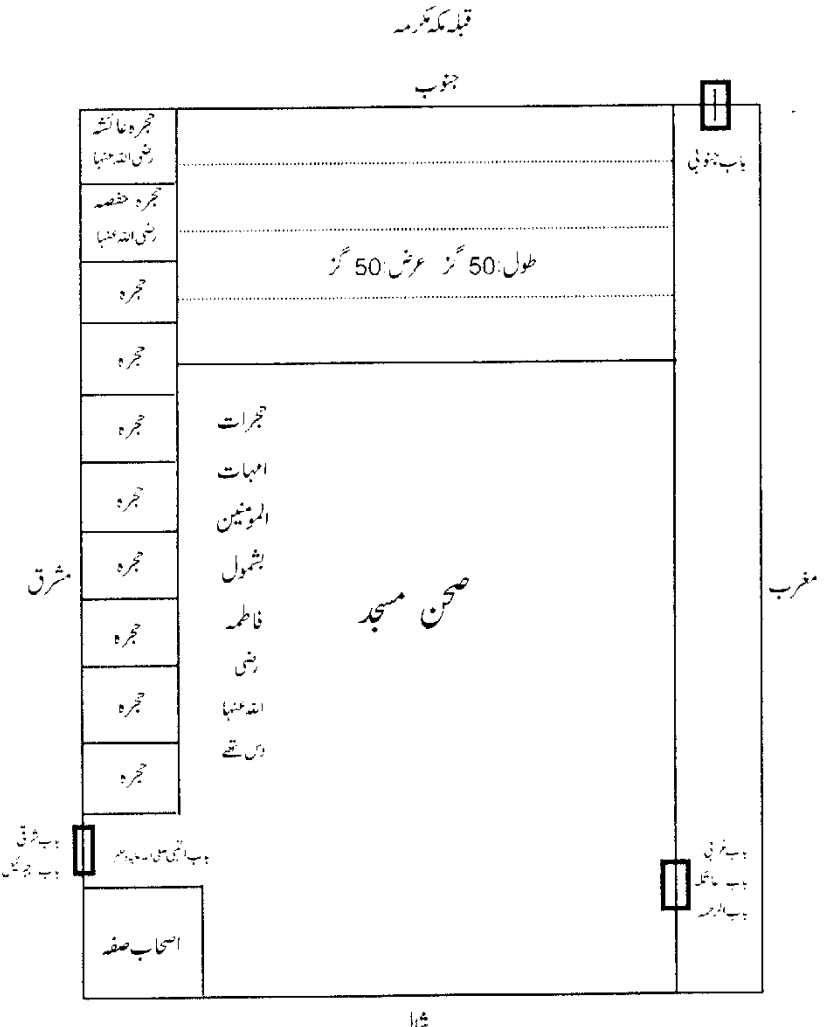

عہد نبوی میں مساحت مسجد نبوی

طول: 50 گز

عرض: 50 گز

اونچائی چھت: 3.5 گز

سولہ یا سترہ ماہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں قبلہ اول کی بجائے کعبۃ اللہ منشائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم رب کعبہ، کعبۃ اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 3

عہد فاروقی میں مسجد نبوی کی تعمیر 17 ہجری میں بمطابق 638ء

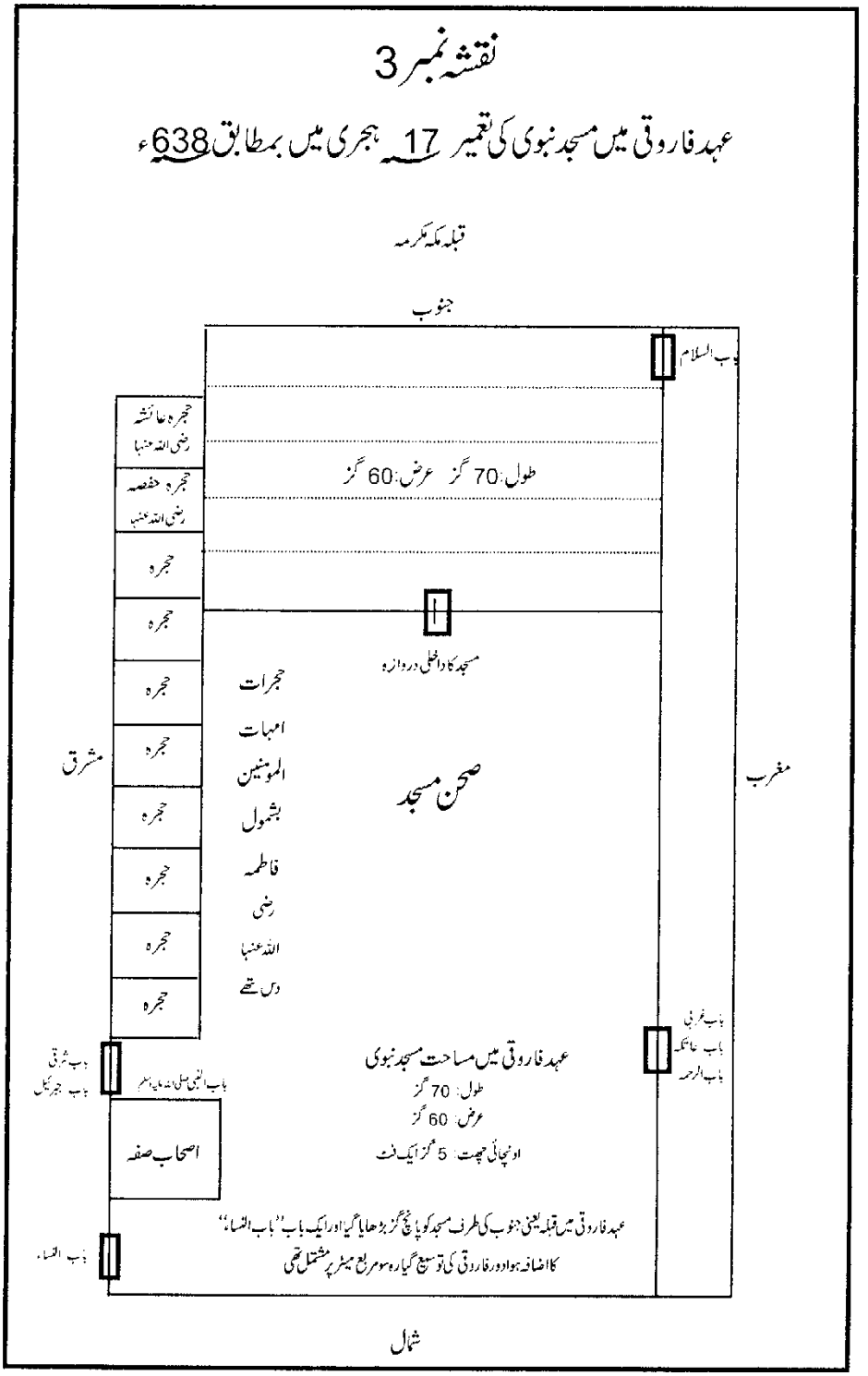

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 4

عہد عثمانی میں مسجد نبوی کی تعمیر 30-29 ہجری میں بمطابق 50-649ء

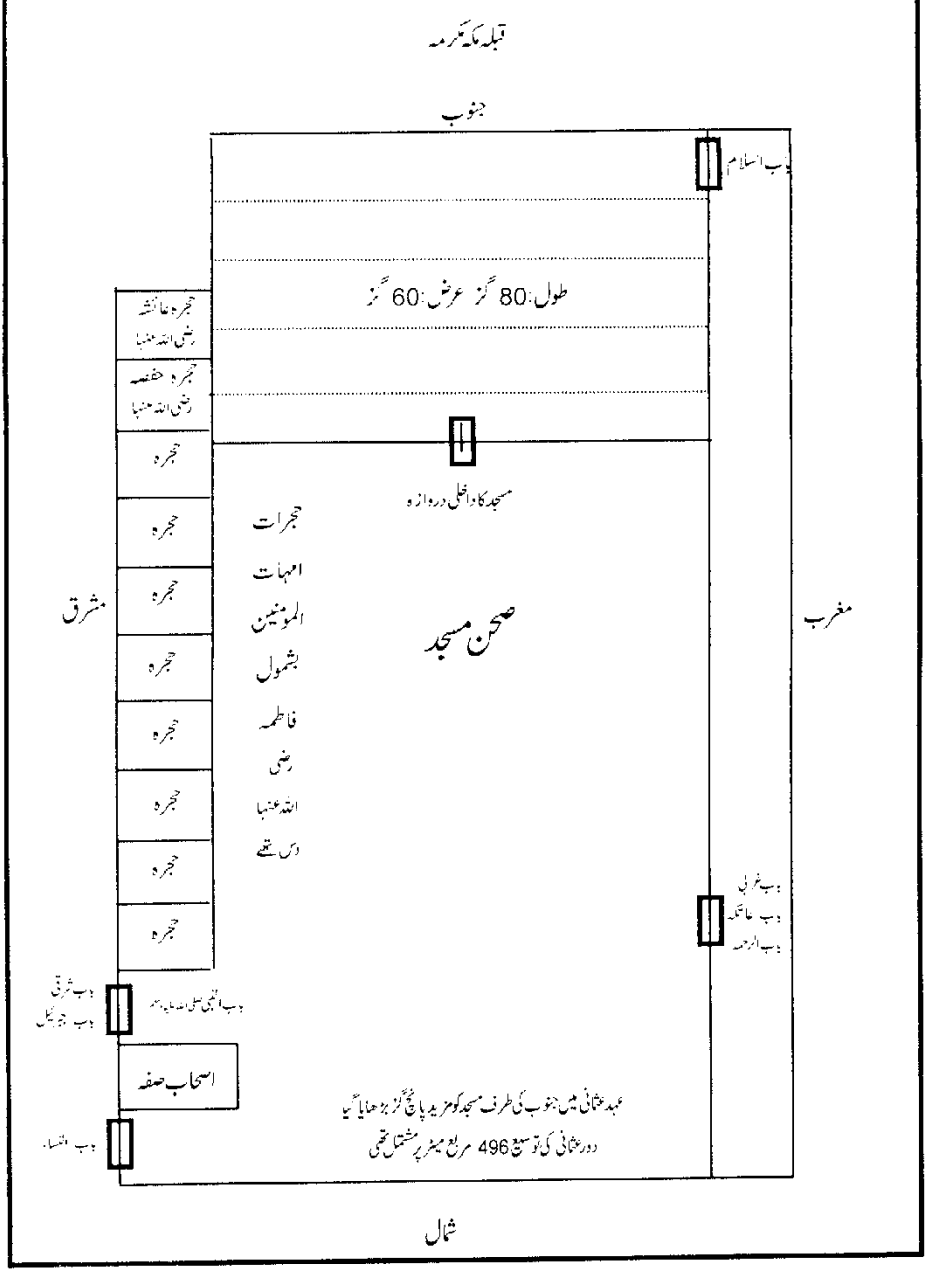

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 5

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر

88-91 ہجری بمطابق 707-10ء

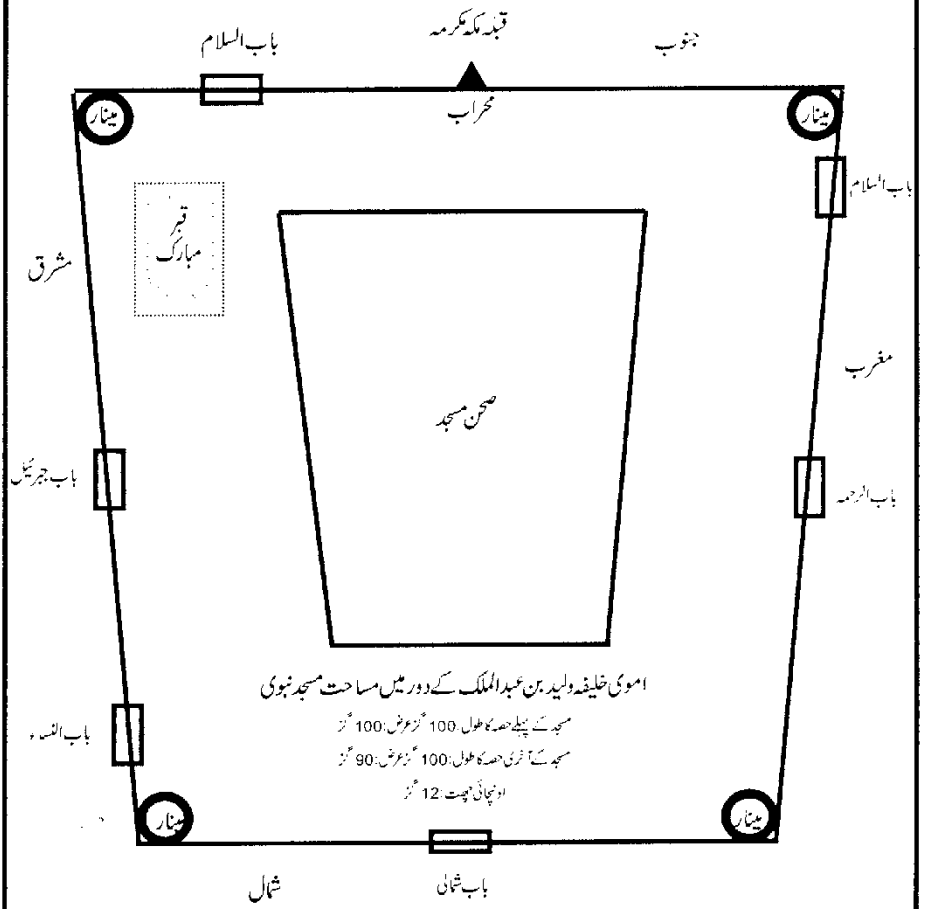

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں مساحت مسجد نبوی

مسجد کے پہلے حصہ کا طول 100 گز عرض 100 گز

مسجد کے آخری حصہ کا طول 100 گز عرض 90 گز

اونچائی چھت 12 گز

نوٹ: خلیفہ ولید کے حکم سے گورنر مدینہ عمر بن عبدالعزیز نے قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام حجرات کو مسجد نبوی میں شامل کر دیا نیز محراب اور مینار بھی پہلی دفعہ عمر بن عبدالعزیز نے بنوائے۔

ولید بن عبدالملک کی توسیع 2369 مربع میٹر پر مشتمل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 6

عباسی خلیفہ مہدی کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر 5-162 ہجری بمطابق 82-778ء

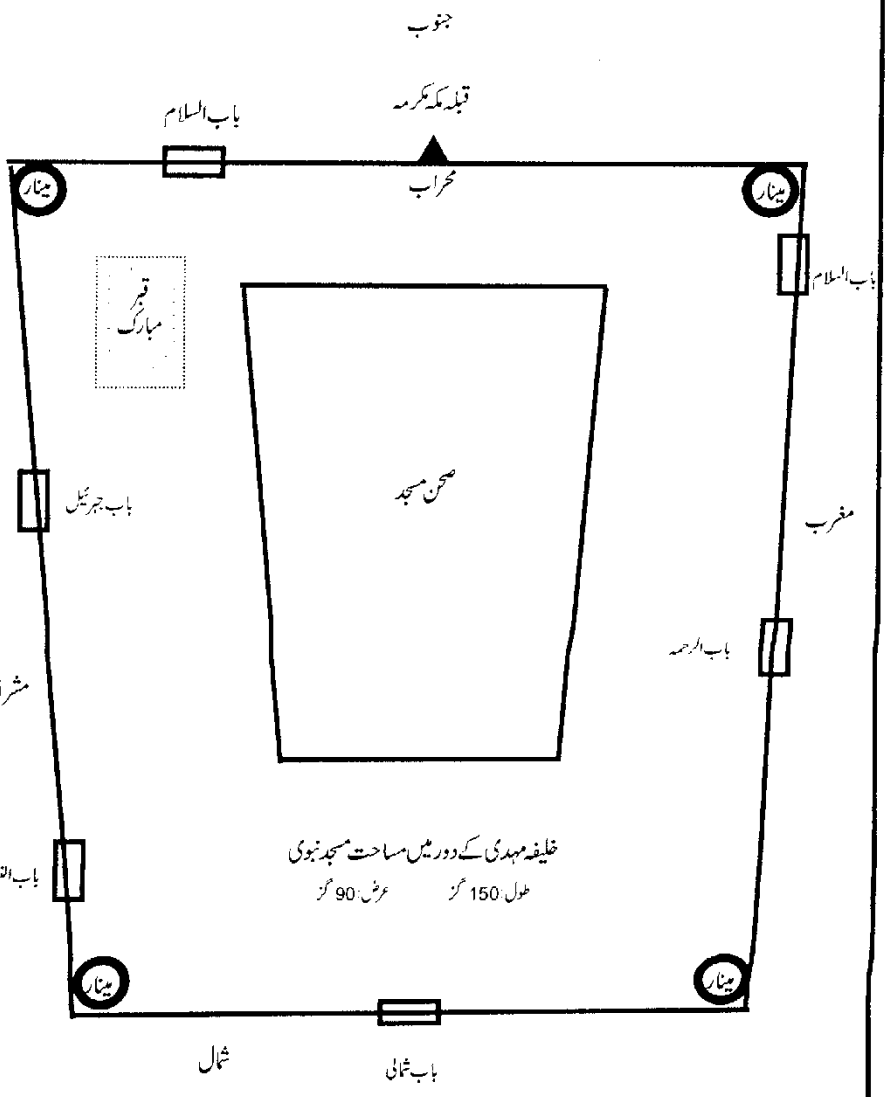

خلیفہ مہدی کے دور میں توسیع مسجد نبوی 2450 مربع میٹر پر محیط تھی۔ مہدی دور میں مسجد نبوی کو شمال کی طرف صرف پچاس گز توسیع دی گئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 7

شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن فیصل آل سعود کی تعمیر 1368 ہجری بمطابق 1949ء

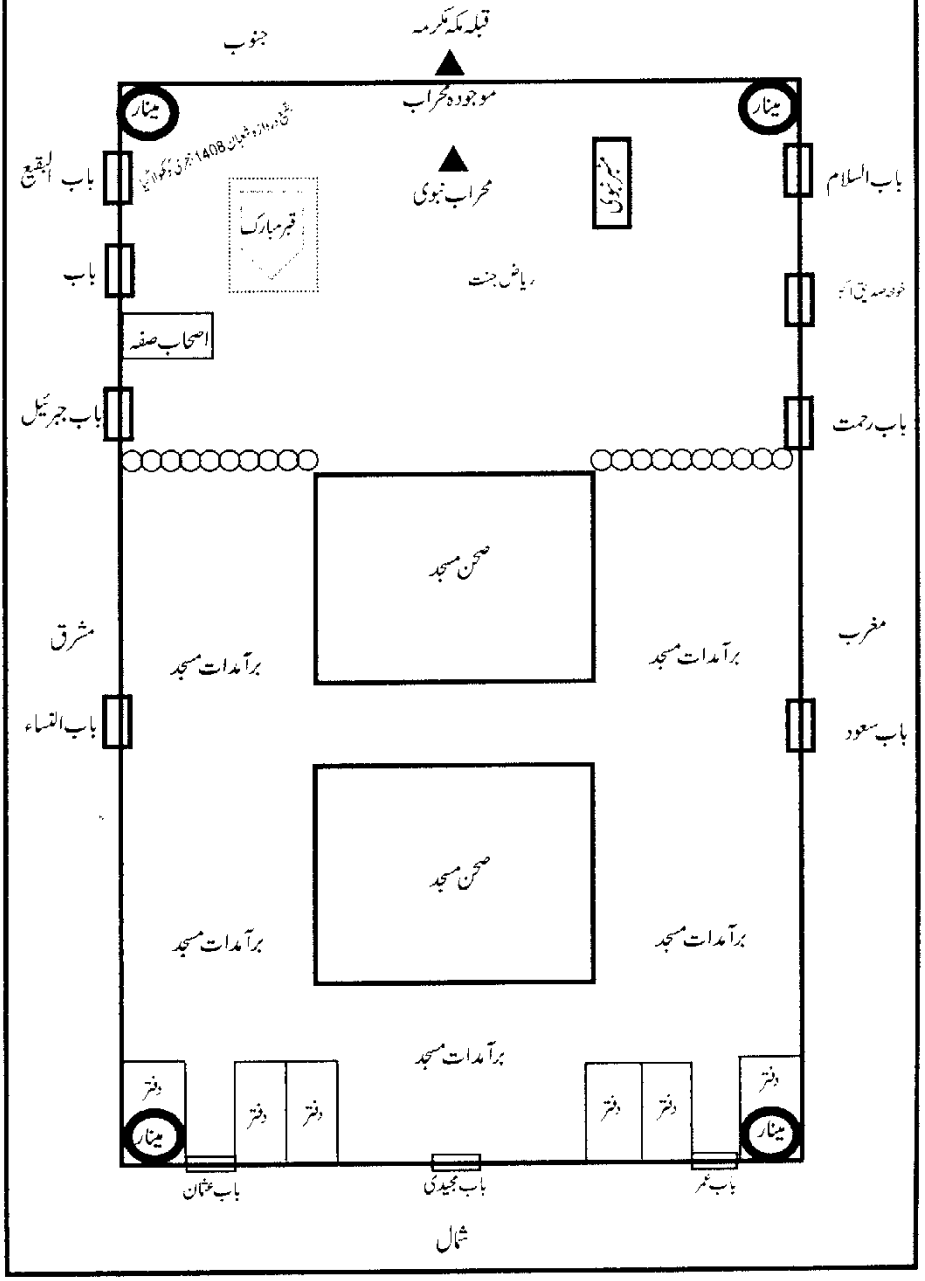

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر 8

شاہ فہد کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر کا منصوبہ 1405 ہجری مطابق 1984ء

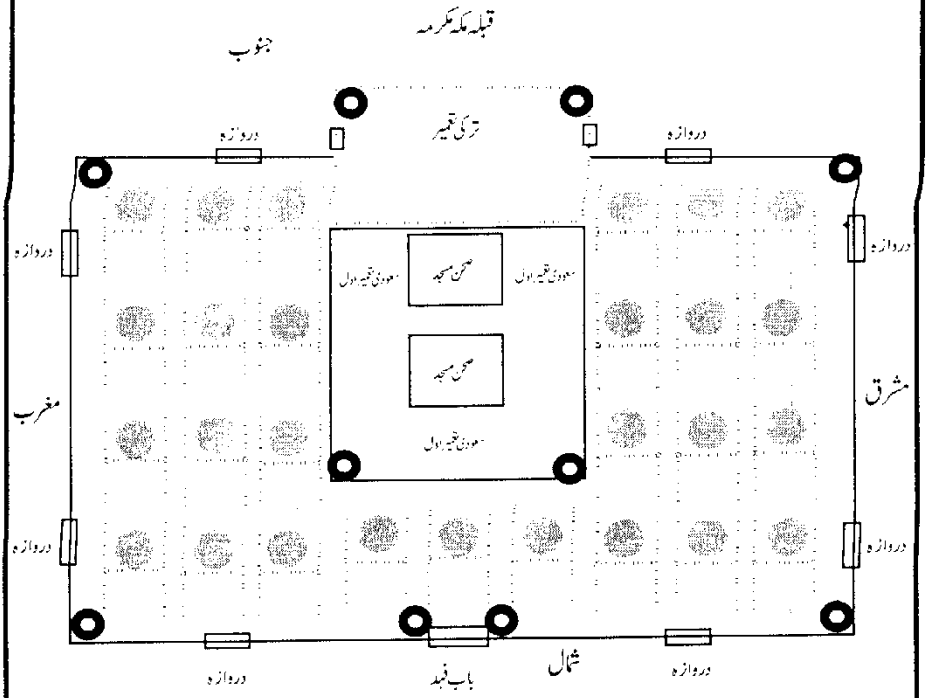

❁ توسیع کی اہم معلومات ❁

توسیع کا آغاز اور تکمیل: شاہ فہد نے توسیع کا سنگ بنیاد بروز جمعہ المبارک 9 صفر 1405 ہجری بمطابق 2 نومبر 1984ء کو رکھا جب کہ اس منصوبہ پر کام کا آغاز محرم 1406 ہجری بمطابق 1985ء شروع ہوا اور تکمیل 1414 ہجری بمطابق 1994ء میں ہوئی۔

یہ عمارت تہ خانہ، زمینی منزل، چھت اور جنوب شمال مغرب کی طرف سے وسیع صحنوں پر مشتمل ہے، چھ نئے میناروں کا اضافہ کیا گیا ہے، اور نو دروازوں کا اس توسیع کے بعد مسجد میں تقریباً سات (700000) لاکھ نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

چھت پر ستائیس (27) متحرک گنبد بنائے گئے ہیں اور یہ گنبد بجلی کی مدد سے حسب ضرورت حرکت کرتے ہیں ایک گنبد کا وزن اسی (80) ٹن ہے۔

صحنوں کے کچھ حصوں پر ٹھنڈا سنگ مرمر لگایا گیا ہے، اور روشنی کرنے کے لئے 151 ستون تیار کئے گئے ہیں جن پر بڑے بڑے گلوب لگائے گئے ہیں۔

2009ء سال کے آغاز میں شاہ عبداللہ نے مسجد نبوی کی توسیع کے منصوبہ کا آغاز کیا ہے جس کی تکمیل کے بعد تقریباً چودہ (1400000) لاکھ نمازی اس عظیم مسجد میں ایک وقت میں نماز ادا کر سکیں گے انشاء اللہ۔

: مینار : گنبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا اندرونی منظر

شاہ فہد کے دور میں مسجد نبوی کا اندرونی منظر جس میں چھت، اور ستون واضح دکھائی دے رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا اندرونی ہال دلکش ستونوں میں دکھائی دے رہا ہے

مسجد نبوی کے اندر برامدوں کا ایک دلکش منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے صحن میں لگی ہوئیں ہائیڈرولک چھتریاں کھلی ہوئی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے اندر دلکش فانوسوں کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی کے فضائل ❁

مسجد نبوی کے فضائل تو بے شمار ہیں مگر یہاں صرف بعض صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بعض فضائل پیش کیے جا رہے ہیں۔

❁ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، قَالَ: قَالَ: أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ، قَالَ: ((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ))(299).

ترجمہ: حمید الخراط روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدری گذرے اور میں نے ان سے کہا آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ میں داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امہات کے کسی گھر میں اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کے! وہ کون سی دو مسجدوں میں سے مسجد جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی تھی؟ کہا: آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا: ''وہ یہی تمہاری مسجد ہے، مدینہ کی مسجد''۔

اس حدیث مبارکہ سے مسجد نبوی کی فضیلت و مقام کا تعین خود آقائے مدنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت پر جب آپ نے قباء کے محلہ میں ورود مسعود فرمایا تو سب سے پہلے جس مسجد کا تقویٰ کی بنیاد پر سنگ بنیاد رکھا گیا وہ مسجد قباء تھی۔ مسجد قباء کی تعمیر اور اس کے فضائل کے موضوع میں یہ تمام واقعات آ چکے ہیں۔ یہاں پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مطلوب ہیں جب آپ مکہ سے سفر سرفرازی کے بعد قباء میں تشریف لائے اور مسجد قباء کی تعمیر کے بعد جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو مسجد نبوی کا سنگ بنیاد آپ [134] ہی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ بھلا جس مسجد کا سنگ بنیاد آقائے دو

(299)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، حديث: 1398، وجامع الترمذي، حديث: 3099، وسنن النسائي، حديث: 697، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10662، 10794، 10803، 11436، 11454.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں بنفس نفیس رکھیں کیا وہ تقویٰ کی بنیاد پر قائم نہ ہوگی۔ لہذا دونوں مقدس ومتبرک مساجد، مسجد قباء اور مسجد نبوی ہی فضائل وتقدس کی مرجع ہیں۔ ہر دو ہی کے اپنے اپنے مقام پر فضائل اور مراتب ہیں اور دونوں ہی کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے۔

چونکہ مسجد قباء کی فضیلت پہلے ثابت ہو چکی تھی۔ لہذا اس حدیث مذکورہ میں مسجد نبوی کی فضیلت بیان کرنا مطلوب تھی۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ))(300).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان میری اس مسجد میں آیا، اور اس کے آنے کا مقصد صرف خیر کی تعلیم دینا یا حاصل کرنا ہو، تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے، اور جس انسان کا اس مسجد میں آنے کا مقصد اس کے علاوہ ہو تو وہ ایسا ہے جو کسی دوسرے کو چیز کو دیکھتا ہے جو اس کی نہیں''۔

❁ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْإِيمَانَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَأْرِزَنَّ الْإِيمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا))(301).

ترجمہ: حضرت سعد بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کے بے شک ایمان کی ابتدا اجنبی ہوی اور واپسی بھی اجنبی ہوگی جیسے شروع ہوا تو جنت ہے ان اجنبی لوگوں کیلئے جب دوسرے لوگ مفسد ہو جائیں گے، اُس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں ابی القاسم کا نفس ہے ایمان ان دو شہروں کے درمیان (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) اس طرح لوٹے گا جس طرح سانپ اپنی بل کی طرف لوٹتا ہے''۔ [135]

---

(300)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، باب فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، حديث: 227، ومسند الإمام أحمد، حديث: 8396، 9138، 10433.

(301)- (اس حدیث کی سند اچھی ہے) مسند الإمام أحمد، حديث: 1607، ومسند سعد بن أبي وقاص، حديث: 92.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت ❁

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) (302).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا بہتر ہے ایک ہزار نماز سے سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) میں نماز پڑھنے سے''۔

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے سے متعلق یہ حدیث صحیح ترین وہ حدیث ہے جسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر حاشیہ میں مذکور کتب حدیث میں روایت کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کا ثواب مکہ مکرمہ یعنی بیت اللہ میں نماز ادا کرنے کے دوسرے نمبر پر ہے۔ سنن ترمذی نے ایک حسن حدیث روایت کی ہے ❶۔

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هَذَا)) (303).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مسجد نبوی میں نماز کی ادائیگی کی افضلیت وثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے جبکہ مسجد حرام میں نماز کی افضلیت وثواب میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) سے ایک سو گنا (یعنی ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے''۔

مسجد نبوی میں کون سی نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے...؟ [136]

---

(302)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، حديث: 1190 ، 1394، وصحيح مسلم، حديث: 1394 ، وجامع الترمذي، حديث: 325 ، وسنن النسائي، حديث: 694 ، 2899، وسنن ابن ماجة، حديث: 1404 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 414 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7212 ، 7367، 7432، 7676، 7681، 8785، 9680، 9701، 9762، 9905، 9926، 10097. صحیح بخاری کی حدیث میں لفظ ''خَيْرٌ'' اور صحیح مسلم میں لفظ ''أَفْضَلُ'' ہے باقی حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں... ان مذکورہ کتب میں بعض کے الفاظ، الفاظ بخاری اور بعض کے مفہوم ملتے جلتے ہیں، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 881.

❶- اس حدیث کی روایت جامع ترمذی میں موجود نہیں ہے، مسند احمد کے علاوہ یہ حدیث صحیح ابن حبان اور کچھ احادیث کی کتب میں مروی ہے دیکھئے (صحيح ابن حبان، حديث: 1620).

(303)- (اس حدیث کی سند صحیح ہے) مسند الإمام أحمد، حديث: 15685، مزید اس باب میں حضرت ابن عمر، وابو ہریرۃ، وابوسعید، وجابر، وجبیر بن مطعم، وعائشہ، وميمونہ رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں دیکھئے (مسند أحمد: 158/3 طبعة شعيب) مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (فتح الباري، حديث: 1190، وتحفة الأحوذي، حديث: 325).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ نفلی نماز کا نہیں۔

نیز فرض نماز اگر باجماعت ادا ہوگی تو صحیح احادیث کے مطابق اس نماز کا اجر وثواب ستائیس (27) گنا بڑھ جائے گا۔ یعنی مسجد نبوی میں فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے پر ستائیس ہزار نماز ادا کرنے کا اجر وثواب ملے گا۔ جب کہ بیت اللہ میں اس نماز کا جماعت کے ساتھ ستائیس لاکھ نماز کا اجر وثواب ملے گا۔

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً(304).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نماز با جماعت اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضلیت وثواب کا درجہ رکھتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ رسول محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

❁ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))(305).

ترجمہ: ''اپنے گھروں میں (نفلی) نماز پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ''۔ (کیونکہ قبروں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے)۔

❁ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا))(306)(یہ حدیث صحیح ہے)۔

---

(304)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ، حديث: 645، وصحيح مسلم، حديث: 650 ، وجامع الترمذي، حديث: 215 ، 837، وسنن النسائي، حديث: 837 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 789 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 264 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 4656 ، 5310، 5745، 5885، 6419، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 381

(305)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ، حديث: 432 ، 1187، وصحيح مسلم، حديث: 777 ، وسنن أبي داود، حديث: 1448 ، وجامع الترمذي، حديث: 451 ، وسنن النسائي، حديث: 1598، وسنن ابن ماجة، حديث 1377 :، ومسند الإمام أحمد، حديث: 4497، 4639، 6009، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 445.

(306)-صحيح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ، حديث: 778 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 1276 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13982 ، 13986.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز (فرض) پڑھے تو بعد میں اپنے گھر میں نوافل ادا کرے کیونکہ اللہ رب العالمین جو نماز یہ گھر ادا کرے گا اسمیں برکت ڈالے گا''۔

ان دونوں احادیث کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جو امام احمد نے روایت ❶ کی ہے۔

❁ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)).

ترجمہ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں افضل ہے''۔

ان مذکورہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ فرض نماز مساجد میں باجماعت ادا کرنا چاہیے سوائے کسی شرعی مجبوری کے۔ اور نوافل گھر میں ادا کرنا افضل ہیں۔ اگرچہ مساجد میں بھی نوافل ادا کئے جا سکتے ہیں۔ مسئلہ افضلیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ارشاد کا ہے۔

وہ بدقسمت جن کے پاس کوئی شرعی عذر نہیں اور وہ بھی نماز ادا نہیں کرتے۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ بدقسمت مسلمان جو بیت اللہ اور مسجد نبوی کی زیارت کیلئے دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں مگر بیت اللہ اور مسجد نبوی میں نماز باجماعت ادا کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ ایسے مسلمانوں کی بدقسمتی اور شومئی قسمت کی بدترین مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بدقسمتی سے محفوظ رکھے۔ آمین [138]

---

❶ یہ حدیث ان کتب میں مروی ہے: (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحیح البخاری، حدیث: 731، 6113، 7290، وصحیح مسلم، حدیث: 781 ، وسنن أبي داود، حدیث: 1044، 1447، وجامع الترمذي، حدیث: 450، وسنن النسائي، حدیث: 1599 ، وموطأ الإمام مالک، حدیث: 267 ، ومسند الإمام أحمد، حدیث: 21072، 21084، 21114، وسنن الدارمي، حدیث: 1366، واللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان، حدیث: 445.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا مسئلہ ❁

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں مسلسل جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا مسئلہ بہت مشہور ہے۔ اس کی حقیقت شرعاً کیا ہے؟ اس بات کو سمجھنے کیلئے اس موضوع سے متعلق ایک مشہور و معروف حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا تجزیہ ضروری ہے۔ وہ معروف حدیث جو چالیس نمازوں سے متعلق ہے، یہ ہے۔

❁ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ))(307).

ترجمہ: حضرت انس بن مالک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی میری مسجد میں چالیس نمازیں مسلسل پڑھے گا تو اس کیلئے جہنم سے بچاؤ، عذاب سے نجات اور نفاق سے بریت لکھ دی جاتی ہے''۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی نبیط بن عمرو مجہول ہے۔

''تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة'' تالیف امام ابن حجر عسقلانی جس میں ''رجال الائمہ الاربعہ'' یعنی چار معروف فقیہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے راویوں کی کتب کے تراجم ہیں، میں نبیط بن عمرو کے ترجمہ میں یہ لکھا ہے۔

---

(307)- مسند الإمام أحمد، حديث: 12173، وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن أنس إلا نبيط بن عمر تفرد به عبد الرحمن بن أبي الرجال(المعجم الأوسط للطبراني، حديث: 5444)، وقال الحافظ المنذري: رواه أحمد ورواته رواة الصحيح، والطبراني في الأوسط، وهو عند الترمذي بغير هذا اللفظ (الترغيب والترهيب: 130/2)، وقال الحافظ الهيثمي: قلت: روى الترمذي بعضه. رواه أحمد والطبراني في الأوسط ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، حديث: 5878)، وقال العلامة شعيب: إسناده ضعيف(مسند الإمام أحمد، حديث: 12583 طبعة شعيب) وقال الألباني: ضعيف (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 364، وقال: منكر(ضعيف الترغيب والترهيب، حديث: 755) اور علامہ الشیخ المحدث حماد الأنصاري نے اس حدیث کی تخریج کرنے کے بعد اس پر عمل کرنے کو درست قرار دیا ہے مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (رفع الاشتباه عن حديث "من صلى في مسجدي أربعين صلاة" مجلة صوت الجامعة، صفر 1395 الهجري).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیط بن عمرو عن انس وعنہ عبدالرحمان بن ابی الرجال ذکرہ ابن حبان فی الثقات (308).

ترجمہ : نبیط بن عمرو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ نبیط سے ابی الرجال روایت کرتا ہے ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ ثقہ ہے۔ محدثین ماہرین علوم حدیث کے نزدیک ابن حبان متساہل شمار ہوتا ہے۔[139] کیونکہ ابن حبان کا اصول ہی مجہولین کی توثیق اور تصدیق کرنا ہے۔ لہذا نبیط بن عمرو کے مجہول ہونے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

علامہ منذری کا الترغیب میں یہ قول کہ اس حدیث کے رواۃ صحیح ہیں۔ صائب نہیں کیونکہ نبیط بن عمرو اس سند حدیث میں مجہول ہے کیونکہ اسماء الرجال کی کتب متداولہ میں اس کا ترجمہ ہی موجود نہیں۔

علاوہ ازیں نبیط بن عمرو کی مذکورہ حدیث کے علاوہ پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی اور حدیث ہے ہی نہیں۔ اور یہ تفرد بھی اس کی مجہولیت پر مزید دلالت ہے۔ لہذا اس علمی اور فنی تجزیہ سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

محدث زماں شیخ محمد ناصر الدین البانی نے بھی اس حدیث پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔ اب جبکہ مسجد نبوی کی اس فضیلت میں اس ضعیف حدیث کے مقابل کوئی صحیح حدیث نہیں تو کیا فضائل اعمال کی خاطر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

❁ اصول عمل حدیث فنی لحاظ سے:

❁ سب سے پہلے ''صحیح'' حدیث پر اعتقادات، احکامات، عبادات، اور جملہ شرعی امور میں عمل کیا جاتا ہے۔

❁ اگر ''صحیح'' حدیث ذخیرہ احادیث میں موجود نہ ہو تو پھر حدیث ''حسن'' پر اعتقادات، احکامات، عبادات اور جملہ شرعی امور میں عمل کیا جائے گا۔

❁ اگر حدیث ''حسن'' موجود نہ ہو تو پھر حدیث ''ضعیف'' پر صرف فضائل اعمال کیلئے عمل کیا جاتا ہے۔ اعتقادات، عبادات، اور جملہ شرعی امور میں عمل نہیں کیا جا سکتا مگر حدیث ''صحیح'' یا ''حسن'' کی موجودگی میں ''ضعیف'' پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

❁ ضعیف حدیث پر فضیلت عمل کیلئے تین شروط:

(1)- ضعف شدید نہ ہو یعنی موضوع نہ ہو۔

(2)- ایسی حدیث ہو جس پر عمل کیا جاتا ہو یعنی کتاب اللہ کے اصولوں یا سنت صحیح کے خلاف نہ ہو۔

(3)- اس اعتقاد کے ساتھ عمل نہ کیا جائے کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے بلکہ احتیاط کے طور پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

❁ نوٹ: حلال وحرام کے مسائل میں ضعیف پر عمل نہیں کیا جاتا (309)۔

---

(308)- تعجیل المنفعۃ: صفحہ 420 ترجمہ نمبر 1100۔

(309)- یہ محدثین کی معتدل جماعت کی رائے ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ چالیس دن باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ❁

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی حدیث کی تحقیق وتجزیہ (Analysis) میں آپ نے پڑھا کہ مذکورہ حدیث ضعیف ہے۔اس کے مقابل عام اور صحیح احادیث جس میں چالیس نماز کی بجائے چالیس دن کی دوسو نمازوں کا ذکر ہے نیز اس میں کسی مسجد کی تخصیص نہیں بلکہ روئے زمین میں کسی ملک اور کسی بھی مسجد میں اگر یہ نمازیں باجماعت ادا کی جائیں تو اس کیلئے بشارت دی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

❁ ((مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ))(310).

ترجمہ: ''جوکوئی اللہ کیلئے چالیس دن نماز باجماعت تکبیر اولی کو پا کر پڑھے اس کیلئے دو بشارتیں لکھ دی جاتی ہیں۔ایک جہنم سے نجات دوسری نفاق سے نجات''۔ [141]

---

(310)-(یہ حدیث حسن درجہ کی ہے) جامع الترمذي، كِتَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى، حديث: 241 ، سند الحديث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ...قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ، عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا، وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثُ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ يُكْنَى أَبَا الْكَشُوثِيِّ وَيُقَالُ أَبُو عُمَيْرَةَ.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر رسول اللہ کی بہت قریب سے لی گئی ایک خوبصورت تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محراب نبوی، منبر نبوی اور ریاض الجنت

مسجد نبوی میں مقامِ موذن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی میں ریاض الجنت کا مقام، منبر رسول اللہ اور محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد نبوی کا اندرونی حصہ اور مشرق سے مغرب کی طرف کا ایک منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مسجد نبوی کی زیارت کیلئے سفر کی اجازت ❀

❀ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى)) (311).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تین مساجد مسجد حرام، مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد اقصیٰ کے سوا (ثواب اور تقرب الی اللہ کیلئے سفر کرنا جائز نہیں ہے)''۔

سفر خواہ پیدل ہو، گدھا، گھوڑا، اونٹ، سائیکل، موٹر سائیکل، کار، بس، ریل گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز خواہ کوئی بھی ذریعہ سفر ہو اس غرض سے کرنا کہ میں کسی مسجد میں ثواب کی نیت سے جا کر نماز پڑھوں گا۔ سوائے مسجد الحرام مکہ مکرمہ، مسجد نبوی مدینہ منورہ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع فرمایا۔ البتہ اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب، طالب علم، کاروبار اور تجارت کیلئے سفر اس میں شامل نہیں یا ایسی ہی نوعیت کے سفر وغیرہ۔ نماز کی نیت سے سفر ان تین مذکورہ مساجد ہی کیلئے مخصوص ہے کیونکہ ان مساجد کی عظمت وشان اور بلندی درجات اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ کیونکہ ان مساجد کی تاریخ و بنیاد جلیل القدر انبیاء سے متعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ بیت اللہ کی بنیاد ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے ہی بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام، مسجد نبوی کی بنیاد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد اقصیٰ کی بنیاد حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے جلیل القدر انبیاء کی یاد ہے۔

چونکہ ان انبیاء کی جلالت وعظمت اللہ تعالیٰ کو ان کے عمل و کردار کی پاکیزگی اتنی پسند ومحبوب ہوئی کہ ان کی بنائی گئی مساجد کے شرف وعظمت کو قیامت تک برقرار رکھنے کا بیڑا اٹھایا۔

اللہ اللہ کتنی بڑی شان ہے ان مساجد کی کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ایک لاکھ، مسجد نبوی میں ایک نماز کا ایک ہزار [142] اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنے کا پانچ سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

اسی لئے ہی ان مساجد کے تقرب اور ان میں عبادت خاص کر نماز کی ادائیگی کیلئے بے پناہ اجر کی بشارت دی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بشارت پر ہر مسلمان کو عمل کی توفیق دے۔ آمین [143]

---

(311)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، حديث: 1189 ، 586، 1197، 1864، 1996، وصحيح مسلم، حديث: 827، وسنن النسائي، حديث: 566 ، 567، وسنن ابن ماجة، حديث: 1249 ، 1410، 1721، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10639، 10955، 11017، 27644، 11198، 11232، 11284، 27948، 11489، وسنن الدارمي، حديث: 1753 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 882.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مسجد نبوی میں ریاض جنت ❀

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))(312).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ باغ جنت کا ایک ٹکڑا ہے''۔

اس باغ جنت کے مبارک ٹکڑا زمین پر نفلی نماز کا اجر وثواب مسجد نبوی کے دوسرے مقامات سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ خاص طور پر اگر ''تحیۃ المسجد'' مسجد کی نیت کی دو رکعت کیلئے آسانی سے جگہ مل جائے تو یہاں پر پڑھیں اگر رش ہو تو پھر جہاں کہیں جگہ ملے مسجد کی نیت کی دو رکعات پڑھ کر سکون سے بیٹھ جائیں۔ دوسرے نمازیوں کو پھلانگنا منع ہے۔

اور یہ بھی مناسب نہیں کہ ریاض جنت میں دھرنا مار کر بیٹھا جائے اور کسی دوسرے مسلمان بھائی کو دو رکعات نماز پڑھنے سے محروم کر دیا جائے۔ یہ حکم صرف نفلی نماز کا ہے۔ فرض نماز کی اولیت وفضیلت مرد کیلئے پہلی صف میں امام کے دائیں طرف سے قریب اور پھر دوسری صف میں شامل ہونے کی ہے۔

پہلی اور دوسری صف میں فرض نماز کی بہت فضیلتیں ہیں۔ جن میں ایک یہ بھی ہے کہ ان دو صفوں کے نمازیوں کیلئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک صحیح حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کہ اگر نمازیوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ پہلی صفوں کا کتنا اجر ہے تو لوگ قرعہ اندازی کر کے پہلی صفوں میں نماز باجماعت کی سعادت حاصل کریں''[1]۔

لہذا ان ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہر مسلمان عمل کر کے ماجور ہو سکتا ہے۔ [144]

---

(312)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضل الصلاة في مكة والمدينة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، حديث: 1195، وصحيح مسلم، حديث: 1390، وسنن النسائي، حديث: 695، وموطأ الإمام مالك، حديث: 416، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15998، 16018، 16026، جبکہ یہ حدیث متواتر ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (لقط اللآلئ المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 70)، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 878.

[1]- اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 251.

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ منبر نبوی اور حوض کوثر ❁

نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے متبرک منبر اور حوض کوثر کے متعلق یہ فرمان ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي)) (313).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ باغ جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میرا یہ منبر حوض کوثر کے اوپر ہے''۔

حوض کوثر وہ ایک عظیم حوض ہے جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو یوم حشر میں پانی پلانے کیلئے عطا کیا گیا ہے۔ یہ وہی حوض کوثر ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے انتظار میں تشریف فرما ہوں گے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مسک سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس پر آسمان میں ستاروں کی مانند کٹورے رکھے ہوں گے جو اس کا ایک دفعہ پانی پی لے گا پھر اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ مگر وہ بد بخت اس حوض کوثر کے نایاب اور بے مثال پانی سے محروم کر دیئے جائیں گے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر لیں۔

اس حوض کوثر کی وسعت مدینہ منورہ اور صنعاء ❶ کے درمیانی فاصلہ تک ہوگی (314).

یہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو ایمان بالغیب سے متعلق ہیں جن پر ہر مسلمان کو ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔ نیز حوض کوثر اور نہر کوثر میں فرق ہے۔

حوض کوثر: یہ وہ وسیع تر حوض ہے جس سے ساقی کوثر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب امتیوں کو بذات خود جام کوثر پلائیں گے۔

نہر کوثر: وہ نہر جو نایاب موتیوں پر بہہ رہی ہے جس کا پانی لذیذ و پاکیزہ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو جنت کی نہر ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے۔ اس نہر جنت ہی سے حوض کوثر کا پانی ملتا ہے۔

---

(313)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ فِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، بَابُ فَضْلِ ما بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ، حديث 1196 ؛ 1888، 6588، 7335، وصحيح مسلم، حديث: 523 ، 1391، وجامع الترمذي، حديث: 3915 ، 3916، وموطأ الإمام مالك، حديث: 415 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 7182 ، 8668، 8908، 8961، 9078، 9358، 9679، 10456، 10516، 10525، جبکہ یہ حدیث متواتر ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (لقط اللآلئ المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 70). اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 879.

❶ - یمن کا معروف شہر ہے۔

(314)- یہ ان احادیث کا ملخص ہے جو صحيح البخاري، كتاب الرقاق، بَابُ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ میں مروی ہے۔ فتح الباری: 463/11 سے 466 صفحہ تک مروی احادیث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ منبر نبوی عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لکڑی کا تھا ❁

صحیح البخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔

❁ حديث سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ... قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدْ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ؟ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ -امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ -مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَي فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي))(315).

ترجمہ: (حدیث سہل بن ساعدی) ابوحازم بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے جو آپس میں اس بات پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مسجد نبوی کا منبر کس لکڑی سے بنا ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے یہ بات حضرت سہل بن ساعدی سے دریافت کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ کس لکڑی سے بنا اور اسے کس نے بنایا۔ جس دن یہ رکھا گیا تھا اور جب پہلی مرتبہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔ منبر کے بننے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت سہل بن ساعدی کہتے ہیں کہ ''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیہ کو پیغام بھجوایا کہ میرے لئے اپنے غلام بڑھئی سے لکڑی کا ایک منبر بنوا کر بھجوا دو جس پر میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت بیٹھ جایا کروں۔ (سہل بن ساعدی نے صحابیہ کا نام بتلایا مگر راوی کو یہ نام بھول گیا) چنانچہ اس صحابیہ نے دربار رسالت کے اس پیغام پر عمل

(315)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، حديث: 917، 377، 448، 2094، 2569، وصحيح مسلم، حديث: 544، وسنن أبي داود، حديث: 1080، وسنن النسائي، حديث: 539، وسنن ابن ماجة، حديث: 1416، ومسند الإمام أحمد، حديث: 22294، 22347، 22364، وسنن الدارمي، حديث: 1258، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 316.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے [146] لکڑی کا ایک منبر بنوا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ منبر عوالی مدینہ کے جنگل سے جو شام کی جانب ہے، جھاؤ کی لکڑی حاصل کر کے بنایا گیا۔ چنانچہ اس منبر کو موجودہ منبر کی جگہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رکھ دیا گیا(316)۔

اس کے بعد صحابی موصوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہی اور پھر اس پر اس طرح نماز پڑھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر الٹے پاؤں نیچے اترے اور سجدہ کیا پھر دوبارہ منبر پر تشریف لے گئے بعد ازاں نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے لوگو میں نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے تا کہ تم میری اطاعت و پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو''۔

❁ یہ منبر تین سیڑھی کا تھا۔ خلافت راشدہ میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یہ منبر تین درجوں تک رہا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں منبر میں تین درجوں کا مزید اضافہ کیا گیا جس کی تجدید خلفاء بنی عباس حسب ضرورت وقتاً فوقتاً کرتے رہے۔

❁ 654 ہجری میں جب مسجد نبوی کو آگ لگی تو یہ منبر بھی جل گیا۔ چنانچہ ملک یمن مظفر نے صندل کی لکڑی سے بنوا کر ایک منبر مسجد نبوی کیلئے بھجوایا جسے منبر کے سابقہ مقام پر رکھ دیا گیا۔ نیز ملک مظفر کا یہ منبر دس سال تک محفوظ رہا۔

❁ 664 ہجری کو ملک ظاہر بیبرس بندقداری نے مسجد نبوی کیلئے منبر بنوا کر بھجوایا جسے ملک یمن کے منبر کی بجائے رکھا گیا یہ منبر 797 ہجری تک باقی رہا۔

❁ 797 ہجری کا شاہ ظاہر برقوق نے مسجد نبوی کیلئے منبر بھجوایا جسے ملک ظاہر بیبرس کے منبر کی جگہ رکھا گیا۔

❁ 820 ہجری میں موید شیخ نے منبر نبوی بنوا کر رکھوایا اور پہلے منبر کو اٹھوا دیا گیا۔

❁ 886 ہجری میں جب مسجد نبوی میں دوسری مرتبہ آگ لگی تو مسجد کے ساتھ یہ منبر بھی جل گیا جس پر اہل مدینہ منورہ نے پختہ منبر بنوا دیا۔

❁ 888 ہجری میں شاہ اشرف قیتبائی نے سنگ مرمر کا منبر اہل مدینہ کے منبر کو مسمار کر کے بنوایا۔

❁ 998 ہجری میں سلطان مراد عثمانی نے سنگ مرمر سے ایک خوبصورت اور عمدہ منبر بنوا کر بھجوایا جو اشرف قیتبائی کے منبر کی جگہ مسجد نبوی میں آج تک موجود ہے۔ نیز اشرف قیتبائی کا منبر مسجد قباء میں منتقل کر دیا گیا جو مسجد قباء کی نئی تعمیر میں مسمار کر دیا گیا تھا۔ ان تاریخی آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ منبر جس کے اب بارہ درجے ہیں منبر نبوی کے اصل مقام پر ہی بنایا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

---

(316)- صحیح مسلم میں حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایت کیا ہے کہ'' فَعمِلَ لَهُ هَذَا الدَّرَجَات الثَّلاث'' کہ اس منبر کے تین درجے تھے''۔ (بحوالہ فتح الباری 399/2) نیز ستون حنانہ کے عنوان سے ابن ماجہ کی ''حسن حدیث'' بھی اس سلسلہ میں درج کر دی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ستون حنانہ❁

یہ کھجور کے تنے کا وہ ستون تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے وقت ٹیک لگایا کرتے جب ایک صحابیہ نے تین درجے کا لکڑی کا ایک منبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستون حنانہ کی بجائے منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو یہ کھجور کا تنا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کی وجہ سے رونے لگا اور اس ستون کا نام ستون حنانہ یعنی رونے والا ستون موسوم ہوگیا۔ کیونکہ احادیث میں "فَحَنَّ الْجِذْعُ" رونے والا ستون آیا ہے۔ جذع تنا کو کہتے ہیں اور یہ جذع کھجور کا ایک تنا تھا۔ اس سلسلہ میں بعض صحیح احادیث یہ ہیں۔

❁ حديث يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ((كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّىٰ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ)) (317).

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے ابن انس نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ [148] سے سنا انہوں نے بیان کیا: "کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنا پر ٹیک لگا کر قیام فرماتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے منبر بنوا دیا گیا تو ہم نے سنا کہ یہ تنا ایسے رونے لگا جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی روتی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اس ستون پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو وہ رونے سے خاموش ہوگیا"۔

❁ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ: ((فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) (318).

---

(317)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، حديث: 918 ، 449، 2095، 3584، 3585، وسنن ابن ماجة، حديث: 1417 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13705 ، 13729، 13794، 13870، 14059، وسنن الدارمي، حديث: 33 ، 1562. یہ حدیث متواتر ہے، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (لقط اللآلئ المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 4).

(318)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ، حديث1415 :، وجامع الترمذي، حديث: 3627 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 2396 ، 12950، وسنن الدارمي، حديث: 39، "یہ حدیث متواتر ہے" مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (لقط اللآلئ المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 4).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے وقت کھجور کے ایک تنہ کا سہارا لیا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے منبر بنوادیا گیا تو آپ منبر کی طرف گئے تو یہ تنہ رونے لگا پھر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی مامتا کی طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تو وہ خاموش ہوگیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا''۔

❁ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى أُصُلِ شَجَرَةٍ أَوْ قَالَ: إِلَى جِذْعٍ، ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا، قَالَ: فَحَنَّ الْجِذْعُ، قَالَ جَابِرٌ: حَتَّىٰ سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّىٰ أَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ(319).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت یا تنا پر ٹیک لگا کر قیام فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کیلئے منبر بنوادیا گیا تو وہ بیان کرتے ہیں یہ جذع تنہ رونے لگا حتی کہ مسجد میں موجود لوگوں نے بھی رونے کی یہ آواز سنی۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ مبارک سے اس کو چھوا پس وہ خاموش ہوگیا۔ بعض صحابہ کرام کہتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تو یہ ستون قیامت تک روتے رہتا۔ [149]

❁ستون حنانہ دفن نہیں کیا گیا تھا:

صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ ستون حنانہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور تعمیر مسجد نبوی کے موقعہ پر اکھاڑ دیا گیا تھا۔ جسے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا تھا اور یہ ستون حنانہ اس وقت تک ان کے پاس رہا جب تک اسے دیمک نے کھا نہ لیا تھا۔ یہ بات کہ ستون حنانہ کو مسجد نبوی میں منبر کے شرقی جانب یا کسی اور مقام میں دفن کیا گیا تھا، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کی تفصیل اس حدیث میں موجود ہے۔

❁ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّىٰ يَرَاكَ النَّاسُ

(319)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ، حديث 1417 ؛ وصحيح البخاري، حديث: 918 ، 2095، 3584، 3585، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13705، 13729، 13794، 13870، 14059، وسنن الدارمي، حديث: 1562 ''یہ حدیث متواتر ہے'' مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (لقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 4).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ:((نَعَم))، فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ، فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، وَضَعُوهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمِنْبَرِ، مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ، فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ، فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ، أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ، فَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ، وَعَادَ رُفَاتًا(320).

ترجمہ: طفیل اپنے والد ماجد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون کے قریب نماز ادا کیا کرتے جب کہ ابھی مسجد گھاس پھونس کی یعنی خیمہ نما ہوتی تھی۔ نیز آپ خطبہ کے وقت اس ستون پر سہارا لے کر خطاب فرماتے۔ ایک روز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ کیلئے کوئی ایسی چیز نہ بنائی جائے جس پر آپ کھڑے ہو کر قیام فرما کر خطبہ جمعہ فرمائیں تا کہ لوگ آپ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ کو سن بھی سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے بناؤ۔ پس آپ کیلئے تین درجوں کا ایک منبر بنایا گیا۔ پھر اس منبر کو اس کے اپنے مقام پر رکھ دیا گیا۔ راوی کہتا ہے کہ جہاں پر اب [151] منبر ہے (یعنی اس راوی کے عہد میں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ وعزم فرمایا کہ منبر پر قیام کیا جائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ارادہ سے ستون کے پاس سے گزر گئے جس پر سہارا لے کر آپ خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جونہی آپ اس ستون کے پاس سے گزرے تو وہ بے بس ہو کر رونے لگا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رونے کی آواز سنی تو آپ منبر سے اترے اور اس پر دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہو گیا پھر آپ منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور جب نماز پڑھی تو اس ستون کے قریب نماز پڑھی۔ پھر جب مسجد نبوی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں توسیع تعمیر کیلئے مسمار کیا گیا تو اسے اکھاڑ دیا گیا۔ تب یہ ستون حنانہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے کر اپنے گھر میں رکھ لیا حتیٰ کہ اس وقت تک ان کے پاس رہا جب تک کہ اسے بوسیدگی، مٹی اور دیمک نے کھا نہ لیا تھا۔

---

(320)-(یہ حدیث حسن ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ، حديث: 1414 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 20741 ، 20745، وسنن الدارمي، حديث: 36.

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ منبر نبوی کے پاس جھوٹی قسم کھانے کی وعید ❁

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں اپنے منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھانے والوں کو عذاب جہنم کی وعید و سزا سنائی ہے۔

❁ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ بِيَمِينِ آثِمَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ؛ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ))(321).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو کوئی شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے خواہ اس نے یہ قسم ترمسواک پر اٹھائی ہو''۔

❁ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينِ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ، إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ -أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ))(322).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو کوئی شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے خواہ وہ قسم ترمسواک پر کھائی ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے یا اس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

❁ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَحْلِفُ عِنْدَ هَذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا أَمَةٌ عَلَى يَمِينِ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ رَطْبٍ؛ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)) (323).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو کوئی غلام یا لونڈی میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائے خواہ وہ قسم ترمسواک پر ہو تو اس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

---

(321)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَاب الْأَحْكَامِ، بَابُ الْيَمِينِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ، حديث: 2325، وسنن أبي داود، حديث: 3246 ، وموطأ الإمام مالك، حديث: 1214 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 14296، 14606.

(322)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْيَمِينِ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ، حديث: 3246 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 2325 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 14296 ، 14606.

(323)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَاب الْأَحْكَامِ، بَابُ الْيَمِينِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ، حديث: 2326 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10333.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر نبوی شریف کی یہ فضیلت وشان اس لئے ہے کہ اس منبر کے نیچے حوض کوثر ہے جس سے ساقی کوثر اپنی امت کو جام کوثر پلائیں گے۔ نیز منبر نبوی شریف کے عظم وشرف اور بلندی مرتبہ کی احادیث منبر نبوی شریف کے موضوع میں مطالعہ کر چکے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک مزید عظیم الشان حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر کے اس موضوع کو سمیٹتا ہوں۔

❀ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ ...)(324).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا منبر گلستان جنت میں سے ایک گلستان ہے یعنی باغ''۔ [153]

(324)-(اس حدیث کی سند صحیح ہے) مسند الإمام أحمد، حديث: 9078.

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁مسجد نبوی کے مشہور ستون❁

یوں تو مسجد نبوی کی زمین مبارک کا انچ انچ ہی مقدس ومتبرک ہے۔مگر بعض مقامات زیادہ افضل ہیں۔مثلاً ریاض جنت،منبر نبوی،مصلی نبوی اور بعض ستون مصلی نبوی، ریاض جنت سے متعلق آپ معلومات پڑھ چکے ہیں۔ یہاں پر مسجد نبوی کے مشہور مقامات کی نشاندہی کرنے والے ستونوں سے متعلق معلومات پیش کی جارہی ہیں۔خصوصاً وہ ستون جو ریاض جنت میں موجود ہیں۔

❁ستون مخلق:

ستون کو عربی میں اسطوانہ کہتے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون کی طرف اکثر نماز پڑھا کرتے تھے۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

❁ حديث سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عن يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا (325).

ترجمہ: یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی میں آتا تھا تو وہ ستون کے قریب نماز پڑھتے جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے ان سے ایک مرتبہ پوچھا یا ابا مسلم (یہ حضرت سلمہ بن اکوع کی کنیت تھی) کہ آپ اس ستون کے پاس اکثر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے دیکھا تھا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی ''صحیح البخاری'' کی معروف ''شرح فتح الباری'' میں اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ ستون تھا جس کے قریب قرآن کریم رکھنے کیلئے خاص جگہ مقرر تھی۔

---

(325)- (یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة إلى الأسطوانة . حديث: 502، وصحيح مسلم، حديث: 509، وسنن ابن ماجة، حديث: 1430، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16081 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 287.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اس ستون کو اسطوانہ المھاجرین (ستون مہاجرین) کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا تھا۔ کیونکہ یہاں پر مہاجرین بیٹھا کرتے تھے۔ نیز صاحب فتح الباری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ "لَوْ عَرَفَهَا النَّاسُ لَاضْطَرَبُوا عَلَيْهَا بِالسِّهَامِ" وَأَنَّهَا أَسَرَّتْهَا إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ عِنْدَهَا. [154] ''کہ اگر اس مقام کی فضیلت لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کے ذریعہ اس مقام میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اس ستون کے بارے میں بتایا تھا تو وہ اس جگہ اکثر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں نماز سے مراد نفل نماز ہے۔

علامہ ابن حجر رقمطراز ہیں کہ: ''تاریخ مدینہ ابن نجار'' کے مطابق قریشی مہاجرین اس مقام کے قریب جمع ہوا کرتے تھے۔ جس ستون کا ذکر مذکورہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ یہ ستون مخلّق ہے جو کہ موجودہ محراب نبوی جو کہ ریاض جنت میں حجرہ نبوی اور منبر کے تقریباً درمیان میں واقع ہے اور محراب نبوی کے پیچھے ملحق ہے جس پر "هذه الأسطوانة المخلقة" بیضوی سبز دائرہ میں سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے۔ اس کتاب میں ''مسجد نبوی میں محراب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں بھی اسکی تفصیل آ چکی ہے۔ [155]

نیز اس ستون کے ستونِ مخلق بھی کہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس کے قریب "تحية المسجد" اور دیگر دو رکعات نفل نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس نیت سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر کی سنت مطہرہ ہے۔ یہ ستون ریاض جنت میں کعبہ کی طرف سے ریاض جنت کی حد بندی کرتا ہے۔

❁ ستون عائشہ صدیقہ:

یہ ستون مشرق سے منبر نبوی مغرب میں حجرہ نبوی شریف جنوب سے حضرت عثمان ذوالنورین کی توسیع شدہ مسجد کے ستون شمال سے ریاض جنت کی حد بندی کرنے والے ستون چاروں اطراف سے تیسرا اور درمیانہ ستون ہے۔ اس ستون کو ''ستون قرعہ'' بھی کہتے ہیں۔ قرعہ عربی میں قرعہ اندازی اور عمدہ یا اعلیٰ مقام میں استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ستون ان چاروں مقامات کے بالکل عین درمیان میں ہے لہذا اس ستون کیلئے وسط کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے مگر یہ ستون ''اسطوانہ عائشہ'' ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام سے معروف ہے اور اس پر بیضوی سبز دائرہ میں سنہری حروف میں سنہری دائرہ کے اندر ''اسطوانہ عائشہ'' لکھا ہوا ہے۔ اس ستون کے متعلق تاریخی روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحویل قبلہ کے حکم کے بعد جب بیت المقدس یعنی قبلہ اول کی بجائے بیت اللہ الحرام کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی تو ''اسطوانہ عائشہ'' کے قریب نو دن تک امامت کرواتے رہے اور بعد میں موجودہ محراب نبوی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسطوانة المخلقة''(ستون مخلقہ) کے ساتھ ملحق ہے، کو جائے مصلی بنایا۔

واللہ اعلم بالصواب ستون عائشہ کی فضیلت سے متعلق ایک معروف حدیث جو اس باب میں مشہور ہے وہ یہ ہے۔

❁ عن عائشة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إن في المسجد لبقعة قبل هذه الأسطوانة، لو يعلم الناس ما صلوا فيها إلا أن يطير لهم فيها قرعة))، وعندها جماعة من أصحابه، وأبناء المهاجرين، فقالوا: يا أم المؤمنين، وأين هي؟ فاستعجمت عليهم، فمكثوا عندها ساعة، ثم خرجوا، وثبت عبد الله بن الزبير. فقالوا: إنها ستخبره بذلك المكان، فأرمقوه في المسجد حتى ينظروا حيث يصلي، فخرج بعد ساعة، فصلى عند الأسطوانة التي صلى إليها ابنه عامر بن عبد الله بن الزبير، وقيل لها: أسطوانة القرعة.

قال عتيق: وهي الأسطوانة التي واسطة بين القبر والمنبر، عن يمينها إلى المنبر أسطوانتين، وبينها وبين المنبر أسطوانتين، وبينها وبين الرحبة أسطوانتين، وهي واسطة بين ذلك، [156]وهي تسمى: أسطوانة القرعة(326). [157]، [158]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد نبوی میں اس ستون کے پاس ایسی جگہ ہے، اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے سے انہیں بلندی ملے گی''۔ اس ستون کے پاس کچھ صحابہ اور مہاجرین کی اولادیں موجود تھے، تو انہوں نے حضرت عائشہ سے اس جگہ کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے، تو حضرت عائشہ نے انہیں اس جگہ کے بارے میں نہیں بتایا، پھر انہوں نے کچھ وقت انتظار کیا، پھر وہ وہاں سے چلے گئے، اور عبداللہ بن زبیر وہاں ٹھہر گئے، تو لوگوں نے کہا کہ حضرت عائشہ عبداللہ بن زبیر کو اس جگہ کے بارے میں مطلع کر دیں گی اس وجہ سے وہ لوگ عبداللہ بن زبیر

(326)- (اس حدیث کی سند نہایت کمزور درجہ کی ہے) قال الطبراني: حدثنا أحمد قال: نا عتيق بن يعقوب قال: نا ابنا المنذر: عبد الله، ومحمد، عن هشام بن عروة، عن أبيه، المعجم الأوسط للحافظ الطبراني، حديث: 862، وقال: لم يرو هذا الحديث عن هشام إلا ابنا المنذر، تفرد به: عتيق بن يعقوب. اس حدیث کی سند میں راوی محمد بن المنذر بن عبيدالله الزبيري، نہایت کمزور درجے کا ہے، قال ابن حبان: كان ممن يروي عن الأثبات الأشياء الموضوعات، لا يحل كتب حديثه إلا على سبيل الإعتبار (المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتركين: 259/2) وقال الحاكم: يروي عن هشام أحاديث موضوعة (لسان الميزان: 394/5)، وقال أبونعيم الأصبهاني: أحاديثه منكرة (كتاب الضعفاء: 213) علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث پر ''منکر'' کا حکم لگایا ہے (السلسلة الضعيفة و الموضوعة، حديث: 2930).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مسجد نبوی میں انتظار کرنے لگے کہ عبداللہ بن زبیر کو دیکھ لیں گے کہ وہ کہاں پر نماز پڑھتے ہیں، عبداللہ بن زبیر کچھ دیر بعد نکلے، تو انہوں نے اس ستون کی طرف نماز پڑھی یہاں پر ان کے بیٹے عامر نے نماز پڑھی تھی، جسے ستون قرعہ کہتے ہیں۔

عتیق کہتا ہے کہ: وہ ستون ہے جو قبر مبارک اور منبر کے درمیان ہے، اسکے دائیں منبر کی طرف دو ستون ہیں، اور اس ستون اور منبر کے درمیان دو ستون ہیں، اور اس ستون اور روضہ کے درمیان بھی دو ستون ہیں، اور یہ ستون عین درمیان میں ہے، اور اس ستون کا نام ستون قرعہ ہے۔

❁ ستون ابولبابہ:

یہ ستون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ستون کے ساتھ قبر نبوی کی طرف سے دوسرا ستون اور منبر نبوی کی طرف سے چوتھا ستون ہے۔ جب کہ حجرہ نبوی کے ستون اور ''ستون عائشہ'' کے درمیان واقع ہے۔ یہ وہ تاریخی مقام ستون ہے جو حضرت ابولبابہ جن کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر تھا اور جو اپنی کنیت سے زیادہ معروف تھے، کی توبہ کی جگہ کی یاد ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی بدعہدی کی بنیاد پر ان کا محاصرہ کیا تو بنی قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں سے صلح کیلئے اپنا حَکَم تسلیم کرلیا اور ساتھ ہی کہا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیج دیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا تو یہود بنی قریظہ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے ہمارے معاملہ میں کیا دیکھا کیا پایا؟ کیا ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حَکَم کو تسلیم کریں؟ تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہود کو اپنے ہاتھ سے گردن کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہ تمہیں قتل کرنے کا حکم دیں گے۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی یہ بات کی ہی تھی اور میں اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ تھا کہ میرے ذہن میں یہ بات بجلی کی سی طرح سرایت کر گئی کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کی ہے۔ لہذا میں نے عہد کرلیا کہ میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا حتیٰ کہ میں مرجاؤں یا اللہ تبارک وتعالیٰ میری توبہ قبول نہ فرمالیں۔ چنانچہ میں فوراً مسجد نبوی کی طرف دوڑا آیا اور اپنے آپ کو ستون سے باندھ دیا۔

یہ رضاکارانہ قید و بند کا سلسلہ نو دن مسلسل چلتا رہا(327) حتیٰ کہ وہ غشی میں بھی مبتلا ہو جاتے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابولبابہ کی توبہ قبول فرمائی اور یہ آیت اس سلسلہ میں نازل فرمائی۔

---

(327)-ان ایام میں وہ نماز اور حوائج ضروریہ کیلئے اپنے آپ کو کھول لیتے اور فراغت کے بعد دوبارہ اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیتے۔ اللہ اکبر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام باری باری پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ہی "أسطوانة الحرس" مشہور ہو گیا۔ کیونکہ الحرس عربی میں پہرہ کو اور الحارس پہرہ دار کو کہتے ہیں۔ اس پر سبز بیضوی دائرہ میں سنہری حروف میں "أسطوانة الحرس" لکھا ہوا ہے۔ اور یہی وہ مقام ستون ہے جہاں پر امیر مدینہ (گورنر) نماز ادا کیا کرتے تھے۔

❁ ستون وفود:

یہ ستون "ستون سریر" کے بعد واقع ہے اور حجرہ نبوی کی دیوار میں ہی ریاض جنت کی طرف ہے۔ اس مقام ستون کے متعلق معروف ہے کہ اس مقام پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم وفود عرب سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ نیز یہاں پر فاضل صحابہ کرام بیٹھا کرتے تھے۔ چونکہ یہاں پر فاضل صحابہ اور بنی ہاشمی وغیرہ صحابہ کرام کا جمگھٹا رہتا تھا اس لئے اس مجلس کا نام "مجلس القلا" ومعروف تھا۔ نیز اس ستون اور ستون توبہ کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ ستون الحرس کے قریب پہرہ دیا کرتے تھے۔ اور نماز کے وقت یہاں پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس لئے اس جگہ کو "مصلى علي" بھی کہا جاتا ہے۔ اس ستون کی پیشانی پر سبز بیضوی دائرہ میں سنہری حروف میں "هذه أسطوانة الوفود" لکھا ہوا ہے ❶۔ [161]

❁ عہد رسالت میں مسجد نبوی کی حد بندی کرنے والے ستون:

ستون حد مسجد نبوی دور نبوی: 11 ستون جنوب سے شمال تک موجودہ سرخ مسجد تک اور 9 ستون مغرب سے مشرقی جانب۔ [162]

❶- مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: المسجد النبوي عبر التاريخ: 4/50-58.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر 1 ستونِ وفود، نمبر 2 ستونِ حرس، نمبر 3 ستونِ سریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستونِ خنانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

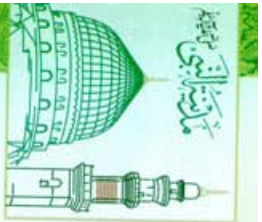

مسجد نبوی کی حد بندی کرنے والے اسطوانے۔ دور نبوی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ اصحابِ صفہ

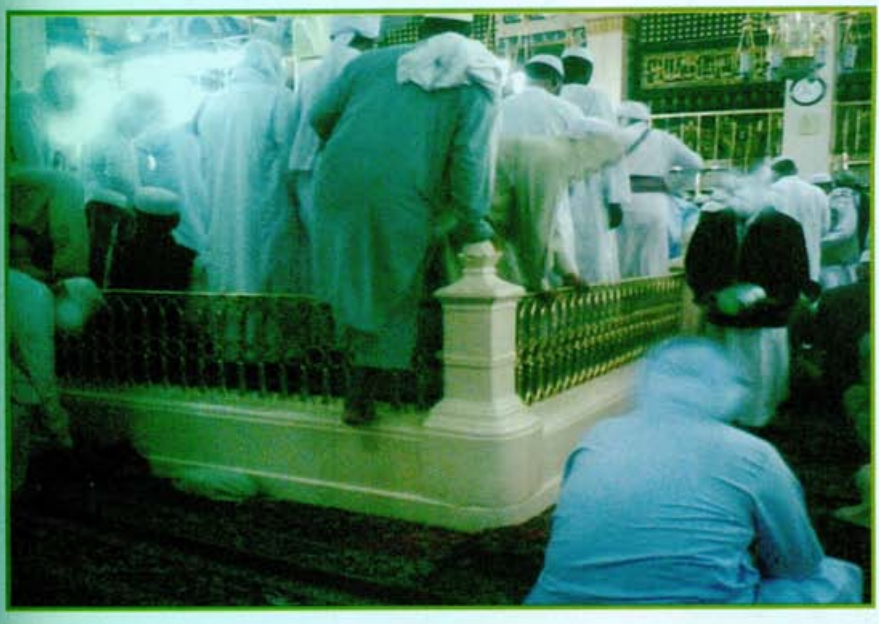

مقامِ اصحابِ صفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اصحابِ صُفَّہ ❁

صاحب وفا الوفاء علامہ سمھودی اپنی تالیف میں قاضی عیاض کا قول صفہ کے بیان میں ذکر کرتے ہیں کہ الصفہ وہ ظلہ سایہ دار جگہ ہے جو مسجد نبوی کے آخر میں ہے اور جہاں پر مساکین و نادار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رہتے تھے۔ لہذا اسی نام سے انہیں اہل صفہ منسوب و موسوم کیا گیا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ: صفہ مسجد نبوی کے آخر میں وہ سایہ دار مقام تھا جس میں وہ صحابہ کرام رہائش پذیر ہوئے تھے۔ جن کا ملجا و ماوی کوئی نہ تھا اور وہ غریب و مفلس اور نادار لوگ تھے۔

جو ابتداء میں تو زیادہ تھے مگر پھر بتدریج کم ہوتے گئے۔ کیونکہ بعض نے شادی بیاہ اور گھر بسایا۔ بعض نے مختلف اطراف میں سفر کیا اور بعض انتقال کر گئے۔

حافظ ابونعیم اصفہانی نے اپنی کتاب "حُلية الأولياء" میں اصحاب صفہ کی تعداد تفصیل کے ساتھ بتائی جو اناسی (79) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ یہ مکمل اسماء اگلے صفحات میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اصحاب صفہ کے عریف یعنی مانیٹر یا مسئول و منتظم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ کیونکہ اصحاب صفہ کیلئے تمام تر احکامات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جاری ہوتے تھے۔ اصحاب صفہ کو باخبر کرنے کیلئے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیئے جاتے تھے۔

صُفَّہ یا ظُلَّہ ❶ وہ سایہ دار مقام یا چبوترہ جس میں گرمی و سردی سے بچاؤ کیلئے ہجرت مدینہ کے بعد ایک سو سے زائد کچھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہائش پذیر تھے۔ جو غریب اور نادار تھے غریب الوطن تھے۔ نیز ان کا تمدنی معاشرہ میں نہ کوئی رشتہ دار تھا اور نہ کوئی گھر۔ لہذا ابتداء میں ان کی رہائش و مسکن یہی صفہ تھا۔ جو بعد میں اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ یہ مقام یا چبوترہ ان اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ تھی۔ یہیں وہ کھاتے پیتے تھے۔ یہیں وہ سوتے تھے، یہیں وہ علم حاصل کرتے تھے اور یہیں وہ دوسرے معروف امور زندگی سرانجام دیا کرتے تھے۔ ان میں ہی وہ نایاب گوہر اور مقدس ہستیاں شامل تھیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [163] کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ جو بعد میں امت مسلمہ کیلئے بہترین حفاظ و قراء، محدث، مفکر اسلام، بے مثال مفتی، بے مثال فقیہ اور علوم اسلامی کے فاضل علماء ثابت ہوئے کیونکہ ان اصحاب صفہ کی تربیت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرانجام فرمائی تھی۔ ان اصحاب صفہ کے سرخیل محدث اعظم حضرت

---

❶- صفہ کی جگہ کے بارے یہ ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی کے پہلے قبلہ کی دیوار جو مسجد کے آخر میں تھی وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سایہ یا چھت بنائی گئی اور اس مقام کے اردگرد چار دیواری نا تھی تو یہ جگہ "الصُفَّة یا الظُلَّة" کے نام سے معروف ہوگئی اس=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جن کو تمام صحابہ کرام سے زیادہ احادیث نبوی زبانی حفظ تھیں۔ جن کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (5,374) ❶ تھی اور یہ صرف فیض صحبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی دعا کا صلہ تھا۔ حروف تہجی کی ترتیب سے اصحاب صفہ کے اسماء گرامی اگلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔

= جگہ کی وسعت کے بارے میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کا ولیمہ اس جگہ پر کیا تھا جس میں تین سو صحابہ کرام موجود تھے، اصل میں تو یہ غریب مہاجر صحابہ کرام جن کے گھر نہیں تھے ان کی رہائش گاہ تھی مگر ایسے صحابہ کرام یہاں پر رہائش پذیر بھی تھے جن کے گھر مدینہ منورہ میں موجود تھے، اہل صفہ کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے "الأوفاص" کا لقب دیا تھا، کیونکہ ان صحابہ کا تعلق مختلف قبائل سے تھا، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (المجتمع المدني في عهد النبوة خصائصه وتنظيماته الأولى: 89-105).

❶-ملاحظہ فرمائیں: (مقدمة مسند بقي بن مخلد: 49، بین الاقوامی علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم خط وکتابت کورس، لیکچر نمبر 15 حفاظت حدیث کے ذرائع: 111، وموسوعة الحديثية، عدد مالكل واحد من الصحابة من الحديث النبوي الشريف، مسند حديث أبي هريرة، وتسديد الإصابة فيمن روىٰ عن النبي من الصحابة، ترجمة أبي هريرة، أبوهريرة في ضوء مروياته: 76).

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اصحاب صُفّہ کے اسماء گرامی ❁

1- أسماء بن حارثة الأسلمي رضي الله عنه. 2- الأغر المزني رضي الله عنه.

3- البراء بن مالک رضي الله عنه. 4- ثابت بن ضحاک رضي الله عنه.

5- ثقیف بن عمرو رضي الله عنه. 6- جرهد بن خویلد رضي الله عنه.

7- جعیل بن سراقة رضي الله عنه. 8- جاریة بن حُمیل رضي الله عنه.

9- حذیفة بن أسید رضي الله عنه. 10- حبیب بن زید رضي الله عنه.

11- حارثة بن نعمان رضي الله عنه. 12- حازم بن حرملة رضي الله عنه.

13- حنظلة بن أبي عامر رضي الله عنه. 14- حکم بن عُمَیر رضي الله عنه.

15- حرملة بن إیاس رضي الله عنه. 16- خُنَیس بن حُذافة رضي الله عنه.

17- خُریم بن فاتِک رضي الله عنه. 18- خریم بن أوس رضي الله عنه.

19- خُبیب بن یساف رضي الله عنه. 20- ذُکین بن سعید رضي الله عنه.

21- رفاعة بن عبدالمنذر (أبولبابه) 22- أبو رُزَین رضي الله عنه.

23- زید بن الخطاب رضي الله عنه. 24- سفینة أبو عبدالرحمن رضي الله عنه.

25- سعد بن مالک رضي الله عنه. 26- سالم بن عبید أشجعي رضي الله عنه.

27- سالم بن عُمیر رضي الله عنه. 28- السائب بن خلاد رضي الله عنه.

29- شُقران مولی رسول الله. 30- شداد بن أسید رضي الله عنه.

31- صفوان بن بیضاء رضي الله عنه. 32- طَخفة بن قیس رضي الله عنه.

33- طلحه بن عَمرو رضي الله عنه. 34- الطفاوي الدوسي رضي الله عنه. [164]

35- عبدالله بن عبدالأسد المخزومي. 36- عبدالله بن حَوالة الأزدي رضي الله عنه.

37- عبدالله بن أم مکتوم رضي الله عنه. 38- عبدالله بن عمرو بن حرام الأنصاري.

39- عبدالله بن أُنَیس رضي الله عنه. 40- عبدالله بن زید الجهني رضي الله عنه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

41- عبدالله بن حارث بن جزء الزبيدي.
42- عبدالله بن عمر رضي الله عنه.
43- عبدالرحمن بن صخر دوسي (أبو هريره)
44- عبدالرحمن بن قُرْط رضي الله عنه.
45- عبدالرحمن بن جَبر بن عمرورضي الله عنه.
46- عباد بن خالد الغفاريرضي الله عنه.
47- عمرو بن عوف المُزني رضي الله عنه.
48- عمرو بن تَغْلِب رضي الله عنه.
49- عويم بن ساعدة الأنصاري رضي الله عنه.
50- عُبيد مولیٰ رسول صلى الله عليه وسلم.
51- عكاشة بن مِحْصَن الأسدي.
52- العرباض بن سَارية رضي الله عنه.
53- عُتبة بن عبدالسلمي رضي الله عنه.
54- عتبة بن النُّدَرِالسُّلمي رضي الله عنه.
55- عمرو بن عَبَسَة السلمي رضي الله عنه.
56- عُبادة بن قُرص رضي الله عنه.
57- عياض بن حِمار المُجاشعي رضي الله عنه.
58- فُضالة بن عبيد الأنصاريرضي الله عنه.
59- فُرات بن حَيان العَجلي رضي الله عنه.
60- أبوفَراس الأسلمي رضي الله عنه.
61- قُرة بن إياس المُزني رضي الله عنه.
62- كَنْاز بن الحُصين رضي الله عنه.
63- كعب بن عمرو رضي الله عنه.
64- أبوكبشة مولیٰ رسول الله .
65- مِسْطَح بن أثاثة أبوعَبّاد رضي الله عنه.
66- مسعود بن ربيع القاري رضي الله عنه.
67- مُعاذ أبو حليمة القاري رضي الله عنه.
68- واثله بن الأسقع رضي الله عنه.
69- وابصة بن معبد الجهني رضي الله عنه.
70- هلال مولیٰ مغيره بن شعبة رضي الله عنه
71- يسارأبو فُكيهة مولى صفوان بن أمية.
72- بَشير بن الخَصَاصِية رضي الله عنه.
73- أبو مُويهبة مولیٰ رسول صلى الله عليه وسلم.
74- أبو عسيب مولیٰ رسول الله.
75- أبو ريحانة شمعون الأزدي رضي الله عنه.
76- أبو ثعلبة الخُشني رضي الله عنه.
77- ربيعة بن كعب الأسلمي رضي الله عنه.
78- أبو بَرْزة الأسلمي رضي الله عنه.
79- معاوية بن الحكم السلمي رضي الله عنه(329).

[165]

(329)-مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: 1/307-351، 2/1-38، و المجتمع المدني في عهد النبوة خصائصه وتنظيماته الأولیٰ: 93).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اصحابِ صفہ فاقہ کوش اصحاب رسول تھے ❁

صحیح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں صفہ اور اصحاب کی خصوصیات جو مروی ہیں ان میں سے بعض احادیث یہ ہیں۔

❁ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَىٰ عَوْرَتُهُ(330).

ترجمہ: ابی حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر لوگوں کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہ تھی یا تو فقط تہبند تھا یا کمبل جس کو انہوں نے گردن سے باندھ لیا تھا کچھ کے تو آدھی پنڈلوں تک پہنچتا اور کچھ کے ٹخنوں تک وہ اس کو ہاتھ سے سمیٹے رہتے اس ڈر سے کہ کہیں ان کا ستر کھل نہ جائے۔

❁ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ))، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي... إلى آخره(331).

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے مروی ہے کہ صفہ کے رہائش پذیر لوگ فقراء نادار تھے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو، (وہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کو کھانا کھلانے کے لئے اپنے ساتھ لے جائے) اور جس کے پاس چار بندوں کا ہو وہ پانچواں یا چھٹا آدمی (اصحاب صفہ میں سے) لے جائے'' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمی لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی اپنے ساتھ لے گئے، عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ گھر میں اس وقت میں تھا اور میرے ماں باپ... الی آخرہ۔

---

(330)-(یہ حدیث موقوف ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ، حديث: 442.

(331)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ السَّمَرِ مَعَ الضَّيْفِ وَالْأَهْلِ، حديث: 602، 3581، 6140، 6141، وصحيح مسلم، حديث: 2057، وسنن أبي داود، حديث: 3270، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1704، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1332.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ مُحَمَّد، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ، فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ، يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ(332).

ترجمہ: محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، وہ کتان کے دو کپڑے جو گیرو سے رنگے ہوئے پہنے تھے، تو انہوں نے کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کو دیکھو کہ وہ کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، میں نے یہ دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حجرہ عائشہ کے درمیان بے ہوش پڑا رہتا تھا اور کبھی تو کوئی آنے والا اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا اور وہ سمجھتا کہ میں دیوانہ ہوں، بلکہ میں دیوانہ نہیں تھا مگر میری یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

❁ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً)).

قَالَ فَضَالَةُ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ(333).

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے تو ان میں سے اصحاب صفہ فاقہ کشی کی بنا پر کمزوری سے صحیح طور پر کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔ حتی کہ کبڑا پن نمایاں ہوتا تھا۔ اس لئے ہی عرب ان اصحاب صفہ کو مجنوں سمجھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر ان اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے تو فرماتے کہ: ''اگر تم لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری فاقہ کشی کتنی محبوب ہے تو تم اپنی فاقہ کشی میں زیادتی کے خواہش مند رہتے''۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ: کہتے ہیں اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

---

(332)-(یہ حدیث موقوف ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ، حديث: 7324، وجامع الترمذي، حديث: 2367.

(333)-(یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حديث: 2368، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23420.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَىٰ أَهْلٍ وَلَا مالٍ... إلى آخره.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح (334).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے کیونکہ نہ تو وہ اہل وعیال والے تھے اور نہ ہی ان کے پاس مال ودولت [169] تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی ایک معبود ہے۔ کہ میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ وجگر کو زمین کے ساتھ لگا دیتا۔ اور بھوک ہی کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا۔

ایک روز میں بھوک کی شدت سے راستہ میں جا بیٹھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت سے متعلق سوال کیا میرا خیال تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے مگر ایسا نہ ہوا۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے تو میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی ایک آیت سے متعلق سوال کیا میرا خیال تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے مگر وہ بھی چلے گئے۔

پھر ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر ذرا تبسم فرما کر، فرمایا ابو ہریرہ؟

میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق اور مجھے اپنے ساتھ لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے تب میں نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی تو مجھے آپ کی منزل وقیام گاہ میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ دیکھا تو اہل خانہ سے دریافت فرمایا کہ یہ دودھ تم لوگوں کیلئے کہاں سے آیا؟

جواب دیا گیا کہ یہ فلاں نے ہدیہ بھجوایا ہے۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ!

میں نے عرض کیا۔ حاضر!

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق و سچ اہل صفہ کے ساتھ ہے۔ ان کو بلاؤ وہ اہل اسلام کے مہمان ہیں کیونکہ نہ تو وہ اہل وعیال والے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس مال ودولت ہے۔

---

(334)- (یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ، حديث: 2477، وصحيح البخاري، حديث: 5375، 6452، 6246، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10301.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی صدقہ ارسال کرتے تو اس میں سے استعمال نہ کرتے بلکہ یہ تمام تر صدقہ اہل صفہ کو بھجوا دیتے۔ مگر جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجتے [170] تو اس میں سے استعمال بھی کرتے اور اہل صفہ کو بھی بھجوا دیتے۔ حضرت ابو ہریرہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ ایک پیالہ اور سب اہل صفہ اور میں اللہ کے نبی کی طرف سے دعوت دینے کا ایلچی؟ میں نے محض اس ڈر سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں نافرمانی نہ ہو جائے یہ پیغام اہل صفہ تک پہنچا دیا۔ چنانچہ وہ سب آ کر نبی اکرم صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ اس پیالہ کو پکڑو اور ان کو پلاؤ۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سب اہل صفہ کو یکے بعد دیگرے پیالہ دینا شروع کیا اور وہ سیر ہو کر پیتے جاتے۔ حتیٰ کہ ان میں سے آخری صحابی نے سیر ہو کر دودھ پیا۔

پھر اس پیالہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور اپنے سر مبارک کو اٹھا کر تبسم فرمایا پھر مجھے حکم دیا ابو ہریرہ پیو؟

تب میں نے پیالہ سے دودھ پیا اور بس کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ اور پیو۔ میں نے پھر پیا اور بس کر دیا حتیٰ کہ نبی اکرم مجھے پینے پر زور دیتے رہے۔ حتیٰ کہ میں اتنا سیر ہو گیا کہ مجھ میں مزید دودھ پینے کی سکت نہ رہی تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے برگزیدہ و محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث بنا کر بھیجا ہے۔ اب مجھ میں پینے کی قوت نہیں تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے پیالہ لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی اور بسم اللہ پڑھ کر باقی دودھ نوش فرمایا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

یہ اوپر درج کردہ حدیث جو دو ٹکڑوں میں درج ہے، کا مکمل ترجمہ ہے۔ چونکہ یہ حدیث طویل تھی لہذا مکمل متن کی بجائے صرف ترجمہ درج کر دیا ہے۔

جبکہ حدیث کی ابتداء طرف حدیث من وعن دی گئی ہے۔ (مولف)

امام بخاری نے صحیح البخاری (335) میں اس حدیث کو مختصراً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیا ہے۔ مگر ترمذی کی روایت تفصیلی ہے۔ جو اوپر درج کی گئی ہے۔

(335)-صحيح البخاري، كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ، بَاب إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ ، حديث: 6246.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حجرہ نبوی شریف ❁

حجرہ نبوی شریف مدینہ منورہ میں آقائے مکی و مدنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت مبارک تھا جو دراصل حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سے زیادہ معروف تھا۔ نیز اس حجرہ کو حجرہ شریفہ یا بیت اطہر بھی کہا جاتا ہے۔

یہی وہ بقعہ مبارکہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر اپنے دو ابدی رفقاء حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدفون ہیں۔ یعنی آپ کا گھر مبارک ہی آپ کی قبر گاہ ہے۔ جسے اب گنبدِ خضراء اور روضہ مبارک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تاجدارِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک گھر کی تعریف و تفصیل بیان کی جارہی ہے تاکہ آپ کے حجرہ مبارک سے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوسکیں۔

مسجد نبوی شریف کی تعمیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کی تعمیر فرمائی۔ اس تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک کی مساحت اور ہیئت تعمیر اس طرح کی تھی۔

حجرہ مبارک کی چار دیواری کی مساحت:

❁ مشرق سے مغرب تک جنوبی سمت قبلہ کی طرف	15 فٹ 6 انچ
❁ مشرق سے مغرب تک شمال کی طرف	15 فٹ 5 انچ
❁ شمال سے جنوب تک مشرق کی طرف	11 فٹ 5 انچ
❁ شمال سے جنوب تک مغرب کی طرف	11 فٹ 5 انچ

❁ حجرہ نبوی کا حدود اربعہ:

حجرہ نبوی شریف کے قبلہ میں جنوب کی طرف جہاں پر درود و سلام کیلئے مواجہ شریف ہیں اور کچھ حصہ حجرہ کے اندر والا حصہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا۔ شمال میں حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کا گھر مبارک تھا۔ مشرق میں مصلیٰ گاہ جنازہ تھا یہاں پر آپ نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔ مغرب میں مسجد نبوی شریف کی سرزمین ریاض جنت تھی۔ حجرہ نبوی سے اس طرف ایک کھڑکی تھی جس پر ہر وقت پردہ آویزاں رہتا تھا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو حجرہ کی اس دیوار کے ساتھ اعتکاف فرماتے۔ احادیث میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کھڑکی سے آپ کو اعتکاف کی حالت میں آپ کے بالوں میں کنگھی فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھیں۔ یہ حجرہ مبارک کچی اینٹوں سے بنایا گیا تھا اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی بنائی گئی تھی۔ اس حجرہ مبارک کی اونچائی کچھ زیادہ نہ تھی بلکہ اس کی چھت کو انگلیوں سے چھوا جا سکتا تھا۔ [172] آپ کے حجرہ مبارک میں دو دروازے تھے۔ ایک مشرق کی طرف اور ایک شمال کی طرف حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کے گھر کے بالمقابل۔

یہ تھی کائنات اس کے گھر کی جو دونوں جہانوں کا سردار خاتم الانبیاء، سید المرسلین، افضل البشر، صادق الامین، نبی رحمت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی گھر میں آپ رہتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور یہی گھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو رفقاء کا مدفن خانہ بنا۔

❁ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

جب نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر مبارک ہی میں دفن کیا گیا۔ کیونکہ انبیاء کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ جہاں پر وہ وفات پاتے ہیں انہیں وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ آپ کا چہرہ اقدس قبلہ کی طرف پورا جسدِ مبارک سر پاؤں مبارک تک مشرق سے مغرب کیطرف محو استراحت ہے۔

آپ کے حجرہ مبارک کے قبلہ کی طرف سے آپ کی قبر مبارک اور گھر کی دیوار کا فاصلہ ایک بالشت سے ڈیڑھ فٹ تک ہے۔

حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے جانثار صحابہ میں سے تھے۔ ان دو صاحبین کی قبور بھی آپ کے ساتھ آپ کے حجرہ مبارک میں ہیں جن کی پوری تفصیل نقشہ جات سے واضح کی جا رہی ہے۔

حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبور سے متعلق چھ راویوں سے سات روایات بیان کی جاتی ہیں۔

علامہ سمھودی صاحب ''وفا الوفاء'' نے ان سب روایات کا تجزیہ و تحلیل اور تفریق (Analysis) کر کے صرف روایت نمبر ا کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان تمام روایات کے مطابق ان تین متبرک و مقدس قبور کو نقشہ جات کی مدد سے اگلے صفحات میں واضح کر دیا گیا ہے۔ لہذا تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تین مقدس قبور کے نقشہ جات ❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر: 1

❁ روایت نمبر 1: القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن عائشہ صدیقہ ام المومنین۔

اس روایت کو حاکم نے صحیح کہا ہے۔ اس روایت کی تفصیل ان نقشہ جات کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

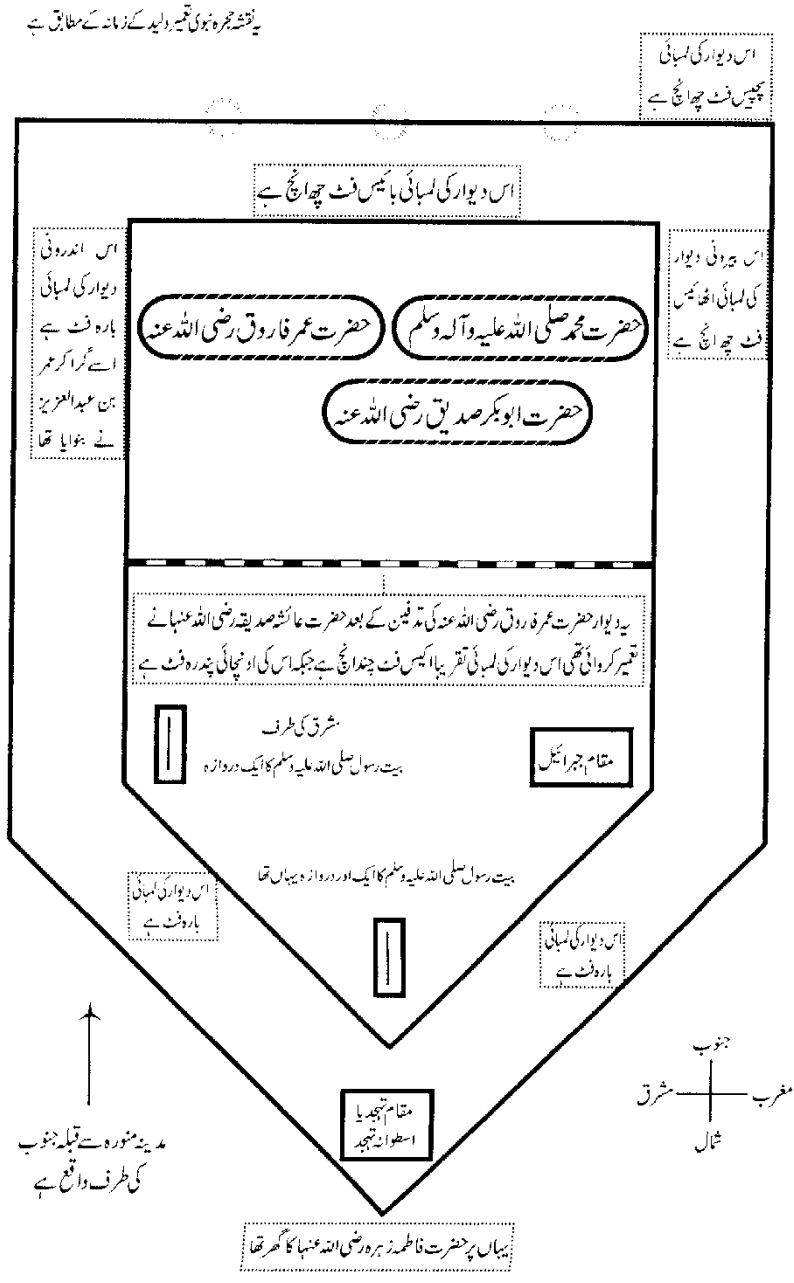

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:2

❀روایت نمبر2: المنکدر بن محمد عن ابیہ (یہ روایت ضعیف ہے)۔

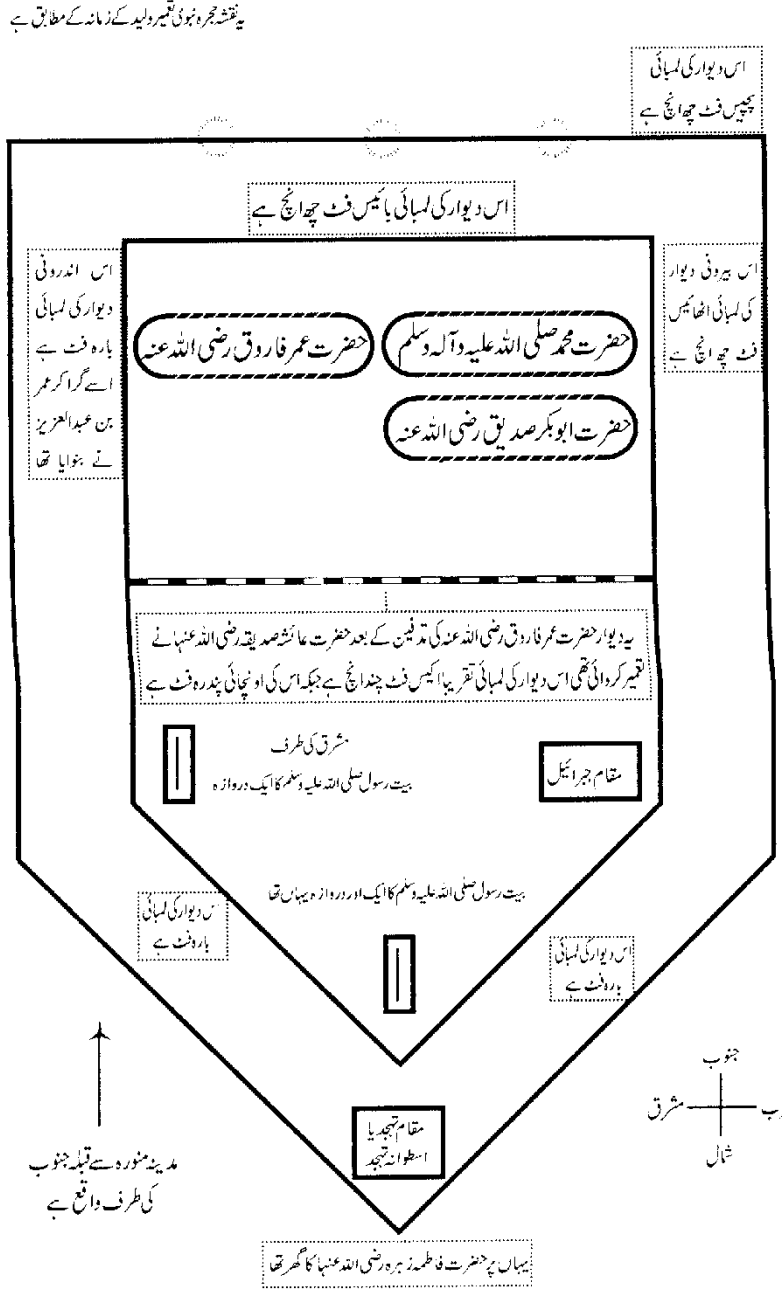

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:3

❀ روایت نمبر3: نافع بن ابی نعیم (یہ روایت معروف ضرور ہے مگر صحیح نہیں ہے)۔

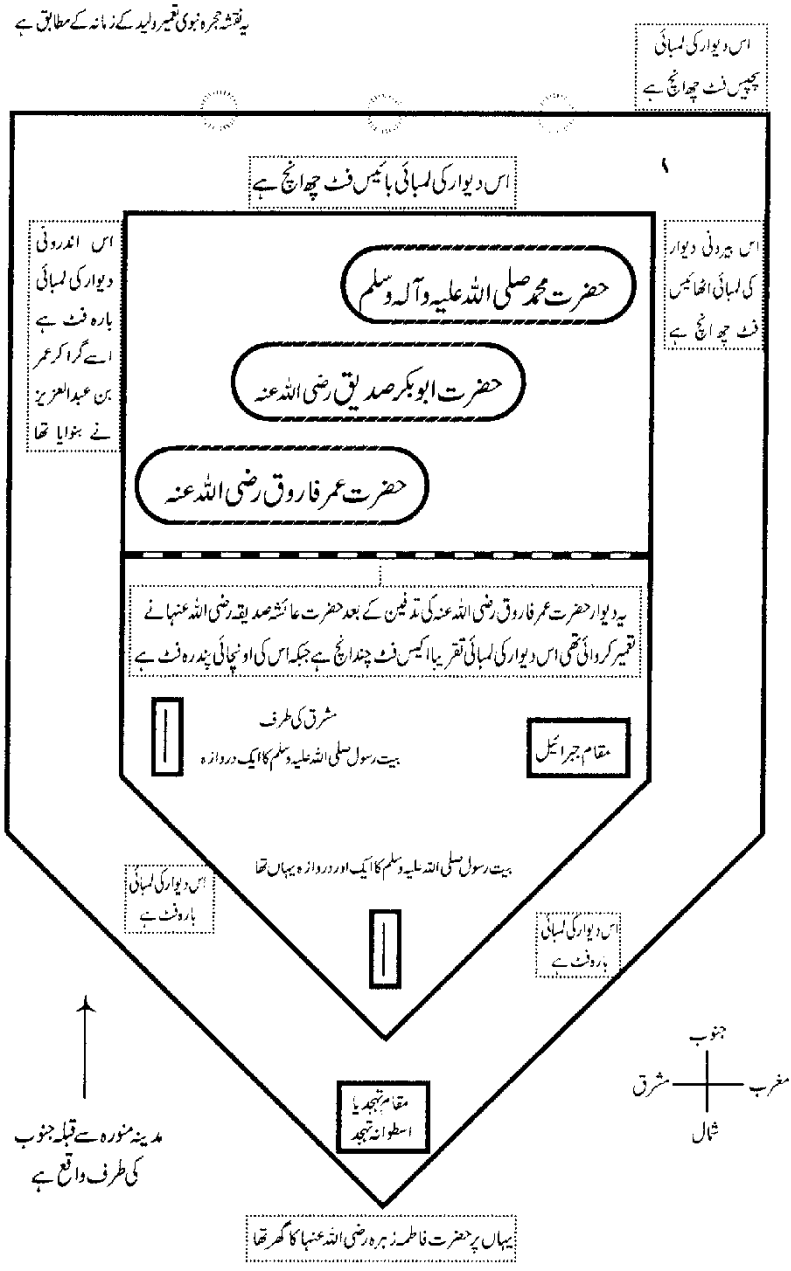

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:4

❁روایت نمبر 4: عمرۃ عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (یہ روایت بھی صحیح نہیں)۔

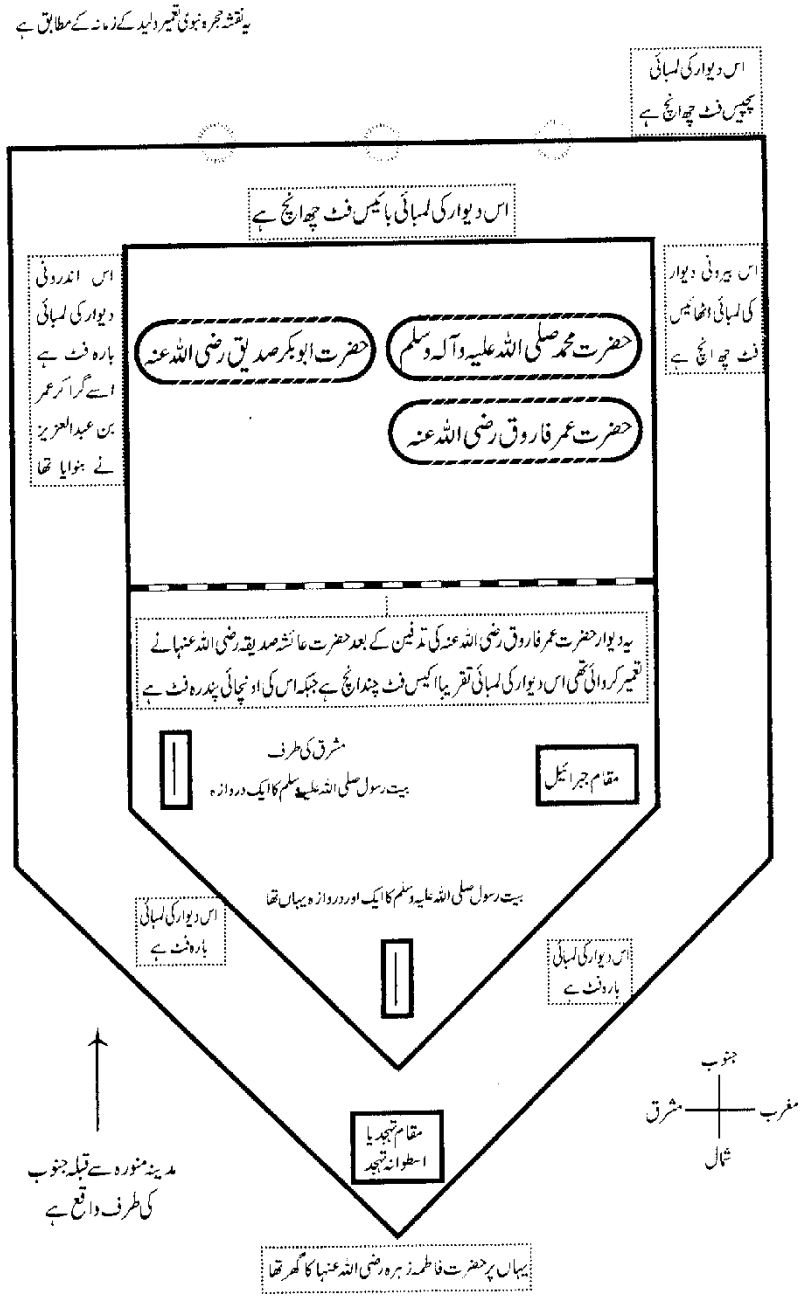

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:5

❁ روایت نمبر 5: عبداللہ بن محمد بن عقیل (یہ روایت بھی ضعیف ہے)۔

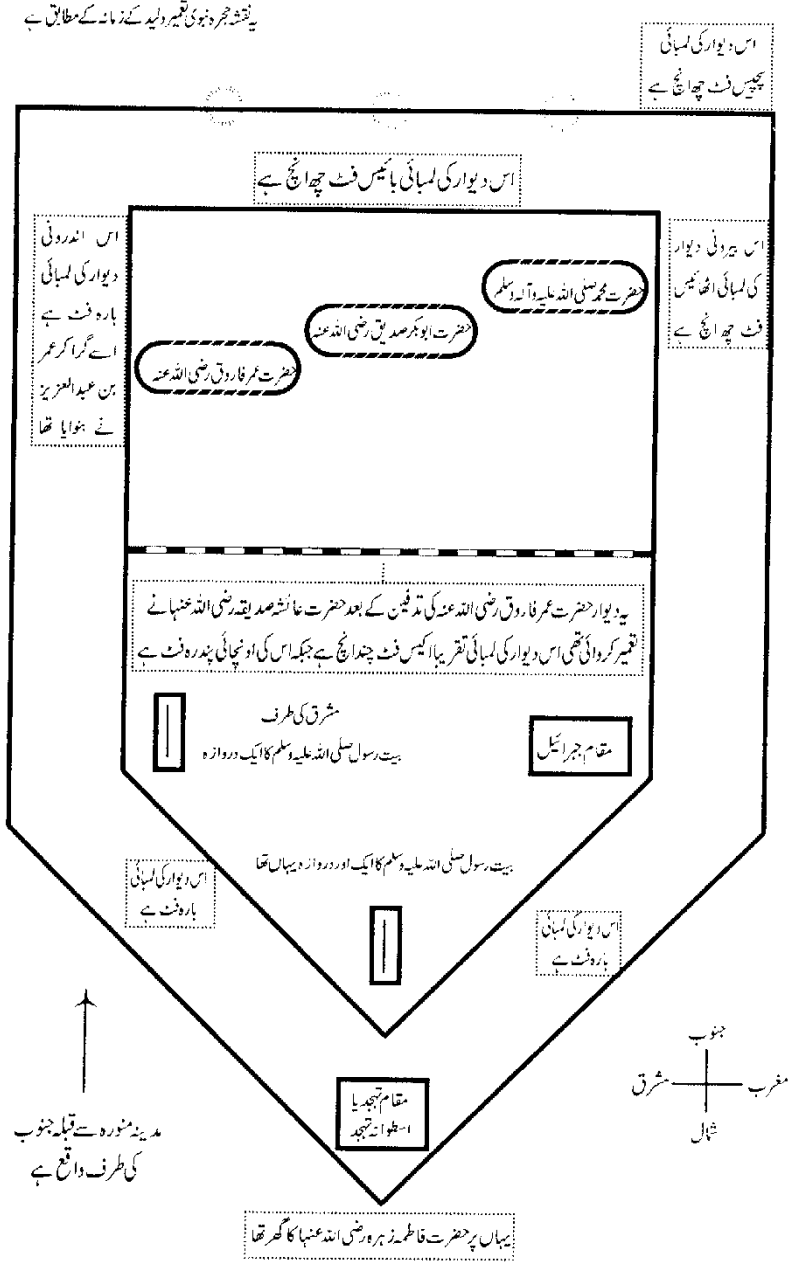

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:6

❁روایت نمبر6: القاسم بن محمد عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (یہ روایت بھی ضعیف ہے)۔

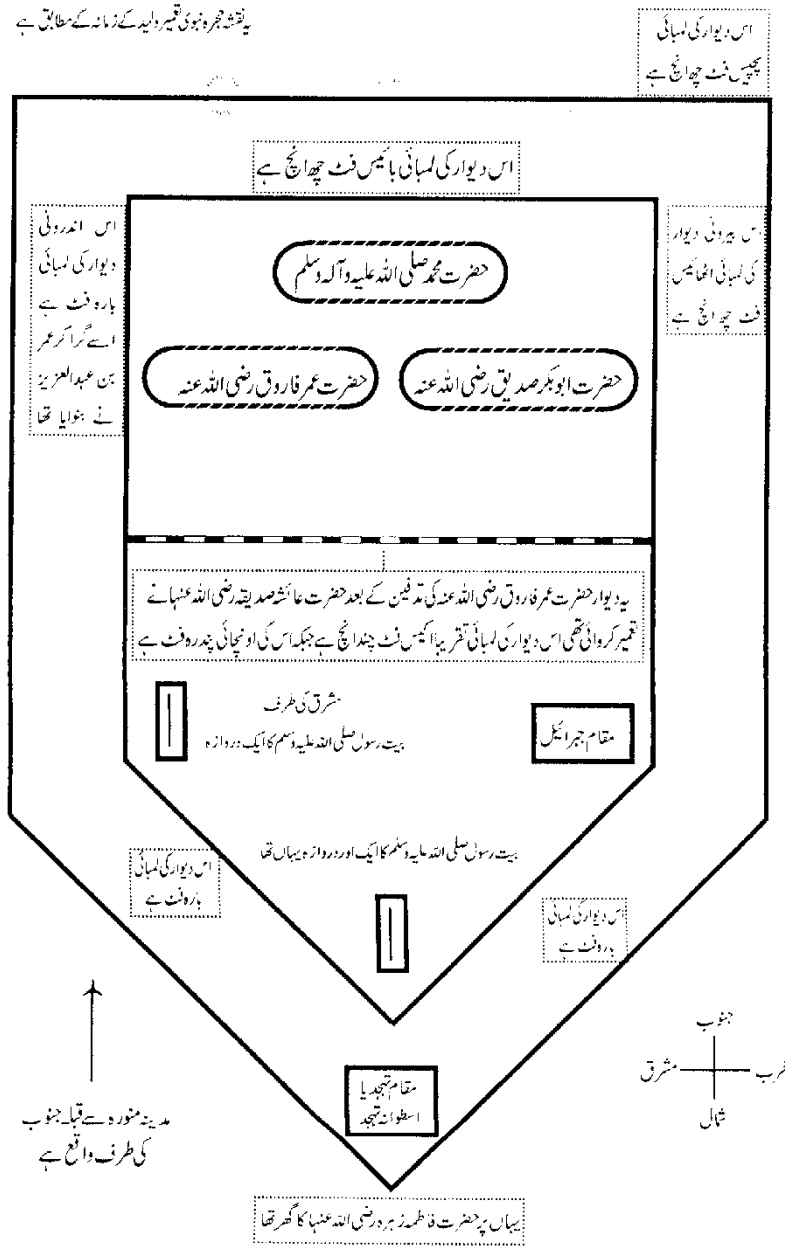

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ نمبر:7

❁ روایت نمبر 7: الزبیر بن بکار عن ابن زبالہ عن اسحاق بن عیسی عن عثمان بن نسطاس۔
اس سند میں ابن زبالہ ہے جو ضعیف ہے (لہذا یہ روایت بھی ضعیف ہوئی)۔

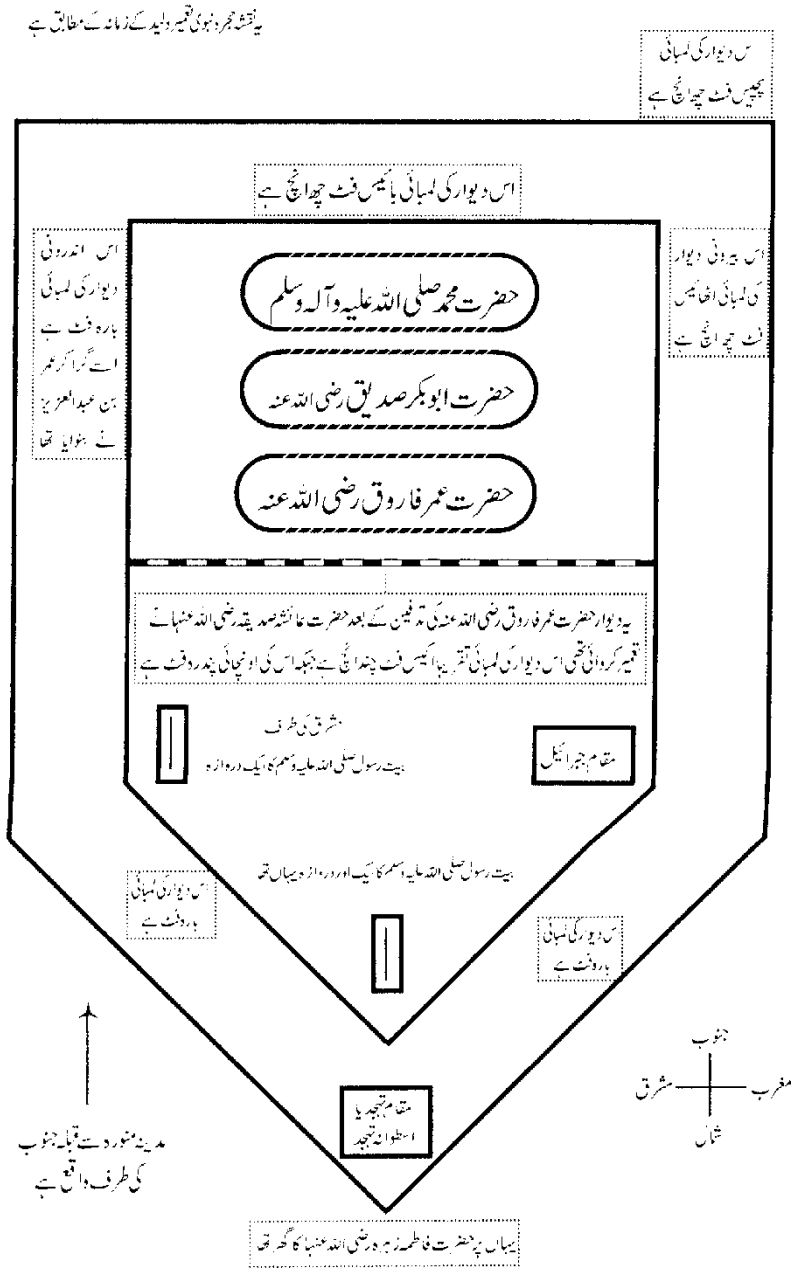

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل: مورخ سمھودی صاحب ''وفاء الوفا'' اپنی کتاب (336) میں اس روایت کو تحریر فرماتے ہیں۔

❀ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ! اكْشِفِي لِي، عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا! فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ، لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ، مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: يُقَالُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمٌ، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، رَأْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی اماں جان! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھول دیجئے اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی رضی اللہ عنہما، تو انہوں نے میرے لیے تینوں قبریں کھول دیں جو نا تو بہت بلند تھی اور نہ زمیں سے ملی ہوئی اور ان کے اوپر میدان کی سرخ کنکریاں ڈالی ہوئی تھیں، ابوعلی کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے سر مبارک کے پاس ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے قدموں ❶ میں ان کا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں ہے۔

جیسا کہ ابن عساکر نے قبور کی ہیئت بتائی وہ روایت نمبر 1 کے نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [179]

---

(336) (یہ روایت قابل احتجاج ہے) اس روایت کی سند یوں ہے قال أبو داود: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ عَنِ الْقَاسِمِ، سنن أبي داود، كتاب الْجَنَائِزِ، بَابُ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ، حديث: 3220، ومسند أبي يعلى، حديث: 4571، وتاريخ الطبري: 349/2، والشريعة للآجري، حديث: 1811، 1812، ودلائل النبوة للبيهقي: 263/2، والسنن الكبرى للبيهقي، حديث: 6758، والمستدرك الحاكم، حديث: 1408، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي فقال: صحيح (تلخيص المستدرك: 370/1)، وقال الألباني: فإن علته عمرو بن عثمان ابن هانئ، وهو مستور كما قال الحافظ في "التقريب" ولم يوثقه أحد ألبتة: فتصحيح الحاكم لحديثه من تساهله المعروف، ومتابعة الذهبي له من أوهامه الكثيرة التي لا تخفى على من تتبع كلامه في "تلخيص المستدرك" أحكام الجنائز: 154، وحديث القاسم سكت عنه المُنْذِرِيّ (مختصر سنن أبي داود، حديث: 3090) ومشكاة المصابيح، حديث: 7112، وقال الألباني: بإسناد ضعيف، فيه عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ، وهو مجهول الحال، وهذا معنى قول الحافظ فيه: مستور، ونصب الراية لأحاديث الهداية: 304/2، والألمام بأحاديث الأحكام، حديث: 504، وتلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: حديث: 790، وقال الحافظ: وحديث القاسم أولى وأصح، وقال السمهودي، قلت: وقد صحح الحاكم إسناد هذه الرواية، والله أعلم (وفا الوفاء: 551/2، 552) مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: تاريخ مكة المشرفة: 167/1، تاريخ المدينة: 945/3، تاريخ الإسلام: 160/1، وأحسن التقاسيم في معرفة أقاليم: 28/1.

❶ واہ واہ اللہ اللہ یہ ہے حقیقی دوستی ومحبت اور رفاقت جس کا زندگی بھر حق ادا کیا دنیا سے مفارقت ہوئی تو رحمت دو عالم سید البشر والکونین وسید الانبیاء والرسل حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں آرام فرما ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ دوسری روایات میں ضعف واضطراب ہے۔ نیز گزشتہ روایات میں جیسا کہ ان قبور کی ہیئت ابن عساکر نے بتائی ہے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ روایت نمبر 1 صحیح ہے۔

حجرہ مبارکہ کی جنوب کی طرف قبلہ میں دیوار کی لمبائی بائیس فٹ چھ انچ ہے جب کہ دو قبور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پاؤں کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر ان دونوں قبور کی لمبائی ایک ساتھ مغرب سے مشرق کی سمت کم از کم بیس فٹ اور زیادہ سے زیادہ بائیس فٹ تک ہوسکتی ہے۔ کیونکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ قدرے طویل قامت تھے۔

اس روایت کے علاوہ آپ کوئی روایت بھی لے لیں۔ قبور کی مساحت شرقاً غرباً پندرہ فٹ سے زیادہ متجاوز نہیں ہوسکتی۔

اس روایت کی تائید مزید صحیح بخاری کی یہ حدیث بھی کرتی ہے۔

❁ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ، فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ(337).

ترجمہ: ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی دیوار گری تو اس کو بنانے لگے ایک قدم دکھلائی دیا تو لوگ گھبرا گئے گمان کرنے لگے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قدم ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص موجود نا تھا جو اس کو پہچانتا ہو، حتیٰ کہ عروہ بن زبیر نے ان سے کہا اللہ کی قسم یہ قدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرگز نہیں بلکہ یہ قدم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ [180]،[181]

❁ حجرہ نبوی میں پہلی تعمیر:

سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجرہ نبوی شریف کے اردگرد چار دیواری بنوائی تھی۔ یہ دیوار اتنی زیادہ اونچی نہ تھی بعد میں حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس پھر بنوایا❶۔

❁ حضرت عائشہ صدیقہ کی تعمیر کردہ دیوار:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یکے بعد تدفین کے وقت تک حجرہ شریف میں کوئی دیوار نہ تھی۔ مگر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین حجرہ مبارک میں ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(337)-(یہ روایت مقطوع ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حديث: 1390، وطبقات ابن سعد: 368/3، ووفاء الوفاء: 547/2.

❶-ملاحظہ فرمائیں: طبقات ابن سعد: 294/2، و وفاء الوفاء: 544.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس حجرہ مبارکہ کو دیوار بنا کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

جنوبی طرف قبلہ میں تین قبور اور شمالی طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ بن گئی۔ اس دیوار کی تعمیر کے دو اسباب بیان کئے جاتے ہیں۔

أول: مورخ سمھودی نے طبقات ابن سعد کے حوالہ سے ایک روایت بیان کی ہے جو حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ❶ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر یعنی حجرہ نبوی شریف کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا۔

ایک حصہ میں قبور اور دوسرے حصہ میں ان کی رہائش تھی۔

کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین سے پہلے وہ اپنے گھر میں مختصر لباس بھی پہن لیا کرتی تھیں۔ مگر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد وہ مکمل لباس پہنا کرتی تھیں اور یہی دیوار بنانے کا ایک سبب تھا۔ کیونکہ حجرہ مبارک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خاوند اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے والد ماجد تھے۔ چونکہ حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے۔ لہٰذا ان کی تدفین کے بعد غیرتِ دینی اور احیاء اسلام کی وجہ سے یہ چیز ان کو گوارا نہ تھی اس لئے وہ مکمل لباس زیب تن کرتیں اور دیوار بھی قبور کے درمیان کھڑی کر دی۔

دوسرا سبب: مورخ سمھودی ❷ نے یہ بتایا ہے کہ بعض لوگ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ تبرک کی خاطر مٹی اٹھاتے تھے۔ اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے مٹی اٹھانے سے روکنے کیلئے دیوار بنانے کا حکم دیا، حجرہ میں ریاض جنت کی طرف کھلنے والی کھڑکی کو بھی بند کرا دیا۔ تاکہ یہ فعل ختم کیا جا سکے" واللہ اعلم بالصواب"۔ [182]

❁ اموی خلیفہ ولید کے دور میں حجرہ نبوی سے متعلق تعمیرات:

گزشتہ اوراق میں آپ صحیح بخاری کی حدیث ہشام بن عروہ پڑھ چکے ہیں کہ جب موسمی اثرات سے حجرہ نبوی شریف کی مشرقی دیوار ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں گر گئی تو خلیفہ ولید نے اس وقت کے گورنر مدینہ منورہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ تمام امہات المومنین کے حجرات کو خرید کر مسجد نبوی میں شامل کر لو۔

چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس حکم کی تعمیل کے ساتھ حجرہ نبوی شریف کی تعمیر میں جو تعمیرات کروائیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

جب حجرہ مبارک کی ایک دیوار گر گئی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حجرہ نبوی کی باقی تین دیواروں کو گرا کر انہیں آثار و بنیاد پر نئی تعمیر کی اٹھان رکھی۔ وہی مساحت یعنی طول و عرض حجرہ نبوی کا تھا۔ کعبہ اللہ کے

---

❶- ملاحظہ فرمائیں: طبقات ابن سعد: 294/2، و فاء الوفا: 544/2.

❷- ملاحظہ فرمائیں: وفاء الوفا: 544/2.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھروں کی مانند سیاہی مائل تراشیدہ پتھروں سے حجرہ نبوی شریف کو تعمیر کروایا۔ اور ہر طرف سے تقریباً سوا دو فٹ سوائے مشرقی سمت کے دو فٹ جگہ چھوڑ کر پانچ رکنی چار دیواری تعمیر کروائی۔ اس چار دیواری کی اونچائی تقریباً تئیس (23) فٹ تھی۔

تفصیل کیلئے نقشہ نمبر 1 و نقشہ نمبر 2 حجرہ نبوی پر ولید کے زمانہ کے تعمیر میں دیکھیں۔

اس وقت کے فقیہ مدینہ سعید بن مسیّب نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے اندر شامل کرنے پر ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ اس پانچ رکنی چار دیواری کی شکل شمال کی طرف سے مثلث نما ہے۔ جیسا کہ مذکورہ نقشہ جات میں واضح ہے۔ حجرہ نبوی کے بعد چار دیواری کو پانچ رکنی اور خصوصاً شام کی طرف سے مثلث نما کیوں بنایا گیا؟۔ تاکہ لوگ حجرہ نبوی کو کعبۃ اللہ کی طرح قبلہ اور پرستش گاہ نہ بنالیں۔

مقام جبرائیل: نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کی آخری سمت شمال مغرب میں مقام جبرائیل کی نشاندہی کی جاتی ہے ''واللہ اعلم بالصواب''۔

مقام تہجد: اسے اسطوانہ تہجد بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی شمال میں اصحاب صفہ کے جنوب میں جہاں پر اب قرآن کریم کی الماریاں ہیں یہاں پر آپ نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے ''واللہ اعلم بالصواب''۔ [183]

❁ شاہ ظاہر بیبرس کے دور میں:

قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور درود وسلام کیلئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تک ساڑھے چار فٹ جگہ بنتی تھی زائرین حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تعمیر کردہ چار دیواری کے ساتھ کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کرتے تھے۔ بظاہر یہ جگہ بہت کم تھی۔

لہذا 668 ہجری میں شاہ مصر ظاہر بیبرس نے لکڑی کے دو جنگلے یا کٹہرے بنوا کر قبر نبوی کی شمالی جانب نصب کروا دیئے۔ پھر ایک کھڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کیطرف بنا دی تاکہ یہاں پر کھڑے ہو کر زائرین درود وسلام پیش کر سکیں ❶۔

694 ہجری میں شاہ عادل زین الدین کتبغا نے مزید دو کٹہرے بنوائے جن کی بلندی مسجد نبوی کی چھت تک پہنچ گئی تھی ❷۔ [184]

---

❶-ملاحظہ فرمائیں: وفاء الوفا: 611/2.

❷-ملاحظہ فرمائیں: وفاء الوفا: 612/2.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ گنبد خضراء کی تاریخ وتعمیر سعودی عہد تک ❁

678 ہجری بمطابق 1279ء میں اس وقت کے شاہِ مصر سلطان منصور قلاوون صالحی نے پہلی مرتبہ قبر مبارک یعنی حجرہ نبوی پر لکڑی کا ایک گول گنبد یا قُبہ بنوایا جس کا بنیادی نچلہ زاویہ مربع یعنی گول اور اوپر کا حصہ آٹھ کناروں پر مشتمل تھا جسے حجرہ نبوی پر گول دائرہ کی مانند بنیاد بنا کر لکڑی کے کیلوں سے ہی نصب کیا گیا۔

اس گنبد یا قُبہ کا رنگ سیسہ کی مانند سفید اور چمکدار تھا۔ کیونکہ اس پر قلعی یا سیسہ چڑھایا گیا تھا اس لئے اس گنبد کو قُبہ فیحا، قُبہ بیضا، اور قُبہ زرقا یعنی آسمانی رنگ والا قُبہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

بعد ازاں اس قبہ کی تعمیر وتجدید شاہ شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری بمطابق 1364ء میں از سرنو کروائی۔

جب 886 ہجری میں مسجد نبوی دوسری آگ لگنے سے جل گئی تو قبہ حجرہ نبوی بھی جل گیا۔

اس وقت کے سلطان قیتبائی نے 887 ہجری میں دوبارہ قبہ حجرہ نبوی کی تعمیر کروائی۔

❁ تجدیدِ قبہ سلطان محمود عثمانی کے زمانہ میں:

تین سے زیادہ صدیوں کے بعد قبہ کے بالائی حصہ میں شگاف پڑ گئے تو اس وقت کے سلطان محمود عثمانی نے قبہ کی تجدید کا حکم جاری کیا چنانچہ اس سابقہ قبہ کو گرا کر دوبارہ قبہ تعمیر کیا گیا جو اب بھی اسی حالت میں موجود ہے۔

یہ تجدید 1233 ہجری میں کی گئی تھی۔

❁ گنبد خضراء کو سب سے پہلے سبز رنگ کس نے دیا:

1253 ہجری میں سلطان عبدالحمید عثمانی نے قبہ نبوی کو سبز رنگ دینے کا حکم جاری کیا۔ تو گنبد خضراء کو سب سے پہلے سبز رنگ دیا گیا اور یہ موجودہ رنگ سلطان عبدالحمید عثمانی کے دور کا ہے۔ جو ابھی تک خراب نہیں ہوا۔ اس کے بعد قبہ حجرہ نبوی کو گنبد خضراء یا قبہ خضراء سے موسوم کیا جانے لگا یعنی سبز رنگ کا گنبد۔ اس سے پہلے گنبد کا رنگ سفیدی مائل تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سعودی عہد میں حجرہ نبوی کی مرمت:

شاہ عبدالعزیز آل سعود بانی حکومت سعودی عرب کے عہد میں حجرہ نبوی کے بعض داخلی ستون کمزور اور کئی جگہوں سے شکستہ ہو گئے تھے۔ لہذا شاہ کے حکم سے ان ستونوں کی مرمت کر دی گئی۔

یہ تھی حجرہ نبوی شریف اور گنبد خضراء کی تاریخ۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنبد خضراء

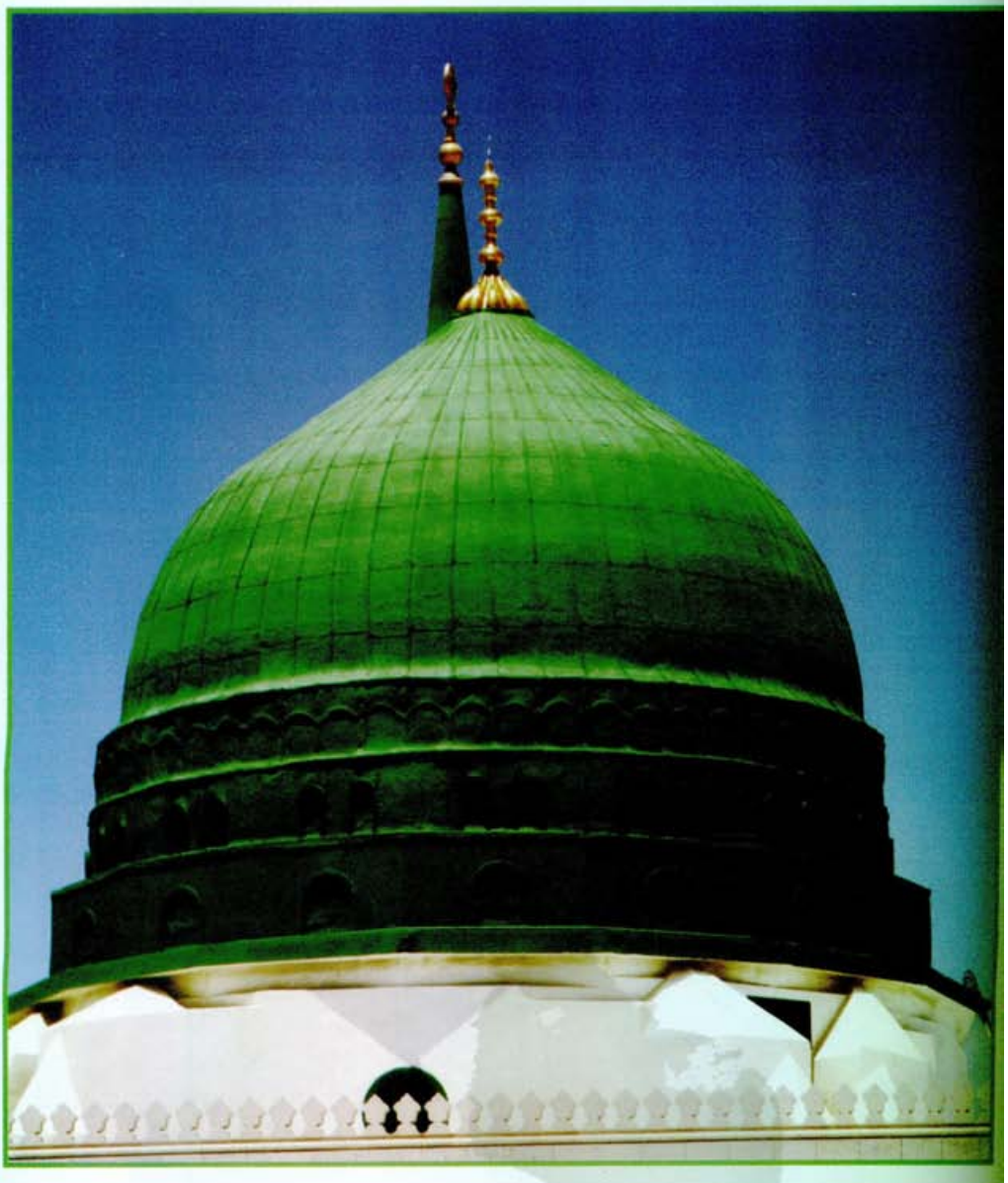

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنبد خضراء مینار کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

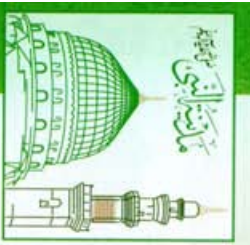

گنبد خضراء ملحقہ گنبدوں کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

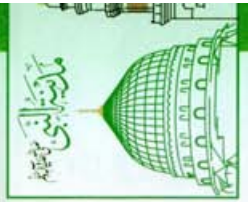

گنبد خضراء سُرخ مسجد کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا مسئلہ ❁

یہ چیز بڑی معروف ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔خنزیر اور دجال کو قتل کر دیں گے۔ اور چالیس سال حکومت کرنے کے بعد جب وفات پائیں گے۔تو ان کی تدفین بھی حجرہ نبوی میں ہوگی۔یعنی حجرہ نبوی میں چوتھی قبر کیلئے قبر کی جگہ موجود ہے۔حتیٰ کہ بعض مفسرین نے اس سلسلہ میں سورہ النساء کی آیات: 157، 158 میں جو تفسیر کی ہے اس میں تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 597 میں ان الفاظ میں یہ قول درج ہے۔

❁وذكر الحافظ أبو القاسم بن عساكر في ترجمة عيسى ابن مريم من تاريخه، عن بعض السلف: أنه يدفن مع النبي صلى الله عليه و سلم في حجرته، فالله أعلم❶.

تاریخ ابن عساکر میں یہ قول بعض سلف سے نقل کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

ان کی وفات سے متعلق ایک صحیح حدیث جو سنن ابوداؤد میں کتاب الملاحم باب خروج الدجال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔(حدیث نمبر 4324۔یہ حدیث صحیح ہے)۔

❁((فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ)).

ترجمہ : حضرت عیسیٰ زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری سورہ النساء کی آیات، 157، 158 میں حاشیہ نمبر 5 میں صفحہ 123 میں لکھتے ہیں۔''ایک روایت میں یہ بھی فرمایا کہ وہ بعد وفات کے میرے قریب دفن کئے جاویں گے اور وہ ایک مقبرہ سے ابوبکر اور عمر کے درمیان میں اٹھیں گے۔

قبر عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ذخیرہ حدیث میں یہ حدیث ملتی ہے۔

❁ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ.

---

❶ ملاحظہ فرمائیں(مختصر تاريخ دمشق: 229/6).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''کہ تورات میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام اکٹھے دفن ہوں گے''۔ ابومودود کہتے ہیں کہ بے شک حجرہ نبوی میں چوتھی قبر کے لئے جگہ موجود ہے۔اس حدیث کی سند میں ابی مودود جس کا نام الفضہ ہے''لین'' ہے۔جب کہ دوسرا راوی عثمان بن ضحاک ضعیف ہے ❶۔

لہذا یہ حدیث نا قابل عمل ٹھہری۔ [186]

---

❶- (یہ روایت موقوف ضعیف ہے) جامع الترمذي، كتاب الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حديث: 3617، ومشكاة المصابيح، حديث: 5772، وقال الألباني: إسناده ضعيف.

اس طرح کی مزید مرویات یوں ہیں:

❁ عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه عن جده ليدفن عيسىٰ بن مريم مع النبي صلى الله عليه و سلم في بيته. قال محمد: هذا لا يصح عندي ولا يتابع عليه (التاريخ الكبير: 263/1).

❁ عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:((ينزل عيسىٰ بن مريم إلى الأرض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا وأربعين سنة ثم يموت فيدفن معي في قبري فأقوم أنا وعيسىٰ بن مريم في قبر واحد بين أبي بكر وعمر(الوفا بأحوال المصطفىٰ، حديث: 1575).

❁ عن عائشة رضي الله عنها قالت: قلت: يا رسول الله، إني أرىٰ أن أعيش من بعدك، أفتأذن لي أن أدفن إلى جنبك؟ فقال: وأنى لك بذلك الموضع! ما فيه إلا موضع قبري وقبر أبي بكر وقبر عمر، وقبر عيسىٰ بن مريم صلى الله عليه وسلم(مختصر تاريخ دمشق: 229/6).

❁ عن عبد الله بن سلام قال: وجدت في الكتب أن عيسىٰ بن مريم يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم في القبر وقد بقي في البيت موضع قبر(مختصر تاريخ دمشق: 229/6).

❁ عن عبد الله بن سلام قال: يدفن عيسىٰ بن مريم عليه السلام مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رضي الله عنهما، فيكون قبره رابع. رواه الطبراني، وفيه عثمان بن الضحاك، وثقه ابن حبان وضعفه أبو داود، وقد ذكر المزي رحمة الله هذا في ترجمته، وعزاه إلىٰ الترمذي وقال: حسن، ولم أجده في الأطراف والله أعلم(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 13792، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: 558/2، والدر المنثور في التفسير بالمأثور: 689/2). وقال ابن النجار: قال أهل السير: وفي البيت موضع قبر في السهوة الشرقية، قال سعيد بن المسيب: فيه يدفن عيسىٰ بن مريم عليه السلام (وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: 558/2).

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حجرہ نبوی کے گرداگرد سیسہ پلائی خندق کا واقعہ ❁

مورخ سمھودی نے اس سلسلہ میں مختلف واقعات کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ ''وفاء الوفا'' جز2 میں صفحہ 648 سے 654 تک ان واقعات کو بعنوان ''فیما نقل من عمل نور الدین الشهید لخندق حول الحجرة الشریفه مملوء بالرصاص'' میں نقل کیا ہے۔

❁ علامہ جمال الدین اسنوی کی کتاب ''الانتصارات الاسلامیہ'' کے حوالہ سے مورخ سمھودی نے بیان کیا ہے کہ شاہ عادل نورالدین شہید کے زمانہ میں نصاریٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو مدینہ منورہ سے ان کی قبر مبارک سے نکالنے کا پروگرام بنایا۔ واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں۔

سلطان نورالدین تہجد گزار اور ذکر گزار بادشاہ تھا ایک روز تہجد کی ادائیگی کے بعد وہ سو گیا۔ نیند کی حالت میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو سلطان کو فرمایا۔

" و هو يشير إلى رجلين أشفرين و يقول أنجدني أنقذني من هذين ".

''میری مدد کرو مجھے ان دو سرخ وزرد رنگ والے آدمیوں سے بچاؤ'' خواب میں اس واقعہ کو دیکھ کر سلطان خوف زدہ ہو کر نیند سے بیدار ہو کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر سو گیا تو وہی خواب پھر پیش آیا اور نیند سے ڈر کر جاگا۔ پھر تیسری بار وضو کیا اور نماز پڑھ کر سو گیا تو نیند میں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا ''میری مدد کرو مجھے ان دو سرخ وزرد رنگ والے آدمیوں سے بچاؤ''۔ تیسری مرتبہ سلطان نیند میں ڈرا اور بیدار ہوا تو پھر سویا نہیں بلکہ اپنے نیک کردار وزیر جمال الدین موصلی کو بلایا اور جو کچھ خواب میں پیش آیا وہ اسے بیان کر دیا۔ اور اسے حکم دیا کہ اب ہم یہاں نہیں ٹھہریں گے بلکہ مدینہ منورہ کی طرف جائیں گے چنانچہ ہلکی سواریوں اور بیس افراد مع وزیر جمال الدین موصلی کے ہمراہ بے پناہ مال و دولت کے ساتھ یہ قافلہ سولہ دن میں مدینہ منورہ پہنچا۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے سلطان نے غسل کیا پھر مسجد نبوی میں داخل ہوا، ریاض جنت میں نماز پڑھی اور پھر قبر مبارک کی زیارت کی۔ اس وقت سلطان سوچ میں پڑ گیا تو وزیر جمال الدین نے مشورہ دیا کہ اہل مدینہ کو مسجد نبوی میں جمع کیا جائے کہ سلطان کا مقصد قصد زیارت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہذا سلطان اپنے ساتھ خیرات کیلئے صدقہ لائے ہیں۔ چنانچہ اہل مدینہ مسجد نبوی میں جمع ہوئے [187] اس وقت سلطان ہر شخص کو دیکھ رہا تھا مگر وہ دو اشخاص جن کی صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطان کو خواب میں بتائی تھی نظر نہ آ رہے تھے۔ تب سلطان نے اعلان کرایا کہ آیا کوئی شخص ایسا ہے جو ہمارے صدقہ سے محروم رہا ہو تو لوگوں نے بتایا کہ ہاں دو مغربی آدمی ہیں جو کسی سے کچھ وصول نہیں کرتے۔ وہ خود غنی ہیں اور لوگوں پر صدقات تقسیم کرتے ہیں اور وہ بہت نیک لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ پس سلطان کا شعور بیدار ہوا تو ان دونوں افراد کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ تو وہی دو آدمی تھے جن کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔

سلطان نے دونوں افراد سے پوچھا تم کہاں سے ہو؟۔

انہوں نے بتایا کہ مغرب سے ہیں اور حج کیلئے آئے تھے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و ہمسائیگی میں رہ گئے ہیں۔

سلطان نے ظاہری طور پر ان کی تائید کی۔

سلطان نے پوچھا تمہارا قیام کہاں ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ حجرہ نبوی کے قریب فلاں رباط میں ہم رہتے ہیں۔ پس سلطان ان دونوں کے ہمراہ ان کی منزل کی طرف گئے۔ ان کی قیام گاہ میں بے پناہ مال، مہریں اور چمڑے کے ٹکڑے جن پر اس وقت لکھنے کا رواج تھا، کے سوا کچھ نہ پایا۔

اہل مدینہ نے سلطان کے سامنے ان افراد کی بڑی تعریف کی اور بتایا کہ یہ لوگ ہمیشہ روزے رکھتے، ریاض جنت میں نماز ادا کرتے، زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے، روزانہ بقیع کی زیارت کرتے اور ہر ہفتہ مسجد قباء کی زیارت کرتے ہیں۔ پس سلطان نے کہا سبحان اللہ۔ مگر ان سے کوئی ایسی چیز ثابت نہیں ہو رہی تھی جس کا اشارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطان کو خواب میں دیا تھا۔

چنانچہ سلطان نے غور طلب نظر سے ان کے کمرے کا ملاحظہ کیا تو ایک جگہ ایک چٹائی نظر آئی جب اس کو اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ایک تہ خانہ یا سرنگ نظر آئی تو لوگ بڑے حیران ہوئے۔ تب سلطان نے ان کو بہت مارا پیٹا جس پر انہوں نے اعتراف جرم کیا اور سلطان کو بتایا کہ: ہم نصرانی عیسائی ہیں اور نصاریٰ ہی [188] کی طرف سے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک کو نکالنے کے لئے آئے تھے۔

ہم نے مغربی حجاج کا بھیس بدل کر یہ صورت اختیار کی اور حجرہ شریف کے قریب رباط میں ٹھہرے رات کو ہم سرنگ کھودتے روزانہ بقیع کی زیارت کے بہانے رات کو کھودی گئی مٹی کو ہر صبح چمڑے کے تھیلوں میں ڈال کر قبرستان بقیع کی قبور کے درمیان بکھیر دیتے۔

یہ کام ہم ایک مدت سے کر رہے تھے۔

جب ہم حجرہ شریف کے قریب سرنگ لگاتے پہنچے تو آسمان سے برق و رعد کی زبردست کڑک پیدا ہوئی اور اتنا سخت زلزلہ آیا کہ پہاڑ تک ہلنے لگے۔ سلطان اس گزشتہ رات والے واقعہ کے بعد اگلی صبح مدینہ منورہ پہنچا۔ ان دونوں افراد کو جب پکڑا گیا تو انہوں نے اس مذموم واقعہ کا اقرار کیا۔

تب سلطان نے اس واقعہ پر روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور ان دو عیسائی مجرموں کو حجرہ شریف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرقی جانب قتل کیا گیا۔ پھر انہوں نے حجرہ شریف کے گرداگرد پانی کی حد تک خندق کھودنے کا حکم دیا جب خندق تیار ہوگئی تو اس میں سیسہ پگھلوا کر ڈالا گیا حتیٰ کہ وہ بھر گئی۔ اس طرح حجرہ شریف کے گرداگرد سیسہ پلائی دیوار کھڑی ہوگئی۔ پھر سلطان مکہ کی طرف لوٹ گیا اور اس امر کا اعلان کیا کہ عیسائیوں سے کام وغیرہ نہ لیا جائے اور ان سے لین دین میں مقاطعہ کا حکم جاری کر دیا تا کہ نصاریٰ کو کمزور کیا جائے۔ [189]

❀ مورخ سمھودی پہلے واقعہ کے بعد لکھتے ہیں کہ جمال مطری نے اس واقعہ کو مختصراً بیان کیا ہے۔ حجرہ نبوی کے اردگرد خندق اور سیسہ پلائی دیوار کا ذکر نہیں کیا۔ مگر اس واقعہ کی تاریخ کا ذکر ضرور کیا ہے۔ مگر پہلے واقعہ میں بعض واقعات کی مخالفت بھی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان دنوں مدینہ منورہ کے اردگرد فصیل ہوا کرتی تھی۔

سلطان نورالدین محمود بن زنگی بن اقسنقد 557 ہجری میں مدینہ منورہ آیا جس کا سبب اس خواب کا ایک ہی رات میں تین دفعہ آنا تھا جس میں نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار سلطان محمود کو یہ الفاظ کہے تھے۔ "یا محمود أنقذني من هذين الشخصين الأشقرين نجاهه".

''اے محمود مجھے ان دو سرخ و زرد رنگ والے اشخاص سے بچاؤ اور نجات دلاؤ''۔

چنانچہ اس خواب کو سلطان نے اپنے وزیر کو صبح اس کے آنے پر بیان کیا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ایک ہزار سواروں کے ساتھ روانہ ہوا۔

حتیٰ کہ اہل مدینہ کو اس کے سفر کی خبر نہ ہوئی۔ وزیر اس کے ساتھ ہی تھا۔ زیارت کے بعد وہ مسجد نبوی میں بیٹھ گیا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس موقعہ پر وزیر نے سلطان سے دریافت کیا کہ کیا آپ ان اشخاص کو پہچان سکتے ہیں جن کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے؟۔

سلطان نے جواب دیا ہاں۔

چنانچہ عام لوگوں کو صدقہ و خیرات کیلئے بلایا گیا اور ان میں سونا و چاندی دل کھول کر تقسیم کی گئی۔

پھر سلطان نے اعلان کرایا کہ آیا کوئی شخص ایسا ہے جو ہمارے صدقہ سے محروم رہا ہو تو لوگوں نے بتایا کہ ہاں دو اندلسی مجاور ہیں جو حجرہ نبوی کے قریب مسجد نبوی کے باہر دار آل عمر بن خطاب میں رہتے ہیں۔ پس ان کو صدقہ کیلئے طلب کیا گیا تو انہوں نے صدقہ لینے سے انکار کر دیا تو سلطان نے اپنے وزیر کو بتایا کہ یہ تو وہی اشخاص ہیں جن کو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔

سلطان نے ان سے پوچھا تم یہاں کیوں آئے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہنے کیلئے آئے ہیں۔ [190] جب سلطان نے ان پر شدت کی تو انہوں نے اقرار کیا کہ ہم عیسائی ہیں اور اپنے بادشاہوں کے اتفاق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک کو یہاں سے منتقل کرنے کیلئے آئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا اس سلسلہ میں ہم نے مسجد کی قبلہ کی جانب والی دیوار کے نیچے سرنگ لگائی تھی اور مٹی کو اپنی قیام گاہ کے کنویں میں پھینکتے جاتے تھے۔ چنانچہ اس کے بعد سلطان نے حجرہ نبوی کی مشرقی طرف مسجد سے باہر ان کی گردنیں اڑا دیں اور پھر ان کو آگ میں جلا کر دن کے آخری حصہ میں وہ شام کو روانہ ہوا۔

❁ مورخ سمہودی مطری کے بیان کردہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو حوادث بھی مسجد نبوی میں رونما پذیر ہوئے ہیں وہ سب کے سب مشائخ مدینہ منورہ اور علماء سے نقل کئے گئے ہیں۔ جب کہ زین مراغی اس واقعہ میں مطری سے زیادہ یہ بات نقل کرتے ہیں کہ سلطان نورالدین کے ساتھ جو اس وقت وزیر تھا اس کا نام موفق خالد بن محمد بن نصر قیسرانی تھا جو شاعر بھی تھا جو موفق ہی تھا۔

زین مراغی نے مطری کے اس قول کہ ''جمال الدین موصلی اس وقت سلطان نورالدین کا وزیر تھا'' سے اتفاق نہیں بلکہ مخالفت کا پہلو اختیار کیا ہے کیونکہ جمال الدین موصلی کا اصل نام جواد اصفہانی تھا۔

❁ چوتھی صدی ہجری کے بعد نورالدین زنگی کے خواب کا واقعہ ذکر کیا جاتا ہے کہ بعض زنادقہ کو حاکم مصر عبیدی نے مدینہ طیبہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو مصر میں منتقل کرنے کیلئے بھیجا تا کہ دنیا کی طرف سے لوگ مصر آنا شروع ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں اس نے مصر کے گرداگرد فصیل بھی بنوائی جبکہ ابوفتوح نامی ایک شخص کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو قبر مبارک سے نکالنے کیلئے روانہ کیا۔ چنانچہ یہ شخص جب مدینہ منورہ پہنچا اور اہل مدینہ کے ساتھ بیٹھا تو اہل مدینہ کو اس کے عزائم کا پتہ چل گیا۔ اس کے ساتھ قاری قرآن بھی تھا جس کا نام زلبانی تھا اس نے مجلس اہل مدینہ میں قرآن پاک کی اس آیت کو تلاوت کیا ہی تھا ﴿ وَإِن نَّكَثُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُم مِّنۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ [191] وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمۡ فَقَٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلۡكُفۡرِ إِنَّهُمۡ لَآ أَيۡمَٰنَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنتَهُونَ ۞ أَلَا تُقَٰتِلُونَ قَوۡمٗا نَّكَثُوٓاْ أَيۡمَٰنَهُمۡ وَهَمُّواْ بِإِخۡرَاجِ ٱلرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمۡ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخۡشَوۡنَهُمۡ فَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخۡشَوۡهُ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴾[سورت التوبة آیت:12،13].

ترجمہ: ''اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آ جائیں ۞ کیا تم نہ لڑو گے ایسے لوگوں سے جو اپنے عہد توڑتے ہیں اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملک سے نکال دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ نیز زیادتی کی ابتداء کرنے والے وہی تھے کیا تم ان سے ڈرتے ہو اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو''۔

تب اہل مجلس ابوفتوح اور اس کے لشکر پر پل پڑے کہ ان کو قتل کر دیا جائے مگر وہ اس بنا پر رک گئے کہ حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں تھی۔

ابوفتوح نے جب یہ آیت سنی تو کہنے لگا واقعہ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا حق ہے اگر حاکم وقت میری جان بھی لے لے تو میں اس مقدس جگہ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، اور اس عمل بد کے اقدام پر ملامت کرنے لگا کہ میں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے کام کرنے کے بارے میں کیسے سوچا تھا۔ یہ دن کی صبح ابھی گزری نا تھی کہ اللہ تعالیٰ نے شدید اندھیری ارسال کی جس کی قوت کی وجہ زمین متزلزل ہونے لگی جس کی وجہ سے اکثر اونٹ اور گھوڑے اور انسان ہلاک ہو گئے مارے گئے اور ابوالفتوح کے دل سے حاکم کا ڈر ختم ہو گیا اور اس نے حاکم کے برے اقدام کرنے سے گریز کیا۔

❁ اسی واقعہ کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن عذرہ نقل کرتے ہیں کتاب "تأسي أهل الإيمان فيما جرىٰ علىٰ مدينة القيراون لابن سعدون القيراواني" کہ حاکم امر اللہ نے مدینہ منورہ میں بعض لوگوں کو اس لئے بھیجا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو مدینہ سے نکال کر لائیں۔ جب وہ اس ارادہ سے آئے تو مسجد نبوی کے قریب ایک گھر سے قبر کی طرف سرنگ لگائی۔ جب وہ قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ پتھروں کی اینٹوں سے بنی ایک سخت دیوار حائل ہے اور یہ آواز سنی کہ تمہارے نبی کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پس لوگوں نے تلاشی شروع کر دی تو یہ لوگ ان کو سرنگ کھودتے ملے چنانچہ ان کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ [192]

❁ سمھودی لکھتے ہیں کہ موقعہ کی مناسبت سے جو محب طبری نے اپنی کتاب "رياض النضرة في فضائل العشرة" میں بیان کیا ہے کہ ہارون بن الشیخ عمر بن زعب جو صالح لوگوں میں شمار ہوتا ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ میں مدینہ منورہ کا مجاور تھا اور اس وقت شیخ خدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم شمس الدین صواب اللمطی اور وہ صالح نیک مشفق شخص تھا۔ میرے اور اس کے درمیان جذبہ خیر سگالی اور باہمی محبت تھی۔ ایک روز مجھے کہا کہ میں تمہیں ایک عجیب خبر نہ بتاؤں جو مجھے امیر مدینہ منورہ کے پاس بیٹھنے والے میرے ایک دوست نے بتائی جو مجھے اور خبریں بھی بتاتا تھا۔ ایک دن وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آج ایک عظیم واقعہ ہوا ہے میں نے دریافت کیا وہ کیا ہے؟ اس کہا نے کہ حلب سے کچھ لوگ امیر کے پاس آئے اور اسے مجبور کیا کہ وہ حجرہ نبوی شریف کا دروازہ کھولنے کا حکم دیں تا کہ ہم ابوبکر و عمر رضوان اللہ اجمعین علیہم کو ان کی قبور سے نکال سکیں۔ پس امیر اس بات پر رضا مند ہو گیا۔ صواب کہنے لگا مجھے یہ سن کر بہت پریشانی ہوئی۔ میں اس حالت میں تھا کہ امیر کا ایلچی آیا اور کہا کہ امیر تمہیں بلا رہا ہے۔ تو میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے امیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو مجھے امیر نے حکم دیا اے صواب رات کو کچھ لوگ مسجد نبوی کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو تم دروازہ کھول دینا اور ان کی مخالفت نہ کرنا اور نہ ان کا اعتراض کرنا تو میں نے کہا جناب حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں جب سے امیر کی مجلس سے نکلا تو حجرہ مبارک کے پیچھے بیٹھ کر روتا رہا لیکن کسی کو معلوم نہ ہو۔ جب رات ہوئی اور نماز عشاء پڑھنے کے بعد لوگوں سے مسجد خالی ہو گی اور ہم نے مسجد کے تمام دوازے بند کر دے۔ چنانچہ رات کو وہ لوگ آئے اور ان کیلئے دروازہ کھول دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دروازہ کھولا گیا تو ان لوگوں کی میں نے ایک ایک کر کے گنتی کی ان کی تعداد چالس تھی۔ان کے ہاتھوں میں موم بتیاں کھودنے اور گرانے کے آلات تھے۔اور ان کا مقصد حجرہ شریف تھا۔اللہ کی قسم وہ منبر کے قریب ہی پہنچے تھے کہ انہیں زمین نے ان کے آلات کے ساتھ نگل لیا۔حتیٰ کہ ان کا کوئی اثر ونشان باقی نہ رہا۔امیر نے کچھ دیر بعد ان کے بارے میں دریافت کیا او مجھے بلوایا اور کہا اے صواب کیا وہ لوگ تیرے پاس نہیں آئے تھے؟ میں نے جواب دیا آئے تھے۔لیکن ان کے ساتھ یہ واقعہ رونما پذیر ہوا ہے۔امیر کہنے لگا یہ تو کیا کہہ رہا ہے۔میں نے کہا جس طرح میں نے بیان کیا ہے ویسے ہی ان کے ساتھ ہوا ہے....

صاحب وفاالوفاء نے یہ مختلف واقعات نقل کئے ہیں۔جنہیں ترجمہ وتلخیص کے ساتھ نقل کر دیا گیا ہے۔ان واقعات میں ایک دوسرے کے خلاف تضاد واضطراب ہے۔اس لئے یہ واقعات صحیح نہیں ہیں بلکہ من گھڑت ہیں۔کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک امتی سے اپنے آپ کو بچانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت خالق کائنات خود فرما رہے ہیں۔مدینہ منورہ کے چھ میل گرداگرد فرشتے چوکیداری اور نگہبانی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔یہ سب جھوٹے قصہ گو واعظین اور متصوفین کی دروغ گوئی ہے اس میں ذرہ برابر بھی صداقت نہیں ہے۔ [195]

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواجہ شریفہ (جالی روضہ اقدس قبر مبارک صلی اللہ علیہ وسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

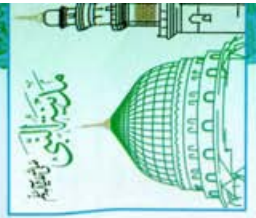

روضہ اقدس کے سامنے والا حصہ۔ قدیم دور میں

روضہ اقدس کے عقب والا حصہ۔ پہلے زمانے میں یہاں حضرت فاطمہ کا گھر ہوتا تھا اور یہ مقامِ تہجد بھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

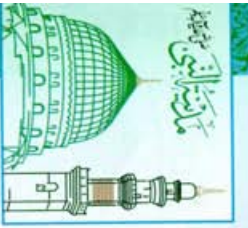

مسجد نبوی کا اندرونی حصہ۔ بطرف بابِ بقیع

روضہ اقدس کی جالی مبارک کا اوپر والا حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضہ رسول کے اندر جانے کا دروازہ

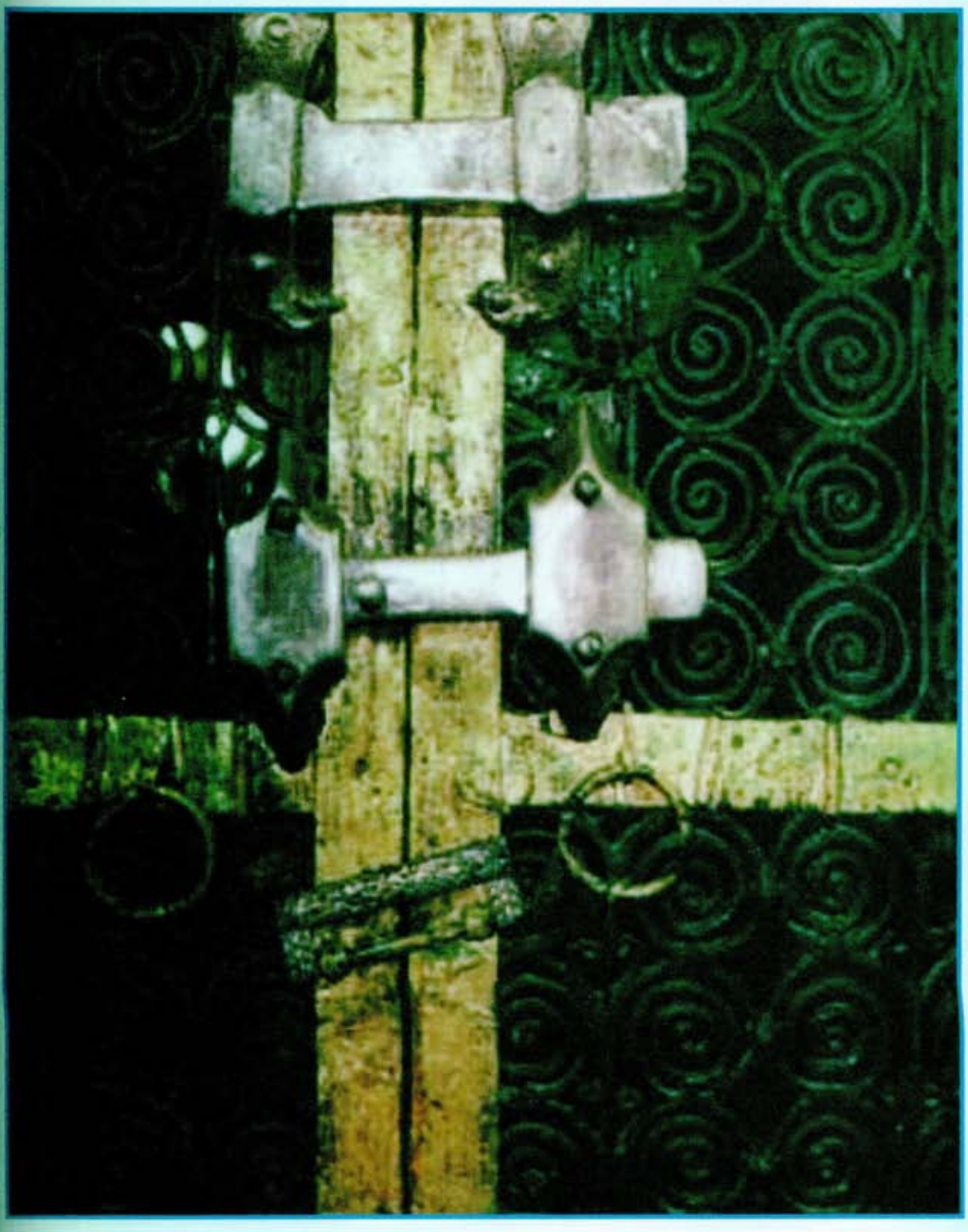

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ قبرنبوی مبارک کی زیارت کا مسئلہ ❀

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حصولِ قرب یا دعا کی قبولیت کیلئے سفر(338) کرکے جانا خواہ وہ مسجد ہو، قبر ہو یا اور کوئی متبرک مقام سب بدعت کی تعریف میں آتے ہیں۔جیسا کہ حدیث:

❀ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ))❶.

ترجمہ: ''سفرصرف تین مساجد کی خاطر کیا جاسکتا ہے، مسجد الحرام، اور مسجد رسول اللہ صلی علیہ وسلم، اور مسجد اقصیٰ''۔

مسجد نبوی کی زیارت کیلئے سفر کی اجازت میں یہ مسئلہ بیان کیا جاچکا ہے۔

اس موضوع کے مزید مطالعہ کیلئے متعلقہ موضوع سے رجوع کریں۔

---

❶-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضل الصلاة في مكة والمدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، حديث: 1189 ، 586، 1197، 1864، 1996، وصحيح مسلم، حديث: 827، وسنن النسائي، حديث: 566 ، 567، وسنن ابن ماجة، حديث: 1249 ، 1410، 1721، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10639، 10955، 11017، 27644، 11198، 11232، 11284، 27948، 11489، وسنن الدارمي، حديث: 1753 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 882.

(338)- سفر سے مراد وہ شرعی سفر ہے جس میں نماز قصر کرنے کی حد متعین ہو۔یہ حد سفر کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟۔اس میں علماء کے تقریباً بیس مختلف اقوال ہیں۔مگر میں صحیح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں پیش کررہا ہوں کہ اس سفر کی کم از کم حد تین میل بنتی ہے۔

❀ عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: ((صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وبذي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ))صحيح البخاري، أبواب تقصير الصلاة، باب يقصر إذا خرج من موضعه، حديث: 1089، 1546، 1457، 1458، 1551، 1714، 1715، 2951، وصحيح مسلم، حديث: 690 ، وسنن أبي داود، حديث: 1202 ، 1773، وجامع الترمذي، حديث: 546 ، وسنن النسائي، حديث: 469 ، 477، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11669، 11673، 12407، 12523، 12533، 13076، 13419، 13589، 14622، وسنن الدارمي، حديث: 1507، 1508" یہ حدیث متفق علیہ ہے''۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں یعنی مسجد نبوی میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا کی اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت قصر کرکے ادا کی۔

یہ حدیث مبارک اس موقع کی نشاندہی کرتی ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے حج مبارک کے سفر کیلئے ہزاروں صحابہ اور صحابیات کے ساتھ نکلے تھے۔ذی الحلیفہ جو کہ اہل مدینہ کی میقات یعنی حج اور عمرہ کرنے کیلئے احرام گاہ ہے۔اس مقام پر آپ نے پانچ نمازیں عصر، مغرب، عشاء، فجر اور ظہر کی قصر ادا کی تھیں سوائے فجر اور مغرب کے آپ نے ظہر کی نماز سے پہلے احرام کی چادریں زیب تن کیں اور ظہر کی فرض نماز قصر کرکے دو رکعت پڑھی اور مصلی ہی سے حج کی نیت کی نیز احرام کیلئے کوئی دو رکعت نماز ادا نہیں فرمائی۔اس وقت نیت احرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جو دو رکعت ادا کی جاتی ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں آپ نے ظہر کی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھی تھی نہ کہ نیت احرام کی دو رکعت۔ یاد رہے ذی الحلیفہ جہاں کا عام نام اب بیئر علی ہے، آبار علی مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ [196] پر ہے۔ اس حدیث سے بعض لوگ یہ استنباط دیتے ہیں کہ قصر چھ میل پر ہوتی ہے نہ کہ اس سے کم۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر حج مبارک کی پہلی منزل ذی الحلیفہ کو قرار دیا تھا۔ اگر آپ اس سے پہلے قیام کا ارادہ فرماتے تو قصر تین میل ہی سے شروع فرماتے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی اس حدیث سے ثابت ہے۔

❀ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ" شُعْبَةُ الشَّاكُّ" صَلَّى رَكْعَتَيْنِ)) صحيح مسلم، حديث: 691، وسنن أبي داود، حديث: 1201، ومسند الإمام احمد، حديث: 11904.

ترجمہ: شعبہ یحیٰی بن یزید الھنائی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے قصر نماز کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین میل یا تین فرسخ (اس بات میں راوی کو شک ہو گیا کہ حضرت انس نے تین میل کہا یا تین فرسخ) سفر کے لئے نکلتے تو دو رکعات یعنی نماز قصر ادا کرتے۔

''دین اسلام آسان ہے'' کے اصول کے مطابق تین میل یا تین فرسخ میں راوی کے شک کی بنا پر کم از کم تین میل کو اختیار کرنا زیادہ آسان ہے۔ نیز اس سلسلہ میں دوسری احادیث سے بھی تین میل کی مسافت زیادہ راجح اور صریح اور صحیح ہے۔ تین میل والی حدیث جس میں قصر صلاۃ کا ذکر ہے۔ اس کی تائید مزید ابن عمر رضی اللہ عنہ کے صحیح قول سے بھی ہوتی ہے جس میں قصر کی مسافت کم از کم تین میل مقرر ہے۔

❀ عن ابن عمر قال: ((تقصر الصلاة في مسيرة ثلاثة أميال)).

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''تین میل کی مسافت پر نماز قصر کی جاتی ہے''۔ [197]

مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں: فتح الباري: 2/566-567، فقة السنة: 1/239، وإروا الغليل: 3/13-21).

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀زیارت قبر نبوی کے متعلق معروف عام احادیث کا تجزیہ❀

نیز قبر نبوی مبارک کی زیارت کی شرعی حیثیت سے متعلق تفصیلی بیان کرنے سے پہلے یہاں پر قبر نبوی کی زیارت سے متعلق ان احادیث کی حیثیت بیان کی جارہی ہے جو اس ضمن میں معروف عام ہیں۔ تجزیہ، تفریق اور تحلیل (Analysis) ملاحظہ کریں۔

1- ((مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي)) ❶.

ترجمہ: ''جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی درحقیقت اس نے مجھ سے زیادتی کی''۔

---

❶ (یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال ابن حبان: النعمان بن شبل: من أهل البصرة، يروي عن أبي عوانة ومالك أخبرنا عنه الحسن بن سفيان، يأتي عن الثقات بالطامات، وعن الأثبات بالمقلوبات، روى عن مالك عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:((من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني)) أخبرناه أحمد بن عبيد بهمدان قال: حدثنا محمد بن محمود بن النعمان بن شبل أبو شبل قال: حدثنا جدي قال: حدثنا مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه(كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: 73/3) وقال ابن عدي: ثنا علي بن إسحاق ثنا محمد بن محمد بن النعمان بن شبل حدثني جدي حدثني مالك عن نافع عن بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من حج البيت فلم يزرني فقد جفاني) ... وقال ابن عدي: وهذه الأحاديث عن نافع عن بن عمر يحدث بها النعمان بن شبل عن مالك بهذه الأحاديث ولا أعلم رواه عن مالك غيره والنعمان بن شبل قد حدثناه غير واحد من البصريين وغيرهم ممن كتبوا عنه بالبصرة ولم أر في أحاديثه حديثاً قد جاوز الحد فاذكره(الكامل في الضعفاء: 14/7)، وقال ابن القيسراني: فيه النعمان بن شبل يأتي عن الثقات بما ليس من حديثهم(كتاب معرفة التذكرة في الأحاديث الموضوعة،حديث: 786)، و(فردوس الأخبار، حديث:5708)، وقال ابن الجوزي: قال ابن حبان: النعمان يأتي عن الثقات بالطامات. وقال الدارقطني: الطعن في هذا الحديث من محمد بن محمد لا من النعمان (الموضاعات لابن الجوزي: 2/ 217)، و(موضوعات الصغاني، حديث: 52)، و(فتاوى الكبرى: 215/27)، وقال ابن عبدالهادي، الحديث الخامس: قال السبكي:رواه عدي في الكامل وغيره ... وذكر ابن عدي أحاديث للنعمان ثم قال: هذه الأحاديث عن نافع عن ابن عمر يحدث بها النعمان بن شبل عن مالك، ولا أعلم رواه عن مالك غير النعمان بن شبل ؟ ولم أر في أحاديثه حديثا غريباً، قد جاوز الحد فأذكره، وروى في صدر ترجمته عن عمران بن موسى الزجاجي أنه ثقة، وعن موسى بن هارون أنه متهم، وهذه التهمة غير مفسرة فالحكم بالتوثيق مقدم عليها، وذكر أبو الحسن الدارقطني هذا الحديث في أحاديث مالك بن أنس الغرائب التي ليست في الموطأ، وهو كتاب ضخم، قال: حدثنا أبو عبد الله الأيلي وعبد الباقي، قال: حدثنا محمد بن محمد بن النعمان بن شبل، حدثنا جدي حدثنا مالك عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني)) قال الدارقطني: تفرد به هذا الشيخ وهو منكر، هذه عبارة الدارقطني، والظاهر أن هذا الإنكار منه بحسب تفرد به هذا الشيخ وهو منكر، والظاهر أن هذا الإنكار منه بحسب تفرده وعدم احتماله له بالنسبة إلى الإسناد المذكور: ولا يلزم من ذلك أن يكون المتن في نفسه منكراً، ولا موضوعاً، وقد ذكر ابن الجوزي في الموضوعات، وهو سرف منه، ويكفي في الرد عليه ما قاله ابن عدي، وقال ابن الجوزي عن الدارقطني، أن الحمل فيه على محمد بن محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن النعمان لا علىٰ جده ، وكلام الدارقطني الذي ذكرناه محتمل لذلك، ولأن يكون المراد تفرد النعمان كما قاله ابن عدي وأما قول ابن حبان: أن النعمان يأتي عن الثقات بالطامات، فهو مثل كلام الدارقطني إلا أنه بالغ في الإنكار، وقد روىٰ ابن حبان في كتاب المجروحين عن أحمد بن عبيد عن محمد بن محمد، وقول ابن الجوزي في كتاب (الضعفاء) أن الدارقطني طعن في محمد بن محمد بن النعمان، فالذي حكيناه من كلام الدارقطني هو الإنكار لا التضعيف، فيحصل من هذا إبطال الحكم عليه بالوضع ، لكنه غريب كما قال الدارقطني ، وهو لأجل كلام ابن عدي صالح لأن يعتضد به غيره .وهذا الحديث كان ينبغي تقديمه علىٰ الأول لكونه من طريق نافع ، ولكن أخرناه لأجل ما وقع من الكلام، ومما يجب أن يتنبه له أن حكم المحدثين بالإنكار والاستغراب قد يكون بحسب تلك الظروف فلا يلزم من ذلك رد متن الحديث بخلاف إطلاق الفقيه أن الحديث موضوع ، فإن حكم علىٰ المتن من حيث الجملة ، فلا جرم قبلنا كلام الدارقطني، ورددنا كلام ابن الجوزي والله أعلم .انتهىٰ كلام المعترض علىٰ هذا الحديث وهو كما ترىٰ ملفق مزوق غير محقق ولا مصدق، بل فيه من الوهم والإيهام والتلبيس والخبط والتخليط ودفع الحق وقبول الباطل ما سنبه علىٰ بعضه إن شاء الله تعالىٰ، واعلم أن هذا الحديث المذكور منكر جداً لا أصل له ، بل هو من المكذوبات والموضوعات، وهو كذب موضوع علىٰ مالك مختلق عليه، لم يحدث به قط ولم يروه إلا من جمع الغرائب والمناكير والموضوعات، ولقد أصاب الشيخ أبو الفرج بن الجوزي في ذكره في الموضوعات، وأخطأ هذا المعترض في رده وكلامه ، والحمل في هذا الحديث علىٰ محمد بن محمد بن النعمان لا علىٰ جده ، كما ذكره الدارقطني في الحواشي علىٰ كتاب المجروحين لأبي حاتم بن حبان البستي هذا المعترض لم يقف علىٰ كلام الدارقطني الذي نحكيه عنه ، قال ابن حبان في كتاب الضعفاء: النعمان بن شبل أبو شبل من أهل البصرة يروي عن أبي عوانة ومالك والبصريين والحجازيين، روىٰ عنه ابن ابنه محمد بن محمد بن النعمان بن شبل، حدثنا مالك عن نافع، عن ابن عمر قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:((من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني)) حدثنا أحمد بن عبيد بهمذان، حدثنا محمد بن محمدبن النعمان بن شبل أبو شبل حدثنا جدي حدثنا مالك، هذا جميع ما ذكره ابن حبان في ترجمة النعمان بن شبل، وقال الحافظ أبو الحسن الدارقطني في الحواشي، علىٰ كتابه: هذا حديث غير محفوظ عن النعمان بن شبل إلا من رواية ابن ابنه، عن ابنه، والطعن فيه عليه لا علىٰ النعمان، ولقد صدق الحافظ أبو الحسن في هذا القول، فإن النعمان بن شبل إنما يعرف برواية هذا الحديث عن محمد بن الفضل بن عطية المشهور بالكذب، ووضع الحديث عن جابر الجعفي عن محمد بن علي عن علي بن أبي طالب، هكذا رواه الحافظ أبو عمر وعثمان بن خزاذ عن النعمان بن شبل كما تقدم ذكره، وهذا الحديث الموضوع لا يليق أن يكون إسناده إلا مثل هذا الإسناد الساقط ولم يروه عن النعمان بن شبل عن مالك ، عن نافع ، عن ابن عمر إلا ابن ابنه محمد بن محمد بن النعمان ، وقد هتك محمد في رواية هذا الحديث ستره وأبدىٰ عن عورته وافتضح بروايته حيث جعله عن مالك، عن نافع، عن ابن عمر، ومن المعلوم أن أدنىٰ من له علم ومعرفة بالحديث أن تفرد مثل محمد بن محمد بن النعمان بن شبل المتهم بالكذب والوضع عن جده النعمان بن شبل الذي لم يعرف بعدالة ولا ضبط ولم يوثقه إمام يعتمد عليه ، بل اتهمه موسىٰ بن هارون الحمال أحد الأئمة الحفاظ المرجوع إلىٰ كلامهم في الجرح والتعديل الذي قال فيه عبد الغني بن سعيد المصري الحافظ هو أحسن الناس كلاماً علىٰ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في وقته عن مالك، عن نافع، عن ابن عمر بمثل هذا الخبر المنكر الموضوع من أبين الأدلة وأوضح البراهين على فضيحته وكشف عورته وضعف ما تفرد به وكذبه ورده وعدم قبوله ، ونسخة مالك عن نافع عن ابن عمر محفوظة معروفة مضبوطة رواها عن أصحابه رواة الموطأ وغير رواة الموطأ ، وليس هذا الحديث منها، بل لم يروه مالك قط ولا طرق سمعه، ولو كان من حديثه لبادر إلى روايته عنه بعض أصحابه الثقات المشهورين ، بل لو تفرد بروايته عنه ثقة معروف من بين سائر أصحابه لأنكره الحفاظ عليه، ولعدوه من الأحاديث المنكرة الشاذة، فكيف وهو حديث لم يروه عنه ثقة قط، ولم يخبر عنه عدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما ذكره المعترض عن عمران بن موسىٰ أنه وثق النعمان بن شبل ليس بصحيح عنه، وعمران ليس من أئمة الجرح والتعديل المرجوع إلىٰ أقوالهم، فلو ثبت عنه ما حكاه المعترض لم يرجع إلىٰ قوله فكيف وهو لم يثبت عنه فإنه ابن عدي قال في كتاب الكامل: حدثنا صالح بن أحمد بن أبيٰ مقاتل، حدثنا عمران بن موسىٰ، حدثنا النعمان بن شبل وكان ثقة، هذا هو الذي حكاه ابن عدي من توثيق النعمان، ومنه نقل المعترض كما ذكره، وصالح بن أحمد بن أبي مقاتل شيخ ابن عدي يعرف بالقيراطي، وهو متهم بالكذب والوضع وسرقة الأحاديث فإن كان هو الموثق للنعمان بن شبل لم يقبل توثيقه، لأنه ضعيف في نفسه، فكيف يقبل توثيقه لغيره؟ وإن كان الموثق هو عمران بن موسىٰ كما ذكره المعترض لم تقبل رواية صالح بن أحمد بن أبي مقاتل عنه ذلك، لأنه غير ثقة، وقال الدارقطني: هو متروك كذاب دجال أدركناه ولم نكتب عنه يحدث بما لم يسمع، وقال ابن عدي: يسرق الأحاديث ويرفع الموقوف ويصل المرسل وهو بين الأمر جداً وقال ابن حبان: كتبنا عنه ببغداد يسرق الحديث ويقلبه، ولعله قد قلب أكثر من عشرة آلاف حديث لا يجوز الاحتجاج به بحال، وقال البرقاني: هو ذاهب الحديث، وقال الخطيب: كان يذكر بالحفظ غير أن حديثه كثير المناكير، فإذا كانت هذه حال صالح بن أحمد بن أبي مقاتل عن أئمة الجرح والتعديل فكيف يقبل توثيقه لرجل غير ثقة أو يصار إلىٰ روايته التوثيق لغير عدل عمن لا يرجع إلىٰ قوله ولا يلتفت إلىٰ كلامه؟ فكيف يقدم مثل هذا التوثيق للنعمان بن شبل علىٰ قول موسىٰ بن هارون الحمال؟ إنه متهم وقد عرف أنه أراد تهمة الكذب، مع العلم بأن موسىٰ بن هارون من كبار أئمة الصنعة وعلماء هذا الشأن العارفين بعلل الأحاديث المرجوع إلىٰ قولهم وجرحهم وتعديلهم ولم يخالفه أحد في قوله هذا، بل وافقه عليه أبو حاتم بن حبان وغيره كما تقدم، ولو ثبت أن النعمان بن شبل وثقه من يعتمد علىٰ توثيقه ويرجع إلىٰ تعديله لم يكن في ذلك ما ينقضي قبول ما روي عنه في الزيادة، ولا قوته، فإن الحمل فيه علىٰ غيره والطعن فيه علىٰ ابن ابنه محمد بن محمد بن النعمان، كما ذكر ذلك شيخ الصنعة إمام عصره وفريد دهره ونسيج وحده الحافظ الكبير أبو الحسن الدارقطني، ولم يخالفه أحد يعتمد علىٰ قوله ومن العجب قول هذا المعترض في آخر كلامه علىٰ الحديث: فلا جرم قبلنا كلام الدرقطني ورددنا كلام ابن الجوزي مع أن كلام الدارقطني، وكلام ابن الجوزي متفق غير مختلف، فإن الدارقطني ذكر أن الحديث منكر، وأن الطعن والعمل فيه علىٰ محمد بن محمد بن النعمان وابن الجوزي ذكره في الموضوعات، وحكى قول الدارقطني محتجاً به، ومعتمداً عليه فقبول المعترض قول أحدهما ورده قول الآخر مع اتفاقهما في المعنىٰ من باب الخبط والتخبيط وليس ذلك ببدع في كلامه وتصرفاته، والحاصل أن هذا الحديث الذي تفرد به محمد بن محمد بن النعمان عن جده عن مالك لا يحتج به ويعتمد عليه إلا من أعمىٰ الله قبله (الصارم المنكي في الرد علىٰ السُبكي: 115-121)، وقال الذهبي: موضوع (الميزان الإعتدال: 265/4، وترتيب الموضوعات: 600)، وقال الحافظ ابن حجر: قال موسىٰ بن هارون: كان متهماً، وقال ابن حبان يأتي بالطامات وقال: يأتي عن الثقات بالطامات وعن الأثبات بالمقلوبات، وحديث ابن عمر لم يقل ابن عدي موضوع وإنما هو كلام المصنف وتبع في ذلك ابن الجوزي وأنه أورد في الموضوعات، وقال ابن عدي في آخر ترجمة النعمان لم أر في حديثه حديثا قد جاوز، وقال في أول ترجمته... النعمان بن شبل وكان ثقة (السان الميزان: 167/6)، و(المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة علىٰ الألسنة، كتاب الحج: 498)، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: 1342/4، وقال الشيباني: روىٰ ابن عدي في الكامل وابن حبان في الضعفاء، والدارقطني في العلل عن ابن عمر مرفوعا... ولايصح(تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور علىٰ ألسنة الناس من الحديث، حديث: 1378، 1453)، وقال الكناني: (حب عد) من حديث ابن عمر وفيه محمد بن محمد بن النعمان بن شبل وهو المتهم به(تعقب) بأن الزركشي قال في تخريج أحاديث الرافعي: الحديث ضعيف وبالغ ابن الجوزي فذكره في الموضوعات (قلت) وأورده الذهبي في الميزان، في ترجمة =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- ((من زارني وزار أبي إبراهيم في عام واحد دخل الجنة))❶.

ترجمہ: ''جس نے میری زیارت اور میرے باپ ابراہیم کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا''۔(یعنی جس نے میری قبر کی زیارت اور حج بیت اللہ ایک ہی سال میں کیا وہ جنت میں داخل ہوگا)۔

=النعمان بن شبل من عند ابن عدي، وأعقبه بقوله هذا موضوع فأوهم أنه من كلام ابن عدي، وقد تعقبه الحافظ ابن حجر في اللسان، فقال: لم يقل ابن عدي هذا موضوع، وإنما هذا كلام المصنف. وقد تبع في ذلك ابن الجوزي، وقد قال ابن عدي لم أرى في حديث النعمان حديثا غريبا جاوز الحد انتهى. وجاء من حديث أنس بلفظ: ((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر)) أخرجه ابن النجار في تاريخ المدينة والله أعلم، (تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة: 172/2)، وقال العجلوني: وقال الصغاني وابن الجوزي: موضوع، ولكن ذكره بلفظ: من حج البيت... الحديث، لكن قال الحافظ ابن حجر في تخريج أحاديث مسند الفردوس أسنده عن ابن عمر وهو عند ابن عدي وابن حبان في الضعفاء وفي غرائب مالك للدارقطني، وفي الرواة عن مالك للخطيب انتهى. ومع هذا فلا ينبغي الحكم عليه بالوضع فتدبر، وقال العجلوني أيضا: ذكره في الأحياء بلفظ: ((من وجد سعة ولم يغد إليّ فقد جفاني)) ولم يخرجه العراقي بل أشار إلى ما أخرجه ابن النجار في تاريخ المدينة عن أنس بلفظ: ((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني إلا وليس له عذر)) ولابن عدي في الكامل وابن حبان في الضعفاء والدارقطني في العلل وغرائب مالك وآخرين جميعا عن ابن عمر رفعه((من حج ولم يزرني فقد جفاني)) ولايصح والله أعلم(كشف الخفاء و مزيل الإلباس، حديث: 2460،2612)، وقال المتقي الهندي: (حب في الضعفاء والديلمي عن ابن عمرو) وأورده ابن الجوزي في الموضوعات فلم يصب (كنز العمال، حديث: 12369)، وقال الأزهري: قال الإمام الحافظ ابن تيمية: موضوع، وقال الصاغاني: باطل، وقال السيوطي: لايصح(تحذير المسلمين من الأحاديث الموضوعة على سيد المرسلين، حديث: 310)، وقال الألباني: موضوع (سلسلة الأحاديث الضعيفه والموضوعة، حديث:45).

اس کی سند میں محمد بن محمد راوی پر طعن ہے۔اس لئے یہ حدیث موضوع ہے۔علامہ ابن حجر تقریب التہذیب صفحہ 317 میں اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔محمد بن محمد بن النعمان بن شبل الباهلي البصري ''متروک'' متروک وہ ہوتا ہے جو جھوٹی اور من گھڑت حدیث بیان کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کردیتا ہے متروک راوی کی کوئی حدیث قبول نہیں کی جاتی۔

❶-(یہ حدیث موضوع ہے)اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال الإمام النووي: هذا باطل ليس هو مرويا عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعرف في كتاب صحيح ولا ضعيف بل وضعه بعض الفجرة (المجموع: 227/8)، وقال العلامة ابن تيمية: هذا حديث كذب موضوع. ولم يروي أحد من أهل العلم بالحديث(أحاديث القصاص، حديث: 20)، و قال العلامة الزركشي: قال بعض الحفاظ: هو موضوع، ولم يروه أحد من أهل العلم بالحديث، وكذا قال النووي في أواخر الحج في شرح المهذب: هو موضوع لا أصل له (التذكرة في الأحاديث المشتهرة: 172)، و(المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، كتاب الحج: 498)، و(الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، حديث: 388)، و(تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على الألسنة من الحديث، حديث: 1396)، و(تذكرة الموضوعات، 75)، و(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، حديث: 909)، و(المصنوع في معرفة الحديث الموضوع، حديث: 336)، و(كشف الخفاء و مزيل الإلباس، حديث: 2490)، وقال الأمير المالكي: مكذوب موضوع (النخبة البهية في الأحاديث المكذوبة على خير البرية، حديث: 353)، و(الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: 117)، و(أسنى المطالب في أحاديث مختلة المراتب، حديث: 1404)، وقال الألباني: موضوع (سلسله الأحاديث الضعيفه والموضوعة، حديث: 46).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) ❶.

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر لازم ہوگئی''۔

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: رواه البزار في مسنده (كشف الأستار، حديث: 1198) وقال البزار: عبدالله بن إبراهيم لم يتابع على هذا، وإنما يكتب ما ينفرد به، وقال الهيثمي: رواه البزار، وفيه عبدالله بن إبراهيم الغفاري، وهو ضعيف (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 5841) و قال الدولابي: حدثنا علي بن معبد بن نوح قال: حدثنا موسى بن هلال، قال: حدثنا عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمن، أخو عبيد الله عن نافع عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زار قبري وجبت له شفاعتي))(الكنى والأسماء: 64/2)، قال السكن بن جميع: وأخبرني والدي أيضاً قال: حدثنا أبو عبد الله الحسين بن إسماعيل المحاملي ببغداد، قال: حدثنا عبيد بن محمد بن القاسم الورّاق قال: حدثنا موسى بن هلال العبدي، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجبتْ لهُ شَفَاعَتِي))(حديث السكن بن جميع، حديث: 4)، وقال الدارقطني: حدّثنا القاضي المحاملي حدّثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حدّثنا مُوسَى بْنُ هِلالٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وجبتْ لهُ شَفَاعَتِي))(سنن الدارقطني: 278/2)، وقال البيهقي: أخبرنا أبو سعد الماليني، أخبرنا أبو أحمد بن عدي الحافظ، حدثنا محمد بن موسى الحلواني، حدثنا محمد بن إسماعيل بن سمرة، حدثنا موسى بن هلال، عن عبد الله العمري، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زار قبري وجبت له شفاعتي)). وقال البيهقي: وقيل: عن موسى بن هلال العبدي، عن عبيد الله بن عمر، أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أخبرنا أبو الفضل محمد بن إبراهيم، حدثنا محمد بن زنجويه القشيري، حدثنا عبيد الله بن محمد بن القاسم بن أبي مريم الوراق، وكان نيسابوري الأصل سكن ببغداد، حدثنا موسى بن هلال العبدي، فذكره، وكذلك رواه الفضل بن سهل، عن موسى بن هلال، عن عبيد الله، وسواء قال: عبيد الله أو عبد الله، فهو منكر، عن نافع، عن ابن عمر لم يأت به غيره (شعب الإيمان، حديث: 4159، 4160)، و(ميزان الإعتدال في نقد الرجال: 226/4)، وقال السخاوي: أخرجه أبو الشيخ وابن أبي الدنيا وغيرهما عن ابن عمر وهو في الصحيح ابن خزيمة، وأشار إلى تضعيفه، وهو عند أبي الشيخ والطبراني وابن عدي والدارقطني والبيهقي ولفظهم: ((كان كمن زارني في حياتي)) وضعفه البيهقي، وكذا قال الذهبي: طرقه كلها لينة لكن يتقوى بعضها ببعض لأن ما في روايتها متهم بالكذب، قال ومن أجودها إسناداً حديث حاطب: ((من زارني بعد موتي فكأنما زارني في حياتي))أخرجه ابن عساكر وغيره، وللطيالسي عن عمر مرفوعا ((من زار قبري كنت له شفيعا أو شهيدا)) وقد صنف السبكي "شفاء السقام في زيارة خير الأنام" (المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، حديث: 1125)، و(الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، حديث: 407)، و(تذكرة الموضوعات: 75)، و قال السندي رواه الدارقطني وغيره وصححه عبدالحق (حاشية السندي على سنن ابن ماجة: 152/6)، و(كشف الخفاء و مزيل الإلباس، حديث: 2489)، وقال الشوكاني: قال في المقاصد: إن ابن خزيمة أشار إلى تضعيفه (الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: 117)، و(الفوائد الموضوعة في الأحاديث الموضوعة، حديث: 17)، و قال الحوت: رواه ابن خزيمة، وابن أبي الدنيا وفيه عبد الله بن عمر العمري، قال أبو حاتم: مجهول. وفيه موسى بن هلال البصري، قال العقيلي: لا يصح حديثه (أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب، حديث: 1403)، وقال الألباني: منكر (إراوء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، حديث: 1128)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال: موضوع (ضعيف الجامع الصغير وزيادته، حديث: 5618).

مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (بيان الوهم والإيهام الواقعتين في كتاب الأحكام، حديث: 1433)، و (فتاوى الكبرى: 218/27، 219)، و (الصارم المنكي في الرد على السبكي، الحديث الأول: 29-54)، (وتلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: 267)، و (لسان الميزان 136/6)و(وفاء الوفا بأخباردار المصطفىٰ، الحديث الأول: 1336/4-1339)، و(إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، حديث: 1129)، و(ودفاع عن الحديث النبوي:105).

اس حدیث کی سند میں ایک راوی: موسیٰ بن هلال العبدي شيخ بصري، کے بارے میں نقادرواۃ الحدیث کے اقوال: قال عبدالرحمن: سألت أبي عنه فقال: مجهول(الجرح والتعديل: 166/8)، وقال العقيلي: ولا يصح حديثه، ولايتابع عليه (الضعفاء الكبير: 1744)، وقال ابن عدي: أرجو أنه لابأس به(الكامل في الضعفاء: 2350/6)، وقال الذهبي: قال أبو حاتم: مجهول، وقال العقيلي: لا يتابع علىٰ حديثه، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، قلت هو صالح، وأنكرما عنده حديثه عن عبدالله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمرمرفوعا:((من زار قبري وجبت له شفاعتي))، رواه ابن خزيمة في مختصر المختصر، عن محمد بن إسماعيل الأحمسي، عنه (ميزان الإعتدال في نقد الرجال: 8937)، و قال الحافظ ابن حجر: شيخ بصري روىٰ عن هشام بن حسان وعبد الله بن عمر العمري قال أبو حاتم :مجهول. قال العقيلي: لا يتابع علىٰ حديثه، وقال ابن عدي أرجو أنه لا بأس به.قلت: وهو صالح الحديث روىٰ عنه أحمد والفضل بن سهل الأعرج وأبو أمية الطرسوسي وأحمد بن أبي غرزة وآخرون وأنكر ما عنده حديثه عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعاً :((من زار قبري وجبت له شفاعتي)) رواه ابن خزيمة في مختصر المختصر عن محمد بن إسماعيل الأحمسي عنه انتهىٰ. قال ابن خزيمة في صحيحه في باب زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم: إن ثبت الخبر فإن في القلب منه ثم رواه عن الأحمسي كما تقدم وعن عبد بن محمد الوراق عن موسىٰ بن هلال عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه به وقال بعده: أنا أبرأ من عهدته هذا الخبر من رواية الأحمس أشبه لأن عبيد الله بن عمر أجل وأحفظ من أن يروي مثل هذا المنكر فإن كان موسىٰ بن هلال لم يغلط في من فوق أحد العمرين فيشبه أن يكون هذا من حديث عبد الله بن عمر فأما من حديث عبيد الله بن عمر فإني لا أشك أنه ليس من حديثه هذه عبارته بحروفها وعبد الله بن عمر العمري بالتكبير ضعيف الحديث وأخوه عبيد الله بن عمر بالتصغير ثقة حافظ جليل ومع ما تقدم من عبارة بن خزيمة وكشفه عن علة هذا الخبر لا يحسن أن يقال أخرجه بن خزيمة في صحيحه إلا مع البيان وقد رواه الدولابي في الكنى قال حدثنا علىٰ بن معبد بن نوح قال حدثنا موسىٰ بن هلال قال حدثنا عبد الله بن عمر العمرى أبو عبد الرحمن أخو عبيد الله عن نافع عن ابن عمر فذكره فهذا قاطع للنزاع من أنه عن المكبر لا عن المصغر فإن المكبر هو الذي يكنى أبا عبد الرحمن وقد أخرج الدولابي هذا الحديث في من يكنى أبا عبد الرحمن، رواه الدارقطني عن المحاملي عن عبيد بن محمد الوراق فقال: عن موسىٰ بن هلال عن عبد الله بن عمر مكبراً فأورده عبد الحق في الأحكام من طريقه وسكت عليه فتعقبه ابن القطان وقال الظاهر أنه لم يسكت عنه تصحيحاً وإنما تسامح فيه لأنه من الحث أو الترغيب ثم ذكر كلامهم في موسىٰ بن هلال وقال الحق أنه لم تثبت عدالته قال وذكر يعني عبد الحق أن البزاز رواه أيضاً وإنما رواه البزاز من طريق عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وهو ضعيف أيضاً وفيه أيضاً عبد الله بن إبراهيم الغفاري وقد تكلموا فيه أيضاً ولما ذكره العقيلي في الضعفاء أورد هذا الحديث عن محمد بن عبد الله الحضرمي عن جعفر بن محمد عن موسىٰ بن هلال عن عبيد الله بن عمر به وقال لا يصح وفي أسئلة البرقاني أنه سأل الدارقطني عن موسىٰ بن هلال فقال: هو مجهول، وقد أورد شيخنا في الذيل هذا وهو المذكور فيه وأطلق عليه ذلك أبو حاتم (لسان الميزان: 134/6-136)، و(تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة: 1081).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- ((مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) ❶.

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر حلال ہوگئی''۔

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث الثاني ... رواه الإمام أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار في مسنده قال: حدثنا قتيبة، حدثنا عبد الله بن إبراهيم، حدثنا عبد الرحمن بن زيد، عن أبيه، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من زار قبري حلت له شفاعتي)). قال وهذا هو الحديث الأول بعينه وكذلك عزاه عبد الحق إلى الدارقطني، والبزاز، جميعاً، إلا أن في الحديث الأول "وجبت" وفي هذا "حلت"، فلذلك أفردته بالذكر، هكذا قال المعترض. ثم ذكر كلاماً كثيراً لا حاجة إلى ذكره ليعظم حجم الكتاب، فقال: وقد نقلته من نسخة معتمدة سمعها الحافظ القاضي أبو علي الحسين بن محمد الصدفي على الشيخ الفقيه صاحب الإحكام أبي محمد عبد الله بن محمد بن إسماعيل بن فورتش في سنة ثمانين وأربعمائة بسرقسطة، وعليها خط أبي محمد عبد الله بن فورتش بسماع الصدفي عليه، وأنه حدث بها عن الشيخ أبي عمر أحمد بن عمر بن أحمد بن محمد المقري الطلمنكي إجازة، أنبأنا أبو عبد الله محمد بن أحمد بن يحيى بن مفرج، حدثنا أبو الحسن محمد بن أيوب بن حبيب بن يحيى الرقي الصموت، حدثنا أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، وعلى هذه النسخة إنها قوبلت بأصل القاضي أبي عبد الله بن مفرج الذي فيه سماعه على الرقي محمد بن أيوب، وأكثر أصل ابن مفرج بخط الرقي، وقد حدث القاضي أبو علي الصدفي بهذه النسخة مرات، وعليها الطباق عليه، وممن قرأها على الصدفي محمد بن خلف بن سليمان بن فحلون في سنة ثلاث وخمسمائة، وقد حدث بهذه النسخة أيضاً الفقيه العالم المتقن أبو محمد بن حوط الله قرأها عليه محمد بن محمد بن سماعة في سنة ست وستمائة بمرسية، وفورتش بضم الفاء بعدها واو ساكنة، ثم راء ساكنة، ثم تاء مثناة من فوق ثم شين معجمة، وهكذا أطال المعترض عقب الحديث المذكور بمثل هذا الحشو الذي لا يحتاج إلى ذكره في هذا الموضع وله مثل هذا الفعل في هذا الكتاب الذي جمعه كثير ولو ذكر بدل هذا الحشو ما يتعلق بعلة الحديث وتحرير القول في إسناده لكان أحسن وأولى، وانما ذكرت مثل هذا عن هذا المعترض، وإن كان فيه تطويل للتنبيه على أنه يطول بمثله الكلام على الأحاديث في كثير من المواضع، واعلم أن هذا الحديث الذي ذكره من رواية البزار حديث ضعيف منكر ساقط الإسناد لا يجوز الاحتجاج بمثله عند أحد من أئمة الحديث وحفاظ الأثر كما سنبين ذلك إن شاء الله تعالى، وقتيبة شيخ البزار هو ابن المرزبان، روى عنه غير هذا الحديث، وأما عبد الله بن إبراهيم فهو ابن أبي عمرو الغفاري أبو محمد المدني يقال إنه من ولد أبي ذر الغفاري، وهو شيخ ضعيف الحديث جداً منكر الحديث، وقد نسبه بعض الأئمة إلى الكذب ووضع الحديث، نعوذ بالله من الخذلان، قال أبو داود: هو شيخ منكر الحديث، وقال الدارقطني: حديثه منكر، وقال الحاكم أبو عبد الله: يروي عن جماعة من الثقات أحاديث موضوعة لا يرويها عنهم غيره، وقال البزار عقب روايته حديثه هذا: وعبد الله بن إبراهيم حديث بأحاديث لا يتابع عليها، وقال أبو حاتم بن حبان البستي: عبد الله بن أبي عمر الغفاري شيخ يروي عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وأهل المدينة واسم أبيه إبراهيم، روى عنه سلمة بن شبيب والناس كان ممن يأتي عن الثقات بالمقلوبات وعن الضعفاء بالملزوقات، روى عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((ما جزت ليلة أسري بي من سماء إلى سماء إلا رأيت اسمي مكتوباً محمد رسول الله، أبو بكر الصديق)) وهذا خبر باطل فليس أدري البلية فيه منه، أو من عبد الرحمن بن زيد بن أسلم على أن عبد الرحمن بن زيد، ليس هذا من حديثه بمشهور، فكأن القلب إلي أنه من عمل عبد الله بن إبراهيم بن أبي عمرو أميل، وقد ذكر ابن عدي في كتاب الكامل، هذا الحديث الذي ذكره ابن حبان أنه باطل وجعله من مسند أبي هريرة فقال: حدثنا موسى بن هارون النوزي، حدثنا الحسن بن عرفة، حدثنا عبد الله بن إبراهيم الغفاري، عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن سعيد بن أبي سعيد ، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: ((عرج بي إلى السماء فما مررت بسماء إلا وجدت فيها اسمي محمد رسول الله وأبو بكر الصديق خلفي)). قال ابن عدي: هذا الحديث عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم لا يرويه عنه غير عبد الله بن إبراهيم، وذكر ابن عدي لعبد الله بن إبراهيم أحاديث كثيرة منكرة ، بل موضوعة ، ثم قال: وعامة ما يرويه لا يتابعه عليه الثقات، وقال العقيلي: عبد الله إبراهيم الغفاري كان يغلب على حديثه الوهم، وأما عبد الرحمن بن زيد بن أسلم فهو ضعيف غير محتج به عند أهل الحديث ، قال الفلاس: لم أسمع عبد الرحمن بن مهدي يحدث عنه ، وقال أبو طالب عن أحمد بن حنبل: ضعيف ، وقال عباس الدوري عن يحيى بن معين :ليس حديثه بشيء ، وقال البخاري وأبو حاتم الرازي ضعفه علي بن المديني جداً ، وقال أبو داود وأبو زرعة والنسائي والدارقطني :ضعيف، وقال ابن حبان: كان يقلب الأخبار ، وهو لا يعلم حتى كثر ذلك في روايته من رفع المراسيل وإسناد الموقوف فاستحق الترك.

وقال الحاكم أبو عبد الله: روى عن أبيه أحاديث موضوعة لا يخفى على من تأملها من أهل الصنعة أن الحمل فيها عليه ، وقال ابن خزيمة: عبد الرحمن بن زيد ليس ممن يحتج أهل الحديث بحديثه ، وقال الحافظ أبو نعيم الأصبهاني: حدث عن أبيه لا شيء ، وقال محمد بن عبد الله بن عبد الحكم سمعت الشافعي يقول: ذكر رجل لمالك حديثاً فقال: من حدثك عن أبيه نوح، وقال الربيع بن سليمان سمعت الشافعي يقول: سأل رجل عبد الرحمن بن زيد بن أسلم ، حدثك أبوك عن أبيه عن جده أن سفينة نوح طافت بالبيت وصلت ركعتين ؟ قال: نعم فقد تكلم في عبد الرحمن بن زيد جماعة آخرون غير من ذكرنا وسيأتي الكلام عليه مستوفى في موضع آخر إن شاء الله تعالى، وما ذكرناه في هذا المكان من كلام أئمة هذا الشأن في بيان حاله وحال عبد الله بن إبراهيم الغفاري فيه كفاية لمن له أدنى معرفة ، فيكف يسوغ لأحد الاحتجاج بحديث فيه إسناده مثل هذين الضعيفين المشهورين بالضعف ومخالفة الثقات الذين لو كان أحدهم وجده في طريق الحديث لكان محكوماً عليه بالضعف وعدم الصحة ، فكيف إذا كان مجتمعين في الإسناد، وقد علم أن المستدل بالحديث عليه أن يبين صحته ، ويبين دلالته على مطلوبه ، وهذا المعترض لم يجمع في حديث واحد بين هذا وهذا ، بل إن ذكر صحيحاً لم يكن دالاً على محل النزاع ، وإن أشار إلى ما يدل لم يكن ثابتاً عند أهل العلم بالحديث ، وقد صرح غير واحد من المتقدمين والمتأخرين من الشافعية وغيرهم بتضعيف الحديث المروي عن ابن عمر في هذا الباب ، حتى أن الشيخ أبا زكريا النووي في "شرح المهذب" لما ذكر قول أبي إسحاق: ويستحب زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم لما روي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: ((من زار قبري وجبت له شفاعتي)). قال النووي: أما حديث ابن عمر فرواه أبو بكر البزار والدارقطني والبيهقي بإسنادين ضعيفين جداً يعني الإسناد الذي فيه عبد الله بن إبراهيم الغفاري والإسناد المتقدم الذي فيه موسى بن هلال العبدي، ولقد صدق الشيخ أبو زكريا فيما قاله في هذا الحديث ، وأما هذا المعترض فإنه خالف من قبله من أهل العلم وأخذ يقوي حديث موسى بن هلال ، ويرد على من وضعه ، ثم أخذ يشير إلى تقوية حديث الغفاري وجملة شاهداً لحديث العبدي فقال: وعبد الله بن إبراهيم الغفاري يقال إنه من ولد أبي ذر ، روى له أبو داود والترمذي ، ثم ذكر قول أبي داود وابن عدي والبزار فيه، ثم قال: وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم روى له الترمذي وابن ماجة وضعفه جماعة ، وقال ابن عدي: إن له أحاديث حساناً وإنه ممن احتمله الناس وصدقه بعضهم وإنه ممن يكتب حديثه وصحح الحاكم حديثاً من جهته سنذكره في التوسل بالنبي صلى الله عليه وسلم، قال: وإذا كان المقصود من هذا الحديث تقوية الأول به وشهادته له لم يضر ما قيل في هذا الرجلين ، إذ ليس راجعاً إلى تهمة كذب، ولا فسق ، ومثل هذا يحتمل فيه المتابعات والشواهد، هذا كله كلام المعترض ولا يخفى ما فيه من الضعف والسقوط على أقل من له بصيرة ، وإني لأتعجب منه كيف قلد الحاكم فيما صححه من حديث عبد الرحمن بن زيد بن أسلم الذي رواه في التوسل ، وفيه قول الله لآدم:((لولا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ما خلفتک)) مع أنه حديث غير صحيح ولا ثابت ، بل هو حديث ضعيف الإسناد جداً ، وقد حكم عليه بعض الأئمة بالوضع وليس إسناده من الحاكم إلىٰ عبد الرحمن بن زيد بصحيح ، بل هو مفتعل علىٰ عبد الرحمن كما سنبينه ، ولو كان صحيحاً إلىٰ عبد الرحمن لكان ضعيفاً غير محتج به ، لأن عبد الرحمن في طريقه، وقد أخطأ الحاكم في تصحيحه وتناقض تناقضاً فاحشاً كما عرف له ذلك في مواضع فإنه قال في كتاب الضعفاء بعد أن ذكر عبد الرحمن منهم ، وقال : ما حكيته عنه فيما تقدم أنه روىٰ عن أبيه أحاديث موضوعة لا يخفىٰ علىٰ من تأملها من أهل الصنعة أن الحمل فيها عليه ، قال في آخر هذا الكتاب: فهؤلاء الذين قدمت ذكرهم قد ظهر عندي جرحهم لأن الجرح لا يثبت إلا ببينة فهم الذين أبين جرحهم لمن طالبني به ، فإن الجرح لا استحله تقليداً ، والذي اختاره لطالب هذا الشأن أن لا يكتب حديث واحد من هؤلاء الذين سميتهم ، فالراوي لحديثهم دخل في قوله صلى الله عليه وسلم: ((من حدث بحديث وهو يرىٰ أنه كذب فهو أحد الكذابين)). هذا كله كلام أبي عبد الله صاحب المستدرک ، وهو متضمن أن عبد الرحمن بن زيد قد ظهر له جرحه بالدليل ، وأن الراوي لحديثه داخل في قوله صلى الله عليه وسلم: ((من حدث بحديث وهو يرىٰ أنه كذب فهو أحد الكاذبين))، ثم أنه رحمه الله لما جمع المستدرک علىٰ الشيخين ذكر فيه من الأحاديث الضعيفة والمنكرة بل والموضوعة جملة كثيرة ، وروى فيه لجماعة من المجروحين الذين ذكرهم في كتابه في الضعفاء وذكر أنه تبين له جرحهم ، وقد أنكر عليه غير واحد من الأئمة هذا الفعل، وذكر بعضهم أنه حصل له تغير وغفلة في آخر عمره فذلک وقع منه ما وقع وليس ذلک ببعيد ، ومن جملة ما خرجه في المستدرک حديث لعبد الرحمن بن زيد بن أسلم في التوسل قال بعد روايته: هذا حديث صحيح الإسناد وهو أول حديث ذكرته لعبد الرحمن بن زيد بن أسلم في هذا الكتاب، فانظر إلى ما وقع للحاكم في هذا الموضوع من الخطأ العظيم والناقض الفاحش، ثم أن هذا المعترض المخذول عمد إلى هذا الذي أخطأ فيه الحاكم وتناقض فقلده فيه واعتمد عليه ، وأخذ في التشنيع على من خالفه فقال: والحديث المذكور لم يقف ابن تيمية عليه بهذا الإسناد ، ولا بلغه أن الحاكم صححه ، ولو بلغه أن الحاكم صححه لما قال ذلک ، يعني أنه كذب ولتعرض للجواب عنه قال: وكأني به إن بلغه بعد ذلک يطعن في عبد الرحمن بن زيد بن أسلم راوي الحديث ، ونحن قد اعتمدنا في تصحيحه علىٰ الحاكم ، وذكر قبل ذلک بقليل أنه مما تبين له صحته، فانظر رحمک الله إلى هذا الخذلان البين والخطأ الفاحش، كيف جاء هذا المعترض إلىٰ حديث غير صحيح ولا ثابت، بل هو حديث موضوع فصححه واعتمد عليه وقلد في ذلک الحاكم مع ظهور خطئه وتناقضه ومع معرفة هذا المعترض بضعف رواية وجرحه واطلاعه على الكلام المشهور فيه ، وأخذ مع هذا يشنع علىٰ من رد هذا الحديث المنكر ولم يقبله ؛ ويبالغ في تخطئته وتضليله، وليس المقصود هنا الكلام علىٰ هذا الحديث ومناقشة المعترض على ما وقع منه من الكلام عليه بغير علم ؛ وإنما أشرنا إلىٰ ذلک إشارة لما أخذ المعترض يقوي أمر عبد الرحمن بن زيد عند ذكر الحديث المروي عنه في الزيادة ويذكر أن الحاكم صحح له حديثاً في التوسل ، ولو فرض أن هذا الحديث المروي عن عبد الرحمن بن زيد في الزيارة من الأحاديث الصحيحة المشهورة لم يكن فيه دليل علىٰ غير الزيارة علىٰ الوجه المشروع ، وقد علم أن الزيارة نوعان: شرعية وغير شرعية ، فالشرعية لم يمنع منها شيخ الإسلام ولم ينه عنها في شيء من فتاويه ومؤلفاته ومناسكه ، بل كتبه مشحونة بذكرها، ومن نسب إليه أنه منع منها أو نهىٰ عنها، أو قال هي معصية بالإجماع مقطوع بها فقد كذب عليه وافترى وقال عنه ما لم يقله قط...(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث الثاني: 55-67)،(وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، الحديث الثاني: 1339/4)و(سبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: 379/12)، و(أحاديث يحتج بها الشيعة: 476)، و(دفع شبه من شبه وتمرد ونسب ذلک إلىٰ السيد الجليل الإمام أحمد: 109).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) ❶.

ترجمہ: ''جس نے حج کیا اور پھر میری قبر کی میری موت کے بعد زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں مجھے دیکھا''۔

علامہ ابن حجر عسقلانی (تقریب التهذیب: 5685) میں ''اللیث بن ابی سلیم بن زینم'' کے ترجمہ میں لکھتے ہیں ''صدوق اختلط جداً ولم يتميز حديثه فُترک'' وہ سچا تھا مگر آخری عمر میں صحیح اور ضعیف حدیث کو ملا دیتا تھا اور ان کا باہمی فرق نہ کرتا تھا لہذا اس سے روایت لینا ترک کر دی گئی۔ اس حدیث کا دوسرا راوی حفص بن سلیمان ھوالقاری الغاضری متروک الحدیث ''حفص بن سلیمان جو قاری الغاضری ہے وہ متروک حدیث ہے۔ اس حدیث کی مزید چھان پھٹک کیلئے شیخ البانی کی کتاب سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اول صفحہ 62 میں حدیث 47 ملاحظہ کریں۔

---

❶- (یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال أبو سعيد الجندي: حدثنا سلمة، ثنا عبدالرزاق، ثنا أبو حفص عمر بن سليمان، عن ليث، عن مجاهد، عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي))، قال المحقق: ورد في هامش الأصل: حديث منكر موضوع(فضائل المدينة، حديث: 52)، وقال الفاكهي: حدثني أبو القاسم بن سعيد قال: ثنا سعد قال: ثنا حفص بن سليمان، عن ليث، عن مجاهد، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:((من حج فزار قبري بعد وفاتي كان كمن زارني في حياتي)) (أخبار مكة للفاكهي، حديث: 901)، وقال الطبراني: حدثنا جعفر بن بجير قال ثنا محمد بن بكار بن الريان قال نا حفص بن سليمان عن ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ليث إلا حفص، وقال محقق الكتاب: إسناده ضعيف جداً فيه: حفص بن سليمان متروک(المعجم الأوسط للطبراني، حديث: 3376)، و(المعجم الكبير للطبراني: حديث: 13497) وقال محقق الكتاب: وهذا الحديث موضوع، وقال العلامة الهيثمي: وفيه حفص بن أبي داود القارئ، وثقه أحمد، وضعفه جماعة من الأئمة (مجمع الزوائد، حديث: 5843)، وزاد ابن عدي: ((وصحيني)) (الكامل في الضعفاء: 382/2)وقال الدارقطني:حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز حدثنا أبو الربيع الزهراني حدثنا حفص بن أبي داود عن ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) (سنن الدارقطني: 278/2)، وقال البيهقي: تفرد به حفص وهو ضعيف (السنن الكبرى: 403/5)، وقال البيهقي: تفرد به حفص وهو ضعيف في رواية الحديث(شعب الإيمان، 489/3)، و(بيان الوهم والإيهام الواقعتين في كتاب الأحكام، حديث: 1433)، (الصارم المنكي في الرد على السبكي، الحديث الرابع: 86)، و(الجمع الجوامع، حديث: 4736)، و(سلوة الكئيب بوفاة الحبيب: 34، و(وجامع الأحاديث، حديث: 22005)، و(وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، الحديث الرابع: 1340/4)، و(التسير شرح الجامع الصغير(حرف ميم) 800/2)، و(فيض القدير شرح الجامع الصغير، حديث: 8628)، وقال الألباني: منكر: (إروا الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، حديث: 1128)، وقال: موضوع (سلسلة الأحاديث الضعيفه والموضوعة، حديث: 47)، و(ضعيف الجامع الصغير وزيادته، 5563)، و(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 107)، و(دعاوى المناوئين لشيخ الإسلام ابن تيمية عرض ونقد: 236، 245)، و(أحاديث يحتج بها الشيعة: 472)، و(موسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 95/4،96).

اس حدیث کی سند میں دوراوی ضعیف ہیں پہلا راوی: حفص بن سلیمان اس کے بارے میں علماء جرح وتعدیل کا تجزیہ: قال الإمام البخاري: حفص بن سليمان أبو عمر الاسدي كوفي وهو حفص بن أبي داود أراه هو القارئ عن عاصم وعلقمة بن مرثد، سكتوا عنه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(التاريخ الصغير: 233/2)، وقال أيضا: حفص بن سليمان الأسدي أبو عمر القارئ، عن علقمة بن مرثد وعاصم، تركوه، وهو حفص بن أبي داود الكوفي(التاريخ الكبير: 363/2)، وقال: ... تركوه، وقال أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى: قال يحيىٰ: أخبرني شعبة، قال: أخذ مني حفص بن سليمان كتاباً، فلم يرُدّه، قال: وكان يأخذ كتب الناس، فينسخها(الضعفاء الصغير: 73)، وقال الجوزجاني: قد فرغ منه دهر(أحوال الرجال: 174)، وقال الإمام مسلم: متروك الحديث (الكنى والأسماء: 2164)، وقال الإمام الترمذي: يضعف في الحديث (الجامع الترمذي: 172/5)،وقال الإمام النسائي: متروك الحديث(الضعفاء والمتروكين: 134)، وقال العقيلي: حفص بن سليمان الأسدى المقرئ كوفي: حدثنا عبد الله بن أحمد، قال: حدثني أبي قال: حدثنا يحيىٰ القطان قال: ذكر شعبة حفص بن سليمان، فقال: كان يأخذ كتب الناس وينسخها، وقال شعبة: أخذ مني حفص بن سليمان كتاباً فلم يرده، وكان يستعير كتب الناس. حدثنا عبد الله قال: سمعتُ أبي يقول: حفص بن سليمان أبو عمر القارئ: متروك الحديث. حدثنا محمد بن عبد الحميد السهمي قال: حدثنا أحمد بن محمد الحضرمي قال: سألت يحيىٰ بن معين عن حفص بن سليمان أبي عمر البزار، قال: ليس بشيء. حدثنا أحمد بن محمود الهروي قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: سألت يحيىٰ بن معين عن حفص بن سليمان الأسدي الكوفي: كيف حديثه؟ قال: ليس بثقة. حدثني آدم بن موسى قال: سمعت البخاري قال: حفص بن سليمان وحفص بن أبي داود الأسدى تركوه. حدثنا محمد بن إسماعيل قال: حدثنا الحسن بن علي قال: حدثنا شبابة، قال: قلت لأبي بكر بن عياش: أبو عمر رأيته عند عاصم؟ قال: قد سألني عن هذا غير واحد، ولم يقرأ علىٰ عاصم أحد إلا وأنا أعرفه، ولم أر هذا عند عاصم (الضعفاء الكبير: 335) وقال: حفص بن سليمان ضعيف، وله غير حديث منكر عن الثقات(الضعفاء الكبير: 409)، وقال ابن أبي حاتم: حفص بن سليمان الاسدى أبو عمر المقرئ وهو البزاز وهو ابن أبي داود صاحب عاصم بن بهدلة في القراءات روىٰ عن عاصم بن بهدلة وعلقمة بن مرثد روىٰ عنه حفص بن غياث وعمرو بن عون و أبو الربيع الزهراني سمعت أبي يقول ذلك حدثنا عبد الرحمن نا أبي قال: قال أحمد بن حنبل قال يحيىٰ بن سعيد أخبرني شعبة قال أخذ مني حفص بن سليمان كتابا فلم يرده وكان يأخذ كتب الناس فينسخها. حدثنا عبد الرحمن انا عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل فيما كتب إليّ قال سمعت أبي يقول: حفص بن سليمان يعني أبا عمر القارئ: متروك الحديث، حدثنا عبد الرحمن قال ذكره أبي نا أبو قدامة السرخسي قال سألت يحيىٰ بن معين عن حفص بن سليمان يعني أبا عمر القارئ فقال: ليس بثقة. حدثنا عبد الرحمن قال سألت أبي عن حفص بن سليمان الكوفي الذي يروي عن علقمة بن مرثد وليث بن أبي سليم فقال: لا يكتب حديثه، وهو ضعيف الحديث، لا يصدق، متروك الحديث. قلت: ما حاله في الحروف؟ قال: أبو بكر بن عياش أثبت منه. حدثنا عبد الرحمن قال سئل أبو زرعة عن حفص بن أبي داود فقال: هو حفص بن سليمان، وهو ضعيف الحديث(الجرح والتعديل: 173/2)، وقال ابن حبان: حفص بن سليمان الأسدي القارئ أبو عمر البزاز وهو الذي يقال له حفص بن أبي داود الكوفي وكان من أهل الكوفة سكن بغداد يروي عن علقمة بن مرثد وكثير بن شنطير روىٰ عنه هشام بن عمر ومحمد بن بكار: كان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل، وكان يأخذ كتب الناس فينسخها، ويرويها من غير سماع، سمعت محمد بن محمود يقول سمعت الدارمي يقول سألت يحيىٰ بن معين عن حفص بن سليمان الأسدي فقال: ليس بثقة(المجروحين من المحدثين: 255/1)، وقال ابن عدي: ...قال الشيخ وهذه الأحاديث يرويها حفص بن سليمان ولحفص غير ما ذكرت من الحديث وعامة حديثه عن من روىٰ عنهم غير محفوظة (الكامل في الضعفاء: 382/2)، وقال الدارقطني: ضعيف (سنن الدارقطني: 263/2، والضعفاء والمتروكون: 170)، و(تاريخ بغداد: 4312)،و(الضعفاء والمتروكين لابن الجوزي: 933)، و(تهذيب الكمال في أسماء الرجال: 1390)، وقال الذهبي: ثبت في القراءة، واهي الحديث (الكاشف: 1155)، و(ميزان الإعتدال في نقد الرجال: 2121)، و(تهذيب التهذيب: 345/2)، وقال برهان الدين الحلبي: وهو حفص بن أبي داود أبو عمر الأسدي مولاهم الكوفي الغاضري صاحب القراءة وابن امرأة عاصم ويقال له حفيص. قال ابن خراش: كذاب يضع الحديث... قال وكيع: كان ثقة (الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث: 250)، وقال الحافظ ابن حجر: حفص بن سليمان الأسدى أبو عمر البزاز الكوفي الغاضري بمعجمتين وهو حفص بن أبي داود القارىء صاحب عاصم ويقال له حفيص: متروك الحديث مع إمامته في القراءة (تقريب التهذيب: 1405)، و(مغاني الأخيارفي شرح أسامي رجال معاني الآثار: 475)،و(خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال: 1504).

دوسرا راوی: لیث بن أبي سلیم اس کے بارے میں علماء جرح وتعدیل کا تجزیہ: لیث بن أبي سلیم بن زنیم القرشي مولاهم أبو بكر ويقال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبو بكر الكوفي واسم أبي سليم أيمن ويقال أنس ويقال زياد ويقال عيسى روى عن طاوس ومجاهد وعطاء وعكرمة... قال عبد الله بن أحمد عن أبيه مضطرب الحديث، وقال أيضا: ما رأيت يحيى بن سعيد أسوأ رأيا منه في ليث بن أبي سليم، وابن إسحاق وهمام لا يستطيع أحد أن يراجعه فيهم، وقال عثمان بن أبي شيبة سألت جريراً عن ليث ويزيد بن أبي زياد وعطاء بن السائب فقال: كان يزيد أحسنهم استقامة ثم عطاء وكان ليث أكثر تخليطاً، قال عبد الله بن أحمد سألت أبي عن هذا فقال: أقول كما قال، وقال أحمد بن سنان عن ابن مهدي: ليث أحسنهم حالاً عندي، وقال بن أبي حاتم عن أبيه قال: ليث أحب إليّ من يزيد كان أسرأ ساحة وكان ضعيف الحديث قال فذكرت له قول جرير فقال: أقول كما قال. قال: وقلت ليحيى بن معين: ليث أضعف من يزيد وعطاء قال: نعم وقال معاوية بن صالح عن بن معين: ضعيف إلا أنه يكتب حديثه، وقال ابراهيم بن سعيد الجوهري عن يحيى بن معين: كان يحيى بن سعيد لا يحدث عنه، وكذا قال عمرو بن علي وابن المثنى وعلي بن المديني وزاد عن يحيى مجالد أحب إليّ من ليث وحجاج بن أرطاة وقال أبو المعتمر القطيعي: كان ابن عيينة يضعف ليث بن أبي سليم وقال الميموني عن بن معين: كان ليث ضعيف الحديث عن طاوس فاذا جمع إلى طاوس غيره فالزيادة هو ضعيف وقال علي بن محمد سألت وكيعا عن حديث من حديث ليث فقال: ليث ليث كان سفيان لا يسمي ليثاً وقال مؤمل بن الفضل قلنا لعيسى بن يونس لم لم تسمع من ليث قال: قد رأيته وكان قد اختلط وكان يصعد المنارة ارتفاع النهار فيؤذن، وقال ابن أبي حاتم سمعت أبي وأبا زرعة يقولان: ليث لا يشتغل به هو مضطرب الحديث، قال: وقال أبو زرعة: ليث بن أبي سليم لين الحديث لا تقوم به الحجة عند أهل العلم بالحديث، قال: وسمعت أبي يقول: ليث عن طاوس أحب إليّ من سلمة بن وهرام عن طاوس قلت: أليس تكلموا في ليث قال: ليث أشهر من سلمة ولا نعلم روى عن سلمة إلا ابن عيينة وربيعة، وقال الآجري عن أبي داود عن أحمد بن يونس عن فضيل بن عياض: كان ليث أعلم أهل الكوفة بالمناسك، قال أبو داود: وسألت يحيى عن ليث فقال: لا بأس به قال: وعامة شيوخه لا يعرفون، وقال ابن عدي له أحاديث صالحة وقد روى عنه شعبة والثوري ومع الضعف الذي فيه يكتب حديثه، وقال البرقاني: سألت الدارقطني عنه فقال: صاحب سنة يخرج حديثه، ثم قال: إنما أنكروا عليه الجمع بين عطاء وطاووس ومجاهد حسب. قال الحضرمي: مات سنة 148، وقال: ابن منجويه مات سنة 143، قلت: وقال البخاري: قال عبد الله بن أبي الأسود: مات ليث بعد الأربعين سنة إحدى أو اثنتين، وقال ابن سعد: كان رجلاً صالحاً عابداً وكان ضعيفاً في الحديث يقال: كان يسأل عطاء وطاووساً ومجاهداً عن الشيء فيختلفون فيه فيروي أنهم اتفقوا من غير تعمد وقال بن حبان اختلط في آخر عمره فكان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل ويأتي عن الثقات بما ليس من حديثهم تركه القطان وابن مهدي وابن معين وأحمد كذا قال، وقال الترمذي في العلل الكبير قال محمد: كان أحمد يقول: ليث لا يفرح بحديثه، قال محمد: وليث صدوق يهم، وقال الحاكم أبو أحمد: ليس بالقوي عندهم، وقال الحاكم أبو عبد الله: مجمع على سوء حفظه، وقال الجوزجاني: يضعف حديثه، وقال البزار: كان أحد العباد إلا أنه أصابه اختلاط فاضطرب حديثه وإنما تكلم فيه أهل العلم بهذا وإلا فلا نعلم أحدا ترك حديثه، وقال يعقوب بن شيبة: هو صدوق ضعيف الحديث، وقال ابن شاهين في الثقات: قال عثمان بن أبي شيبة: ليث صدوق، ولكن ليس بحجة. وقال الساجي: صدوق فيه ضعف كان سيء الحفظ كثير الغلط كان يحيى القطان يأخره لا يحدث عنه، وقال ابن معين: منكر الحديث وكان صاحب سنة روى عن الناس إلى أن قال الساجي وكان أبو داود: لا يدخل حديثه في كتاب السنن الذي ضعفه كذا قال وحديثه ثابت في السنن لكنه قليل والله أعلم (تهذيب التهذيب: 835/8)، وقال الحافظ: الليث بن أبي سُليم بن زُنيم بالزاي والنون، مصغر، واسم أبيه أيمن، وقيل أنس، وقيل غير ذلك، صدوق اختلط جداً ولم يتميز حديثه فترك (تقريب التهذيب: 5685)

مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ کریں: (الطبقات الكبرى: 349/6، ويحيى بن معين وكتابه التاريخ: 2057، وتاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: 560، 720، ومعرفة الرجال: 279، وسؤالات ابن جنيد: 209، وتاريخ الكبير: 247/7، والضعفاء والمتروكين: 511، والضعفاء الكبير: 1569، والجرح والتعديل: 177/7، والمجروحين من المحدثين: 231/2، وعلل الترمذي الكبير: 747/2، 969، وتهذيب الكمال في أسماء الرجال: 5017، وميزان الإعتدال في نقد الرجال: 6997، والإغتباط بمعرفة من رمي بالاختلاط: 382، وبحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم: 867، وطبقات المدلسين: 168، ولسان الميزان: 347/7، (معاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار: 83/4، وموسوعة أقوال الدارقطني (حرف اللام: 7/30)، ونهاية الإغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط: 87).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- ((من حج حجة الإسلام و زار قبري و غزا غزو و صلى عليّ في المقدس لم يسأله الله فيما افترض عليه)) ❶.

ترجمہ: ''جس نے اسلام کے مطابق حج کیا اور پھر میری قبر کی زیارت کی اور جنگ لڑی اور بیت المقدس سے مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے فرض کئے گئے مسائل سے متعلق کچھ دریافت نہ فرمائیں گے''۔

قال الإمام الذهبي: بدر بن عبدالله أبو سهل المصيصي، عن الحسن بن عثمان الزيادي بخبر باطل، وعنه النعمان بن هارون (ميزان الإعتدال).

ترجمہ: امام ذہبی کہتے ہیں: بدر بن عبداللہ ابوسہل المصیصی نے حسن بن عثمان سے جھوٹی حدیث بیان کی ہے۔ اور نعمان بن ہارون اس سے روایت کرتا ہے۔

قال الحافظ ابن حجر: بدر بن عبد الله أبو سهل المصيصي عن الحسن بن عثمان الزيادي بخبر باطل وعنه النعمان بن هارون انتهىٰ والخبر المذكور أخرجه أبو الفتح الأزدي في الثامن من فوائده...(لسان الميزان)

ترجمہ: حافظ ابن حجر کہتے ہیں: بدر بن عبداللہ ابوسہل المصیصی حسن بن عثمان الزیادی سے جھوٹی حدیث بیان کی ہے۔ اور نعمان بن ہارون نے اس سے روایت کی ہے۔ وہ مذکورہ حدیث کی روایت ابوالفتح نے اپنے آٹھویں فوائد میں کی ہے۔

---

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث التاسع: رواه الحافظ أبو الفتح الأزدي في الثاني من فوائده، أخبرنا به أبو النجم شهاب بن علي المحسني قراءة عليه وأنا أسمع بالقرافة الصغرى في سنة سبع وسبعمائة. وأبو الفتح بن إبراهيم بقراءتي عليه سنة ثلاث وعشرين، قالا: أنبأنا أبو محمد عبد الوهاب بن ظافر بن علي بن فتوح الأزدي المعروف بابن رواج، قال: الأول سماعاً، وقال: الثاني إجازة، قال: أنبأنا الحافظ أبو طاهر أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم بن سلفة السلفي الأصبهاني قراءة عليه، وأنا أسمع أنبأنا أبو طالب عبدالقادر بن محمد بن يوسف ببغداد، أنبأنا أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي، أنبأنا أبو الفتح محمد بن الحسين بن أحمد الأزدي الحافظ حدثنا النعمان عن هارون بن أبي الدلهاث، حدثنا أبو سهل بدر بن عبد الله المصيصي، حدثنا الحسن بن عثمان الزيادي، حدثنا عمار بن محمد، حدثني خالي سفيان عن منصور، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى عليه وسلم: ((من حجة الإسلام وزار قبري وغزا غزوة وصلى عليّ في بيت المقدس لم يسأله الله عز وجل فيما افترض عليه)). قال عمار بن محمد: ابن أخت سفيان الثوري: روى له مسلم والحسن بن عثمان الزيادي. قال الخطيب: كان أحد العلماء الأفاضل من أهل المعرفة والثقة والأمانة ولي قضاء الشرقية في خلافة المتوكل. وذكره غير الخطيب أيضاً: وكان صالحاً ديناً فهماً قد عمل الكتب وكانت له معرفة بأيام الناس، وله تاريخ حسن. وكان كريماً واسعاً مفضالاً، وأبو سهل بدر بن عبد الله المصيصي ما علمت من حاله شيئاً، والنعمان بن هارون بن أبي الدلهاث حدث ببغداد عن جماعة كثيرين. وروى عنه محمد بن المظفر وعلي بن عمر السكري. قال الخطيب: وما علمت من حالة إلا خيراً وصاحب الجزء أبو الفتح محمد بن الحسين بن أحمد بن الحسين بن عبد الله بن يزيد بن النعمان الأزدي الموصلي، من أهل العلم والفضل، كان حافظاً صنف كتاباً في علوم الحديث، ذكر الخطيب في التاريخ وابن السمعاني في الأنساب أثنى عليه محمد بن جعفر بن علان، وذكره بالحفظ وحسن المعرفة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالحديث. وقال أبو الجيب الأرموي: رأيت أهل الموصل يوهنونه جداً ولا يعدونه شيئاً، وسئل البرقاني عنه فأشار إلى أنه كان ضعيفاً. وذكر كلاماً أشد من هذا. انتهى ما ذكره المعترض، والجواب: أن يقال: **هذا الحديث موضوع على رسول الله صلى** الله عليه وسلم بلا شك ولا ريب عند أهل المعرفة بالحديث ولم يحدث به عبد الله بن مسعود قط ولا علقمة، ولا إبراهيم ولا منصور، ولا سفيان الثوري، وأدنى من يعد من طلبة هذا العلم يعلم أن هذا الحديث مختلق مفتعل على سفيان الثوري، وأنه لم يسمعه قط. وما كنت أظن أن الجهل بلغ بالمعترض إلى أن يروي مثل هذا الحديث الموضوع المكذوب ولا يبين أنه من الموضوعات المكذوبات، بل يذكره في مقام الاحتياج والاعتماد أو الاعتضاد والاستشهاد ويأخذ في ذكر الثناء على بعض رواته ومدحهم بما لا يغني شيئاً. ولقد افتضح واضع هذا الحديث حيث جعله عن سفيان الثوري، عن منصور عن إبراهيم ولو جعله عن سفيان عن بعض شيوخه الضعفاء كان استر له، وعمار بن محمد هو أبو اليقظان الكوفي وهو ابن أخت سفيان، وهو بريء من عهدة هذا الحديث، وإن كان فيه كلام لبعض الأئمة. وقال ابن حبان في كتاب المجروحين: عمار بن محمد بن أخت سفيان الثوري كنيته أبو اليقظان من أهل الكوفة يروي عن الأعمش والثوري، روى عنه الحسن بن عرفة والعراقيون، كان ممن فحش خطؤه وكثر وهمه حتى استحق الترك من أجله، هكذا قال ابن حبان، وفي كلامه مبالغة، وقد أثنى على عمار جماعة أعلم من ابن حبان، وتكلم فيه بعضهم بكلام قريب، وروى له مسلم في صحيحه، قال إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، سيف وعمار أبناء أخت سفيان الثوري ليسا بالقويين في الحديث؛ قال الخطيب في التاريخ: أما سيف فقد ذكره غير واحد بالضعف. وأما عمار فوثقوه، ثم روى عن البخاري أنه قال: قال لي عمرو بن محمد: حدثنا عمار بن محمد أبو اليقظان، وكان ثقة من سيف، وروى عن يزيد بن الهيثم قال: سمعت يحيى بن معين يقول: وعمار ابن أخت سفيان ليس به بأس وأخوه سيف كذاب وعمار أكبرهما، وعن عباس بن محمد الدوري قال سمعت يحيى بن معين يقول: سيف ابن أخت سفيان ليس بشيء، وهو سيف بن محمد أخو عمار وعمار لم يكن به بأس. وعن أحمد بن علي الأبار، حدثنا علي بن حجر قال: كان عمار بن محمد ثبتاً ثقة، وقال الأبار: سمعت أبا معمر يقول: عمار بن محمد ابن أخت سفيان ثقة وقال الأبار: سمعت عباد بن موسى يقول سألني عن سفيان الثوري، قال: ان نجا أحد من أهل بيتي فعمار. وقال عبد الرحمن بن أبي حاتم: سمعت الحسن بن عرفة، وذكر عمار بن محمد فقال كان لا يضحك، وكنا لا نشك أنه من الأبدال. وقال محمد بن سعد: عمار بن محمد بن أخت سفيان الثوري توفي في المحرم سنة اثنين وثمانين ومائة في خلافة هارون، وكان ثقة قال ابن أبي حاتم: سألت أبي عنه فقال: ليس به بأس يكتب حديثه، قال وسألت أبا زرعة عنه فقال: ليس بقوي وهو أحسن حالا من سيف. فقد تبين بما ذكرناه عن هؤلاء الأئمة أن عمار بن محمد صدوق وأنه لا يستحق الترك، وظهر أن كلام ابن حبان فيه مشتمل على المبالغة، وتجاوز الحد فهو بريء من عهدة هذا الحديث الموضوع الذي لم يصل إليه، بل الحمل فيه على غيره، وكذلك الحسن بن عثمان أبو حسان الزيادي بريء من عهدته أيضا فإنه معروف بالصدق والأمانة، والحمل في هذا الحديث على بدر بن عبد الله المسمعي الذي لم يعرف بثقة ولا عدالة ولا أمانة، أو على صاحب الجزء أبي الفتح محمد بن الحسين الأزدي، فإنه متهم بالوضع، وإن كان من الحفاظ، قال الشيخ أبو الفرج بن الجوزي في "كتاب الضعفاء": محمد بن الحسين بن أحمد أبو الفتح الأزدي الموصلي حدث عن أبي يعلى وابن جرير وغيرهما، وكان حافظا ولكن في حديثه مناكير وكانوا يضعفونه، أخبرنا القزاز، أنبأنا الخطيب، قال: حدثني محمد بن صدقة الموصلي أن أبا الفتح وضع حديثاً، وقد ذكره الخطيب في تاريخه. وذكر أن في حديثه مناكير وأن البرقاني ضعفه، وإن أهل الموصل كانوا يضعفونه ولا يعدونه شيئا وأنه انتهم بوضع الحديث، ومن هذه حاله لا يعتمد على روايته ولا يصح بحديثه ولا يخفى أن هذا الحديث الذي رواه في فوائده موضوع مركب مفتعل إلا على من لا يدري علم الحديث، ولا شم رائحته والله الموفق (انظر: الصارم المنكي في الرد على السبكي: 220-226).

(حدیث کے راویوں کے بارے میں مذکورہ بالا تبصرہ کے لیے دیکھیے: ميزان الاعتدال في نقد الرجال: 1135؛ ولسان الميزان: 4/2، ووفاء الوفا بأخبار دار المصطفى: 1344/4، وتنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار المتنيعة الموضوعة: 175/2، وتذكرة الموضوعات: 73، والفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: 109، وقال الألباني: موضوع (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 207). ودفع شبه من شبه وتمرد ونسب ذلك إلى السيد الجليل الإمام أحمد: 110/1.

(حدیث کے راویوں کے بارے میں مذکورہ بالا تبصرہ کے لیے دیکھیے: الجرح والتعديل: 393/6، وأحوال الرجال: 121، والمجروحين من المحدثين: 195/2، وتاريخ بغداد: 4801، والأنساب: 278، والضعفاء والمتروكين: 2953، وسير أعلام النبلاء: 347/4.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں اس موضوع سے متعلق یہ احادیث بھی ضعیف جھوٹی اور من گھڑت ہیں۔

7- ((من زارني إلىٰ المدينة كنت له شهيداً أو شفيعاً))❶.

8- ((مَنْ زَارَ قَبْرِي أَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))❷.

9- ((من زارني معتمدا كان في جواري يوم القيامة ومن مات في أحد الحرمين بعثه الله في الآمنين يوم القيامة))❸.

---

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي: 71، وميزان الإعتدال في نقد الرجال: 52/1، و وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، الحديث الثاني عشر: 1345/4 ، وضعفه الحافظ في التلخيص: 267/2، وأحاديث يحتج بها الشيعة: 477، وقال: ذكره السبكي في (شفاء السقام:36).

❷-(یہ حدیث ضعیف ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال أبو داو الطيالسي: حدثنا سوار بن ميمون أبو الجراح العبدي ، قال: حدثني رجل من آل عمر، عن عمر رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من زار قبري أو قال: من زارني كنت له شفيعا أو شهيدا، ومن مات في أحد الحرمين بعثه الله في الآمنين يوم القيامة)) (مسند أبي داود الطالسي، حديث: 65)، وقال البيهقي: هذا إسناد مجهول(السنن الكبرى، حديث: 10273، وشعب الإيمان، حديث: 4153) والصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث السادس: 130، وقال الحافظ البوصيري: رواه أبوداود الطيالسي بسند ضعيف لجهالة التابعي، ورواه البزار بزيادة طويلة، ورواه البيهقي وقال: إسناد مجهول، وله شاهد من حديث سبيعة رواه أبو يعلي والطبراني في الكبير بسند صحيح(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 3567)، و(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، حديث: 1253، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث السابع: 1343/4، وسبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: 376/12)، وقال العلامة الألباني: الحديث الثاني: عن عمر مرفوعا بلفظ: ((من زار قبري أو قال: من زارني كنت له شفيعا أو شهيدا)). يرويه سوار بن ميمون أبو الجراح العبدي: حدثني رجل من آل عمر عنه، وهذا متن مضطرب وإسناد مظلم سوار هذا مجهول لا يعرف وبعض الرواة يقلبه فيقول: ميمون بن سوار .وشيخه رجل لم يسم وهو أسوأ حالاً من المجهول وقد اضطربوا فيه فبعضهم يقول:"رجل من آل عمر"كما في هذه الرواية وبعضهم يقول:"رجل من ولد حاطب" وبعضهم يدخل بينه وبين سوار هارون بن قزعة، وهو مجهول أيضا وبعضهم يقول فيه: هارون بن أبي قزعة وذكره العقيلي والساجي وابن الجارود في "الضعفاء" وقال البيهقي: هذا إسناد مجهول (دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 107) ، وقال الألباني أيضا: ضعيف (إرواء الغليل في تخريج منار السبيل، حديث: 1127، وضعيف الترغيب والترهيب، حديث: 767).

❸-(یہ حدیث ضعیف ہے) تفصیلات ملاحظہ فرمائیں: قال العقيلي: هارون بن قزعة مديني روىٰ عنه سوار بن ميمون سوار بن منصور في كتاب غيري حدثنا آدم بن موسىٰ قال سمعت البخاري قال هارون بن قزعة مديني لا يتابع عليه حدثنا محمد بن موسىٰ قال حدثنا أحمد بن الحسين الترمذي قال حدثنا عبد الملك بن إبراهيم الجدي قال حدثنا شعبة عن سوار بن ميمون عن هارون بن قزعة عن رجل من آل الخطاب عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: ((من زارني متعمدا كان في جوار الله يوم القيامة ومن مات في أحد الحرمين بعثه الله في الآمنين يوم القيامة))والرواية في هذا لينة (الضعفاء الكبير: 362/4، والمسند الضعيف، حديث: 593، وشعب الإيمان، حديث: 4152، والصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي: 131، وميزان الإعتدال في نقد الرجال: 285/4، ولسان الميزان: 180/6، والجمع الجوامع، حديث: 22003، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث الثامن: 1343/4 ، و كنز العمال، حديث: 12373، وقال الألباني: ضعيف (مشكاة المصابيح، حديث: 2755، وأروا الغليل في تخرج أحاديث منار السبيل: 334/4).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶.

11- ((من زارني بالمدينة كنت له شفيعاً و شهيداً يوم القيامة)) ❷.

12- ((من زارني ميتاً فكأنما زارني حياً و من زار قبري و جبت له شفاعتي يوم القيامه)) ❸.

---

❶-(یہ حدیث ضعیف ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: (سنن الدارقطني: 278/2، وشعب الإيمان، حديث: 4151، ومختصر تاريخ دمشق: 301/1، وفتاوىٰ الكبرىٰ: 215/27، والصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث الثامن: 148-220، وميزان الإعتدال في نقد الرجال: 9168، وتلخيص الحبير، 267/2، ولسان الميزان: 181/6، والمقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة علىٰ الألسنة: 413، وجمع الجوامع، حديث: 22002، ورمز: ابن قانع (هب) عن حاطب بن الحارث، والدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة: 173، واللآلي المصنوعة في أحاديث الموضوعة 130/2، و وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، الحديث الحادي عشر: 1345/4، وسبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: 376/12، وأسنىٰ المطالب في أحاديث مختلفة المراتب: 1405، وقال الحوت: رواه الدارقطني وفي سنده مجهول، و أرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: 335/4، والسلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 1021، وقال: "باطل" وضعيف الترغيب والترهيب، حديث: 766، وقال: "ضعيف".

❷- مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، الحديث الثاني عشر: 1345/4، اور حدیث: ((من زارني إلىٰ المدينة كنت له شهيداً أو شفيعاً)).

❸-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث الثاني عشر:... قال الحافظ أبو عبد الله محمد بن محمود بن النجار في كتاب"الدرة الثمينة في فضائل المدينة" أنبأنا أبو محمد بن علي، أنبأنا أبو يعلي الأزدي، أنبأنا أبو إسحاق البلخي أنبأنا سعيد بن أبي سعيد النيسابوري، أنبأنا إبراهيم بن محمد المؤدب، أنبأنا إبراهيم بن محمد، حدثنا محمد بن محمد، حدثنا محمد بن مقاتل، حدثنا جعفر بن هارون، سمعان بن المهدي، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زارني ميتاً فكأنما زارني...)) هكذا ذكر المعترض هذا الحديث وخرس بعد ذكره فلم ينطق بكلمة، وهو حديث موضوع مكذوب مختلف مفتعل مصنوع من النسخة الموضوعة المكذوبة الملصقة بسمعان المهدي قبح الله واضعها، وإسنادها إلىٰ سمعان ظلمات بعضها فوق بعض...(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، 234، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث الثالث عشر: 1346/4، و قال العلامة الذهبي: سمعان بن مهدي: عن أنس بن مالك لا يكاد يعرف الصقت به نسخة مكذوبة رأيتها قبح الله من وضعها (ميزان الإعتدال في نقد الرجال: 3553)، وقال الحافظ ابن حجر: سمعان بن مهدي: عن أنس بن مالك لا يكاد يعرف الصقت به نسخة مكذوبة رأيتها قبح الله من وضعها انتهىٰ. وهي من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن هارون الواسطي عن سمعان فذكر النسخة وهي أكثر من ثلاث مائة حديث أكثر متونها موضوعة...(لسان الميزان: 381).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13- ((من حج إلىٰ مكه ثم قصدني في مسجدي كتبت له حجتان مبرورتان)) ❶

14- ((من زار قبري بعد موتي فكأنما زارني في حياتي ومن لم يزرني فقد جفاني)) ❷.

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: فردوس الأخبار، حديث: 5705، وقال ابن عبدالهادي: ... خبر موضوع، وحديث مصنوع لا يحسن الاحتجاج به، ولا يجوز الاعتماد علىٰ مثله، وفي إسناده ممن لا يحتج بحديثه ولا يعتمد علىٰ روايته غير واحد من الرواة منهم أسيد بن زيد الجمال الكوفي، قال إبراهيم بن عبد الله بن الجنيد: سألت يحيىٰ بن معين عنه، فقال: كذاب، أتيته ببغداد في الحذائين فسمعته يحدث بأحاديث كذب، وقال عباس الدوري عن يحيىٰ بن معين: وأسيد كذاب ذهبت إليه إلىٰ الكرة، ونزل في دار الحذائين فأردت أن أقول له: يا كذاب ففرقت من شفار الحذائين، وقال أبو حاتم الرازي: قدم الكوفة من بعض أسفاره فأتاه أصحاب الحديث ولم آته وكانوا يتكلمون فيه، وقال النسائي: متروك الحديث، وقال ابن حبان: يروي عن شريك والليث بن سعد وغيرهما من الثقات المناكير، ويسرق الحديث ويحدث به، وقال ابن عدي: يتبين علىٰ روايته الضعف، وعامة ما يرويه لا يتابع عليه، وقال الدارقطني: ضعيف الحديث، وقال أبو نصر بن ماكولا: ضعفوه، وقال الخطيب: قدم بغداد وحدث بها وكان غير مرضي في الرواية ...(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي: 79، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث: الخامس عشر: 1347/4، و(جمع الجوامع، حديث: 21882، وقال السيوطي: الديلمي عن ابن عباس)، وقال الألباني: الحديث الثالث: عن ابن عباس مرفوعا بلفظ:((من حج إلىٰ مكة ثم قصدني في مسجدي كتب له حجتان مبرورتان))وهذا موضوع آفته أسيد بن زيد الجمال الكوفي قال ابن معين: كذاب سمعته يحدث بأحاديث كذب(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 108)

مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: التاريخ الكبير: 15/2، والضعفاء والمتروكين للنسائي: 54، والضعفاء الكبير: 10، والجرح والتعديل: 318/2، والمجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: 180/1، والكامل في الضعفاء: 391/1، وتاريخ بغداد: 3503، والإكمال لابن ماكولا: 55/1، والميزان الإعتدال: 986.

❷-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث الرابع عشر: ... قال أبو الحسن يحيىٰ بن الحسن بن جعفر الحسيني في كتاب أخبار المدينة، حدثنا محمد بن إسماعيل، حدثني أبو أحمد الهمداني، حدثنا النعمان بن شبل، حدثنا محمد بن الفضل المديني سنة ست وسبعين عن جابر عن محمد بن علي، عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زار قبري بعد موتي فكأنما زارني في حياتي و من لم يزرني فقد جفاني))... هذا الحديث من الموضوعات المكذوبة علىٰ علي بن أبي طالب رضي الله عنه، والنعمان بن شبل ليس بشيء، ولا يعتمد عليه، ومحمد بن الفضل بن عطية، كذاب مشهور بالكذب ووضع الحديث، وجابر هو الجعفي ولم يكن بثقة ومحمد بن علي أبو جعفر الباقر، ولم يدرك جد أبيه علي بن أبي طالب، فلو كان الإسناد صحيحاً إليه كانت روايته عن علي منقطعة، فكيف والإسناد إليه ساقط مظلم (الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث الرابع عشر: 240، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث: السادس عشر: 1347/4، وقال الألباني: وهذا موضوع آفته أنه من رواية النعمان بن شبل المتقدم اتهمه الحافظ موسىٰ بن هارون الحمال، وقال ابن حبان: يأتي عن الثقات بالطامات وعن الأثبات بالمقلوبات، وهو يرويه عن محمد بن الفضل بن عطية، وكان كذابا كما قال ابن معين، وقال أحمد: حديثه حديث أهل الكذب، وهذا يرويه عن جابر الجعفي وهو رافضي متروك شديد الضعف، قال أبو حنيفة رحمه الله: ما رأيت أكذب منه(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 108).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15- ((من أتىٰ المدينة زائراً إليّ وجبت له شفاعتي يوم القيامة)) ❶.

16- ((من زارني في مماتي كان كمن زارني في حياتي، ومن زارني حتىٰ ينتهي إلىٰ قبري كنت له شهيداً يوم القيامة، أو قال: شفيعاً)) ❷.

17- ((مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لاتحمله حَاجَةً إِلا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸.

---

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث الخامس عشر: ... قال يحيىٰ الحسيني في أخبار المدينة في باب ما جاء في زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم وفي السلام عليه، حدثنا محمد بن يعقوب، حدثنا عبد الله بن وهب عن رجل عن بكير بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((من أتىٰ المدينة زائراً لي وجبت له شفاعتي يوم القيامة ...)) وقال ابن عبدالهادي: ... وهو حديث باطل لا أصل له وخبر معضل لا يعتمد علىٰ مثله، وهو من أضعف المراسيل وأوهى المنقطعات (الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث الخامس عشر: 243، و وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث السابع عشر: 1348/2 وقال الألباني: وهذا باطل...(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 109).

❷-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال العقيلي: فضالة بن سعيد بن زميل المأربي عن محمد بن يحيىٰ المأربي وحديثه غير محفوظ ولا يعرف إلا به. حدثناه سعيد بن محمد الحضرمي، حدثنا فضالة بن سعيد بن زُميل المأربي، حدثنا محمد بن يحيىٰ المأربي، عن بن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زارني في مماتي كان كمن زارني في حياتي ومن زارني حتىٰ ينتهي إلىٰ قبري كنت له شهيداً يوم القيامة، أو قال شفيعاً)) وهذا يُروى بغير هذا الإسناد من طريق أيضا فيه لين(الضعفاء الكبير: 457/3، والمسند الضعيف، حديث: 592)، وقال ابن عبدالهادي: وهو حديث منكر جداً ليس بصحيح، ولا ثابت، بل هو حديث موضوع علىٰ ابن جريج، وقد وقع تصحيف في متنه و في إسناده...(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث الثالث عشر: 237). وقال الذهبي: هذا موضوع علىٰ ابن جريج (الميزان الإعتدال: 349/3، ولسان الميزان: 436/4، ووفاء الوفا بأخبار دارالمصطفىٰ، الحديث الرابع عشر: 1346/4)، وقال الألباني: وهذا موضوع(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 108).

❸-(یہ حدیث ضعیف ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال الطبراني: حدثنا عبدان بن أحمد، حدثنا عبد الله بن محمد العبادى البصرى، حدثنا مسلم بن سالم الجهني،حدثني عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن سالم، عن ابن عمر، قال: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لا يَعْلَمُهُ حَاجَةٌ إِلا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (المعجم الكبير، حديث: 13149، والمعجم الأوسط، حديث: 4546، وقال المحقق: إسناده ضعيف، وقال العلامة الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط والكبير، وفيه مسلمة بن سالم، وهو ضعيف(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 5842)، وقال ابن عبدالهادي: حديث ضعيف الإسناد لا يصلح الاحتجاج به، ولا يجوز الاعتماد علىٰ مثله، ولم يخرجه أحمد من أصحاب الكتب الستة، ولا رواه الإمام أحمد في مسنده ولا أحد من الأئمة المعتمد علىٰ ما أطلقوه في روايتهم، ولا صححه إمام يعتمد علىٰ تصحيحه، وقد تفرد به هذا الشيخ الذي لم يعرف بنقل العلم ولم يشتهر بحمله ولم يعرف من حاله ما يوجب قبول خبره وهو مسلمة بن سالم الجهني الذي لم يشتهر إلا برواية هذا الحديث المنكر(الصارم المنكي في الرد السبكي، =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18- ((من زار قبري فقد وجبت له شفاعتي)) ❶.

19- ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فكأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) ❷.

20- ((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شهيداً وشفيعاً يوم القيامة)) ❸.

=الحديث الثالث: 68، و تلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: 267/2)، ووفاء الوفا بأخبار دار المصطفى، الحديث الثالث: 1339/4 ، وقال الألباني: ومسلمة هذا مجهول ويقال فيه مسلمة بن سالم الجهني قال أبو داود: ليس بثقة. وقد اضطرب في إسناده فرواه مرة هكذا. وقال مرة: عن عبد الله بن عمر عن نافع. وهذا هو الأشبه أنه من روايته عن عبد الله بن عمر العمري المكبر المضعف فيكون الجهني هذا متابعاً لموسىٰ بن هلال الذي في الطريق الأولى إلا أن متابعته له مما لا يفرح بها العلماء لأنه غير ثقة كما عرفت ولو نفعت لم يتقوى الحديث بها لأن فوقهما عبد الله بن عمر الضعيف علىٰ أنه ليس فيه زيارة القبر الشريف فيمكن حمله علىٰ زيارته في حياته وهذا مما لا شك في شرعيته. فتنبه ولا تكن من أهل الأهواء الغافلين(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 106).

❶- اس حدیث کی تخریج اور نقادِ حدیث کا تجزیہ: قال العقيلي: موسىٰ بن هلال سكن الكوفة عن عبيد الله بن عمر، ولا يصح حديثه، ولا يتابع عليه، حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي، قال: حدثنا جعفر بن محمد البزوري، قال: حدثنا موسىٰ بن هلال البصري، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ((من زار قبري فقد وجبت له شفاعتي)) والرواية في هذا الباب فيها لين (الضعفاء الكبير: 170/4، والمسند الضعيف، حديث: 591)، وإحياء علوم الدين: 491/4، وتخريج أحاديث الإحياء: 215/4) مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: حدیث نمبر 1، 2.

❷-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقادِ حدیث کا تجزیہ: اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم: 279/2، وقال ابن عبدالهادي: ...ونحو ذلك كلها أحاديث ضعيفة بل موضوعة ليس في شيء من دواوين المسلمين التي يعتمد عليها ولا نقلها إمام من أئمة المسلمين لا الأئمة الأربعة ولا نحوهم ... وقال: ونحو هذه الأحاديث كلها مكذوبة وموضوعة (الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي: 67، 106، 395)، و دعاوي المناوئين لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب، عرض ونقض: 384، ومجانبة أهل القبور المصلين في المشاهد و عند القبور: 63، 78، و موسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 170/4، اور ملاحظہ فرمائیں: حدیث: ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي...)).

❸-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقادِ حدیث کا تجزیہ: قال السهمي: وروىٰ ابن أبي الدنيا عبد الله بن محمد في "كتاب القبور" يقول حدثني سعيد بن عثمان الجرجاني حدثنا محمد بن إسماعيل بن أبي فديك أخبرني أبو المثنى سليمان بن يزيد الكعبي عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شفيعاً وشهيداً يوم القيامة))، وقال: حدثنا أبو بكر الصرامي حدثنا أبو عوانة موسىٰ بن يوسف القطان حدثنا عباد بن موسىٰ الختلي حدثنا بن أبي فديك عن سليمان بن يزيد الكعبي عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شهيداً أو شفيعاً يوم القيامة)) (تاريخ جرجان: 220، 434)، وقال البيهقي: أخبرنا أبو سعيد أبي عمرو نا أبو عبد الله الصفار نا أبو بكر بن أبي الدنيا حدثني سعيد بن عثمان الجرجاني نا محمد بن إسماعيل بن أبي فديك أخبرني أبو المثنى سليمان بن يزيد =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21- ((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر)) ❶.

=الكعبي عن أنس بن مالك :أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال:((من زارني بالمدينة محتسبا كنت له شهيدا و شفيعا يوم القيامة)) (شعب الإيمان، حديث: 4157 ، وإحياء علوم الدين: 214/7، واقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم: 219/2)، وقال ابن عبدالهادي، الحديث الحادي عشر:... هذا الحديث ليس بصحيح ولا ثابت، بل هو حديث ضعيف الإسناد منقطع، ولو كان ثابتاً لم يكن فيه دليل علىٰ محل النزاع ، ومداره علىٰ أبي المثنى سليمان بن يزيد الكعبي الخزاعي المديني وهو شيخ غير محتج بحديثه، وهو بكنيته أشهر منه باسمه ، ولم يدرك أنس بن مالك فروايته عنه منقطعة غير متصلة، وإنما يروي عن التابعين وأتابعهم(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي: 231)، وقال الحافظ ابن حجر: وسليمان ضعفه ابن حبان والدارقطني(فائدة)طرق هذا الحديث كلها ضعيفة، لكن صححه من حديث ابن عمر، أبو علي بن السكن في إيراده إياه في أثناء السنن الصحاح له، وعبد الحق في الأحكام في سكوته عنه، والشيخ تقي الدين السبكي من المتأخرين باعتبار مجموع الطرق(تلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: 267/2)، و قال العلامة المناوي: [قال السيوطي]:(هب عن أنس) بن مالك رمز المصنف لحسنه، وليس بحسن ففيه ضعفاء منهم أبو المثنىٰ سليمان بن يزيد الكعبي قال الذهبي: تركك، وقال أبو حاتم: منكر الحديث(فيض القدير شرح الجامع الصغير، حديث: 8716)، وقال الألباني: ضعيف(سلسة الأحاديث الضعيفة، حديث: 4598، ضعيف الجامع الصغير وزيادته، حديث: 5619، وضعيف الترغيب والترهيب: 768)، ومنهاج التأسيس والتقديس في كشف شبهات داود بن جرجيس: 81/2.

❶-(یہ حدیث موضوع ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقد حدیث کا تجزیہ: قال ابن عبدالهادي: الحديث الثاني عشر:... قال الحافظ أبو عبد الله محمد بن محمود بن النجار في كتاب"الدرة الثمينة في فضائل المدينة" أنبأنا أبو محمد بن علي ، أنبأنا أبو يعلىٰ الأزدي ، أنبأنا أبو إسحاق البجلي أنبأنا سعيد بن أبي سعيد النيسابوري ، أنبأنا إبراهيم بن محمد المؤدب ، أنبأنا إبراهيم بن محمد، حدثنا محمد بن محمد، حدثنا محمد بن مقاتل، حدثنا جعفر بن هارون، سمعان بن المهدي، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((...ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر)) هكذا ذكر المعترض هذا الحديث وخرس بعد ذكره فلم ينطق بكلمة، وهو حديث موضوع مكذوب مختلف مفتعل مصنوع من النسخة الموضوعة المكذوبة الملصقة بسمعان المهدي قبح الله واضعها، وإسنادها إلىٰ سمعان ظلمات بعضها فوق بعض...(الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، 234، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: الحديث الثالث عشر: 1346/4، و قال العلامة الذهبي: سمعان بن مهدي:عن أنس بن مالك لا يكاد يعرف ألصقت به نسخة مكذوبة رأيتها قبح الله من وضعها (ميزان الإعتدال في نقد الرجال: 3553)، وقال الحافظ العراقي: حديث((من وجد سعة ولم يفد إلىٰ فقد جفاني)) أخرجه ابن عدي والدارقطني في "غرائب مالك" وابن حبان في "الضعفاء" والخطيب في "الرواة عن مالك" في حديث ابن عمر: ((من حج ولم يزرني فقد جفاني)) وذكره ابن الجوزي في "الموضوعات" وروىٰ ابن النجار في "تاريخ المدينة" من حديث أنس: ((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر)) (تخريج أحاديث الإحياء: 311/2)، وقال الحافظ ابن حجر: سمعان بن مهدى: عن أنس بن مالك لا يكاد يعرف ألصقت به نسخة مكذوبة رأيتها قبح الله من وضعها انتهىٰ. وهي من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن هارون الواسطي عن سمعان فذكر النسخة وهي أكثر من ثلاث مائة حديث أكثر متونها موضوعة..(لسان الميزان: 381)، و(المقاصد الحسنة في بيان كثير من =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22- ((من زار قبري كنت له شفيعاً)) ❶.

23- ((من زار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي)) ❷.

= الأحاديث المشتهرة علىٰ الألسنة: 428، وتنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنعة الموضوعة، 172، وتذكرة الموضوعات: 75، وكشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث علىٰ ألسنة الناس: 278/2)، وقال الألباني: وهذا موضوع في سنده سمعان بن المهدي قال الذهبي:... قلت: وإسناده إليه ظلمات بعضها فوق بعض(دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 109).

❶-(یہ حدیث ضعیف ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال أبو داو الطيالسي: حدثنا سوار بن ميمون أبو الجراح العبدي، قال: حدثني رجل من آل عمر، عن عمر رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((من زار قبري أو قال: من زارني كنت له شفيعا أو شهيدا...)) (مسند أبي داود الطالسي، حديث: 65)، وقال البيهقي: هذا إسناد مجهول(السنن الكبرى، حديث: 10273، وشعب الإيمان، حديث: 4153) والصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي، الحديث السادس: 130، وقال الحافظ البوصيري: رواه أبوداود الطيالسي بسند ضعيف لجهالة التابعي، ورواه البزار بزيادة طويلة، ورواه البيهقي وقال: إسناد مجهول، وله شاهد من حديث سبيعة رواه أبو يعلىٰ والطبراني في الكبير بسند صحيح(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 3567)، و(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، حديث: 1253، و المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة علىٰ الألسنة: 413، وفاء الوفا بأخبار دارالمصطفىٰ: الحديث السابع: 1343/4، وسبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: 376/12)، واللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة: 129، وجمع الجوامع، حديث: 22001، وتذكرة الموضوعات: 75، وكشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث علىٰ ألسنة الناس: 251، والفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: 117، وجامع الأحاديث: 22303، وقال العلامة الألباني: الحديث الثاني: عن عمر مرفوعا بلفظ: ((من زار قبري أو قال: من زارني كنت له شفيعا أو شهيدا)). يرويه سوار بن ميمون أبو الجراح العبدي: حدثني رجل من آل عمر عنه، وهذا متن مضطرب وإسناد مظلم سوار هذا مجهول لا يعرف وبعض الرواة يقلبه فيقول: ميمون بن سوار. وشيخه رجل لم يسم وهو أسوأ حالاً من المجهول وقد اضطربوا فيه فبعضهم يقول: "رجل من آل عمر" كما في هذه الرواية وبعضهم يقول: "رجل من ولد حاطب" وبعضهم يدخل بينه وبين سوار هارون بن قزعة، وهو مجهول أيضا وبعضهم يقول فيه: هارون بن أبي قزعة وذكره العقيلي والساجي وابن الجارود في "الضعفاء" وقال البيهقي: هذا إسناد مجهول (دفاع عن الحديث النبوي والسيرة: 107)، وقال الألباني أيضا: ضعيف(إرواء الغليل في تخريج منار السبيل، حديث: 1127، وضعيف الترغيب والترهيب، حديث: 767).

❷-(اس حدیث کی سند ضعیف ہے) اس حدیث کی تخریج اور نقاد حدیث کا تجزیہ: قال الطبراني: حدثنا أحمد بن رشدين، ثنا علي بن الحسن بن هارون الأنصاري، ثنا الليث بن بنت الليث بن أبي سليم، قال: حدثتني جدتي عائشة ابنة يونس امرأة الليث عن ليث بن أبي سليم، عن مجاهد، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من زار قبري بعد موتي، كان كمن زارني في حياتي))(المعجم الكبير، حديث: 13496،=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24- ((من زار قبري بالمدينة محتسباً كنت له شفيعاً وشهيدا يوم القيامة)) ❶ (339).

نیز اس قسم کی موضوع اور من گھڑت روایات کو السبکی نے اپنی کتاب'' شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام'' ❷ میں بغیر تحقیق تجزیہ اور تفریق وتحلیل کے یکجا کر دیا ہے۔ اور یہ کوئی علمی کارنامہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ کوئی معمولی بات ہے کہ جھوٹی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دینا کتنا بڑا جرم ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

=والمعجم الأوسط، حديث: 287)، وقال العلامة الهيثمي: رواه الطبراني في الصغير والأوسط، وفيه عائشة بنت يونس، ولم أجد من ترجمتها(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 5844)، وقال ابن عبدالهادي: أن يقال ليس هذا الإسناد بشيء يعتمد عليه ، ولا هو مما يرجع إليه ، بل هو إسناد مظلم ضعيف جدا ، لأنه مشتمل علىٰ ضعيف لا يجوز الاحتجاج به ، ومجهول لم يعرف من حاله ما يوجب قبول خبرة ، وابن رشدين، شيخ الطبراني قد تكلموا فيه ، وعلي بن الحسن الأنصاري ليس هو ممن يحتج بحديثه، والليث ابن بنت الليث بن أبي سليم، وجدته عائشة: مجهولان لم يشتهر من حالهما عند أهل العلم ما يوجب قبول روايتهما، ولا يعرف لهما ذكر في غير هذا الحديث، وليث بن أبي سليم مضطرب الحديث ، قاله الإمام أحمد بن حنبل . قال أبو معمر القطيعي: كان ابن عيينة يضعف ليث بن أبي سليم، وقال يحيىٰ بن معين والنسائي: ضعيف ، وقال السعدي: يضعف حديثه، وقال إبراهيم بن سعيد الجوهري: حدثنا يحيىٰ بن معين عن يحيىٰ بن سعيد القطان: أنه كان لا يحدث عن ليس بن أبي سليم .وقال أحمد بن سليمان الرهاوي، عن مؤمل بن الفضل، قلنا لعيسى بن يونس: ألم تسمع من ليث بن أبي سليم ؟ قال: قد رأيته ، وكان قد اختلط وكان يصعد المنارة بارتفاع النهار فيؤذن، وقال ابن أبي حاتم سمعت أبي ، وأبا زرعة يقولان: ليث لا يشتغل به هو مضطرب الحديث، وقال أيضا: سمعت أبا زرعة يقول: ليث بن أبي سليم لين الحديث لا تقوم به الحجة عند أهل العلم بالحديث... ولو كان الإسناد صحيحا إلىٰ ليث بن أبي سليم لكان فيه ما فيه ، فكيف والطريق إليه ظلمات بعضها فوق بعض والله أعلم (الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي:99).

❶- ملاحظہ فرمائیں: الوفا بأحوال المصطفىٰ، حديث: 1531، اور حدیث: ((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شفيعاً وشهيدا)).

(339)-اس قبیل کی درج کردہ موضوع احادیث کو وفاء الوفا میں جز 4 باب فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 1336 سے 1348 تک تجزیہ وتحلیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

❷-اس کتاب کی تحقیق وتجزیہ وتفریق وتحلیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں: ''كتاب الصارم المنكي في الرد علىٰ السُبكي'' از علامہ ابن عبدالہادی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ حدیث علی رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ))(340). [201]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ اس جھوٹ کی بنا پر جہنم رسید ہوگا''۔

نبی صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے سے متعلق احادیث یوں تو بے شمار ہیں مگر اس سلسلہ میں علامہ نورالدین علی بن محمد بن سلطان معروف ملا علی قاری حنفی کی معروف کتاب '' الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة'' جو''الموضوعات الكبرىٰ'' کے نام سے معروف ہے، کی تحقیق شدہ اشاعت دارالکتب العلمیہ 1985ء میں کتب حدیث: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع الترمذی، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مستدرک الحاکم اور مجمع الزوائد سے ایک سو آٹھ (108) صحیح احادیث صفحہ 12 سے صفحہ 32 تک پیش کی ہیں۔ علاوہ ازیں ابن عدی نے بھی بے شمار احادیث اس سلسلہ سے متعلق اپنی کتاب کامل کی پہلی جلد میں یکجا کردی ہیں۔ محقق معروف علامہ محمد بن عبدالھادی نے اپنی کتاب''الصارم المنكي في الرد علىٰ السبكي '' کے صفحہ 46 پر''شفاء السقام'' میں سبکی کی جمع کردہ احادیث کی اسناد پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ اسناد اندھیری رات کی طرح مظلم ہیں اور ان میں سے اکثر راوی ضعیف جداً یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والے ہیں۔ نیز اس کتاب میں تمام جمع شدہ روایات جھوٹی اور جھوٹی تر ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی کتاب ''القاعدہ الجلیلہ'' صفحہ 57 میں فرماتے ہیں ❶ کہ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں جن پر دین اسلام حنیف میں اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس معروف ومعتمد کتب حدیث مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن الترمذی، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کیا۔ بلکہ ان موضوع روایات کو دارقطنی، بزار اور مسند فردوس وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔

[202]

---

(340)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ العلم، بَاب إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حديث: 106 ، وصحيح مسلم، حديث: 1 ، وجامع الترمذي، حديث: 2660 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 31 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 585 ، 630، 1003، 1078، 1294، ''یہ حدیث متفق علیہ اور متواتر ہے'' مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: طرق حديث "من كذب علي متعمدا" للطبراني، ولقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة، حديث: 261، ونظم المتناثر من الحديث المتواتر، حديث: 2، ومقدمة كتاب معرفة التذكرة في الأحاديث الموضوعة: 25، 59.

❶-اور ملاحظہ فرمائیں: (الرد علىٰ الأخنائي: 87-88، والفتاوىٰ الكبرىٰ: 216/27 .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ احادیث اسلام کے بنیادی مسائل صحیح احادیث ثابتہ کے بھی مخالف ہیں۔

مثلا: ((من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي)).

ترجمہ: ''جس نے حج کیا اور پھر میری قبر کی میری وفات کے بعد زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں مجھے دیکھا''۔ یہ اس حدیث صحیح کے مخالف ہے۔

❁حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَه))(341).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اصحابی کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ تم اگر احد پہاڑ برابر سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دو تو ان کے چلو یا نصف چلو برابر اللہ کی راہ میں خرچ کردہ وزن کے برابر بھی شمار نہیں ہوگا''۔

---

(341)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا))، حديث: 3673 ، وصحيح مسلم، حديث: 2541 ، وسنن أبي داود، حديث: 4658 ، وجامع الترمذي، حديث: 3861 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 161 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10695 ، 11124، 11214، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1649.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁اصحابی کی تعریف❁

صحابی وہ خوش قسمت انسان ہوتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں ان کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت ہی میں وہ فوت ہوا ہو۔ امت مسلمہ اور جماعت حقہ اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے۔ صحابی سب کے سب روایت حدیث کے معاملہ میں صادق ترین لوگ تھے۔ "الصحابة کلهم عدول" صحابہ سب کے سب راست باز تھے۔ صحابی کی شان اللہ تعالیٰ نے کتنی بلند فرمائی ہے۔ احادیث صحیحہ میں فضائل صحابہ میں بے شمار احادیث وارد ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک مثال موقع کی مناسبت سے موزوں رہے گی۔ حضرت اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی [203] مبارک میں آپ کی زیارت کئے بغیر مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر چونکہ زیارت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہے اس لئے وہ صحابی کی شان سے محروم رہے۔ بلکہ مخضرم کا درجہ حاصل کیا جو صحابی کے بعد کا درجہ ہے۔ حالانکہ وہ کتنا ذی شان انسان تھا کہ جس کی غائبانہ نماز جنازہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ادا کی اس غائبانہ نماز جنازہ کے مقتدی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین علیہم ہی تھے۔

❁ اس طرح حضرت اویس قرنی کا واقعہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی حین حیات میں ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے مگر وہ اپنی ماں کی خدمت گزاری کے سبب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زیارت سے محروم رہے۔ ان کے متعلق خود آقائے مکی و مدنی نے فرمایا تھا۔

❁ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))(342).

ترجمہ: ''بے شک تابعین میں سے بہترین شخص وہ ہے جسے اویس قرنی کہا جاتا ہے، اور اس کی والدہ ہے اور اس کے جسم پر برص تھی، تو تم اس سے مغفرت کی دعا طلب کرنا''۔

مُخضرم کی تعریف: مخضرم اور تابعی میں ماہرین علوم شرعیہ کے مطابق کوئی فرق نہیں مگر مخضرم کی خاص اصطلاح اس شخص کے استعمال کی جاتی ہے جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں ایمان تو لایا مگر وہ زیارت نبوی سے محروم رہا ہو۔

مگر محض تابعی کی اصطلاح اس شخص کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ جس نے کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

(342)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحیح مسلم، كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حدیث: 2542، ومسند الإمام أحمد، حدیث: 268، وحلية الأولياء وطبقات الأصفياء: 2/82-88.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی حالت میں زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت ہی میں وہ فوت ہوا ہو۔

مُدرک کی تعریف: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی پایا زیارت بھی کی مگر وہ ایمان وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لایا۔

مگر جھوٹی احادیث بیان کرنے والے محض قبر نبی کی زیارت پر کسی کو صحابی کا جھوٹا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیتے ہیں۔ حالانکہ قبر نبوی سوائے بعض صحابہ کرام اور بعض تابعین کے سوا کسی کو دیکھنے کی طاقت وفرصت نہیں ملی۔ کیونکہ حضرت عمر[204] بن عبدالعزیز نے 91 ہجری میں حجرہ نبوی کی اسی بنیادی پر دیواریں بنوائی تھیں جس پر حجرہ نبوی کی دیواریں بنی ہوئی تھیں اور پھر ان حجرہ کی دیواروں کے بعد کچھ فٹ جگہ چھوڑ کر چار دیواری بنوادی تھی۔ جس سے کسی کو قبر نبوی دیکھنے کی طاقت ہی نہ رہی۔

دیکھئے نقشہ نمبر 2 میں حجرہ نبوی کی دیواروں کے بعد تین کونہ مثلث نما چار دیواری نیز مزید تفصیل کیلئے ''حجرہ نبوی شریف'' کے موضوع کا مطالعہ کریں۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ''تین مساجد کے علاوہ سفر چاہے وہ مسجد، قبر، مقدس مقامات، جبل طور وغیرہ کا سفر بھی ہو تو قربت اللہ کیلئے وہ شمار نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❁ حدیث: قال أبو هريرة: فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطُّورِ، قَالَ: لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ، قُلْتُ لَهُ: وَلِمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ؛ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ))(343).

---

(343)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن النسائي، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حديث: 1430، وموطأ الإمام مالك، حديث: 222، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23336، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: المسند الحميدي، حديث: 944، والتاريخ الكبير: 124/3، والمعرفة والتاريخ: 294/2، والآحاد والمثاني، حديث: 913، والسنن الكبرى للنسائي، حديث: 1766، و الجمعة للنسائي: 8، ومشكل الآثار للطحاوي، حديث: 484، 486، 490، ومعجم الصحابة لابن قانع، حديث: 172، وأخبار مكة للفاكهي، حديث: 1147، وصحيح ابن حبان، حديث: 2771، والتوحيد لابن مندة، حديث: 56، ومعرفة الصحابة، حديث: 1210، والسنن الصغير، حديث: 604، وشعب الإيمان، حديث: 2975، وفضائل الأوقات، حديث: 251، ومجلس في رؤية الله تبارك وتعالى: 95، وجامع الأصول من أحاديث الرسول، حديث: 6876، والأحاديث المختارة: 21/4، 22، وتحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، حديث: 2025، وجمع الجوامع، حديث: 25227، وكنز الأعمال، حديث: 34659، المسند الجامع، حديث: 1947، 13099، وإروا الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: 228/3، 141/4، وتحقيق مسند الإمام أحمد: 267-269(طبعة شعيب).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں کوہ طور کی زیارت سے واپس آیا تو میری ملاقات بصرہ بن بصرہ غفاری سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں سے آئے؟ تو میں نے کہا کہ میں جبل طور کی زیارت سے واپس آیا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تم جانے سے پہلے مجھے ملتے تو کوہ طور کی زیارت کو نہ جاتے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا: ''سفر کے لئے سواریوں کا اہتمام صرف تین مساجد کی طرف ہی ہوسکتا ہے: مسجد حرام، میری مسجد، ومسجد بیت المقدس''۔

اس حدیث سے صحابہ کرام کے فہم سے کیا اندازہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر یہ ثابت ہوا کہ کسی صحابی نے بھی قبر نبوی کیلئے کبھی زیارت نہیں کی۔ علاوہ ازیں یہ موضوع احادیث ان صحیح ارشادات رسول کے منافی ہیں جن میں قبر پرستی سے منع فرمایا گیا ہے۔

یہ موضوع پہلے بعنوان ''قبروں پر مسجدوں مزاروں اور قبوں کے بنانے کی ممانعت'' میں گزر چکا ہے۔ صرف ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہی مثال کیلئے یہاں کافی ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا...))(344).

ترجمہ: ''اے اللہ میری قبر کو پوجا گاہ نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بناتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد کیا کسی اور چیز کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

وَكُلُّ خَيْرٍ فِي اتِّبَاعِ مَنْ سَلَفَ وَكُلُّ شَرٍّ فِي ابْتِدَاعِ مَنْ خَلَفَ

ترجمہ: ''سلف صالحین کی پیروی میں خیر ہی خیر ہے، جب کہ بعد میں آنے والوں کی بدعات کی پیروی میں شر ہی شر ہے''۔

اس سلسلہ میں کلام پاک سے بھی بعض نادان لوگ اس آیت کو قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ دلیل ''سچی بات غلط استدلال'' کے تحت آتی ہے۔

❁ ﴿... وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ ...﴾(345).

ترجمہ: ''اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے بخشش مانگتے''۔

---

(344)(یہ حدیث صحیح ہے) باقی حدیث کا حصہ ((لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) مسند الإمام أحمد، حدیث: 7311، وموطأ الإمام مالک، حدیث: 376. (345)- سورت النساء، آیت: 64 (تکملہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سچی بات غلط استدلال'' قرآن کریم کا معجزہ اور اعجاز ہے کہ جب اس کی کسی نامکمل آیت یا سورت سے کوئی اپنی مطلب برداری کیلئے کوئی ذریعہ دلیل بناتا ہے تو ایسی صورت میں اس آیت یا سورۃ کو مکمل پڑھنے سے اس دلیل کا رد خود قرآن ہی پیش کر دیتا ہے۔ یہاں بھی یہی صورت ہے کہ مذکورہ آیت کو نامکمل صورت میں دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ بات اس نامکمل آیت سے بھی واضح ہے۔ اب اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کو مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

❁ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا {64} فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(346).

ترجمہ: ''اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اس کی اطاعت کی جائے۔ اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب وہ اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کر بیٹھے تو آپ کے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے اللہ سے معافی کی درخواست کرتے۔ یقیناً وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ نہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو فیصلہ بھی آپ دیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔

اب سورۃ النساء کی آیات 64 اور 65 بعض تفاسیر کی روشنی میں ملاحظہ کریں۔

﴿إِلَّا لِيُطَاعَ﴾ آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے۔ دین و شریعت سے متعلق جس قدر احادیث قولی، فعلی و تقریری آنحضرت سے بروایات صحیحہ منقول ہیں۔ اس آیت کی رو سے ان سب کا تسلیم کرنا عین متقضائے ایمان ہے۔

آیت نمبر: 64 کی شرح میں صاحب ''تفسیر ثنائی'' (347) رقمطراز ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کا ایک نالی کی بابت جھگڑا تھا جس سے دونوں کے کھیت میں پانی آتا تھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت اوپر تھا اور انصاری کا کھیت نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر تم اپنے کھیت کو پانی دے کر پھر اپنے بھائی کی طرف پانی چھوڑ دو یعنی چونکہ تمہارا حق مقدم ہے اس لئے

(346)- سورت النساء، آیت: 64، 65۔

(347)- مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری ''قرآن مجید مترجم'' معروف تفسیر ثنائی صفحہ: 105۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پہلے پانی لے لو لیکن زیادہ مت روکو، کاروائی کر کے اس کی طرف پانی چھوڑ دو۔ انصاری کو یہ بھی ناگوار ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ آپ نے زبیر کی رعایت کی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو اچھی طرح اور خوب بھر کر پانی دے تب اس کی طرف پانی چھوڑنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک ہر جھگڑے میں تجھی کو حاکم اور پنچ نہ بنا دیں گے اور تیرے فیصلے کو دل سے اور بخوشی قبول نہ کریں گے تب تک مومن نہ ہوں گے (بخاری) ❶۔

آیت اور حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کتاب وسنت کے نصوص صریحہ کو رد کر کے اپنے آئمہ مشائخ کی آراء کو ان کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔

صاحب تفہیم القرآن ''تفہیم القرآن'' میں آیت 65 کی تفسیر حاشیہ نمبر: 95 میں رقمطراز ہیں (348) اس آیت کا حکم صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جس طریقہ پر اللہ کی ہدایت ورہنمائی کے تحت آپ نے عمل کیا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن سند ہے اور اس سند کو ماننے یا نہ ماننے ہی پر آدمی کے مومن ہونے اور نہ ہونے کا فیصلہ ہے۔ حدیث میں اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ)) ❷

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس طریقہ کی تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں''۔

---

❶-ملاحظہ فرمائیں: صحيح البخاري، حديث: 2359 ، 2360، 2361، 2362، 2708، 4585، وصحيح مسلم، حديث: 2357 ، وسنن أبي داود، حديث: 3637 ، وجامع الترمذي، حديث: 1363 ، 3027، وسنن النسائي، حديث: 5407 ، 5416، وسنن ابن ماجة، حديث: 15 ، 2480، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1422 ''یہ حدیث متفق علیہ ہے''۔

❷-(اس حدیث کی سند ضعیف ہے) قال ابن أبي عاصم: ثنا محمد بن مسلم بن أبي واره ، ثنا نعيم بن حماد ، حدثنا عبد الوهاب الثقفي، ثنا بعض مشيختنا ، هشام أو غيره ، عن محمد بن سيرين ، عن عقبة بن أوس، عن عبد الله بن عمرو، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به)) السنة لابن أبي عاصم، حديث: 15، الإبانة الكبرىٰ، حديث: 291، وقال وأبو نصر السجزي: حسن غريب، أنظر: جامع الأحاديث، حديث: 17365، وتاريخ بغداد: 133/5 والمدخل إلى السنن الكبرى، حديث: 209، وشرح السنة، حديث: 104، الأربعين النووية، الحديث الحادي والأربعون، وقال النووي: حديث حسن صحيح، رويناه في كتاب الحجة، بإسناد صحيح، وقال الحافظ ابن حجر: حَدِيث أَبِي هُرَيْرَة... أَخْرَجَهُ الْحَسَن بْن سُفْيَان وَغَيْره (فتح الباري، حديث: 7308، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: العلوم والحكم: 469، و زوائد تاريخ بغداد على الكتب الستة، حديث: 625.

(348)- سید ابوالاعلیٰ مودودی جلد اول صفحہ: 369.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر ابن کثیر میں ان آیات کی تفسیر ملاحظہ کریں(349)۔

❁ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ﴾ جو بھی رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کی اطاعت فرض ہے۔

❁ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ﴾ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جب عاصی اور گنہگار سے کوئی خطا یا غلطی ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیں گے اور ان پر رحمت و مغفرت ہوگی۔

❁ ﴿لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں وہ ایک حکایت لکھتے ہیں جس کی کوئی اصل موجود نہیں۔ایک جماعت نے ذکر کیا ہے جس میں سے شیخ ابو منصور صباغ اپنی کتاب[208] ''الشامل'' میں عتبی سے ایک مشہور حکایت بیان کرتے ہیں کہ میں قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے ''السلام علیک یا رسول اللہ'' کہا اور پھر کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❁ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾.

ترجمہ: اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے بخشش مانگتے۔

پھر اعرابی نے کہا کہ میں آیا ہوں تا کہ میں اپنے گناہوں کی مغفرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے حاصل کروں۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُه

فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ ❶

ترجمہ: اے بہتر! بہترین اور عظمت والی زمین میں دفن ہونے والے، میری جان آپ کی قبر مبارک پر فدا ہو جس میں آپ سکونت فرما ہیں۔اس قبر کا مکین پاک دامن ہے جود و کرم اور سخاوت کا خوگر ہے۔

پھر یہ اعرابی واپس چلا گیا۔عتبی کہتے ہیں کہ مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔پس میں نے نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ فرما رہے تھے۔اے عتبی اعرابی حق پر ہے اس کو خوشخبری پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

---

(349)- تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ:519،520۔

❶- ملاحظہ فرمائیں: موسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 416/4.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکایت ہے حقیقت نہیں۔ پھر دین کی بنیاد خوابوں میں بتائے گئے امور پر نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ رسالت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ نازل فرمائی گئی ہے۔ وہی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''میرے دین کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے'' ❶۔

اللہ تبارک وتعالیٰ خود قرآن مقدس میں فرماتے ہیں۔ [209]

❀﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(350).

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے''۔

دین اسلام کو مکمل کر دینے سے مراد اس کو ایک مستقل نظام فکر وعمل اور ایک ایسا مکمل نظام تہذیب وتمدن بنا دینا ہے جس میں زندگی کے جملہ مسائل کا جواب اصولاً یا تفصیلاً موجود ہو اور ہدایت ورہنمائی حاصل کرنے کیلئے کسی حال میں اس سے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

صحابہ کرام کی قدسی جماعت میں سے کسی ایک صحابی کا بھی کیا یہ عمل تھا کہ وہ قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ایسی باتیں کرتے ہوں۔ یا تابعین عظام یا آئمہ کرام میں سے کسی کا یہ عمل تھا۔ یہ سب غلو ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق قطعی طور پر نہیں۔ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ توبہ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا توبہ کی شروط میں سے نہیں۔ توبہ کیلئے شرمساری اور اس کام کو دوبارہ نہ کرنا ضروری ہے۔ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اور بعد میں جب اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کیلئے ہر وقت دروازے کھلے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس ذات باری تعالیٰ کو کسی کے واسطے کی ضرورت نہیں۔

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں توبہ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہوتا تو ہر صحابی لازماً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لاتا مگر ایسا نہیں ہے۔ صحابہ کرام کی زندگی کا مطالعہ کریں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کئی صحابہ نے بغیر دیکھے کلمہ پڑھا مگر زیارت نبوی کا شرف بعد میں حاصل کیا۔ [210]

توبہ کے واقعات میں سے حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اپنی قوم سے ناراض ہو کر اللہ کی اجازت کے بغیر ہجرت کر گئے مگر اللہ تعالیٰ نے قوم یونس کو معاف کر کے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

---

❶-(یہ حدیث حسن ہے) سنن ابن ماجة، حديث: 5، والسنة لابن أبي عاصم، حديث: 47، 48، 49.

(350)-سورت المائدہ، آیت:3۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو واقعہ تھا ایک فرستادہ رسول کا جن کو ذوالنون اور صاحب حوت یعنی ''مچھلی والے'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پوری تفصیل سورۃ الانبیاء کی آیت: 87 اور 88 کی تفسیر میں ملاحظہ کریں۔

❁ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں حضرت مُرارۃ بن الربیعہ اور حضرت ھِلال بن اُمیہ کی توبہ کا واقعہ معروف ومشہور ہے۔ ان کی توبہ کیسے قبول ہوئی (351)۔

یوں تو ایسے واقعات بے شمار ہیں۔ مگر ایک واقعہ کا ذکر کر کے اس موضوع کو ختم کرتا ہوں۔

واقعہ افک: اس واقعہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زنا کا الزام لگایا گیا تھا جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ام رومان (والدہ عائشہ صدیقہ) اور ہزاروں جانثار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پریشان رہے۔ اس الزام کے لگانے والے دو منافق عبداللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ، یہودی تو منافق تھے۔ مگر مسطح بن اُثاثہ، حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمنہ بنت جحش جو اس الزام لگانے والوں میں شامل تھے، مسلمان تھے۔ ان کی توبہ کیسے قبول ہوئی۔ اس واقعہ کی تفصیل سورۃ النور میں ملاحظہ کریں (352)۔

علاوہ ازیں توبہ اور اس کے متعلق تمام امور کی تفصیل قرآن پاک کی ان آیات کا ترجمہ وتفسیر ملاحظہ کریں تو اس مسئلہ کے متعلق تمام پہلوؤں سے آگاہی ہوگی۔ ان معلومات کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

❁ سورہ البقرۃ، آیات: 37، 54، 128، 160، 222، 279۔

❁ سورہ آل عمران، آیات: 86، 87، 88، 89، 90، 128، 135، 136۔

❁ سورہ النساء، آیات: 16، 17، 18، 26، 27، 110، 146۔

❁ سورہ المائدہ، آیات: 34، 39، 40، 71، 74۔ [211]

❁ سورہ الانعام، آیت: 54۔

❁ سورہ الاعراف، آیات: 143، 153، 168، 174۔

❁ سورہ التوبہ، آیات: 3، 5، 11، 14، 15، 27، 74، 102، 104، 106، 112، 117، 118، 126۔

❁ سورہ ھود، آیات: 3، 4، 5، 52، 61، 75، 88، 112۔

❁ سورہ الرعد، آیات: 27، 30۔

❁ سورہ النحل آیت: 119۔

---

(351)- صحیح مسلم شرح نووي جزء 17 صفحة 87 كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك و صاحبيه.

(352)- سورت النور، آیات: 11 تا 22 ملاحظہ فرمائیں۔ نیز حدیث افک صحیح مسلم شرح النووی میں جز 17 صفحہ 102 تا 116، اور رجم شرعی سزا ہے: 85 ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سورہ بنی اسرائیل، آیت: 25۔
- سورہ مریم، آیت: 60۔
- سورہ طٰہٰ آیات: 82،122۔
- سورہ النور، آیات: 5،10،31۔
- سورہ الفرقان، آیات: 70،71۔
- سورہ القصص، آیت: 67۔
- سورہ الروم، آیات: 31،33،41۔
- سورہ لقمان، آیت: 15۔
- سورہ السجدہ، آیت:21۔
- سورہ الاحزاب، آیت: 24،73۔
- سورہ سباء، آیت: 9۔
- سورہ ص، آیات: 17،24،30،4434۔
- سورہ الزمر، آیات: 8،17،54،55،56،57،58،59۔
- سورہ المومن، آیات: 3،7،13۔
- سورہ الشوری، آیات: 10،13،25۔
- سورہ الزخرف، آیت: 48۔
- سورہ الاحقاف، آیات: 15،27۔
- سورہ الحجرات، آیات:11،12۔
- سورہ ق، آیات: 8،32،33۔ [212]
- سورہ المجادلہ، آیت: 13۔
- سورہ التحریم، آیت: 4،5،8۔
- سورہ البروج، آیت: 10۔
- سورہ النصر، آیت: 3۔

معیار اطاعت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہے اور اسی چیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام پاک میں اس طرح فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ﴿وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾(353).

ترجمہ: ''جواللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اوراسکی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اللہ اسے آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔اوراس کیلئے رسوا کن عذاب ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کے متعلق اپنے کلام مقدس میں تقریباً ایک سو پچاس مواقع پر اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔

محترم قاری! اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زائد مسلمان بستے ہیں اگر اس خود ساختہ شرط کو معیار بنالیا جائے کہ قبر نبوی پر حاضری جزو ایمان یا توبہ کی شرط ہے تو صرف وہ چند لاکھ مسلمان ہی ایمان یا توبہ کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں گے جو صرف حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔باقی کروڑوں مسلمان ایمان اور توبہ سے تہی دامن رہے۔(نعوذ باللہ)

اس طرح یہ کہ حجاج اور معتمرین بھی باوجود زیارت مسجد نبوی اور مدینہ منورہ میں قبر مبارک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں پاتے کیونکہ جس دیوار کے سامنے کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کیا جاتا ہے وہ تیسری دیوار ہے۔جو قبر نبوی کو ڈھانپے ہوئے ہے۔لہذا یہ شرط بھی مفقود ٹھہری۔ [213]

(353)- سورۃ النساء، آیت : 14.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قبر نبوی مبارک کی زیارت کا صحیح طریقہ ❁

حج یا عمرہ سے پہلے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ سے مسجد نبوی کی زیارت کا قصد کریں۔ باوضو مسجد نبوی میں داخل ہوں۔ داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور یہ مسنون دعا پڑھیں۔

❁ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))(354).

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب مسجد سے خارج ہو تو کہے کہ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا متمنی طالب ہوں''۔

یا یہ دعا پڑھیں۔

❁((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَقُلِ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))(355).

ترجمہ: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور پھر کہے اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ پھر جب کوئی مسجد سے خارج ہو تو وہ یہ کہے کہ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا متمنی و طالب ہوں''۔

---

(354)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، حديث: 713 ، وسنن أبي داود، حديث: 465، وسنن النسائي، حديث: 729 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 772، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15627، 23096، وسنن الدارمي، حديث: 1394، 2691.

(355)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَابُ الصلاة، بَابُ فِيمَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ، حديث: 465، وسنن ابن ماجة، حديث: 772 ، وسنن الدارمي ، حديث: 1394، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 82، 83، والسنن الكبرىٰ للنسائي، حديث: 9838، وعمل اليوم والليلة للنسائي، حديث: 90، وصحيح ابن خزيمة، حديث: 452، 2706، ومستخرج أبي عوانة، حديث: 964، والأوسط لابن المنذر، 1204، وعلل الحديث لابن أبي حاتم الرازي، حديث: 509، وصحيح ابن حبان، حديث: 2047، 2048، 2050، والدعاء للطبراني، حديث: 426، 427، وعمل اليوم والليلة لابن السني حديث: 86، 88، وشعار أصحاب الحديث، حديث: 68، والمستدرك الحاكم، حديث: 775، وأخبار أصبهان، حديث: 40078، والدعوات الكبير، حديث: 63، والسنن الصغير، حديث: 480، و السنن الكبرىٰ للبيهقي، حديث: 4317، 4319، والكلم الطيب، حديث: 64، والأذكار للنووي، حديث: 83، وجلا الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام: 227 ، ونتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار: 275، والثمر المستطاب في فقه السنة والكتاب: 610.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا یہ دعا پڑھیں۔

❁ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ:((أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ: أَقَطُّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ))❶.

ترجمہ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:((أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ...)).

یا یہ دعا پڑھیں۔

❁ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ))❷.

ترجمہ: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور سلام کہتے اور فرماتے:''اے رب میرے گناہ معاف فرمادے،اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔اور جب مسجد سے خارج ہوتے تو فرماتے:''اے رب میرے گناہ معاف فرمادے،اور میرے لئے فضل کے دروزے کھول دے''۔

یا یہ دعا پڑھیں۔

❁ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: ((بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ))❸.

---

❶-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَاب فِيمَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ، حديث: 466.

❷-(یہ حدیث صحیح ہے) جامع الترمذي، كِتَاب الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ، حديث: 314 ، 315، وسنن ابن ماجة، حديث: 771 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 25877، 25878.

❸- (یہ حدیث صحیح ہے مگر یہ الفاظ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي)) حسن درجہ کے ہیں) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ، حديث: 771 ، وجامع الترمذي، حديث: 314 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 25877، 25878، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: مسند الإمام أحمد طبعة شعيب: 44/13-15.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''حضرت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو رسول اللہ پر اے رب میرے گناہ معاف فرمادے، اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے''۔ اور جب مسجد سے خارج ہوتے تو فرماتے: '' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو رسول اللہ پر اے رب میرے گناہ معاف فرمادے، اور میرے لئے فضل کے دروزے کھول دے''۔

یا یہ دعا پڑھیں۔

❀ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: ❶اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) ❷.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور پھر کہے اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ پھر جب کوئی مسجد سے خارج ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور پھر کہے کہ اے اللہ مجھے شیطان الرجیم سے محفوظ رکھ''۔

❀ عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: ((بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ))، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: ((بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ))(356).

ترجمہ ''انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اے اللہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و رحمت بھیجتا ہوں'' اور جب مسجد سے خارج ہوتے تو فرماتے: ''میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اے اللہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و رحمت بھیجتا ہوں''۔

---

❶- جبکہ صحیح ابن خزیمة، حدیث: 452، 2706، وصحیح ابن حبان، حدیث: 2047، 2050، میں یہ الفاظ وارد ہوے ہیں((اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) اور العمل الیوم واللیلة لابن السني، حدیث: 86، میں یہ الفاظ وارد ہوے ہیں((اللَّهُمَّ أَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)).

❷- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ، حدیث: 773. (356)-(یہ حدیث حسن ہے) العمل الیوم واللیلة لابن السني، حدیث: 88، والکلم الطیب، حدیث: 63.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام متقدمہ دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا پڑھیں سب ہی مسنداور مسنون ہیں۔

دخول مسجد کی یہ مسنون دعائیں مسجد بیت اللہ، مسجد نبوی، مسجد اقصی سے مخصوص محض نہیں بلکہ دنیا بھر میں کسی بھی مسجد میں داخل وخارج ہونے کے وقت پڑھنا مسنون ہیں۔

اس کے بعد مسجد نبوی کی ریاض جنت میں اگر آسانی سے جگہ ملے تو نیت مسجد [214] کی دو رکعت ادا کریں۔ نیت مسجد کی دو رکعت سوائے سورج نکلنے زوال اور سورج غروب ہونے کے سوا ہر وقت حتی کہ خطبہ جمعہ میں پڑھنا ضروری ہیں۔ جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

❀ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّىٰ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)) ❶.

ترجمہ: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہوتو اس وقت تک مسجد میں نا بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت ادا نا کر لے))۔

نیز خطبہ جمعہ میں رکعتیں پڑھنے کی حدیث جو سلیک غطفانی سے متعلق ہے۔ جسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے ❷۔

پھر قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنوبی دیوار کے سامنے قبلہ کی طرف پشت اور جہاں پر ایک گول دائرہ والا بڑا سوراخ ہے۔ مودب بغیر ہاتھ باندھے کھڑے ہوکر "السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" پڑھیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی برکت ورحمت ہو''۔ پھر ایک گز کے فاصلہ پر دائیں طرف ''السلام علیک یا ابا بکر الصدیق'' کہیں۔ پھر دو گز کے فاصلہ پر دائیں طرف ''السلام علیک یا عمر الفاروق'' کہیں۔ پھر قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود ابراہیمی کے بعد دعا میں اللہ تعالیٰ سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع بنانے کی درخواست کے علاوہ جو بھی دعا مطلوب

---

❶-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب التهجد، بَاب مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى، حديث: 1167، 444، وصحيح مسلم، حديث: 714 ، وسنن أبي داود، حديث: 467، وجامع الترمذي، حديث: 316، وسنن النسائي، حديث: 730 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 1013 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 2217، 22072، 22088، 22146، وسنن الدارمي، حديث: 1393.

❷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ))صحيح البخاري، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَاب إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، حديث: 930 ، 931، 1170، وصحيح مسلم، حديث: 875، وسنن أبي داود، حديث: 1115، 1116، وجامع الترمذي، حديث: 510 ، وسنن النسائي، حديث: 1395، 1400، 1409، وسنن ابن ماجة، حديث: 1112، ومسند الإمام أحمد، حديث: 13759، 13797، 13996، 14490، 14542، 14649، 14759، وسنن الدارمي، حديث: 1511، 1551.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو بارگاہ ایزدی میں پیش کر کے دعا کے اختتام پر درود ابراہیمی پڑھیں کیونکہ درود کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی بلکہ معلق ہو کر رہ جاتی ہے۔ قبر نبوی کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا منع ہے۔ دعا صرف قبلہ کی طرف منہ کر کے مانگیں۔ قبر نبوی پر بار بار آنا منع ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ارشاد گرامی میں فرمایا ہے۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))(357).

ترجمہ: ''اے اللہ میری قبر کو پوجا گاہ نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جو اپنے انبیاء کی قبروں کو پوجا گاہ بناتے ہیں''۔

❁ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))(358).

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مجھے نصاریٰ کی طرح نہ بڑھانا کیونکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غلو کر کے اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہہ کر بلاؤ''۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر دو احادیث ''اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة أصحاب الجحيم، صفحه: 109، 110، میں بحوالہ ابو یعلیٰ الموصلی اور سنن سعید بن منصور روایت کی ہیں۔ جو بالترتیب یہ ہیں۔ [215]

❁ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي،

---

(357)-(یہ حدیث صحیح ہے) مسند الإمام أحمد، حدیث: 7311، نیز اس حدیث کو امام مالک نے ان الفاظ میں موطا میں روایت کیا ہے((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))(موطأ الإمام مالک، حدیث: 376).

(358)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾[مريم: 16] حديث: 3445، 6830، ومسند الإمام أحمد، حديث: 155، 165، 333، 393.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَدِّي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:((لا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ))❶.

ترجمہ: ''علی بن حسین زین العابدین بیان کرتے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں جو ایک سوراخ تھا وہاں داخل ہو کر دعاء کر رہا تھا، تو انہوں نے اسے ایسے کرنے سے منع کیا اور کہا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے اپنے باپ سے سنی جو انہوں نے میرے دادا سے سنی جو میرے دادا نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبر کو عید گاہ، اور اپنے گھروں کو قبرستان نا بناؤ، تمہارا کہیں سے کیا ہوا سلام مجھے پہنچایا جاتا ہے''۔

---

❶- (یہ حدیث شواھد ومتابعات سے صحیح ہے) حدیث کی روایات ملاحظہ فرمائیں: قال ابن أبي شيبة: ثنا زيد بن حباب ثنا جعفر من ولد ذي الجناحين قال: حدثني علي بن عمر عن أبيه عن علي بن الحسين أنه رأى رجلاً يجيء إلى فرجة كانت عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم فيدخل فيها فيدعو فقال: ألا أحدثك بحديث سمعته من أبي عن جدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تتخذوا قبري عيدا ولا بيوتكم قبورا وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم(مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 7541)، وقال الحافظ البوصيري: قال أبوبكر بن أبي شَيبة: وثنا زيد بن الحباب، ثنا جعفر بن إبراهيم من ولد ذي الجناحين: حدثني عليُّ بن عمر، عن أبيه، عن علي بن الحسين أنه رأى رجلا يجيء إلى فرجة كانت عند قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فيدخل فيها فيدعو، فدعاه فقال: ألا أحدثك حديثًا سمعته من أبي، عن جدي، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تتخذوا قبري عيدا، ولا بيوتكم قبورًا، وصلوا عليَّ؟ فإن صلاتكم وتسليمكم يبلغني حيثما كنتم)) دیکھئے (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 1512) وقال: وعن علي بن حسين: أنه رأى رجلاً يجيء إلى فرجة كانت عند قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فيدخل فيها فيدعو فنهاه، فقال: ألا أحدثكم حديثًا سمعته من أبي، عن جدي، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تتخذوا قبري عيدًا، ولا بيوتكم قبورًا؛ فإن تسليمكم يبلغني أينما كنتم)) رواه أبو بكر بن أبي شيبة وعنه أبو يعلى الموصلي، وتقدم في المساجد(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 3573)، و(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، حديث: 1255).

وقال العلامة إسماعيل القاضي: حدثنا جعفر بن إبراهيم بن محمد بن علي بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب عمن أخبره من أهل بلده عن علي بن حسين بن علي أن رجلاً كان يأتي غداة فيزور قبر النبي ويصلي عليه ويصنع من ذلك ما اشتهره عليه علي بن الحسين، فقال له علي بن الحسين: ما يحملك على هذا؟ قال أحب التسليم على النبي فقال له علي بن الحسين: هل لك أن أحدثك حديثا عن أبي؟ قال: نعم، فقال له علي بن حسين أخبرني أبي عن جدي أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تجعلوا قبري عيدا، ولا تجعلوا بيوتكم قبورا، وصلوا عليّ وسلموا حيثما كنتم، فسيبلغني سلامكم وصلاتكم))(فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 20). وقال أبو يعلى: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، مِنْ وَلَدِ ذِي الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلا يَجِيءُ إِلَى=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قال ابن تيمية ❶: وَفِي "سُنَنِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ": حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ: رَآنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَادَانِي وَهُوَ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ يَتَعَشَّى، فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْعَشَاءِ. فَقُلْتُ: لَا أُرِيدُهُ، فَقَالَ: مَا لِي رَأَيْتُكَ عِنْدَ الْقَبْرِ. فَقُلْتُ: سَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَسَلِّمْ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي

=فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلَا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ)) (مسند أبي يعلى، حديث: 469)، وقال أبو يعلى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، لَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا، وَلَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا، صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ)) (مسند أبي يعلى، حديث: 6755)، وقال أبو القاسم الرافعي القزويني: أبو مسلم بن غازي بن حيدر القزويني، سمع أحاديث الأشج بمدينة السلام سنة سبع وثلاثين وخمسمائة، من أبي الفتوح الاسفرائني بروايته عن القاضي هجيم الروياني، عن الأشج عن علي رضي الله عنه وفيما سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ((لا تتخذوا قبري عيداً ولا تتخذوا بيوتكم قبوراً وصلوا حيث ما كنتم، فإن صلاتكم يبلغني، وتسليمكم يبلغني)) (التدوين في أخبار قزوين: 26/2)، وقال العلامة ضياء المقدسي: أخبرنا زاهر بن أحمد الثقفي بأصبهان أن الحسين بن عبدالملك الأديب أخبرهم قراءة عليه أنا إبراهيم بن منصور أنا محمد بن إبراهيم أنا أبو يعلى الموصلي ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا زيد بن الحباب ثنا جعفر بن إبراهيم من ولد ذي الجناحين ثنا علي بن عمر عن أبيه عن علي بن حسين أنه رأى رجلا يجيء إلى فرجة كانت عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم فيدخل فيها فيدعو فنهاه فقال: ألا أحدثكم حديثا سمعته من أبي عن جدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ((لا تتخذوا قبري عيدا ولا بيوتكم قبورا فإن تسليمكم يبلغني أينما كنتم)) (في إسناده لين) (الأحاديث المختارة، حديث: 428)، والمقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة: 263.

حدیث کی تصحیح وتضعیف کے بارے میں علماء کے اقوال: وقال العلامة ضياء المقدسي: في إسناده لين (الأحاديث المختارة، حديث: 428)، سكت عليه الحافظ البوصيري (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 3573)، وقال الهيثمي: وفيه حفص بن إبراهيم الجعفري، ذكره ابن أبي حاتم، ولم يذكر فيه جرحاً وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 5847)، وقال الشيخ حبيب الله الأعظمي: لا بأس بإسناده، وسكت عليه البوصيري (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، حديث: 1255)، وقال الشيخ حسين الدراني: إسناده ضعيف (مسند أبي يعلى، حديث: 469)، وقال الألباني: حديث صحيح بطرقه وشواهده (فصل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 20)، وقال: وسنده مسلسل بأهل البيت رضي الله عنهم إلا أن أحدهم وهو علي بن عمر مستور... ويقويه ما أخرجه ابن أبي شيبة أيضا وابن خزيمة في "حديث علي بن حجر" (ج4/رقم48) وابن عساكر (1/217/4) (تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد: 141).

❶- ملاحظہ فرمائیں: (اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة أصحابه الجحيم: 109).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِيدًا ، وَلَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ)) مَا أَنْتُمْ وَمَنْ بِالْأَنْدَلُسِ إِلَّا سَوَاءً"))(359).

ترجمہ: سہیل بن ابی سہیل کہتے ہیں کہ مجھے حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب نے قبر مبارک کے پاس دیکھا تو انہوں نے مجھے آواز دی اور وہ اس وقت حضرت فاطمہ کے گھر رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے تو کہا آؤ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، میں نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے کہا کیا بات ہے کہ میں نے تمہیں قبر مبارک کے پاس دیکھا تھا؟ میں نے کہا میں نے نبی اللہ صلی علیہ وسلم کو سلام کیا تھا، انہوں نے کہا جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کہو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر کو عید گاہ نہ بناؤ، اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، اللہ تعالیٰ کی لعنت یہود پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا، اور مجھ پر صلاۃ پڑھو تمہاری صلاۃ مجھے جہاں پر بھی تم ہو پہنچائی جاتی ہے'' اور پھر کہا سہیل بن ابی سہیل نے: تمہارا یہاں پر ہونا اور اندلس والوں کا وہاں پر ہونا برابر ہے۔

---

(359)- (یہ حدیث شواھد ومتابعات سے صحیح ہے) حدیث کی روایات ملاحظہ فرمائیں: قال عبد الرزاق: عن الثوري عن ابن عجلان عن رجل يقال له سهيل عن الحسن بن علي قال: رأى قوما عند القبر فنهاهم، وقال: إن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تتخذوا قبري عيدا، ولا تتخذوا بيوتكم قبورا، وصلوا عليّ حيث ما كنتم، فإن صلاتكم تبلغني)) (مصنف عبدالرزاق، حديث: 1832)، وقال ابن أبي شيبة: حدثنا أبو خالد الأحمر عن ابن عجلان عن سهيل ابن حسن ابن حسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم((لا تتخذوا قبري عيدا ولا بيوتكم قبورا وصلوا عليّ حيثما كنتم فإن صلاتكم تبلغني (مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 7541)، وقال ابن أبي شيبة: حدثنا أبو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن سهيل عن حسن بن حسن بن علي عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تتخذوا قبري عيدا ولا بيوتكم قبورا وصلوا عليّ حيثما كنتم فإن صلاتكم تبلغني))(مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 11817)، وقال إسماعيل القاضي: حدثنا إبراهيم بن حمزة، قال: ثنا عبدالعزيز ابن محمد، عن سهيل قال: جئتُ أسلّمُ على النبي صلى الله عليه و سلم وحسن بن حسين يتعشىٰ في بيت عند النبي صلى الله عليه و سلم فدعاني فجئته فقال: أدنُ فتعش، قال: قلت لا أريده، قال: مالي رأيتك وقفتَ؟ قال وقفتُ أسلم على النبي صلى الله عليه و سلم، قال: إذا دخلت المسجد فسلّم عليه، ثم قال: إن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: ((صلوا في بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر، لعن الله يهود، اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد، وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم)) وقال الألباني: حديث صحيح(فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 30). قال الحافظ ابن حجر: وقد أخرج المتن ابن أبي عاصم في "كتاب فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه و سلم" من طريق سعيد بن أبي مريم عن محمد بن جعفر حدثني حميد بن أبي زينب عن جسر بن الحسن اليمامي أبي عثمان عن أبيه رفعه قال: ((حيث ما كنتم فصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني)) انظر (لسان الميزان: 107/2)، وقال الخطيب البغدادي: أخبرني أبو الفرج الطناجيري حدثنا علي بن محمد بن أحمد بن لؤلؤ الوراق حدثنا ابن أبي أويس حدثنا جعفر بن إبراهيم الطالبي قال حدثني علي بن عمر بن علي عن أبيه عن علي بن حسين =

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں کہ جہاں کہیں سے آپ درود وسلام پیش کریں اللہ کے فرشتے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کیلئے ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں متعدد احادیث میں دو پیش ہیں۔

❀ حديث علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا تجعلوا قَبْرِي عِيدًا، ولا تجعلوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا حيثما كُنْتُمْ، فسيَبْلُغُنِي سَلامَكُمْ و صَلاتَكُم))(360).

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبری کو عید گاہ، اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور مجھ پر تم درود اور سلام ارسال کرو جہاں پر بھی ہو تمہارا ارسال کیا ہوا درود اور سلام مجھ تک پہنچایا جاتا ہے''۔

=قال حدثني أبي عن جدي علي رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ((لا تجعلوا قبرا عيدا ولا بيوتكم قبورا وصلوا علي حيث ما كنتم، فإن صلاتكم ومعظما يبلغني حيث ما كنتم)) (موضح أوهام الجمع والتفريق: 21/2)، وانظر: (الشفا بتعريف حقوق المصطفى: 79/2-80)، وقال ابن عساكر: ... حدث الحسن بن الحسن عن أبيه، أن رجلاً وقف على البيت الذي فيه قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو لله ويصلي عليه، فقال حسن للرجل: لا تفعل، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تتخذوا بيتي عيداً، ولا تجعلوا بيوتكم قبوراً، وصلوا عليّ حيثما كنتم، فإن صلاتكم تبلغني)) (مختصر تاريخ دمشق: 383/2)، وقال الذهبي: قال الليث بن سعد: حدثني ابن عجلان، عن سهيل، وسعيد بن أبي سعيد مولى المهري، عن حسن بن حسن بن علي أنه رأى رجلاً وقف على البيت الذي فيه قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو له ويصلي عليه، فقال للرجل: ((لا تفعل، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((لا تتخذوا بيتي عيداً، ولا تجعلوا بيوتكم قبوراً، وصلوا علي حيثما كنتم فإن صلاتكم تبلغني)) (تاريخ الإسلام: 243/2، وسير أعلام النبلاء: 483/4)، وقال السخاوي: ورويناً أنه رأى رجلاً وقف على البيت الذي فيه قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم، يدعو له، ويصلي عليه، فقال للرجل: لا تفعل، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: ((لا تتخذوا بيتي عيدا، ولا تجعلوا بيوتكم قبوراً، وصلوا علي حيثما كنتم، فإن صلاتكم تبلغني))(التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة: 182/1).

حدیث کی تصحیح وتضعیف کے بارے میں علماء کے اقوال: قال الذهبي: هذا حديث مرسل (تاريخ الإسلام: 243/2، وسير أعلام النبلاء: 483/4). وقال السخاوي: والحديث من هذا الوجه مرسل(التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة: 182/1). وقال الشيخ شعيب الأرنووط: حديث حسن(سير أعلام النبلاء: 483/4). وقال الألباني: حديث صحيح ...(فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 30، وتحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد: 141) اس حدیث کے شواہد ومتابعات ملاحظہ فرمائیں متقدمہ حدیث کی تخریج میں۔

(360)-(یہ حدیث صحیح ہے) فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 20، 30، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: اس سے پہلے والی دو حدیثیں اور بعد والی حدیث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ؛ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ))(361).

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے، دنیا کے گوشے گوشے میں رواں دواں ہیں جن کا کام صرف مجھے میری امت کا کیا ہوسلام پہنچانا ہے''۔

(361)-(یہ حدیث صحیح ہے) قال النسائي: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ (ح)، وَأَخْبَرَنَا مَحْمُودُ ابْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ.. (سنن النسائي، كِتَاب السَّهْوِ، بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حديث: 1282، وقال النسائي: أخبرني عبد الوهاب بن عبد الحكم الورّاق، قال: أخبرنا معاذ بن معاذ، عن سفيان بن سعيد وأخبرنا محمود بن غيلان، قال: حدثنا وكيع وعبد الرزاق، عن سفيان، عن عبد الله بن السائب، عن زاذان، عن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إن لله ملائكة سياحين يبلغوني من أمتي السلام)) (سنن الكبرى، حديث: 1206) وقال النسائي: أخبرنا سويد بن نصر بن سويد، قال: أخبرنا عبد الله، عن سفيان عن عبد الله بن السائب، عن زاذان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: ((إن لله ملائكة سياحين يبلغوني من أمتي السلام))(سنن الكبرى، حديث: 9811، وعمل اليوم والليلة، حديث: 66)، وقال الإمام عبدالله بن المبارک: حدثنا جدي، ثنا حبّان، أنبأ عبد الله عن سفيان، عن عبد الله بن السائب، عن زاذان، عن ابن مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: ((إن لله ملائكةً سياحين في الأرض يبلغوني من أمتي السلام))(مسند عبدالله بن المبارک، حديث: 51، والزهد والرقائق، حديث: 1018)، وقال إسماعيل القاضي: حدثنا مسدد قال ثنا يحيى، عن سفيان، حدثني عبد الله بن السائب، عن زاذان، عن عبدالله (هو ابن مسعود) عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: ((إن لله في الأرض ملائكةً سياحين يبلغوني من أمتي السلام))(فضل الصلاة على النبي صلى الله وآله وسلم، حديث: 21)، وقال ابن أبي شيبة: حدثنا وكيع، عن سفيان، عن عبد الله بن السائب، عن زاذان، عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: ((إن لله ملائكة سياحين، يبلغوني عن أمتي السلام)) (مسند ابن أبي شيبة، حديث: 269)، وقال...((إن لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني عن أمتي السلام))(مصنف ابن أبي شيبة، حديث: 8705، 31712)، وقال عبد الرزاق عن الثوري عن عبد الله بن السائب عن زاذان عن ابن مسعود: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((إن لله عزوجل ملائكة سياحين في الأرض يبلغون عن أمتي السلام)) (مصنف عبدالرزاق، حديث: 3121، ومسند الإمام أحمد، حديث: 3657، 4198، 4308، وسنن الدارمي، حديث: 2774، ومسند البزار، حديث: 1924، ومسند أبي يعلى، حديث: 5210، والمسند الشاشي، حديث: 760، وصحيح ابن حبان حديث: 914، و الدعاء للطبراني، حديث: 1782، والمعجم الكبير للطبراني، حديث: 10528، 10529، 10530، والعظمة، حديث: 513، والمستدرک على الصحيحين، حديث: 3629، وأخبار أصبهان، حديث: 1704، وحلية الأولياء وطبقات الأصفياء، حديث: 1448، والإرشاد في معرفة علماء الحديث، حديث: 116، وفوائد أبي يعلى الخليلي، حديث: 18، وحياة الأنبياء صلوات الله عليهم بعد وفاتهم، حديث: 16، الدعوات الكبير، حديث: 150، وشعب الإيمان، حديث: 1582، وتاريخ بغداد: 105/9، وشرح السنة، حديث: 688، والشفا بتعريف حقوق المصطفى: 79/2، وتاريخ دمشق: 120/7، 94/29، والتبصرة: 347/1، والوفا بأحوال المصطفى، حديث: 1553، والتدوين في أخبار قزوين: 403/1، وتحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، حديث: 9204، و الحبائک في أخبار الملائک: 38، وكفاية الطالب اللبيب في خصائص الحبيب: 489/2، والسلسة الصحيحة، حديث: 2853، والسلسة الضعيفة، حديث: 404/2، وصحيح الترغيب والترهيب، حديث: 1664، وصحيح الجامع الصغير وزياداته، حديث: 2174، ومشكاة المصابيح، حديث: 925)، (وعن ابن عباس أخرجه ابن عدي في الكامل: 238/3).=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ دنیا کے گوشے گوشے سے درود وسلام فرشتوں کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچایا جاتا ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ آپ کو مسجد نبوی کی زیارت کا شرف بخشیں تو نیت نماز مسجد کے بعد قبر نبوی کے قریب درود وسلام پڑھیں ❶۔ ہر نماز کے بعد یا روزانہ قبر نبوی پر جانا، قبر نبوی کو عید گاہ اور پوجا گاہ بنانے کے مترادف ہے جس سے خود آقائے مدنی نے منع کیا ہے۔ اس پر صحابہ کرام اور تابعین کرام کے افضل دور میں عمل ہوتا تھا لہذا ہمارے لئے بھی ایسا ہی عمل روا ہے۔ جس پر صحابہ کرام عامل تھے۔ سفر سے آتے اور جاتے وقت قبر نبوی پر حاضری کا ثبوت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ملتا ہے جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہے۔

=حدیث کی تصحیح کے بارے میں علماء کے اقوال: قال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وقد علونا في حديث الثوري، فإنه مشهور عنه. فأما حديث الأعمش عن عبد الله بن السائب، فإنا لم نكتبه إلا بهذا الإسناد(المستدرک على الصحيحين، حديث: 3629). وقال الخليلي: هذا الحديث مشهور بالثوري عن السائب، ولم يروي عن الأعمش إلا أسحاق (الإرشاد في معرفة علماء الحديث، حديث: 116). وقال الذهبي: صحيح (تلخيص المستدرک: 421/2). وحسنه الحافظ ابن عساكر، انظر: (المستدرک على الصحيحين: 197/3). وقال العلامة ابن القيم: وهذا إسناده صحيح(جلاء الإفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام، حديث: 26). وقال الحافظ العراقي: حديث متفق عليه دون قوله:"سياحين" انظر: (فيض القدير: 479/2). وقال الحافظ الهيثمي: رواه البزار، وجاله رجال الصحيح(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حديث: 14250). وقال الشيخ أحمد شاكر: إسناده صحيح(مسند الإمام أحمد، حديث: 3666، 4210). وقال الشيخ الألباني: صحيح (التوسل: 59، وصحيح الترغيب والترهيب، حديث: 1664، وصحيح الجامع الصغير وزياداته، حديث: 2174) وقال: إسناده صحيح (فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، حديث: 21، ومشكاة المصابيح، حديث: 925) وانظر: (السلسلة الصحيحة، حديث: 2853، والسلسلة الضعيفة، حديث: 404/2). وقال الشيخ العلامة عبدالعزيز بن باز: ...خرج البزار بإسناد حسن...(فتاوى ابن باز: 359). وقال الشيخ شعيب الأنووط: إسناده صحيح على شرط مسلم، ...(صحيح ابن حبان، حديث: 914، ومسند الإمام أحمد، حديث: 3666، 4320) وقال: إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح...(مسند الإمام أحمد، حديث: 4210). وقال الشيخ حسين الدراني: إسناده صحيح(مسند الدرامي، حديث: 2816).

❶-امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو انسان حجرہ مقدس کے پاس تابعداری (خاکساری، نرمی، وتواضع) کے ساتھ کھڑا ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام اور درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے "فيا طوبى له" تو اس نے عمدہ طریقہ سے آپکی زیارت کی اور اس نے اچھے طریقے سے تابعداری اور محبت کی، اور اس نے دوسروں سے زیادہ عبادت کی جنہوں نے آپ پر اپنی زمیں (شہر) اور نماز میں درود پڑھا، کیونکہ آپکی زیارت کرنے والے کو آپکی زیارت کرنے کے اجر کے ساتھ درود پڑھنے کا اجر بھی ملے گا، اور دنیا میں کہیں بھی آپ پر درود پڑھنے والے کو صرف درود پڑھنے کا اجر، اور جس شخص نے آپ پر ایک بار درود پڑھا اللہ آپ پر دس رحمتیں ارسال کرے گا، اور جس نے آپکی زیارت کا شرف حاصل کیا "صلوات الله عليه" اور آدب زیارت میں گستاخی (زیادتی بدادبی) کی یا قبر کو سجدہ کیا یا کوئی اور ایسا غیر شرعی عمل کیا، تو اس نے ایک عمل اچھا کیا اور دوسرا برا، تو اسے نرمی (بردباری) سے سمجھایا جائے، اللہ بڑا مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے، اللہ کی قسم کسی مسلمان کی پریشانی، اونچی آواز، دیواروں کو چومنے، اور زیادہ رونے کی وجہ صرف اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ کی محبت کی وجہ ہے، اور یہ محبت ہی وہ معیار ہے جو اہل جنت اور نار کے درمیان فرق کرتی ہے، تو زیارت قبری نبوی افضل قربات میں سے ہے، اور انبیاء واولیاء کی قبور کی طرف سفر کرنا، اگر اسے تسلیم کرلیا جائے کہ یہ منع کردہ (ممنوع غیر شرعی) ہے بوجہ عموم اللہ کے رسول صلوات اللہ علیہ کے اس فرمان کے مطابق: ((لا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ...)) **ترجمہ**: ''سفر صرف تین مساجد کی خاطر کیا جاسکتا ہے...''۔ تو نبی اکرم کی طرف سفر کا قصد کرنا آپکی مسجد کی طرف سفر کرنے کا مستلزم ہے، اور مسجد نبوی کی طرف سفر کرنا بلانزاع جائز ہے، کیونکہ حجرہ [مبارک] کی طرف اس وقت تک انسان نہیں پہنچ سکتا جب تلک مسجد نبوی میں داخل نہ ہو، تو پہلے مسجد کی تحیت کی ابتداء کی جائے، اور پھر صاحب مسجد والے کی، اللہ ہمیں اور آپ کو=

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىٰ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ (362).

ترجمہ: عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پر درود پڑھتے۔

❁ عن نافع قال: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَىٰ قَبْرَ النبي صلى الله عليه و سلم فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ.

وأخبرناه عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر، قال معمر: فذكرت ذلك لعبيد الله بن عمر. فقال: ما نعلم أحدًا من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم فعل ذلك إلا ابن عمر (363).

ترجمہ: نافع کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر سفر سے واپس لوٹتے تو قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر کہتے: السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ابا بکر، السلام علیک یا ابتاہ۔

اور خبر دی عبداللہ بن عمر سے نافع نے انہوں نے ابن عمر سے، کہا معمر نے میں نے اس کا ذکر کیا عبیداللہ بن عمر سے تو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کسی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے یہ عمل کیا ہو ماسوائے ابن عمر سے۔

=اس کی توفیق دے آمین (سير أعلام النبلاء: 484/4)، درود وسلام کے بارے میں مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: (فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، وما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم، وجلاء الإفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام، والقول البديع في أحكام الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم، وموسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 427/4-435).

(362)-(یہ حدیث موقوف صحیح ہے یعنی صحابی کا عمل ہے) موطأ الإمام مالک، كتاب قصر الصلاة في السفر، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 9/68، والطبقات الكبرى: 3/210، وفضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، حديث: 98، 99)، والسنن الكبرى للبيهقي، حديث: 10272، والإستذكار: 323/2، والتمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد: 304/17، واقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم: 217/2، 266، وقاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: 128-129، والصواعق المرسلة الشهابية على الشبه الداحضة الشامية: 2/10، 39/3، ودفاع عن الحديث والسيرة النبوية: 93، وتحفة الطالب والجليس في كشف شبه داود بن جرجيس: 63/1، وموسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 372/4، 392/12.

(363)-(یہ حدیث موقوف صحیح ہے یعنی صحابی کا عمل ہے) مصنف عبدالرزاق، حديث: 6753، والطبقات الكبرى: 156/4، وفضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، حديث: 100، والسنن الكبرى للبيهقي، حديث: 10271، وشعب الإيمان، حديث: 4150، 4161، وقال العلامة البوصيري: رواه مسدد، ومحمد بن يحيى بن أبي عمر، والبيهقي موقوفًا بسند صحيح (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، حديث: 3571، والمطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: 371/1)، وقال الحافظ ابن حجر: صحيح موقوف (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: 371/1) مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: اس سے متقدمہ حدیث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی دیوار پر کندہ اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بطرف قبلہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا اندرونی حصہ۔ باب السلام سے باب البقیع کی طرف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کی جنوبی طرف دیوار پر اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی آیات

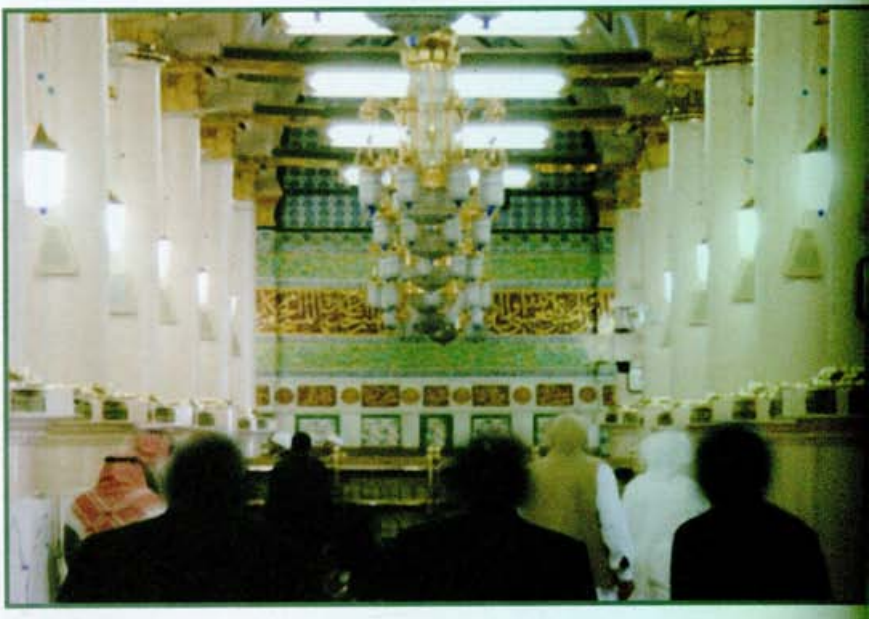

مسجد نبوی کا اندرونی حصہ جو پہلے سُرخ رنگ کا تھا اور اب اسے کریم رنگ کر دیا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کے سامنے والی دیوار پر تحریر شدہ آیات بطرف جنوب

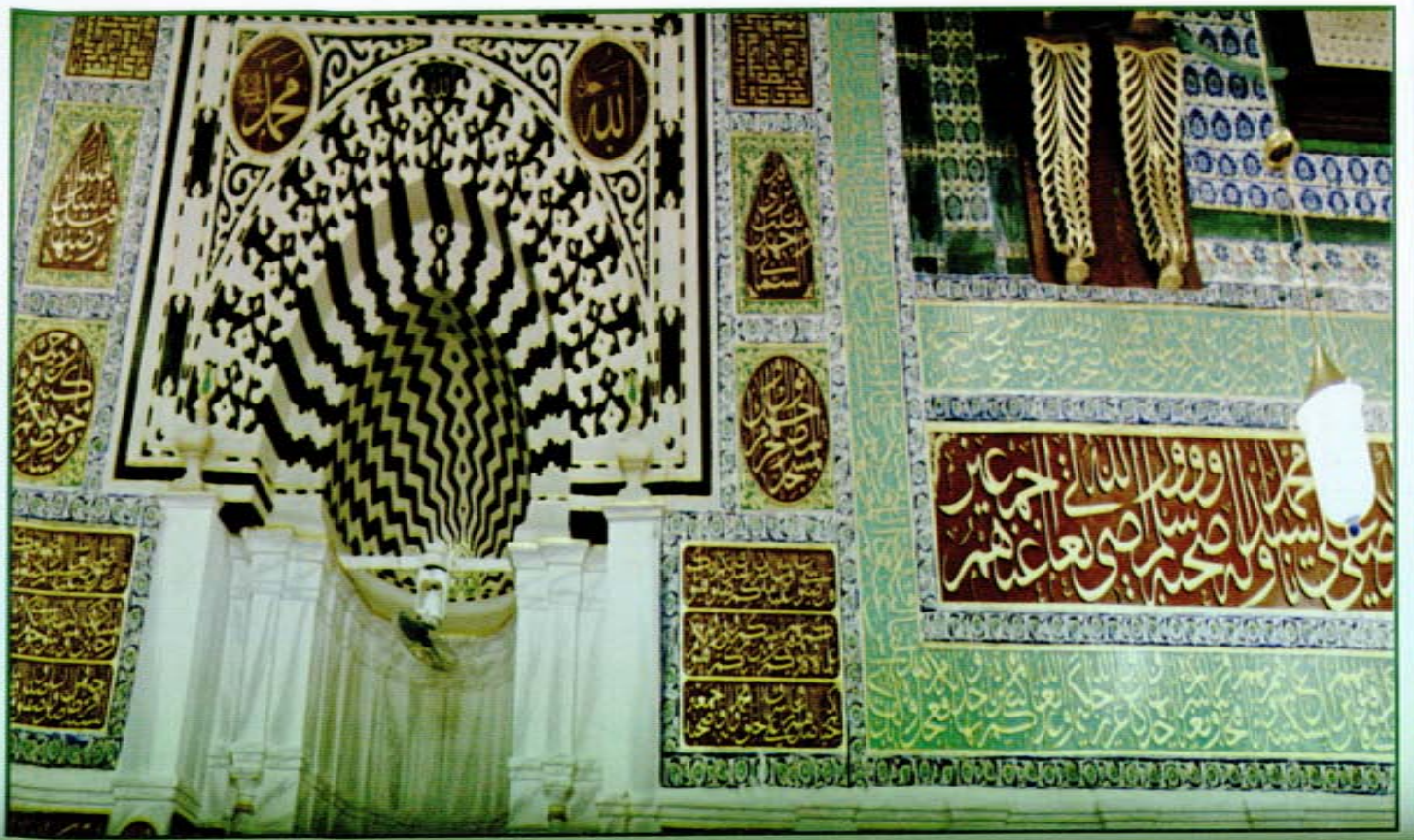

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت البقیع بطرف شمالِ مغرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت البقیع میں چند قبریں

جنت البقیع بطرف جنوب مغرب

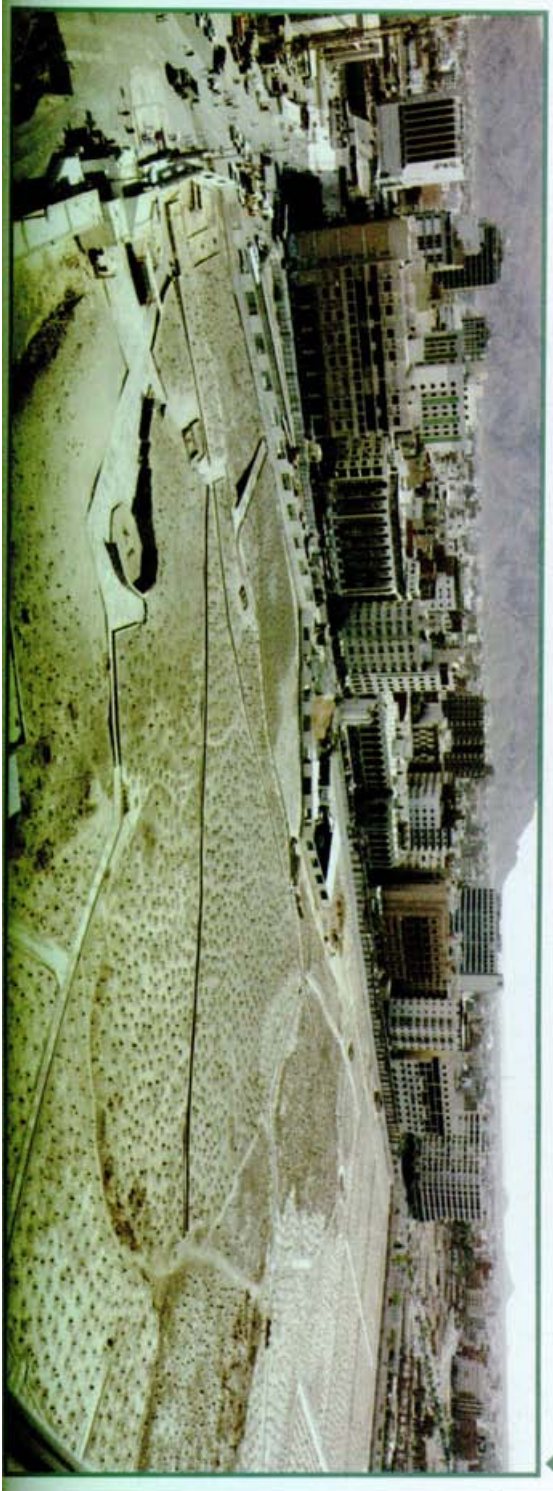

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا بقیع کی طرف سے اندرونی منظر

جنت البقیع کا قبرستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

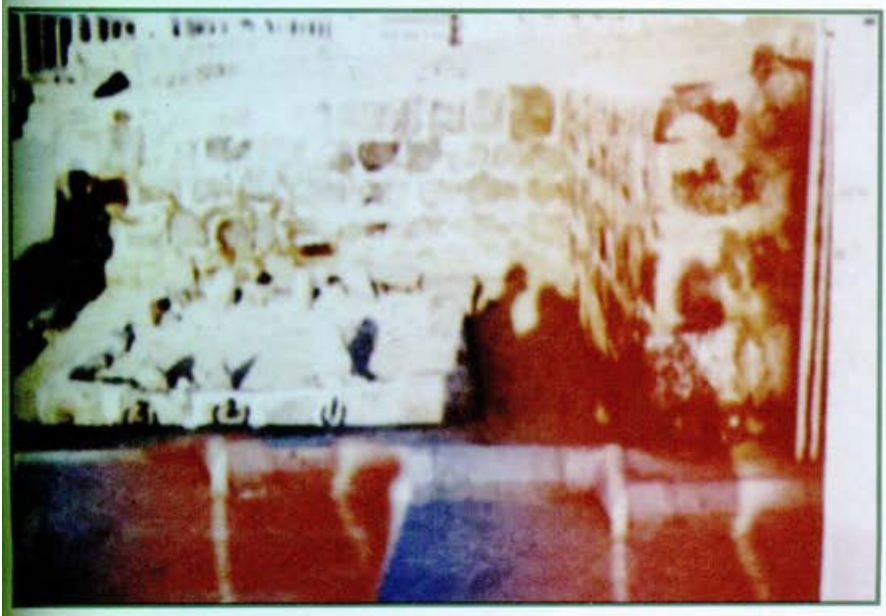

جنت البقیع قبر مبارک حضرت سیدہ زینب، حضرت سیدہ اُم کلثوم، حضرت سیدہ رُقیہ

جنت البقیع میں ایک قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ابن عون، قال: سأل رجل نافعًا فقال: هل كان ابن عمر يسلم علىٰ القبر، فقال: نعم، لقد رأيته مائة أو أكثر من مائة مرة، كان يأتي القبر، فيقوم عنده فيقول: السلام علىٰ النبي، السلام على أبي بكر، السلام علىٰ أبي(364).

ترجمہ: ابن عون کہتے ہیں کہ کسی شخص نے نافع سے سوال کیا، کہا کہ کیا ابن عمر قبر مبارک پر سلام کرتے تھے؟ نافع نے جواب دیا ہاں۔ میں نے انہیں ایک سو یا اس سے زیادہ بار قبر مبارک پر سلام کرتے ہو دیکھا عبداللہ بن عمر قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر کھڑے ہو کر کہتے: السلام علی النبی، السلام علی ابی بکر، السلام علی عمر ابی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک جلیل القدر صحابی کے عمل پر عمل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ انہوں نے سفر پر جاتے اور سفر سے واپس آتے وقت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ اور اس ضمن میں آپ اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر سکتے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل تھا۔ کیونکہ اس عمل کی کسی بھی صحابی نے نفی نہیں کی۔

❁ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))(365).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی شخص جب مجھے سلام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ میں سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک میں ہمیشہ ہمیشہ روح مبارک موجود نہیں ہوتی بلکہ سلام پہنچنے پر اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو آپ پر سلام کے جواب کیلئے آپ پر واپس کرتے ہیں۔

---

(364)-(اس روایت کی سند صحیح ہے) قال الآجري: حدثنا أبو حفص عمر بن أيوب السقطي قال: حدثنا محمد بن يزيد الواسطي، أخو كرخويه، قال: حدثنا معاذ بن معاذ قال: حدثنا ابن إعون إقال: سأل رجل نافعاً: هل كان ابن عمر يسلم على القبر؟ قال: نعم، لقد رأيته مائة مرة أو أكثر من مائة مرة كان يمر فيقوم عنده فيقول: السلام على النبي صلى الله عليه وسلم، السلام على أبي بكر، السلام على أبي(الشريعة، حديث: 1801)، وقال ابن تيمية: وروى ابن بطة في "الإبانة" بإسناد صحيح، عن معاذ بن معاذ، حدثنا ابن عون، قال: سأل رجل نافعًا فقال: هل كان ابن عمر يسلم على القبر، فقال: نعم، لقد رأيته مائة أو أكثر من مائة مرة، كان يأتي القبر، فيقوم عنده فيقول: السلام على النبي، السلام على أبي بكر، السلام على أبي(اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم: 140/2).

(365)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، حديث: 2041، مسند الإمام أحمد، حديث: 10434، مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: وإنباء الأذكياء بحياة الأنبيا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ لفظ ''عَلَيَّ'' اور ''إِلَيَّ'' جو احادیث میں وارد ہے وہ لفظ ''فی'' کے معنی نہیں دیتے۔ جس کے معانی ''جسم میں'' کے ہوتے ہیں۔ پھر یہ زندگی برزخی زندگی ہے جو پردہ کے پیچھے ہے اور جس کا شعور دنیا والوں کو نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی مثال سے واضح فرمایا ہے۔

❁ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشْعُرُونَ﴾(366).

ترجمہ: ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں یعنی شہید ہو جائیں ان کو مردہ نہ کہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں''۔

انبیاء کرام کا مسئلہ ان شہداء سے بھی بڑھ کر افضل ہے۔ اس سلسلہ میں ایک جامع حدیث پیش کی جا رہی ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی اہمیت وفضیلت اور انبیاء کرام کے اجساد کو مٹی پر حرام کر دیا ہے کی پوری تفصیل ملتی ہے۔

❁ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)). قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ -يَقُولُونَ: بَلِيتَ؟-! فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))(367).

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''تمہارے تمام دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سب بے ہوش ہوں گے، تو اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا پڑھا ہوا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس طرح ہمارا پڑھا ہوا درود آپ پر پیش کیا جائے گا اور آپ خاک آلود ہوں جائیں گے [راوی نے کہا: کہتے ہیں: مٹی ہو جائیں گے] (بوسیدہ ہو جائیں گے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے انبیائے کرام کے اجسام کو زمین پر حرام فرما دیا ہے''۔

---

(366)- سورت البقرۃ، آیت: 154۔

(367)- (یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، تفريع أبواب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، حديث: 1047، 1531، وسنن النسائي، حديث: 1374، وسنن ابن ماجة، حديث: 1636، ومسند الإمام أحمد، حديث: 15729، وسنن الدارمي، حديث: 1572.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد نبوی میں منقش قرآنی سورتیں ❁

باب السلام سے مسجد نبوی میں داخلہ پر جنوبی قبلہ کی طرف دیوار پر اوپر نیچے چار مختلف پٹیوں پر قرآن پاک کی آیات لکھی ہوئی ہیں جو کہ سلطان عبدالحمید ثانی کے دور کی تحریر کردہ ہیں۔ مسجد نبوی کی قبہ نما چھت سے نیچے بڑی بڑی کھڑکیاں ہیں۔ جن میں سرخ وسبز، نیلے اور پیلے رنگ کے شیشے لگے ہوئے ہیں جو دلکش منظر پیدا کرتے ہیں۔ ان کھڑکیوں کے نیچے ایک پٹی ہے جس میں قرآنی آیات لکھی گئی ہیں۔

یہ سلسلہ باب السلام سے داخلہ سے لے کر باب بقیع تک چلا گیا ہے۔ پھر اس کے نیچے ایک چوڑی پٹی جس میں موٹے خط ثلث میں قرآنی آیات لکھی گئی ہیں کا سلسلہ بھی باب بقیع تک چلا گیا ہے۔

اور اس کے نیچے ایک پٹی جو اوپر والی پہلی پٹی کے برابر، پر بھی قرآنی آیات مرقوم کی گئی ہیں۔ یعنی پہلی اور تیسری پٹی کے درمیان موٹے خط ثلث کی پٹی ہے۔ ان پٹیوں میں قرآن پاک کی ان سورتوں کو لکھا گیا ہے۔

جب کہ اموی دور کی تعمیر مسجد نبوی جو ولید بن عبدالملک کے دور خلامت میں ہوئی اور اس وقت عمر بن عبدالعزیز مدینہ کے گونر تھے اس تعمیر کے بعد یہ سورتیں مسجد نبوی میں تحریر کی گی تھیں۔

- ❁ سورۃ الفاتحۃ
- ❁ سورۃ الشمس
- ❁ سورۃ الشرح
- ❁ سورۃ العلق
- ❁ سورۃ البینہ
- ❁ سورۃ العادیات
- ❁ سورۃ التکاثر
- ❁ سورۃ الھمزۃ
- ❁ سورۃ قریش
- ❁ سورۃ لکوثر
- ❁ سورۃ الضحیٰ
- ❁ سورۃ اللیل
- ❁ سورۃ التین
- ❁ سورۃ القدر
- ❁ سورۃ الزلزلۃ
- ❁ سورۃ القارعۃ
- ❁ سورۃ العصر
- ❁ سورۃ الفیل
- ❁ سورۃ الماعون
- ❁ سورۃ الکافرون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سورۃ النصر ❁ سورۃ المسد

❁ سورۃ الاخلاص ❁ سورۃ الفلق ❁ سورۃ الناس

اس طرح چھت کے قبوں میں دائری شکل میں قرآن پاک کی مختلف آیات کو خوبصورت خط اور دلکش رنگوں میں لکھا گیا ہے۔

جب کہ نچلی پٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام لکھے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی مرقوم اسماء مبارک ❁

قرآنی آیات کی تیسری نچلی پٹی کے نیچے چوتھی پٹی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صفاتی اسماء مبارک مرقوم ہیں۔ جن کی ترتیب اس طرح کی ہے۔ بھورے رنگ کے مستطیل چوکھٹوں میں سنہری رنگ کے ہر ایک چوکھٹہ میں، صفاتی نام اور بعد میں گول دائرہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ باب سلام کے ساتھ موذن کے کمرہ کے دروازہ پر اس طرح سے صفاتی اسماء مبارک شروع ہوتے ہیں۔

هذه أسماء (صفات) الرسول صلى الله عليه وسلم:

❁ أحمد محمد ❁ طه و محمود ❁ حيد واحيد ❁ ماح حاشر عاقب
❁ يٰسن طٰه طاهر ❁ سيد طاهر مطهر ❁ رسول نبي رسول الرحمة
❁ جامع قيم مقتف ❁ مقفىٰ ❁ رسول الملاحم ❁ رسول الراحة
❁ كامل إكليل ❁ مدثر مزمل ❁ حبيب الله عبدالله ❁ صفي الله نجي الله
❁ كليم الله ❁ خاتم الأنبياء ❁ خاتم الرسل ❁ رسول الثقلين ❁ مذكر ناصر
❁ منصور نبي الرحمة ❁ نبي التوبة ❁ سليم حريص ❁ معلوم شهير
❁ شاهد شهيد ❁ بشير مبشر مشهور نذير ❁ منذر نور سراج ❁ مصباح هدىٰ
❁ مهدي واع منير ❁ بن عبدالمطلب ❁ حفي عفو ولي حق ❁ قوي أمين مأمون
❁ كريم مكين مكرم ❁ مبين متين مؤمل ❁ ذوقوة وصول ❁ ذومكانه ذوحرمة
❁ ذوفضل وذوعزّة ❁ مطاع مطيع قدم صدق ❁ بُشرىٰ و رحمة للمومنين
❁ منة الله نعمة الله ❁ هدية الله عروة وثقىٰ ❁ صراط الله صراط مستقيم
❁ ذكر الله سيف الله ❁ حزب الله النجم الثاقب ❁ مجتبىٰ مصطفىٰ منتقىٰ
❁ أجير مختار خيار ❁ أبو القاسم أبو الطاهر ❁ أبو الطيب أبو إبراهيم
❁ شفيع منتفع صالح ❁ مهيمن مصلح ❁ صادق صدق مصدق ❁ سيدالمرسلين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ إمام المتقين ۞ قائد الغر المحجلين ۞ خليل الرحمٰن وجيه برمُيّر ۞ ناصح صحح ۞ وكيل كفيل ۞ مقيم السنة شفيق مقدس ۞ روح القدس ۞ روح القسط ۞ مكتف بالغ مبلغ ۞ وصل موصول ۞ سابق سائق هاد ۞ فاضل مفضل فاتح ۞ مفيح مفتاح الرحمة ۞ مفتاح الجنة ۞ علم الإيمان ۞ علم دليل ...الخيرات ۞ صاحب كوثر ۞ صاحب المعجزات ۞ صفوح من الزلات ۞ صاحب الشفاعة ۞ صاحب المقام ۞ صاحب القدم ۞ مخصوص بالعنّ ۞ مخصوص بالمجد ۞ مخصوص بالشرف ۞ صاحب الوسيله ۞ صاحب السيف ۞ صاحب الفضيلة ۞ صاحب الإزار ۞ صاحب الحجة ۞ صاحب السلطان ۞ صاحب الرداء ۞ صاحب الدرجة الرفيعه ۞ صاحب التاج ۞ صاحب المغفرة ۞ صاحب اللواء ۞ صاحب المعراج ۞ صاحب القضيب ۞ صاحب البراق صاحب الخاتم ۞ صاحب العلامة صاحب البرهان ۞ صاحب البيان ۞ فصوح اللسان ۞ مطهر الجنان ۞ رحيم رؤوف ۞ إذن خيرّ ۞ صبح الإسلام ۞ سيد الكونين ۞ عين النعيم عين الغر ۞ سعد الله و سعد الخلق ۞ خطيب الأمم علم الهدىٰ ۞ كاشف الكرب رافع الرتب صلى الله عليه و على آله و صحبه.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مدینہ منورہ کی چار مسنون زیارات ❁

مدینہ منورہ کی چار مسنون زیارات جن کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے نیز جن کی زیارات پر اللہ تعالیٰ اجر عنایت فرماتے ہیں وہ یہ ہیں۔

1- مسجد نبوی:

اس ضمن میں اس کتاب کے ان عنوانات میں تفصیل گزر چکی ہے، مطالعہ فرما کر مستفید ہوں:

☆ ''مسجد نبوی کے فضائل''۔

☆ ''مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت''۔

☆ ''مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا مسئلہ'' چالیس دن باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت''۔

☆ ''مسجد نبوی کی زیارت کیلئے سفر کی اجازت''۔

2- مسجد قباء:

اس کی تفصیل ''فضائل مسجد قباء'' میں گزر چکی ہے۔

3- بقیع الغرقد:

مدینہ منورہ کا تاریخی قبرستان جسے عرف عام میں جنت البقیع کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس سے متعلق معلومات آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- شہدائے احد:

ان ستر جلیل القدر صحابہ کرام کا قبرستان جنہوں نے جنگ احد میں شہادت پائی جو جبل احد کے زیر سایہ ہے۔ اس کی تفصیل اگلے صفحات میں درج کی جا رہی ہے۔

[224]

❁❁❁

جنت البقیع 1908ء میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁بقیع الغرقد❁

یہ مدینہ منورہ کا تاریخی قبرستان ہے جسے آج کل عرف عام میں ''جنت بقیع'' (368) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا نام "بَقِیعِ الْغَرْقَدِ" (369) وارد ہے۔یہ مسجد نبوی کے مشرق میں تقریباً ایک فرلانگ پر واقع ہے۔جس کو ایک وسیع وعریض اونچی جدید قسم کی دیوار سے محدود کر دیا گیا ہے۔جنت بقیع کے چاروں طرف زائرین کیلئے تقریباً چار فٹ اونچا تھڑا سا بنا دیا گیا ہے نیز دیوار کے اندر لوہے کی گرل نصب کر دی گئی ہے تاکہ زائرین بقیع کو قبور کی زیارت کرنے میں آسانی رہے چاہے وہ کسی طرف سے بھی زیارت کرنا چاہیں۔موجودہ بقیع کا رقبہ تقریباً چھ ہزار گز کے قریب ہے۔

❁بقیع میں پہلے خوش قسمت مدفون صحابی:

انصار مدینہ سے پہلے خوش قسمت متوفی حضرت اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں جنت بقیع میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا جبکہ پہلے مہاجر مکہ جلیل القدر صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مہاجرین میں سے جنت بقیع میں دفن کا شرف حاصل ہے۔بعض اہل بیت، امہات المومنین، صحابہ کرام اور بعض تابعین کی قبور کی نشاندہی اسطرح کی جاتی ہے جسے یقینی طور پر صحیح تو نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی رد کیا جا سکتا ہے۔

یہ چیز صدیوں سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی جاننے والے ہیں۔

بقیع کے مغربی مرکزی دروازے سے داخل ہوں تو تقریباً 45 گز کے فاصلہ پر داہنی (دائیں) سمت تین قبور کے نشاندہی کی جاتی ہے، جو یہ ہیں۔

1- قبر عقیل بن ابی طالب۔

2- قبر سفیان بن حارث بن ابی طالب۔

3- قبر عبداللہ بن جعفر طیار (جو سخی عرب کے نام سے معروف تھے)۔ |226|

---

(368)- یاد رہے اس قبرستان میں جہاں صحابہ کرام اور اہل بیت میں سے جلیل القدر ہستیاں مدفون ہیں وہیں پر ہی یہود مدینہ بہت سے منافقین اور رئیس منافقین عبداللہ بن ابی بھی اسی تاریخی قبرستان جسے جنت بقیع کہا جاتا ہے، میں دفن ہیں مگر ان کیلئے یہ قبرستان جہنم ہے اور مومنین کے لئے گلزار جنت (مولف)۔

(369)-الغرقد: کیکر کے درخت کو کہتے ہیں چونکہ یہاں پر کیکر کے درخت بہت تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بقیع الغرقد رکھا۔نیز بقع کا معنی زمین کا ٹکڑا ہے۔مورخین کے مطابق جنت بقیع میں بہت سے صحابہ کرام اور اہل بیت مدفون ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک یا بعد میں فوت ہوئے نیز تابعین اور صلحائے کرام کی کثیر جماعت بھی اس میں مدفون ہے۔مدارک میں قاضی عیاض امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔دس ہزار جلیل القدر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مدفون ہیں جب کہ باقی صحابہ کرام مختلف ممالک میں مدفون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قبور ازواج مطہرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت عقیل بن ابی طالب کی قبر سے آگے تقریباً چھ گز کے فاصلہ پر آٹھ امہات المومنین کی قبور بہ ترتیب بتائی جاتی ہیں۔

1- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا۔

2- ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ العامریہ۔

3- ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

4- ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ ھلالیہ۔

5- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ مخزومی۔

6- ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث مصطلقی۔

7- ام المومنین حضرت ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان۔

8- ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب یہودی۔

ام المومنین اول حضرت السیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی لہذا وہ جنت معلی قبرستان مکہ میں مدفون ہیں۔ جب کہ السیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث ھلالیہ مکہ کے قریب کے ایک مقام جس کا نام ''سرف'' تھا، میں فوت ہوئیں اور انہیں وہیں دفن کیا گیا۔ یہ مقام مکہ سے تقریباً چھ میل دور ہے اور بعض روایات میں نو یا بارہ میل دور بھی آیا ہے۔ [226]

❁ قبور بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

امہات المومنین کی قبور سے مغرب کی جانب تقریباً بارہ گز کے فاصلہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں بیٹیوں کی قبور کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

❁ قبر ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

❁ قبر رقیہ رضی اللہ عنہا۔

❁ قبر زینب رضی اللہ عنہا۔

❁ قبر فاطمہ رضی اللہ عنہا، قبر ام کلثوم رضی اللہ عنہا، قبر رقیہ رضی اللہ عنہا اور قبر زینب رضی اللہ عنہا کی جنوبی سمت تقریباً تیس گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قبور بعض اہل بیت:

قبور تین بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گز بعد جنوبی سمت ان قبور کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

1- حضرت عباس بن عبدالمطلب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا محترم)۔

2- حضرت حسن بن علی بن ابی طالب (نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

3- فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

4- محمد بن باقر بن زین العابدین۔

5- زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب۔

6- جعفر صادق بن محمد الباقر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

7- حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ابن سعد ❶ کی روایت کے مطابق جسے سمہودی نے ''وفاالوفاء'' ❷ میں بیان کیا ہے کہ یزید بن معاویہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک اس وقت کے گورنر مدینہ عمر بن سعد بن العاص کو ارسال کیا کہ اس کو ان کی والدہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے قریب دفن کر دیا جائے۔

8- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ان کے جسد مبارک کو ان کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ نے منتقل کر کے اس جگہ دفن کروایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب) ❸۔

❁ قبور نافع مولی ابن عمر، و مالک بن انس:

مرکزی دروازہ کے دخول کے بعد تقریباً 60 گز کے فاصلہ پر شمالی شرق بائیں طرف قبر عقیل بن ابی طالب، قبر مالک بن انس، قبر نافع مولی ابن عمر شیخ امام مالک مدفون ہیں ❸۔ قبر عثمان مظعون، حضرت امام مالک کی قبر کے داہنی (دائیں) طرف تقریباً 22 گز کے فاصلہ پر ان قبور کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

❁ قبر حضرت عثمان بن مظعون مہاجرین میں سے اولین مدفون بقیع۔

❁ قبر ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

❁ قبر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف۔

www.KitaboSunnat.com

❶- الطبقات الكبرى: 238/5، مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: الثقات لابن حبان: 312/2، وكتاب المحبر: 490، وتاريخ دمشق: 159/67، ورأس الحسين از ابن تيمية، وتاريخ الإسلام: 61/2، والبداية والنهاية: 205/4، والوافي الوفايات: 263/4، وسمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي: 44/2، 84، 89، 345.

❷- ملاحظہ فرمائیں: وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: 909/3.

❸- ان قبور کے ساتھ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی قبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قبر حضرت سعد بن ابی وقاص۔

❁ قبر حضرت سعد بن زرارہ اولین مدفون بقیع انصار سے۔

❁ قبر حضرت خنسی بن حذافہ سہمی۔

❁ فاطمہ بنت اسعد (والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ)۔

❁ مدفن شہدائے حرہ ❶: حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کے بعد تقریباً اسی (80) گز کے فاصلہ پر شہدائے حرہ کی قبور ہیں جنہوں نے یزید بن معاویہ کے دور میں دفاع مدینہ منورہ کیلئے جانیں قربان کی تھیں۔

---

❶- یہ واقعہ "وَقْعَةُ الْحَرَّةِ" کے نام سے مشہور ہے، ذی الحجہ 63 ہجری کو مدینہ منورہ میں جنگ کی صورت میں رونما ہوا واقعہ مختصراً یوں ہے کہ اہل مدینہ نے یزید سے خروج کرتے ہوئے اسکے مقرر کردہ گورنر مدینہ کو مدینہ منورہ سے نکال دیا اور تمام بنی امیہ کے افراد کو محصور کر دیا، یہ خبر یزید تک پہنچی یزید نے ایک لشکر ارسال کیا جس کا قائد مسلم بن عقبہ المری تھا اس نے آ کر مدینہ والوں سے بات چیت کی اور کہا: امیر المومنین یزید کہتا ہے کہ مدینہ والے اصل لوگ ہیں، اس لئے میں اہل مدینہ والوں کے خون کو بہانے میں کراہت کرتا ہوں اور میں تین دن تک انتظار کروں گا جو حق کی طرف لوٹ آیا اس سے حق قبول کیا جائے گا اور میں واپس لوٹ جاؤں... گا اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر ہم نے اپنا عذر بیان کر دیا ہے، جب تین دن کی مہلت گزر گئی تو عقبہ نے کہا: اے اہل مدینہ تم کیا چاہتے ہو؟ مدینہ والوں نے کہا: جنگ، عقبہ نے کہا: ایسا نہ کرنا اطاعت میں داخل ہو جاؤ، مدینہ والوں نے یزید کی اطاعت اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور جنگ کرنے کیلئے تیار ہو گئے یاد رہے کہ یہ خروج تمام مدینہ والوں نے نہیں کیا تھا کچھ کبار صحابہ کرام جن میں عبداللہ بن عمر، ابوسعید الخدری وغیرہ اس خروج میں شامل نہیں تھے تو جنگ شروع ہوئی جس میں کئی کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، ہزاروں افراد لقمہ اجل بنے، عزتیں پامال کی گئیں، قتل ظلم وستم کا یہ عمل مسلسل تین دن جاری رہا حرام مہینے میں مدینہ نبوی کی حرمت پامال کی گئی۔" إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" ہم اللہ رب العالمین غفور الرحیم عفو الکریم سے تمام مسلمانوں کے گناہوں کی معافی کے طلب گار ہیں: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [سورة البقرة: 141]. **ترجمہ**: "یہ امت گزر چکی، ان کیلئے وہ ہے جو انہوں نے کیا اور تمہارے لئے وہ جو تم نے کیا، اور تم سے ان کے کئے ہوئے اعمال کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا"۔ ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [سورة الحشر: 10] **ترجمہ**: "اور ان کیلئے جو ان کے بعد آئیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان لانے والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو بڑا شفقت ومہربانی کرنے والا ہے"۔ ملاحظہ فرمائیں: تاريخ خليفة بن خياط: 236-250، وتاريخ الأمم والملوك: 3/352-359، والثقات لابن حبان: 2/313، ومروج الذهب: 1/378، ومعجم البلدان: 2/77، وأسد الغابة في معرفة الصحابة: 3/147، والكامل في التاريخ: 2/188، والتذكرة في أحوال الموتىٰ وأمور الآخرة: 2/285، والمنتظم: 2/207، ومرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة حوادث الزمان: 1/63، والمختصر في أخبار البشر: 1/266، والنجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة: 1/64، والفخري في الآداب السلطانية: 42، والروض المعطار في خبر الأقطار: 1/193، 455، ورأس الحسين: 205، وتاريخ الإسلام: 2/118، والعبر في خبر من غبر: 1/50، والبداية والنهاية: 4/220-225، والتحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة: 1/465، وتاريخ الخلفاء: 309، وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ: 1/125-138، وتاريخ اليعقوبي: 209، والدولة الأموية عوامل الإزدهار وتداعيات الإنهيار: 2/313، 316، 324.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قبر عثمان بن عفان: شہدائے حرہ کے بعد تقریباً ایک سو چالیس گز کے فاصلہ پر بقیع کے آخر میں حضرت عثمان بن عفان کی قبر ہے۔

❁ قبر سعد بن معاذ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر کی شمالی طرف تقریباً 55 گز کے فاصلہ پر حضرت سعد بن معاذ انصاری کی قبر ہے۔

❁ قبر صفیہ بنت عبدالمطلب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی محترمہ) اور قبر عاتکہ بنت عبدالمطلب، یہ قبور مرکزی دروازے سے شمال کی طرف تقریباً 18 گز کے فاصلہ پر ہیں۔

❁ قبر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: پہلے یہ قبر بقیع کے باہر تھی مگر یہ اب بقیع کے اندر شامل ہے یہ قبر حضرت امام مالک کی قبر سے شمال میں دیوار کے قریب ہے۔

❁ بقیع الغرقد کی فضیلت:

اس سے زیادہ بقیع الغرقد کی فضیلت کیا ہوسکتی ہے کہ اس کی زیارت کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود رات کے آخری حصہ میں بقیع میں تشریف لے جاتے اور ان میں مدفون مسلمانوں اور مومنوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔ ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت سے منع فرمادیا تھا پھر آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

1- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا ...))(370).

ترجمہ: بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبور کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو اب میں تمہیں قبور کی زیارت کا حکم دیتا ہوں...''۔

وحديث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:...فَقَالَ: ((...فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ))❶.

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''...موت کی یاد کے لئے قبروں کی زیارت کیا کرو''۔

---

(370)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، حديث: 977 ، 1977، وسنن أبي داود، حديث: 3235 ، 3698، وسنن النسائي، حديث: 2032 ، 2033، سنن ابن ماجة، حديث: 1569، ومسند الإمام أحمد، حديث: 22449 ، 22494، 22506، 22543، 22529، 22543.

❶-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، حديث: 976، وسنن أبي داود، حديث: 3234 ، وسنن النسائي، حديث: 2034 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 1572، ومسند الإمام أحمد، حديث: 9395.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے آخری حصہ میں بقیع کی زیارت کرتے۔

2- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ. ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ))(371).

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات ان کے پاس ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع کی طرف جاتے اور فرماتے: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ))۔

مسلم کی ایک طویل حدیث کا ملخص جو حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اس حدیث کے الفاظ کے بعض جزیہ ہیں(372)۔

3- حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ... فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: قُولِي: ((السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ)).

ترجمہ: حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تشریف لائے اور لمبا قیام کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے تین مرتبہ... جبرئیل علیہ السلام نے کہا: تمہارا رب تمہیں حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کیلئے دعائے مغفرت کریں، حضرت عائشہ نے کہا: میں کیسے کہوں یا رسول اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو((السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ)).

---

(371)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا، حديث: 102/974 ، وسنن النسائي، حديث: 2037 ، 2039، وسنن ابن ماجة، حديث: 1546 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23904 ، 23954، 24280، 24943، 25327، 25487.

(372)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا، حديث: 103/974، وسنن النسائي، حديث: 2037 ، 2039، وسنن ابن ماجة، حديث: 1546 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23904 ، 23954، 24280، 24943، 25327، 25487.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم ہی کی دوسری روایت میں ذکر ہے جو حضرت بریدہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کی زیارت کے لئے یہ دعا ہمیں سکھلائی۔

4- (ا)((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))(373).

ترجمہ: ''سلامتی ہو مومنوں اور مسلمانوں کے گھروں پر اور ہم انشاءاللہ آنے والے ہیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا طالب گار ہوں''۔

ان مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی بھی یاد کرلیں اور قبرستان جا کر مدفون اہل قبور مسلمانوں کیلئے جا کر پڑھیں اور پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اہل قبور کیلئے اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے مغفرت کی دعا کریں۔ سورہ فاتحہ یا قل شریف پڑھ کر بخشنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ لہذا اس حکم پر عمل کریں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ مغفرت کی دعا میں یہ سب سے افضل قرآنی دعا ہے۔

4- (ب)﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾(374).

ترجمہ: ''اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں مومنوں کیلئے کوئی بغض وٹیڑھ نہ رکھ اے ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحیم ہے''۔

قبرستان میں قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر 4 میں اور اس میں درج ہونے والی حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرستان میں مومنوں اور مسلمانوں کیلئے مغفرت کیلئے ہاتھ اٹھا کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا ثابت ومسنون ہے۔

5- حديث عائشة رضي الله عنها: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ، فَتَبِعَتْهُ، حَتَّىٰ جَاءَ الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ، فَأَخْبَرَتْنِي، فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّىٰ أَصْبَحْتُ،

(373)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، حديث: 977 ، 1977، وسنن أبي داود، حديث: 3235 ، 3698، وسنن النسائي، حديث: 2032 ، 2033، سنن ابن ماجة، حديث: 1569، ومسند الإمام أحمد، حديث: 22449 ، 22494، 22506، 22543، 22529، 22543.

(374)- سورة الحشر: 10.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

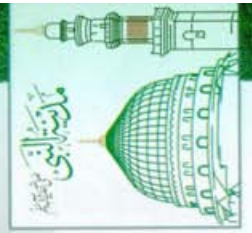

سید الشہداء حضرت حمزہ کی قبر مبارک احد کے میدان میں واقع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان خندق میں ایک مسجد

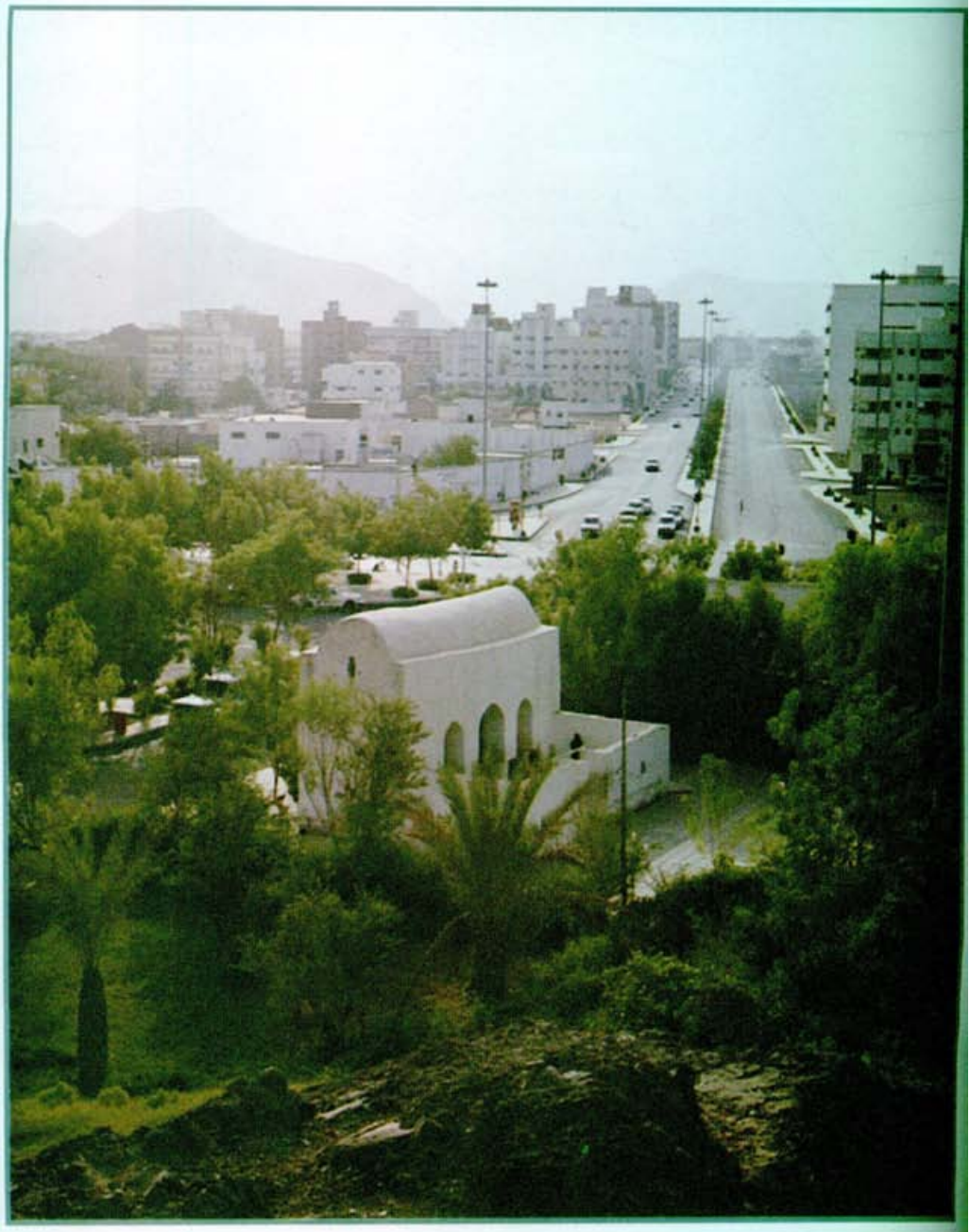

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

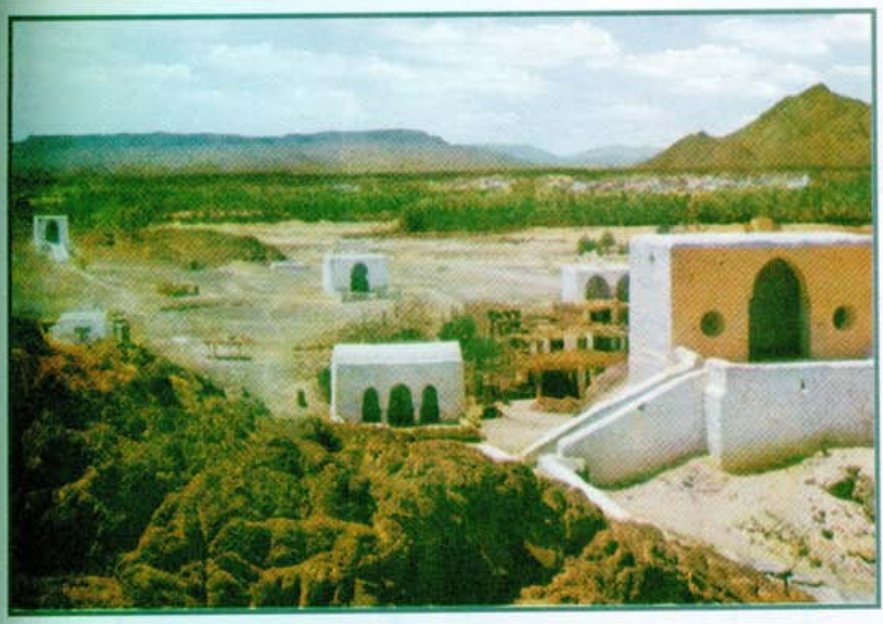

میدان خندق تقریباً 50 سال قبل

جدید دور۔ خندق کا میدان جس میں آبادی نظر آ رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁شہدائے احد❁

جبل احد کے دامن میں ستر شہدائے احد کا قبرستان ہے جو جنگ احد میں کفار وقریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوئی تھی اس میں شہید ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی فوج کے سالار اعلی خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کہ کفار وقریش کی فوج کے سالار حضرت ابوسفیان تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے ستر جلیل القدر صحابہ کرام نے شرف شہادت حاصل کیا جن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، آپ کے پہلے مبلغ اسلام برائے مدینہ منورہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام جن کے اسمائے گرامی آگے درج ہیں، جن کی راہ حق میں شہادت کی تصدیق اور ان کی برزخی عالی مقام زندگی کا خود رب خالق کائنات نے اپنے کلام مقدس میں ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

❁﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ❁ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ❁ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ❁﴾(376) .

ترجمہ: ''جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوئے انہیں مردہ نہ کہو وہ حقیقتاً زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں ❁ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا اس پر خوش وخرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کیلئے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے ❁ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں وفرحاں ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتے ❁''۔

اور یہی وہ جلیل القدر ستر صحابہ کرام ہیں جن کی نماز جنازہ پورے آٹھ سال بعد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔ ورنہ شہید کیلئے نماز جنازہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ نے ان شہداء کے مرتبہ اور محبت کی وجہ سے ان کی نماز جنازہ اتنی مدت بعد ادا کی۔ صحیح احادیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ [233]

---

(376)- سورت آل عمران، آیات: 169، 170، 171۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: ((إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا)).

قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم(377).

ترجمہ: عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے شہداء احد کے شہید ہونے کے آٹھ برس بعد نماز جنازا دا کی ایسے لگ رہا تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ اور مُردوں کو وداع کر رہے ہیں، نماز ادا کرنے کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمہارے لئے مقدم ہوں اور تمہارا گواہ بھی اور میری تمہاری ملاقات کا حوض پر وعدہ ہے اور میں اسے یہاں سے دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ مجھے تمہارے مشرک ہونے کا کوئی ڈر نہیں رہا مگر ڈر ہے تو یہ کہ تم دنیا کے پیچھے نہ پڑ جاؤ''۔

عقبہ کہتا ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا میرا یہ آخری موقعہ تھا۔

شہدائے احد اس مبارک ومحبوب پہاڑ کے دامن میں ابدی نیند سونے والے شہداء ہیں جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

❁ عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))(378).

ترجمہ: قتادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے کہ رسول صلی علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جبل احد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس کو محبوب سمجھتے ہیں''۔

---

(377)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ، حديث: 4042، 1344، 3596، 4085، 6426، 6590، وصحيح مسلم، حديث: 2296، وسنن أبي داود، حديث: 3223، وسنن النسائي، حديث: 1954، ومسند الإمام أحمد، حديث: 16893، 16946، 16949، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1480.

(378)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ أُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، حديث: 4082، 2882، 4084، 5425، 6363، 7333، وصحيح مسلم، حديث: 1365، وجامع الترمذي، حديث: 3922، وسنن ابن ماجة، حديث: 3115، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12001، 12025، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 864.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ آپ شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

❁ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي: ابْنَ الْهُدَيْرِ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَطُّ، غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ، فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ؟ قَالَ: ((قُبُورُ أَصْحَابِنَا)) فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ، قَالَ: ((هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا))(379).

ترجمہ: ربیعہ یعنی ابن ہدیر کہتے ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے میں نے نہیں سنا ماسوائے ایک حدیث کے میں نے کہا وہ کون سی ہے؟ کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبور شہدا کی زیارت کیلئے نکلے حتیٰ کہ ہم حرہ واقم ٹیلے پر چڑھ گئے۔ جب ہم اس سے اُترے تو ایک طرف کچھ قبریں تھیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہمارے بھائیوں کی یہی قبریں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں''۔ اور جب ہم شہداء کی قبروں کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''یہ قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں''۔ [235]

شہدائے احد کی زیارت کی سنت پر عمل کر کے ثواب حاصل کریں۔ زیارت قبور کے وقت ''بقیع الغرقد'' میں وارد احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر: 3 و 4 میں سے کوئی پڑھیں۔ اور پھر قبلہ رو ہو کر شہداء کیلئے مغفرت کی دعا کریں۔ ''بقیع الغرقد کی فضیلت'' میں حدیث نمبر 4 جز (ب) میں مغفرت کی افضل قرآنی دعا کا ذکر گزر چکا ہے۔

❁ شہدائے احد کے اسماء گرامی:

1- سيد شهداء حمزة رضي الله عنه چچا محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

2- عبدالله بن جَحْش (حضرت سیدنا حمزہ اور عبداللہ بن جحش کو ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا)۔

3- مُصعب بن عمير رضي الله عنه (اولین مبلغ برائے اسلام مدینہ منورہ جن کی شکل وصورت کافی حد تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی جلتی تھی)۔

4- شَمَّاس بن عثمان.

5- عَمرو بن معاذ بن النعمان.

(379)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، حديث: 2043 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 1390.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- الحارث بن أنس بن رافع.

7- عُمارة بن زياد بن السَّكن بن رافع بن امرىء القيس.

8- سلمة بن ثابت بن وَقْش.

9- عمرو بن ثابت بن وقش (جو أصيرم کے نام سے معروف تھے)۔

10- ثابت بن وقش.

11- رفاعة بن وقش.

12- صَيْفي بن قَيْظي.

13- حَباب بن قيظي.

14- عَبَّاد بن سهل.

15- الحارث بن أوس بن معاذ (سعد بن معاذ کے بھائی)۔

16- إياس بن أوس بن عتيک.

17- عبيد بن التيهان (ان کا نام عتیک بھی بولا جاتا تھا)۔

18- حبيب بن يزيد بن تيم.

19- يزيد يا زيد بن حاطب بن أُميه بن رافع.

20- أبو سفيان بن الحارث بن قيس بن زيد.

21- حنظلة بن أبي عامر بن صيْفيّ (جو غسيل ملائكة سے مشہور ہیں)۔

22- أُنيس بن قتادة. [236]

23- أبو حيَة (یہ سعد بن خثیمة کے بھائی تھے والدہ کی طرف سے)۔

24- عبدالله بن جبير (جوان پچاس تیراندازوں کے سالار تھے جن کو سالار اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے درہ کی حفاظت کیلئے متعین فرمایا تھا)۔

25- خثيمة (جو سعد کے والد تھے)۔

26- عبدالله بن سلمة.

27- سُبَيع بن حاطب بن الحارث هَيْشة.

28- عمرو بن قيس بن زيد بن سواد.

29- ثابت بن عمرو بن زيد.

30- عامر بن مَخْلد.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31- أبو هُبيرة بن الحارث بن عَلْقمة.

32- عمرو بن مُطرف بن علقمة بن عمرو.

33- أوس بن ثابت بن المُنذر. (حضرت حسان شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی)۔

34- أنس بن النَّضْر بن ضَمْضَمْ. (حضرت انس خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا)۔

35- قيس بن مخلد.

36- كيسان غلام قيس بن مخلد.

37- خارجة بن زيد بن أبي زُهير.

38- سعد بن الربيع بن عمرو بن أبي زهير. (خارجہ بن زید اور سعد بن الربیع کو ایک قبر میں دفن کیا گیا)۔

39- أوس بن أرقم (جو زيد بن أرقم کے بھائی تھے)۔

40- مالک بن سنان (أبو سعيد الخدري کے والد)۔

41- سعيد بن سُوَيد بن قيس بن عامر.

42- عتبة بن ربيع بن رافع.

43- ثَعلبة بن سعد بن مالک بن خالد.

44- ثَقَفْ بن فَرْوة بن البَدِيّ.

45- عبدالله بن عمرو بن وهب بن ثعلبة. [237]

46- ضَمْرة (جہینہ قبیلہ سے حلیف تھا)۔

47- نوفل بن عبدالله.

48- عباس بن عبادة بن نضلة بن مالک.

49- نعمان بن مالک بن ثعلبه بن فهر.

50- المجذر بن ذياد بَلَوِيّ.

51- عبادة بن الحسحاس (نعمان، المجذر اور عبادة تینوں کو ایک قبر میں دفن کیا گیا)۔

52- عبدالله بن عمرو بن حرام (جابر کے والد)۔

53- عمرو بن الجموع بن زيد بن حرام (عبداللہ وعمرو کو محبت اور دوستی کی بنا پر ایک قبر میں دفن کیا گیا)۔

54- خلّاد بن عمرو الجموع بن زيد بن حرام.

55- أبو أيمن مولىٰ عمرو بن الجموح.

56- سُلَيم بن عمرو بن حَديدة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57- عنترة مولىٰ سليم بن عمرو.
58- سهل بن قيس بن أبي كعب القين.
59- ذكوان بن عبد قيس.
60- عبيد بن المُعَلّىٰ بن لَوْذان.
61- مالك بن نُمَيلة.
62- عبدالله بن جُشم بن مالك بن الأوس.
63- مالك بن إياس.
64- إياس بن عدي.
65- عمرو بن إياس.
66- حسيل بن جابر.
67- أبو حذيفة اليمان.
68- سليم بن الحارث.
69- نعمان بن عبد عمرو.
70- سويبق بن الحارث بن حاطب رضوان الله عليهم أجمعين❶. [238]

❁شہدائے احد کی قبور:

شہدائے احد کی دامن میں قبلہ کی طرف تقریباً 70 مربع گز ایک چار دیواری میں یہ قبور واقع ہیں۔قبلہ یعنی جنوبی طرف اس چار دیواری میں لوہے کا بڑا سلاخوں والا گیٹ لگا ہوا ہے۔اس دروازہ کے سامنے تقریباً بیس گز کے فاصلہ پر دو قبور جو سیدنا حمزہ اور عبداللہ بن جحش کی ہیں،نظر آئیں گی پھر ان قبور کے بعد میں ایک اندرونی چار دیواری جو بڑی چار دیواری کے اندر شمالی جانب ہے،میں باقی تمام شہدائے احد مدفون ہیں۔مسنون دعا زیارت قبور پڑھ کر قبلہ نما کھڑے ہو کر ان شہید مومنوں کیلئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں۔اور اگر فرصت مل سکے تو آگے بڑھ کر میدان جنگ اور جبل احد کو دیکھیں۔

نیز جبل رماۃ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جبیر کی قیادت میں پچاس تیر انداز مقرر فرمائے تھے وہ شہدائے احد سے ایک فرلانگ پہلے ٹیلوں کی شکل میں موجود تھے۔اسی طرح جبل رماۃ سے چند فرلانگ پہلے وہ جگہ ہے جہاں پر وحشی نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو نیزہ مار کر شہید کیا تھا۔ [239]

❶- ملاحظہ فرمائیں: السيرة النبوية: 3/ 122، وتاريخ خليفة بن خياط: 68.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ خندق اور جنگ احزاب ❁

❁ تاریخ اسلامی کا اہم مقام:

اسلامی تاریخ میں مسلمانوں پر یہ وقت بہت مشکل اور بھاری آن پڑا یہود بنی نضیر نے مسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے لئے 5 ہجری کو عرب کے تمام قبائل کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کرلیا جس کے نتیجے میں دس 10,000 ہزار کا خونخوار لشکر تیار کیا گیا جس میں یہود اور تمام بت پرست عرب قبائل، قریش، بنو کنانہ، اہل تہامہ، بنی فزارۃ، بنی مرۃ، بنی اشجع، واہل نجد شامل تھے، مدینہ کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے، جب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لشکروں کی آمد کی خبر ہوئی اور مقابلہ کرنے کی طاقت نہ دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کے ساتھ مل کر خندق کھودی، جس کی لمبائی تقریبا ایک 1 کلومیٹر تھی اور گہرائی تقریبا سات 7 ذراع (10.5 فٹ) سے زیادہ، اور چوڑائی 9 نو ذراع (13.5 فٹ) سے کم نہ تھی اور یہ مدینہ منورہ کے شمال مشرق میں کھودی گئی جو نصف دائرہ کی شکل میں تھی اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تین 3000 ہزار فوجیوں پر مشتمل تھی۔

❁ خندق کھودنے کے دوران معجزات:

خندق کھودنے کے دوران ایک بہت بڑی چٹان صحابہ کے لئے مشکل بن گئی صحابہ کرام رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے علم میں لائے آپ نے بسم اللہ فرما کر ''معول'' چٹان پر مارا تو اس چٹان کا تیسرا حصہ ریزہ ریزہ ہوگیا، تو آپ نے کہا: اللہ اکبر مجھے شام کی چابیاں دی گئی ہیں، اللہ کی قسم میں اس وقت شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار ''معول'' چٹان پر مارا تو اس چٹان کا باقی ماندہ نصف حصہ مزید ریزہ ریزہ ہو گیا، تو آپ نے کہا: اللہ اکبر مجھے فارس کی چابیاں دی گئی ہیں، اللہ کی قسم میں اس وقت مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں، تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار ''معول'' چٹان پر مارا اور کہا بسم اللہ تو اس چٹان کا بقیہ حصہ ریزہ ریزہ ہوگیا، تو آپ نے کہا: اللہ اکبر مجھے یمن کی چابیاں دی گئی ہیں، اللہ کی قسم میں اس وقت یہاں سے صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں ❶۔

---

❶- صحیح السیرۃ النبویۃ: 354.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ:

اس جنگ میں مسلمانوں نے دفاعی جنگ لڑی مسلمانوں نے سلع پہاڑ کو اپنے پیچھے اور اس کے دامن کو لشکر کی قیام گاہ بنایا اور سامنے سے دفاع کے لئے خندق لڑائی تیروں اور پتھروں سے دونوں طرف سے جاری رہی کافروں نے خندق عبور کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام ہوئے البتہ ایک جگہ سے خندق زیادہ چوڑی نہ تھی وہاں سے کچھ کافروں نے خندق عبور کر لی مگر صحابہ کرام نے وہاں پہنچ کر جو کافر ہاتھ لگے انہیں واصل جہنم کیا اور باقی فرار ہو گئے، کافروں نے مسلمانوں کا بیس 20 دن شدید محاصرہ کیا، اور بنی قریظہ کے یہودیوں نے بھی مدینہ کے امن میں خلل ڈالنا شروع کر دیا اور کافروں کا ساتھ دیا حتیٰ کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

❁ بنی غطفان کے سربراہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح کی پیشکش:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ملخص ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حارث الغطفانی آیا اور کہا ہم آپ کے ساتھ صلح کے لئے تیار ہیں بشرط مدینہ منورہ کی کھجوروں کی پیداوار کا نصف حصہ ہمیں دیا جائے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں السعود سے مشورہ کروں گا'' تو آپ نے حضرت سعد بن معاذ وحضرت سعد بن عبادہ وحضرت سعد بن مسعود، حضرت سعد بن خیثمہ کو ایک پیغام ارسال کیا: ''کہ میں جانتا ہوں کہ عرب ایک ہو کر تم سے لڑنے کو آئے ہیں اور حارث نے یہ کہا ہے کہ مدینہ کی کھجوروں کی پیداوار کا نصف حصہ ہمیں دیا جائے، اگر تم اس سال کی نصف پیداوار کا حصہ دینا چاہتے ہو تو سوچو'' انہوں نے جواب میں کہا یا رسول اللہ کیا یہ اللہ نے آسمان سے وحی کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالانے سے انکار نہیں اور اگر یہ آپ کی خواہش ہے تو تب بھی اس سے کوئی انکار نہیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معاملہ ہم پر چھوڑتے ہیں تو پھر ہم انہیں فروخت تو کر سکتے ہیں یا مہمان نوازی مگر جیسے وہ چاہتے ہیں اس طرح ہرگز نہ ہوگا[1]۔

❁ جنگ خندق کے بارے میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت کا نزول:

رب العزت نے جنگ خندق کے بارے میں قرآن حکیم میں پارہ نمبر 21 جس سورت کا نام سورت الأحزاب ہے اور نمبر 33 اس سورت کی آیات کی تعداد 73 ہے کا نزول فرمایا جس میں اس اہم جنگ کی تفصیل موجود ہے۔

---

[1]- مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: السيرة النبوية لابن هشام: 214/2، وكتاب الجامع في السنن والآداب والمغازي والتاريخ: 281، وجوامع السيرة النبوية: 147، والدرر في اختصار المغازي والسير: 190، والوفا بأحوال المصطفیٰ: 713، والفصول في سيرة الرسول: 163، ورحمة للعالمين: 146، والرحيق المختوم: 489، السيرة النبوية دروس وعبر: 88 وفصول من تاريخ المدينة المنورة: 215، وصحيح السيرة النبوية: 360.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد

⊙ مسجد غمامہ: اس مسجد کا اصل نام مسجد مصلّی ہے جواب مسجد غمامہ کے نام سے مشہور ہے مسجد نبوی کے دروازہ باب السلام کے جنوب مغرب میں تقریباً دوفرلانگ کی مسافت پر بنی ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر نماز عید ادا فرمایا کرتے تھے۔ حتی کہ آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز امیر مدینہ منورہ جو اموی خلیفہ ولید کی طرف سے امیر مقرر تھے، نے تقریباً 91-93 ہجری میں اس کی باقاعدہ پہلی تعمیر کروائی اس سے پہلے اس جگہ کوئی باقاعدہ مسجد نہ تھی بلکہ عید کے موقع پر اس میدان میں نماز عید ادا کرلی جایا کرتی تھی۔

پھر آٹھویں صدی ہجری میں اس کی دوبارہ تعمیر سلطان حسن قلاوون نے کرائی، اور پھر نویں صدی ہجری میں اس کی تجدید وتعمیر امیر بردیک معمار نے کرائی، اور پھر تیرھویں صدی ہجری میں اس مسجد کی تعمیر سلطان عبدالمجید عثمانی نے کروائی، اور پھر چودھویں ہجری کے آخر میں اس کی تجدید تعمیر سعودی حکومت نے کروائی۔

مسجد کا طول تقریباً 28 گز عرض 15 گز، اونچائی 13 گز اور دیواروں کی چوڑائی ڈیڑھ گز ہے۔ یہ مسجد فن عثمانی کی طرز پر گنبد نما تیار شدہ ہے۔ [240]

⊙ مسجد ابوبکر صدیق: یہ مسجد شارع مناخہ کے آخر اور مسجد غمامہ کے ساتھ مسجد نبوی کے دروازہ باب السلام کے جنوب مغرب میں تقریباً دوفرلانگ کی مسافت پر واقع ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز امیر مدینہ منورہ تقریباً 87-93 ہجری میں تعمیر کروائی اس جگہ پر حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں عید کی نماز ادا کی جاتی تھی۔

پھر تیرھویں صدی ہجری میں اس مسجد کی تعمیر سلطان محمود ثانی نے کروائی، اسکے بعد سعودی حکومت نے اسکی مرمت اور تجدید کروائی۔ یہ مسجد چورس ہے اس کا طول وعرض 10 میٹر مربع ہے، اور دیواریں موٹے بازلٹ پتھر سے بنیں ہوئی ہیں۔ اور یہ مسجد فن عثمانی کی طرز پر صرف ایک گنبد پر مشتمل ہے۔

⊙ مسجد عمر فاروق: یہ مسجد حرم کی طرف آنے والی قباء والی سڑک، عنبریہ سے آنے والی سڑک اور شارع سح سے آنے والی سڑک جو مرکزی ڈاکخانہ کے جنوبی طرف حرم کو جاتی ہے، کے سنگم یعنی قباء سے آنے والی سڑک کے موڑ پر ڈاکخانے کے جنوبی سمت میں تعمیر شدہ ہے۔ جسے سلطان محمود عثمانی کے دور میں 1254 ہجری میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مسجد غمامہ سے جنوب مشرق میں قریب ہی ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یہاں پر نماز عید ادا کی جاتی تھی۔ کیونکہ مسجد غمامہ اس وقت تعمیر نہیں ہوئی تھی۔

⊙ مسجد علی: یہ مسجد شارع مناخہ مکتبہ ملک عبدالعزیز کے بعد جنوب کی طرف گلی طیار (زقاق الطیار) کے پہل اور ابوبکر الصدیق و مسجد غمامہ سے پہلے مسجد نبوی کے دروازہ باب السلام کے جنوب مغرب پر واقع ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز امیر مدینہ منورہ نے تقریباً 87-93 ہجری میں اس کی باقاعدہ تعمیر کروائی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اس جگہ پر کوئی باقاعدہ مسجد نہ تھی بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عید کی نماز اس میدان میں ادا کی جاتی تھی۔ اس مسجد کی تعمیر وتجدید مدینہ منورہ کے گورنر زین الدین ضغیم المنصوري نے 1476ء تا 1477 میں کروائی، ور پھر تیرھویں صدی ہجری میں اس مسجد کی تجدید تعمیر سلطان عبدالمجید عثمانی نے کروائی، اور پھر چودھویں ہجری کے آخر میں اس کی مرمت سعودی حکومت نے کروائی، یہ مسجد فن عثمانی کی طرز پر تیار شدہ ہے۔

⊙ **مسجد فتح**: یہ مسجد میدان خندق جبل سلع پر واقع حضرت عمر بن عبدالعزیز امیر مدینہ منورہ نے تقریباً 87-93 ہجری میں اس کی باقاعدہ تجدید تعمیر کروائی۔ اور پھر اس مسجد کی تعمیر وتجدید ملوک مصر عبیدین کے ایک وزیر الحسین بن أبي الهيجاء نے 575 ہجری میں کروائی، اور پھر چودھویں ہجری کے آخر میں اس کی مرمت سعودی حکومت نے کروائی، اور پھر اس مسجد کی نئی تعمیر کروائی گئی۔

⊙ **مسجد سبق**: یہ مسجد باب شامی محلہ میں بنی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ سعودی شرکہ کی بسوں نقل الجماعی کا اڈا ہے۔ یہ کوئی تاریخی مسجد نہیں ہے۔ یہ مناخہ سرنگ پل کے آخر میں شارع سلطانہ کے ابتداء میں تعمیر شدہ ہے۔

⊙ **مسجد جمعہ**: یہ مسجد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مدینہ منورہ سے پہلے کی بنی ہوئی تھی جب آپ قباء سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں ہی جمعہ کا وقت ہو گیا تھا چنانچہ سب سے پہلے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمعہ ادا کیا تھا وہ اسی مسجد ہی میں ادا کیا گیا تھا اس لئے اس مسجد کا نام مسجد جمعہ پڑ گیا۔

یہ قباء سے تقریباً نصف میل مدینہ منورہ کی طرف آنے والی سڑک کی بغل میں تعمیر شدہ ہے۔ یہ اس وقت وادی رانونا میں غبیب کے مقام پر بنی ہوئی تھی جو منازل بنوسالم بن عوف کا محلہ تھا۔ اس مسجد کو نوویں صدی ہجری میں سلطان بایزید عثمانی نے دوبارہ تعمیر کروایا تھا۔ موجودہ تعمیر اسی طرز پر سعودی حکومت کی تعمیر کردہ ہے۔ اس کا طول تقریباً 10 گز، عرض 6 گز اور اونچائی 6 گز ہے۔ اس پر صرف ایک قبہ بنا ہوا ہے۔ سفید رنگ کی یہ مسجد ''مسجد جمعہ'' ہے۔

⊙ **مسجد قبلتین**: یہ مسجد ابتداء میں مسجد بنوسلمہ کے نام سے معروف تھی کیونکہ یہ بنی سلمہ کے محلہ میں بنائی گئی تھی۔ تحویل قبلہ کے کافی مدت بعد اس مسجد کا نام ''قبلتین'' پڑ گیا اور اب بھی اس نام سے اس مسجد کو موسوم کیا جاتا ہے۔ [242] یہ مسجد مدینہ منورہ سے شمال مغرب میں واقع ہے۔ طریق سبع مساجد سے تبوک روڈ پر جانے والی سڑک پر حرہ غربیہ یا حرہ وبرہ میں جدید تعمیر شدہ ہے۔ اگر طریق سلطانہ پر جامعہ اسلامیہ کو جائیں تو تبوک روڈ اور سلطانہ روڈ کے ٹریفک سگنل سے بائیں طرف تقریباً دو فرلانگ پر تبوک روڈ پر بنی ہوئی ہے۔

صفر 1408 ہجری میں موجودہ سعودی حکومت نے اس کی توسیعی وجدید تعمیر کی ہے۔ [243]

⊙ **مسجد میقات**: اس مسجد کو ''مسجد شجرہ'' اور ''مسجد احرام'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، یہ مسجد مدینہ والوں کے لئے میقات ہے یہاں سے حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے احرام باندھتے ہیں اور یہ مسجد بستی آبار علی اور وادی عقیق میں تعمیر کی گئی ہے اور مکہ مکرمہ کی جدید روڈ ''خط سریع'' کے شمال اور مدینہ کے مشرق جنوب کی طرف واقع ہے اور یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی، اب یہاں پر ایک وسیع خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کا رقبہ تقریباً 26,000 میٹر مربع ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁مدینہ منورہ کی وادیاں❁

❁ وادی عقیق:

مدینہ منورہ اپنے دامن میں چھ وادیوں کے سیلاب جذب کرتا ہے ❶ وادی عقیق بڑی مشہور اور مبارک وادی ہے۔ جو شہدائے احد سے بیئر عثمان اور جامعہ اسلامیہ سے لے کر ذوالحلیفہ تک جبل عیر کے نچلے حصہ سے سد عروہ جو کہ مکہ مکرمہ کو جانے والی سڑک پر مدینہ طیبہ سے باب عنبریہ کی طرف تقریباً دو میل پر واقع ہے، سے شمال کی طرف بیئر عثمان اور شہدائے احد تک کا علاقہ وادی عقیق کہلاتا ہے۔

❁عقیق کے معانی: عقیق کے چار معانی بیان کئے جاتے ہیں۔

- چونکہ عقیق ایک سرخی مائل رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور اس وادی کی زمین کا رنگ سرخی مائل ہے اس لئے اس کا نام عقیق پڑ گیا۔
- چونکہ اس وادی میں ہر قسم کا سیلاب بہتا ہے لہذا اس کو عقیق کہتے ہیں۔
- عرب میں ہر وادی کو عقیق کہا جاتا ہے۔
- چونکہ اس وادی میں سیلابوں کے بہنے کیلئے وسعت ہے لہذا اس وادی کا نام عقیق الارض پڑ گیا۔

❁ وادی عقیق کی فضیلت:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب مکی ماہتاب مدنی ماہ عرب نے اپنی زبان مبارک سے اس وادی کو وادی مبارک کے نام سے موسوم کیا ہے۔

❁ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ، يَقُولُ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ))(380).

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی عقیق میں تھے تو فرمایا: ''کہ آج میری طرف میرے رب کی طرف سے کوئی آیا ہے (یعنی فرشتہ) تو انہوں نے کہا: اس وادی مبارک میں نماز پڑھو، اور کہو عمرہ حج میں''۔

---

(380)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحیح البخاري، كِتَاب الْحَجِّ، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ)) حديث: 1534 ، 2337، 7343، وسنن أبي داود، حديث: 1800 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 2976 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 162.

❶ آثار المدينة المنورة: 217-237.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ، وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ(381).

ترجمہ: سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا آپ ذوالحلیفہ وادی کے نشیب میں رات کو اترے ہوئے تھے تو آپ کو کہا گیا آپ مبارک میدان میں ٹھہریں ہوئے ہیں۔اور سالم نے ہمیں وہاں ٹھہرایا اور اس مقام کو تلاش کرنے لگے یہاں عبداللہ اونٹ بٹھایا کرتے اور یہاں پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم رات کو اترے تھے تلاش کرتے اور وہ جگہ اس مسجد کے نیچے کی طرف ہے جو وادی کے نشیب میں واقع ہے اترنے والوں اور راستے کے وسط میں۔اب یہاں پر ''مسجد میقات'' تعمیر کی ہوئی ہے۔

❁ وادی رانونا:

مسجد قباء سے شمالی جانب وادی رانونا ہے۔اس وادی میں غبیب کے مقام پر مسجد جمعہ واقع ہے۔اس وادی کی صحیح طور پر حد بندی یقینی نہیں ہے۔لہذا اسی پر اکتفا کافی ہے۔

❁ وادی قناۃ:

قناۃ عربی لغت میں ایسی زمین کو کہتے ہیں جو گہری اور گڑھے دار ہو جہاں پر سیلابی پانی بہتا اور جمع ہو۔یہ وادی مدینہ منورہ کے مشرق میں حارۃ شرقیہ کے بعد جبل احد کے جنوب میں واقع ہے۔جسے موجودہ دور میں مجمع السیول یعنی سیلاب گاہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔جب طائف سے سیلاب آتا ہے تو سدعروۃ سے جامعہ اسلامیہ اور سیدنا حمزہ اور شہدائے احد کے سیلابی نالے سے ہوتا ہوا اس جگہ جا کر جمع ہو جاتا ہے۔یعنی جبل احد اور ائیر پورٹ مدینہ منورہ کے جنوب کا علاقہ شارع مطار کی جنوبی ڈھلوان کا سارا علاقہ وادی قناۃ میں شامل ہے۔

---

(381)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ))حديث: 1536 ، 1533، 1767، 1799، 2336، 7345، وصحيح مسلم، حديث: 1257، وسنن النسائي، حديث: 2660، 2661، وموطأ الإمام مالك، حديث: 804، ومسند الإمام أحمد، حديث: 5569، 6196، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 853.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ وادی بطحان:

یہ وادی مسجد نبوی سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں واقع ہے۔

مسجد غمامہ سے نکلنے والی سڑک جس کا نام اب شارع الأمیر عبدالمحسن ہے جو شارع قربان کے نام سے مشہور ہے، پر سفر کریں تو جہاں پر ٹریفک کا اشارہ ہے اور یہاں جو چوراہا ہے اس میں سے ایک سڑک مسجد قباء اور طریق ہجرہ کو جاتی ہے آپ سیدھے شارع قربان پر جنوب اور پھر مشرقی سمت چلتے جائیں تو یہ سڑک آپ کو سید بطحان کی سڑک پر لے جائے گی۔ جس پر آگے چل کر دائیں طرف کعب بن اشرف یہودی کا قلعہ نما مکان سڑک کے دائیں طرف ایک فرلانگ پر واقع ہے جب کہ اسی سڑک کے آخر میں مشرقی سمت پر جو ڈیم بنا ہوا ہے یہ سد بطحان ہے۔ یعنی سڑک کی بائیں طرف شرقی علاقہ سارا کا سارا وادی بطحان کا علاقہ ہے۔ یہ وہی وادی ہے جہاں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی لے کر ایک صحابی پر ان کے بخار میں چھڑکی تھی جس کا ذکر ''مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ'' میں اسم نمبر 45 (الشفاء یعنی شفا دینے والا شہر) میں آچکا ہے۔

اس ضمن میں حدیث کا ترجمہ یہ ہے: ''حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کے ہاں تشریف لائے وہ بیمار تھے، آپ نے کہا۔ اے لوگوں کے رب! اس کی تکلیف دور فرما۔ پھر ایک پیالہ میں وادی بطحان کی مٹی ڈال کر اس میں پھونکا اور پھر یہ مٹی ان پر چھڑک دی'' (382)۔

---

(382)- كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى، سنن أبي داود: جلد 4 صفحہ 14-213، حدیث: 3885، اور فتح الباری جلد 10 صفحہ 208: کچھ محققین نے اس حدیث پر ''صحیح'' (صحیح ابن حبان) اور ''حسن الإسناد'' (عمل الیوم واللیلۃ) اور ''حسن لغیرہ'' (معجم الصحابۃ) اور ''ضعیف'' (السلسلۃ الضعیفۃ و الموضوعۃ) کا حکم صادر کیا ہے، اس حدیث کی سند میں ایک راوی یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے جس سے صرف عمرو بن یحییٰ المازنی نے روایت کی ہے، اور نقاد محدثین میں سے امام بخاری نے (التاریخ الکبیر: 377/8) اور ابن ابی حاتم نے (الجرح و التعدیل: 228/9) میں بغیر جرح تعدیل کے ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے (الثقات: 633/7) میں اسکا ذکر کیا ہے، اور امام الذہبی نے اس پر ''لا یعرف حالہ'' کا حکم لگایا ہے (میزان الإعتدال: 9883) اور حافظ ابن حجر نے اسے ''مقبول'' کا درجہ دیا ہے (تقریب التهذیب: 7879) حدیث کے یہ الفاظ: ((اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ)) صحیح ہیں، مگر حدیث کا یہ حصہ: ((ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ)) ضعیف ہے۔

مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: التاریخ الکبیر: 377/8، والمعرفۃ والتاریخ: 322/1، والسنن الکبریٰ للنسائي، حدیث: 10789، 10790، وعمل الیوم واللیلۃ، حدیث: 1017، 1018، 1040، 1041، و معجم الصحابۃ، حدیث: 218، و المعرفۃ الصحابۃ، حدیث: 1302، وصحیح ابن حبان، حدیث: 6069، والمعجم الکبیر، حدیث: 1323، و المعجم الأوسط، حدیث: 9118، وتحفۃ الأشراف، حدیث: 2066، والدعوات الکبیر، حدیث: 483، ومن روی عن أبیہ عن جدہ: 174، و النکت الظراف، حدیث: 2066، والسلسلۃ الضعیفۃ و الموضوعۃ، حدیث: 1005.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سد بطحان یعنی بطحان ڈیم اسی وادی میں شاہ فیصل کے دور میں بنایا گیا تھا تا کہ مدینہ منورہ کے جنوبی بالائی پہاڑوں سے آنے والا برساتی پانی جو سیلاب کی صورت میں مدینہ منورہ پہنچ کر تباہی مچاتا تھا اس کے کنٹرول کیلئے وادی کے جنوبی طرف بطحان ڈیم کو تعمیر کیا گیا ہے۔ دوسرا ڈیم سد عروہ جو مدینہ منورہ کے جنوب میں مغرب میں باب عنبریہ سے مکہ مکرمہ کو جانے والی سڑک پر بنایا گیا ہے اس ڈیم کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جنوب مغربی سمت یعنی طائف اور مکہ مکرمہ کے پہاڑوں پر برسات کا پانی اسی سمت ہی آ کر مدینہ یونیورسٹی کے سامنے سے سیلابی نالہ سے گزرتا ہوا شہدائے احد سے ہوتا ہوا مجمع السیول میں پہنچتا ہے۔ جس کا ذکر وادی قناہ میں گزر چکا ہے۔ وادی بطحان کو وادی ابی جیدہ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی سارا علاقہ جو سد بطحان کی شمال میں احد سے پہلے تک ہے، بنی قریظہ کا علاقہ تھا۔ جسے اب وادی بطحان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

❁ وادی مذینیب:

حارہ شرقیہ کی سیدھ میں جنوب کی طرف سد بطحان کی سڑک کے دائیں طرف کا علاقہ جو قباء کے اردگرد قلعہ کعب بن اشرف تک پھیلا ہوا ہے یہی وادی مذینیب ہے اور اسی کے آخری کنارے سے قدرے پہلے بنی نضیر یہودی قبیلہ کے سردار کعب بن اشرف کے شکستہ قلعہ کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ یہ کعب بن اشرف وہ بدطینت یہودی تھا جس نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی اور کفار کی شکست و ذلت کی کہانیاں اشعار کی صورت میں کفار مکہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ احد کیلئے بھڑکایا تھا نیز ماہتاب مدنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المومنین اور جلیل القدر صحابیات رسول کے ہجو میں اشعار کہہ کر مسلمانوں کی دل آزاری کیا کرتا تھا بالآخر اس کی اس تذلیل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے تو اس بدبخت کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ محمد بن مسلم اور ابو نائلہ (383) نے اسے گوریلہ طرز پر اس کے قلعہ میں ہی اسے قتل کر دیا۔ گوریلہ ایکشن کا آغاز اسی قتل سے ہوا۔

❁ وادی مھزور:

اس وادی کو ''وادی الغاوی'' بھی کہا جاتا ہے یہ وادی حارہ واقم کے مشرق مدینہ منورہ میں داخل ہوتی ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً 40 کیلومیٹر دور فاصلہ سے اس کی ابتداء ہوتی ہے اور پھر دو حصوں میں تقسیم ہو کر اس کا ایک حصہ وادی مذینیب میں مل جاتا ہے اور آخر میں وادی بطحان سے جا ملتی ہے اور پھر اس کا پانی زعابہ سے ہوتا ہوا غابہ (جنگل) کی طرف مجمع السیول مدینہ کے شمال کی طرف چلا جاتا ہے۔

---

(383)- ملاحظہ فرمائیں: صحیح البخاري، كِتَابُ الرَّهْنِ، بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ، حديث: 2510 ، وصحيح البخاري، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ، حديث: 3031، 3032، وصحيح البخاري، كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، حديث: 4037، وصحيح مسلم، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَاب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ: حديث: 1801، وسنن أبي داود، كِتَاب الْجِهَادِ، بَاب فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ، حديث: 2768 ،اور فتح الباری: 143/5، 158/6، 336/7.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁مدینہ منورہ کے بعض مشہور پہاڑ❁

✱جبل احد:

جبل عربی لفظ ہے اس کا معنی پہاڑ ہے جبل کی جمع جبال ہے۔ مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں سے جبل احد کی فضیلت سب پہاڑوں سے زیادہ افضل ہے۔ یہ پہاڑ مدینہ منورہ (مسجد نبوی) کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا فاصلہ مسجد نبوی سے 5+1/2 (ساڑھے پانچ) میل ہے۔ اس کے شمال میں ہی مدینہ منورہ کی حرم کی حد بندی کرنے والا پہاڑ ثور نصف میل کے فاصلہ پر موجود ہے۔ کیونکہ مسجد نبوی سے چاروں طرف کے بارہ میل کا علاقہ حدود حرم ہے۔ لہذا پہاڑ ثور مسجد نبوی سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب کہ جبل احد ساڑھے پانچ میل کے فاصلہ پر۔

جبل احد کا رنگ سرخی مائل ہے۔ جنگ احد جو شوال 3ھ ہجری میں لشکر اسلام جس کے سالار اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ جس کے سالار ابوسفیان تھے، کے درمیان احد ہی کی وادی میں ہوئی تھی۔ جس میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ستر جلیل القدر صحابہ کرام نے مرتبہ شہادت حاصل کیا تھا۔ جن کا مبارک تذکرہ آپ اس کتاب میں ''شہدائے احد'' کے اسماء گرامی اور ''شہدائے احد کی قبور'' کے عنوانات میں مطالعہ کر چکے ہیں تذکرہ کیلئے ان ابواب کا مزید مطالعہ فرمائیں۔

جبل احد کی فضیلت سے متعلق فرمان نبوی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

❁ ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))(384).

ترجمہ: ''یہ جبل احد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس کو محبوب سمجھتے ہیں''۔

جبل احد ہی مدینہ منورہ کا وہ خوش قسمت پہاڑ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب و پسند فرمایا اور اس پہاڑ کو بعض مثالوں سے تشبیہ کیلئے استعمال فرمایا۔ ایک مثال ملاحظہ کریں۔

❁ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ

(384) -(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ أُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، حديث: 4082، 2882، 4084، 5425، 6363، 7333، وصحيح مسلم، حديث: 1365، وجامع الترمذي، حديث: 3922، وسنن ابن ماجة، حديث: 3115 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 12001، 12025 ، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 864.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا نَصِيفَهُ)) (385).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میرے صحابی کی نہ برائی کی جائے نہ گالی دی جائے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی بھی جبل احد کے مثل و برابر سونا بھی خیرات کردے تو وہ میرے صحابی کے مٹھی بھر یا اس سے نصف کی خیرات کو بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

اس جبل احد کی لمبائی تقریباً پانچ میل کے قریب ہے۔

صحیح احادیث میں وارد ہے کہ اسی جبل احد پر آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ چڑھے تو پہاڑ کانپنے لگا جس پر آپ نے احد کو کانپنے سے رکنے کا حکم دیا تو وہ ساکن ہوگیا۔ احادیث ملاحظہ کریں۔

❀ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)) (386).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چڑھے تو پہاڑ پر لرزہ طاری ہوگیا اور وہ کانپنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل احد کو مخاطب کر کے فرمایا: ''تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں''۔ صحیح بخاری کی دو دوسری احادیث جو حاشیہ میں مذکور ہیں، میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔: ''آپ نے اپنا پاؤں مبارک جبل احد پر مارا اور فرمایا رک جا'' تو یہ تھی جبل احد کی وہ فضیلت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ملتی ہے۔

اس ضمن میں ایک حدیث جو سنن ابن ماجہ میں روایت کی گئی ہے۔ ضعیف جداً یعنی موضوع اور من گھڑت ہے۔

❀ قال ابن ماجة: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِكْنَفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، وَهُوَ عَلَى تُرْعَةٍ ❶ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ، وَعَيْرٌ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ النَّارِ)).

---

(385)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا)) حديث: 3673 ، وصحيح مسلم، حديث: 2541 ، وسنن أبي داود، حديث: 4658 ، وجامع الترمذي، حديث: 3861 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 161 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10695 ، 11124، 11214، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1649.

(386)-(یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، حديث: 3675 ، 3686، 3699، وسنن أبي داود، حديث: 4651، وجامع الترمذي، حديث: 3697 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11696 .

❶- تُرْعَةٍ کا معنی: دروازہ، باغ، باغ کی طرف جانے والا نالا، سیڑھی کا پایہ، منبر کے درجے، حوض کا دہانہ وغیرہ... (مصباح اللغات: ''ترع'': 84).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

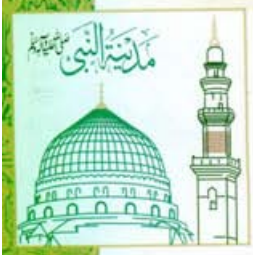

مسجد غمامہ کا ایک منظر۔ دور جدید۔ یہ تصویر ایک بس سے لی گئی ہے

مسجد غمامہ کا بیرونی منظر۔ بطرف محراب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد غمامہ کی نادر تصویر 50 سال قبل

مسجد غمامہ کا ایک منظر جس میں مسجد نبوی بھی دکھائی دے رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد
حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ

مسجد
حضرت علی
رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد الفتح کا بیرونی منظر۔ یہ مسجد میدانِ خندق کے علاقے میں واقع ہے

مسجد الفتح کا ایک دلکش منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد سبق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد جمعہ زیر تعمیر دکھائی دے رہی ہے۔ یہ مسجد قربان اور قباء کے درمیان واقع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد جمعہ کی قدیم تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

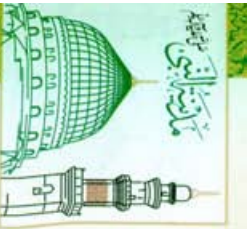

مسجد قبلتین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

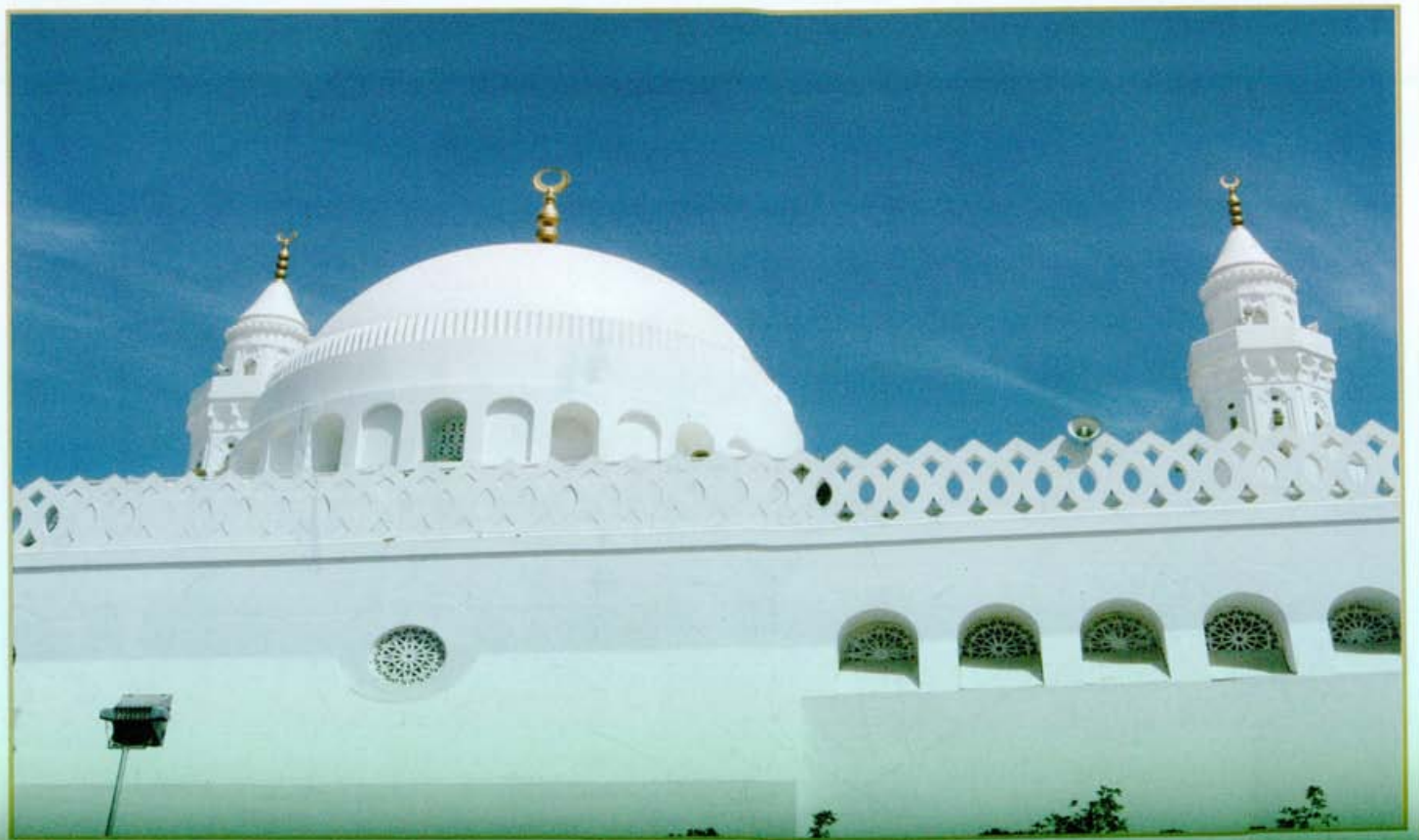

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد قبلتین کا اندرونی منظر

مسجد قبلتین کا ایک اندرونی حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد قبلتین رات کا منظر

مسجد قبلتین کا خوبصورت منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میقات کے خوبصورت مینار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میقات کا خوبصورت منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

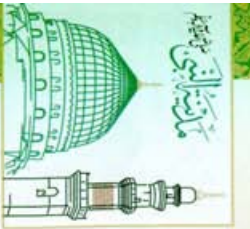

مسجد میقات کا روح پرور منظر

مسجد میقات کا دلنشیں منظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد عنبریہ۔ ترکی دور کی تعمیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی عقیق بارشوں کے پانی سے بھری ہوئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

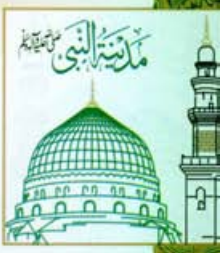

مدینہ منورہ کے پہاڑ اور ریگستان

مدینہ منورہ کے پہاڑ، کھجور کے باغات اور شاہراہِ عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

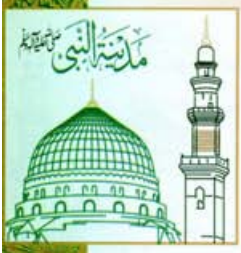

بئر اریس کی ایک نادر تصویر

بئر اریس (بئر خاتم) کے بالمقابل مسجد قباء نظر آ رہی ہے اور یہ تقریباً 50 سال قبل کی تصویر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

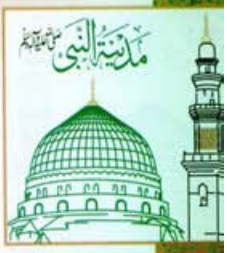

بیرِ عثمان کی نادر تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عبداللہ بن مکنف روایت کرتا ہے۔کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جبل احد ہمیں محبوب رکھتا ہے۔اور ہم اس کو محبوب رکھتے اور وہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے جب کہ عیر جہنم کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے''(387)۔

اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے جب کہ عبداللہ بن مکنف کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔لہذا عبداللہ بن مکنف کے متعلق علامہ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ وہ مجہول۔امام بخاری :عبداللہ بن مکنف کے بارے میں بیان کرتے ہیں في حديثه نظر ''اس کی روایت کردہ حدیث پر نظر ہے''۔اسی طرح ابن حبان کہتے ہیں۔لا أعلم له سماعاً من أنس کہ عبداللہ بن منکف کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع ہی ثابت نہیں۔محدث عصر حاضر شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث پر ضعیف جداً یعنی موضوع کا حکم لگایا ہے چونکہ یہ حدیث جھوٹی ہے۔لہذا یہ اعتقاد رکھنا کہ جبل احد جنتی احد پہاڑ ہے صحیح نہیں ہے۔جبل احد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چڑھنے کا واقعہ اور جبل احد کے کانپنے کا واقعہ آپ مطالعہ کر چکے بعینہ ایسا واقعہ جبل ثور یعنی غار حرا کا بھی ہے۔

مگر اس واقعہ میں چار خلفاء کے علاوہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے اسماء بھی شامل ہیں(388) جب کہ مسند ابی داود الطیالسی میں حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی،حضرت علی اسد اللہ،حضرت طلحہ حضرت زبیر،حضرت سعد،حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کے اسماء شامل ہیں۔

❁ جبل عَیْنَیْن:

اس کو جبل الرماۃ بھی کہتے ہیں یہ شہداء احد کی قبور کے بالمقابل جنوب کی طرف صرف باسٹھ میٹر کے فاصلہ پر ہے۔اگر چہ اس وقت اس کی پہاڑی صورت تو برقرار معلوم نہیں بلکہ ایک بڑا ٹیلہ ہی معلوم دیتا ہے۔جنگ احد کے

---

(387)-حدیث کا پہلا حصہ:((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) صحیح متفق علیہ ہے جبکہ دوسرا حصہ:((وَهُوَ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ، وَعَيْرٌ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ النَّارِ)) نہایت کمزور وضعیف درجہ کا ہے، سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ،حديث: 3115 ، ومصنف عبدالرزاق، حديث: 17484، ويحيى بن معين وكتابه التاريخ: 3107، والضعفاء والكبير: 889، والكامل في الضعفاء: 1037، وأخبار أصبهان، حديث: 40420، والتمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد:330/22، وقال العلامة البوصيري: هذا إسناد ضعيف (مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه، حديث: 1080)، والفوائد المجموعة: 466، وقال الشيخ ناصر الدين الألباني: ضعيف جدا (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، حديث: 1820، وضعيف الترغيب والترهيب، حديث: 771، وضعيف الجامع الصغير وزيادته، حديث: 1368).

(388) حدیث یوں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) صحيح مسلم، كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حديث: 2417 ، وجامع الترمذي، حديث:3696 ، ومسند الإمام أحمد، حديث:9147 ، و مسند أبوداود الطيالسي، حديث: 235، 1985.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن اسی پہاڑ پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کے قیادت میں پچاس تیراندازوں کا دستہ متعین فرمایا تھا۔اسی لئے اسی پہاڑ کا نام جبل الرماۃ مشہور ہوا کیونکہ رماۃ تیروں کو کہتے ہیں۔

✱ جبل ثَوْر:

یہ پہاڑ مدینہ منورہ کی شمالی طرف سے حدود حرم نبوی کی حد بندی کرتا ہے۔ یہ چھوٹا سا پہاڑ بیل کی کوہان کی مانند ابھرا ہوا جبل احد کی شمال میں نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہاڑ کو مدینہ منورہ کے شمال کی طرف حد حرام قرار دیا ہے۔

❁ ((اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ...))(389) یہ ایک طویل حدیث ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جبل عیر سے جبل ثور کی سرزمین مدینہ حرم ہے...''۔

✱ جبل عَیْر:

یہ پہاڑ ذوالحلیفہ کے جنوب میں ایک سیاہی مائل پہاڑ ہے جس کی شکل گدھے کی طرح ہے اس لئے اس کا نام عیر مشہور ہے۔ نیز مسجد قباء کی جنوب مغرب میں یہی سیاہ مائل پہاڑ نظر آتا ہے یہ مدینہ منورہ کہ جنوبی سمت میں واقع ہے اور جنوب کی طرف یہ پہاڑ حرم نبوی کی حد بندی کرتا ہے۔اس سلسلہ کی حدیث جبل ثور کے بیان میں گزر چکی ہے۔

✱ جبل سَلْع:

جبل سلع اب مدینہ منورہ کی آبادی میں آچکا ہے جب آپ مسجد نبوی سے شارع سلطانہ پر جائیں تو شارع کے ابتداء میں بائیں طرف جو پہاڑ ہے یہی وہ سلع اس کا دوسرا سرا مغرب کی طرف موجود سبع مساجد کی طرف پھیلا ہوا ہے۔جس میں مسجد فتح مشہور مسجد اس کی ایک چوٹی پر بنی ہوئی ہے۔اسی مسجد فتح کے نیچے آگے تک خندق بنی ہوئی تھی جو جنگ خندق یا احزاب میں کھودی گئی تھی۔

علاوہ ازیں مدینہ منورہ کے اردگرد متعدد پہاڑ ہیں۔ یہاں صرف معروف پہاڑوں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

---

(389)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، حديث: 1370، وصحيح البخاري، حديث: 1870، 3172، 3142، 3180، 6755، 7300، وسنن أبي داود، حديث: 2034، وجامع الترمذي، حديث: 2127، ومسند الإمام أحمد، حديث: 616، 1040، 1300، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 868، 963.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ کنویں ❁

♦ بِئْرُ أَرِيسٍ (بئر خاتم):

عربی میں بئر کا معنی کنواں ہے۔ یہ کنواں مسجد قباء کے قدیمی پہلے دروازے کے بالمقابل تقریباً 35 میٹر کے فاصلہ پر تھا۔ 1975ء میں اس کنویں کو خشک حالت دیکھا۔ مگر کچھ عرصہ بعد سعودی حکومت نے اس کو بند کر کے یہاں پر کار اسٹینڈ بنوا دیا تھا۔ اب یہاں پر دو رویہ سڑک ہے جو سڑک مدینہ منورہ کو جاتی ہے مسجد قباء کے پہلے دروازہ کے بالمقابل یہ کنواں مدفون ہے۔ اس کنویں کے متعلق صحیح حدیث میں وارد ہے۔

❁ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقُلْتُ: لَأُلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ -وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ -حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُرِيدُ أَحَاهُ -يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَقُلْتُ: عَلَىٰ رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّىٰ رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَىٰ رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَىٰ بَلْوَىٰ تُصِيبُهُ))فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَىٰ بَلْوَىٰ تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِءَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

قَالَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ(390).

❁ حضرت سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بتایا کہ ایک روز میں گھر سے وضو کر کے نکلا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ میں مسجد گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ آپ کو فلاں طرف جاتے دیکھا گیا ہے چنانچہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار پر چلتا گیا حتیٰ کہ میں بئر اریس پر پہنچا۔ اور اس کے لکڑی کے بنے ہوئے دروازہ پر بیٹھ گیا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو فرما کر تشریف لائے اور بئر اریس کے منڈیر پر دونوں ہاتھوں کے سہارے اپنی پنڈلیوں کو کنویں میں لٹکا کر تشریف فرما ہوئے چنانچہ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور پھر چپکے سے بحیثیت دربان کنویں کے دروازہ پر بیٹھ گیا کیونکہ ان دنوں آپ کا کوئی دربان نہیں تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے دریافت کیا کون ہے؟

(390)-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، حديث: 3674 ، 3693، 3695، 6216، 7097، 7262، وصحيح مسلم، حديث: 2403 ، وجامع الترمذي، حديث: 3710 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 19015، 19146، 19156، واللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان،حديث: 1554، 1555

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ابوبکر صدیق ہوں تو میں کہا ذرا ٹھہرئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آمد اور ان کے اجازت طلب کرنے کی خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا ان کو اجازت بھی دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ چنانچہ میں ابوبکر صدیق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت بھی اور جنت کی خوشخبری بھی دی۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف اسی طرح بیٹھ گئے جس حالت میں آپ تشریف فرما تھے۔ یعنی پنڈلیوں کو کنویں میں لٹکایا اور ان کو ننگا بھی کیا پھر میں نے دربان کے فرائض سرانجام دینا شروع کیے۔ میں (جب گھر سے چلا تھا تو) اپنے بھائی کو وہیں چھوڑ آیا تھا کہ وہ بھی وضوء کر کے میرے پاس آ جائے گا۔ اور میں نے دل میں سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہوئی تو آج اسے میرے پاس بھیج دے گا۔ اسی وقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے کہا: ٹھہرئے! پھر میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا: حضرت عمر حاضر ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور ساتھ ہی جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ میں واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تشریف لائیے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب اور کنوئیں کی مینڈھ پر بیٹھ گئے اور آپ نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے۔ میں پھر لوٹ کر دروازے پر آ بیٹھا اور سوچنے لگا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص (میرے بھائی) کی بھلائی منظور ہوئی تو آج اسے یہاں بھیج دے گا۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے عثمان بن عفان۔ میں نے کہا: ٹھہرئے پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو (ان کے آنے کی) اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں آنے کی اجازت دو اور بشارت دو کہ ان پر مصیبت پڑے گی جس کے نتیجے میں وہ جنت میں جائیں گے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور ان سے کہا کہ تشریف لائیے اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ ایک مصیبت میں سے گزر کر آپ جنت میں جائیں گے چنانچہ وہ اندر آ گئے لیکن دیکھا کہ کنوئیں کی مینڈھ پُر ہو چکی ہے (اس پر بیٹھنے کی جگہ باقی نہ بچی تھی) لہذا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی جانب کنوئیں کے دوسرے حصہ پر بیٹھ گئے۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ جنھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث کو روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح بنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ بئر اریس تھا جس کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے۔اس بئر کا دوسرا نام بئر الخاتم ہے۔کیونکہ اس کنویں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ انگوٹھی مبارک حضرت عثمان سے ان کے عہد خلافت کے ساتویں سال میں گر گئی تھی۔جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک منتقل ہوتی چلی آئی تھی۔چونکہ الخاتم کے معنی انگوٹھی کے ہیں اسی لئے بئر اریس کا نام بئر الخاتم معروف ہوگیا۔یاد رہے ان ایام میں مدینہ منورہ کے باسیوں کا زیادہ تر شغل کھیتی باڑی تھا۔اور اپنی زمین میں کنواں کے ساتھ ہی اکثر خاندانی رہائش بھی ہوا کرتی تھی۔

یعنی حویلی ہوتی تھی جس کی چار دیواری اور دروازہ ہوا کرتا تھا۔اسی لئے ہی حدیث میں دربان اور دروازہ کھٹکھٹانے اور اجازت لینے کی حکایت کا ذکر ہوا ہے۔واللہ اعلم بالصواب.

♦ بِئْرُ رُومَةِ یا بئر عثمان:

یہ کنواں مسجد نبوی کے مغرب میں تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلہ پر شارع سلطانہ کے شمال میں نصف کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔اگر آپ مسجد نبوی سے شارع سلطانہ پر جامعہ اسلامیہ یعنی مدینہ یونیورسٹی کو جائیں تو مسجد قبلتین والی سڑک جو تبوک کو جاتی ہے، کے ٹریفک سگنل پر چوراہے سے جامعہ جانے والی سڑک پر نصف کلومیٹر سے دائیں طرف شمال کی طرف مڑیں اس طرح مسجد قبلتین جنوب میں نظر آتی ہے۔تو نصف کلومیٹر پر یہ کنواں موجود ہے۔مسجد قبلتین جنوب میں اور بئر عثمان شمال میں باہمی ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہیں۔یہ وہی کنواں ہے جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے پینتیس ہزار (35,000) درہم میں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا تھا جس کی بنا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو جنت کی بشارت دی تھی۔حدیث یہ ہے:

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَحَفَرْتُهَا....

ترجمہ: ابی عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ نے محاصرین کو پوچھا کہ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھدوائے گا اس کے لئے جنت کی بشارت ہے۔لہذا میں نے اسے کھدوایا تھا...(391)۔

تشریح: یہاں کھدوانے سے مراد یہ ہے کہ یہ کنواں پہلے خریدا اور پھر اس کی صفائی وغیرہ کروا کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ جیسے دیگر احادیث میں اس کی تفصیل آتی ہے کہ ''مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد مسلمانوں کیلئے پانی کی قلت تھی۔ یہاں پر ایک شخص جو قبیلہ بنی غفار کا یہودی تھا، کا یہ کنواں تھا جو میٹھے پانی کا تھا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت فرمائی جو شخص اس کنواں کو خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر اور اسے گہرا کھدوا کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ اور جنت کے مستحق ٹھہرے(392)۔

اس سلسلہ میں سنن الترمذی کی حدیث ملاحظہ کریں۔

❁ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا جَمَّازَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

(391)- (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، كتاب الوصايا، باب إذا وقف أرضا أو بئرا واشترط لنفسه مثل دلاء المسلمين، حديث: 2778، وجامع الترمذي، حديث: 3699، وسنن النسائي، حديث: 3182، 3606، 3607، 3608، 3609. ومسند الإمام أحمد، حديث: 422، 513، 556.

(392)-ملاحظہ کریں صفحہ:358.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَىٰ ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّىٰ تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)) قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَىٰ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ عُثْمَانَ(393).

ملخص حدیث: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری روایت کرتے ہیں کہ میں اس موقعہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر حاضر ہوا جب سبائیوں نے آپ کو محصور کر رکھا تھا انہوں نے مجھے کہا آپ ان لوگوں کو میرے پاس لائیں جو میرے خلاف زہریلہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگوں میں سے دو آدمیوں کو میں آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جو اپنی شکل وصورت سے اونٹوں اور گدھوں کی طرح نظر آ رہے تھے (یعنی ان کی چال ڈھال سے تکبر ونخوت ظاہر ہو رہی تھی)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا۔ میں تمہیں اللہ اور اسلام کے واسطے سے پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں پر صرف بئر روما کے علاوہ میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو اس کنویں کو خرید کر خود بھی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی پانی پلائے گا اس کیلئے جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنے مال سے اس کنویں کو خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ اور اب تم مجھے اس کے پانی پینے سے منع کرتے ہو جب کہ میں سمندر کا پانی پینے پر مجبور ہو گیا ہوں تو ان لوگوں نے جواب دیا۔ آپ نے بالکل سچ کہا... (یہ ایک لمبی حدیث کا اس موضوع سے متعلق مطلوبہ ٹکڑا درج کر دیا گیا ہے)۔ یہ تو تھا بئر روما جسے بعد میں ''بئر عثمان'' کے نام سے موسوم کیا گیا، کی تعریف و توصیف و تاریخ جو آج بھی مدینہ منورہ میں معروف زیارت گاہ ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ فیض عثمان غنی کی یاد تازہ کرتا رہے گا۔

♦ بِئْرُ بُضَاعَةَ:

اس کنویں کا ذکر صحیح احادیث میں بھی آیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

---

(392)۔ دیکھئے فتح الباری: 407/5، 408۔

(393)۔ (یہ حدیث حسن ہے) جامع الترمذي، حديث: 3703، وسنن النسائي، حديث: 3608 .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ، وَلَحْمُ الْكِلَابِ، وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ،لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ))(394).

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم بئر بضاعہ کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ یہ کنواں برسوں سے مرورِ زمانہ کے ساتھ معدوم ہو چکا ہے۔ یہ کنواں سقیفہ بنی ساعدہ جو کہ شارع سحیمي کے بائیں طرف تقریباً جہاں پر مدرسہ اُبی بن کعب تھا اس کے اردگرد یہ کنواں تھا۔ مدرسہ ابی بن کعب سقیفہ بنی ساعدہ سے بائیں طرف تقریباً ایک فرلانگ اندر کی طرف واقع تھا۔ جسے گرا کر ایک مارکیٹ تعمیر کر دی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب

♦ بئر السقيا:

اس کنویں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی پیا اور وضو فرمایا تھا۔ یہ فلجان نامی وادی میں واقع تھا۔ مدینہ منورہ کے ترکی ریلوے اسٹیشن کے تقریباً شمال میں تھا۔

اسی طرح اور بھی کنویں تھے جو اب معدوم ہو چکے ہیں اور ان کے کوئی آثار باقی نہیں ہیں۔ مثلاً کنواں ابوایوب انصاری، کنواں ذروان اور کنواں عروہ بن زبیر اور کنواں غرس کنواں حاء وغیرہ۔

❁ مدینہ منورہ کے کنووں کی گہرائی 8 میٹر تا 35 میٹر تک ہے جو سادہ رواتی طریقہ سے کی جاتی تھی اب جو کھدائی یا بور میکنیکی طریقہ سے کی جاتی ہے وہ 35 میٹر تا 100 میٹر تک ہے، اور پانی مدینہ کے غرب جنوب کی طرف کا میٹھا ہے اور بہترین پانی قباء کے علاقے کا ہے اور یہ علاقہ مدینہ منور کے جنوب کا ہے جبکہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب کا پانی کھارا ہے۔

❁ مدینہ منورہ میں ایک سرنگ کھودی گئی ہے جس کی وجہ حج کے دوران رش تھا اور اس وجہ سے حوادث بھی ہوتے تھے خاص کر کے حج کی دوران اور پانچ نمازوں کے اوقات سے پہلے اور بعد میں مناخہ روڈ پر جو مدینہ منورہ

(394)-(یہ حدیث صحیح ہے) سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَة، بَابُ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَة، حديث: 66 ، وجامع الترمذي، حديث: 66 ، وسنن النسائي، حديث: 326 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 10735 ، 10864، 11406.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شمالی حصے کو جنوبی حصے سے ملاتا ہے، اس سرنگ کی لمبائی 1006 میٹر ہے جو شمال سے جنوب اور اس کے برعکس راستہ کو آسان اور تیز بنا دیا ہے یہ سرنگ مدینہ کی جنوب سے قربان روڈ کے چوراہے کے بعد کھجور مارکیٹ سے شروع ہوتی ہے اور مسجد غمامہ اور مناخہ روڈ کے نیچے سے گزرتی ہوئی شمال کی طرف مسجد سبق کے قریب ستین روڈ کے سگنل سے پہلے نکلتی اور سلطانہ روڈ جو شمال میں واقع ہے سے راستہ ملاتی ہے یہ سرنگ دو رویا ہے ہر رو تقریبا 14 میٹر کی ہے اور ہر سائڈ میں جو تین لائنے ہیں اس سرنگ پر تقریبا 120 ملین ریال خرچ ہوئے ہیں۔

❁ مدینہ منورہ میں پلوں کا ایک جال ہے جو وادیوں کی گزرگاہوں پر تعمیر کئے گئے ہیں مگر ایک پل ٹریفک کے رش اور جلدی رابطہ کے لئے تعمیر کیا گیا ہے، اس پل کا نام "جسر الصافیہ" مدینہ منورہ کے مشرق سے مغرب کی طرف اہم روڈ پر تعمیر کیا گیا ہے مشرق سے عنبریہ روڈ مجمع امارہ مدینہ منورہ سے شروع ہوتا ہوا قباء روڈ اور قربان روڈ اور نخاولہ روڈ (ابی ذر روڈ) کو کراس کرتا ہوا باب العوالی کے چورائے سے پہلے شارع سے جا ملتا ہے، قباء روڈ پر اترنے اور اس پل پر چڑھنے کے راستے ہیں اس طرح نخاولہ روڈ پر بھی مگر قربان روڈ پر یہ سہولت مہیا نہیں کی گئی، اس پل کی مکمل لمبائی تقریبا 1250 میٹر ہے، اس کی تعمیر پر تقریبا 66 ملین ریال خرچ ہوئے ہیں۔

❁❁❁

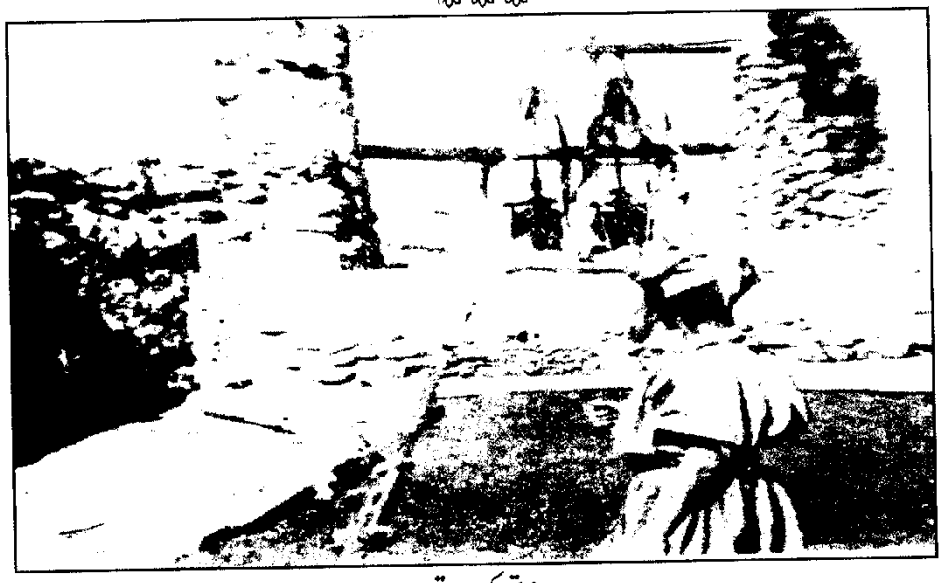

بیر خاتم کی نادر تصویر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ چشمے ڈیم اور زراعت ❁

مدینہ منورہ میں کنوؤں کے ساتھ پانی کے چشموں سے زراعت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور ان چشموں سے لوگ پینے اور گھر کے لئے پانی استعمال کرتے تھے عنقریب تک عین زرقاء کا پانی مدینہ والے استعمال کرتے رہے ہیں، جبکہ اس وقت سمندر کا صاف کیا ہوا پانی استعمال کیا جاتا ہے، میرے علم کے مطابق تقریباً مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر اب تک تقریباً 44 پانی کے چشمے تھے جو ماسوے چشمہ عین زرقاء کے تمام خشک اور ختم ہو چکے ہیں۔

❁ مدینہ منورہ کے چشمے:

چشمے کو مدینہ والے عین اور خیف کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور چشمہ خود تیار کیا جاتا ہے اور مدینہ والے وادی کے اوپر والے حصے میں کنواں تیار کرتے ہیں جس کی قطر ایک میٹر ہوتی ہے اور اسے ''فُقَر'' کہتے ہیں اور ایک کنواں دوسرے سے تقریباً 15 میٹر دور ہوتا ہے پھر ان کنوں کو آپس میں نالوں کے ذریعہ سے جوڑ دیا جاتا ہے اور یہ نالے زمیں کے اوپر اور زمین کے اندر بھی ہوتے ہیں اور مدینہ کے جنوب سے شمال کی طرف پانی کا بہاؤ ہوتا تھا کیونکہ مدینہ منورہ کا جنوبی حصہ شمالی حصے سے بقدر اونچا ہے اور یہاں پر پانی لے جانا مقصود ہو وہاں پر ایک تالاب بنایا جاتا ہے اور پانی وہاں پر جمع ہوتا ہے اور وہاں سے پانی استعمال کیا جاتا ہے اور تالاب زمین میں گہرائی پر کھودا جاتا ہے، عیون نامی بستی بھی اسی وجہ سے معروف ہے جو مغرب شمال اور جبل احد کے شمال کی طرف مدینہ منورہ کے جنگل کے مشرق جنوب اور جرف بستی کے شمال اور مدینہ منورہ کی شمال مغربی سمت میں واقع ہے۔ چشموں کا جاری اور خشک ہونا وقت موسم اور بارشوں کے ساتھ متعلق ہے۔ اور ایک چشمے کے ساتھ 200 تا 1000 کنوے تک ملحق تھے اور ان چشموں کی مکمل بندش 1355 ہجری میں ہوئی جب وادی عقیق میں شدید سیلاب آیا جس سے چشموں کی گزرگاہیں مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو گئیں اس کے بعد چشموں کو دوبارہ بحال نہ کیا جا سکا مگر چشمہ عین زرقاء سے پائپ کے ذریعہ مدینہ منورہ میں اس کا پانی استعمال کیا جاتا رہا۔

❁ مدینہ منورہ کے معروف چشمے:

چشمے کا نام	چشمے کا تیار کرنے والا	چشمے کا محل و موقع	چشمے کی تاریخ تعمیر / چشمے بند ہونے کی تاریخ	
			پہلی صدی ہجری	غیر معروف
1- چشمہ الزبیر	الزبیر بن العوام	احد کے شمال مشرق میں		
2- چشمہ المدینہ	آل مدنی وغیرہ	ائیر پورٹ روڈ	1200 ہجری	1366 ہجری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشمے کا نام	چشمے کا تیار کرنے والا	چشمے کا محل وموقع	چشمے کی تاریخ تعمیر	چشمے بند ہونے کی تاریخ
3-چشمہ القرابیہ	طاہر سنبل	ائیر پورٹ روڈ	1324 ہجری	1362 ہجری
4-چشمہ الحازمیہ	آل مدنی وغیرہ	حرہ شرقیہ	1200 ہجری	1360 ہجری
5-چشمہ السید	السید حمزہ وغیرہ	جبل سلع کے مشرق میں	1280 ہجری	1330 ہجری
6-چشمہ الفقراء	آل الکردی وغیرہ	جبل احد کے شمال مشرق میں	1300 ہجری	1320 ہجری
7-چشمہ السلامہ	آل اسعد وغیرہ	جبل احد کے مشرق شمال میں	1280 ہجری	1385 ہجری
8-چشمہ البرکہ	عثمانی حکومت	جبل سلع کے مشرق میں	1200 ہجری	1360 ہجری
9-چشمہ الحوازم	آل محروس	چشمہ البرکہ کی طرف	1230 ہجری	1260 ہجری
10-چشمہ الریان	آل البالی	وادی عقیق جرف بستی میں	1290 ہجری	1320 ہجری
11-چشمہ الاغوات	الاغوات اور اہل مدینہ	ائیر پورٹ روڈ	1300 ہجری	1355 ہجری
12-چشمہ المدافعیہ	محمد محروس	وادی قناہ کی طرف	1300 ہجری	1364 ہجری
13-چشمہ النخیلیہ	آل النحاس	جبل سلع کے شمال مشرق میں	1310 ہجری	1360 ہجری
14-چشمہ الشایا	آل المفتی	جبل احد کے مشرق میں	1310 ہجری	1300 ہجری
15-چشمہ الصدقہ	آل السقاف وغیرہ	قربان بستی	1320 ہجری	1330 ہجری
16-چشمہ الزہرہ	محمد محروس وغیر	وادی عقیق گورنر ہاؤس	1300 ہجری	1368 ہجری
17-چشمہ العامریہ	عابد السرانی	وادی عقیق جرف بستی میں	1305 ہجری	1370 ہجری
18-چشمہ السکرانیہ	معتوق خاشقجی	وادی عقیق جرف بستی میں	1205 ہجری	1362 ہجری
19-چشمہ المقبولیہ	الحبالین وغیرہم	وادی عقیق جرف بستی میں	1205 ہجری	1362 ہجری
20-چشمہ الصادقیہ	آل ظافر الحبالین	سیح الریان میں	1300 ہجری	1358 ہجری
21-چشمہ ام البیض	آل ابی ذراع وغیرہ	وادی عقیق جرف بستی میں	1284 ہجری	1370 ہجری
22-چشمہ الھریسیہ	ھریسان المحمدی وغیرہ	وادی عقیق جرف بستی میں	1300 ہجری	1370 ہجری
23-چشمہ الشنبلیہ	عمر خاشقجی وغیرہ	وادی عقیق جرف بستی میں	1304 ہجری	1369 ہجری
24-چشمہ الظاہریہ	آل المھندس وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1300 ہجری	1360 ہجری
25-چشمہ الحیدریہ	آل عرب وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1315 ہجری	1355 ہجری
26-چشمہ العباسیہ	السید حمزہ جعفر	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1310 ہجری	1365 ہجری
27-چشمہ المدافعیہ	محمد محروس وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1325 ہجری	1364 ہجری
28-چشمہ بانی	محمد محروس وغیرہ	جبل سلع کے مشرق میں	1280 ہجری	1366 ہجری
29-چشمہ المانعیہ	محمد محروس وغیرہ	باب المجیدی و باب التمار	1300 ہجری	1360 ہجری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشمے کا نام	چشمے کا تیار کرنے والا	چشمے کا محل وموقع	چشمے کی تاریخ تعمیر	چشمے بند ہونے کی تاریخ
30-چشمہ السرانیہ	آل سعد وغیرہ	حرہ العریض	1300 ہجری	1340 ہجری
31-چشمہ الحسینیہ	آل مدنی وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1300 ہجری	1350 ہجری
32-چشمہ الشریونی	الشریونی	الحرہ الشرقیہ	1270 ہجری	1300 ہجری
33-چشمہ الطیاریہ	آل الطیار وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1280 ہجری	1360 ہجری
34-چشمہ ام سدیرہ	تلیمان المحمدی	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1298 ہجری	1332 ہجری
35-چشمہ موسیٰ	آل عرب وغیرہ	وادی قناہ جبل احد کے قریب	1300 ہجری	1336 ہجری
36-چشمہ السرحیہ	آل عشقی وغیرہ	جبل احد کے شمال مشرق میں	1260 ہجری	1300 ہجری
37-چشمہ العِق	مدینہ والے	قربان بستی	1290 ہجری	1340 ہجری
38-چشمہ جمل اللیل	آل جمل اللیل	جبل سلع کے مشرق میں	1280 ہجری	1312 ہجری
39-چشمہ المصرع	آل المدنی وغیرہ	وادی قناہ	1250 ہجری	1355 ہجری
40-چشمہ الزرقاء	معاویہ بن سفیان	مسجد قباء کے سامنے	معاویہ حکومت	1366 ہجری
41-چشمہ المالحہ	معاویہ بن سفیان	قباء بستی میں	معاویہ حکومت	1340 ہجری
42-چشمہ العوینہ	غیر معروف	غیر معروف	غیر معروف	غیر معروف
43-چشمہ بئیہ السرانی	بئیہ السرانی	آبیار علی بستی میں	غیر معروف	غیر معروف
44-چشمہ مروان	غیر معروف	وادی عقیق میں	غیر معروف	غیر معروف ❶

❁ **مدینہ منورہ کے معروف ڈیم:** مدینہ منورہ ایک زرخیز اور سرسبز علاقہ ہے یہاں زراعت کو بہت اہمیت حاصل ہے زراعت کے لئے پانی ضروری ہے پانی کے مصادر بارش، کنویں، چشمے اور ڈیم ہیں:

❁ **بطحان ڈیم:** یہ ڈیم وادی بطحان جسے وادی ابوجیدہ بھی کہا جاتا ہے اور قربان علاقہ کے اوپر والی سائڈ پر تعمیر کیا گیا ہے جو مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے اس کی تعمیر 1386 ہجری میں مکمل ہوئی یہ ڈیم درمیانے سائز کا ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق 5 ملین میٹر مکعب پانی اس میں جمع کرنے کی گنجائش ہے۔

❁ **عروہ ڈیم:** یہ ڈیم وادی عقیق پر 1380 ہجری میں تیار کیا گیا ہے مدینہ منورہ سے تین کیلومیٹر جنوب کی طرف مکہ قدیم روڈ پر عروہ بستی میں واقع ہے جب مدینہ مکہ روڈ کی تعمیر کی گئی تو اس وقت یہ ڈیم بنانا پڑا کیونکہ روڈ وادی عقیق سے گزرتا تھا بارشوں کے دوران یہاں پر پانی جمع ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چلا جاتا ہے یہ ڈیم چھوٹا سا ہے مگر موقع محل سے بہت اہم ہے یہ ڈیم بھی ہے اور روڈ بھی۔

❁ **عاقول ڈیم:** یہ ڈیم قدرتی طور پر وجود میں آیا تھا جس کی وجہ آتش فشاں تھی اس کا علاقہ مدینہ منورہ سے ریاض

❶-ملاحظہ فرمائیں: فصول من تاریخ المدینۃ المنورۃ: 284-304.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روڈ کے جنوب اور مدینہ منورہ کے مشرق اور مدینہ منورہ کی ایئرپورٹ کے جنوب میں واقع ہے اس کی اصلاح وتعمیر سعودی حکومت کے دور میں کی گئی جس کی وجہ مسجد نبوی کی کھدائی تھی، مسجد نبوی کی کھدائی کے دوران اس ڈیم میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے تھے جس میں سے وافر مقدار میں پانی خارج ہونے لگ گیا تھا، جب یہ ڈیم پانی سے بھر جاتا ہے تو اسکے قریب والے کنوں سے پانی وافر مقدار سے خود بخود نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور وادی سیدنا حمزہ میں ایک ندی کی صوت اختیار کر لیتا ہے، اس ڈیم کی گہرائی ایک میٹر سے تقریبا چار میٹر تک ہے اور لمبائی پانچ کیلومیٹر جبکہ چوڑائی ایک کیلومیٹر، اس طرح جب یہ ڈیم پانی سے بھر جاتا ہے تو ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میں 10 ملین میٹر مکعب پانی جمع ہو جاتا ہے۔

❁ غابہ یا الغاب (جنگل) ڈیم: 1398 ہجری میں یہ ڈیم مدینہ منورہ اور جبل احد کے شمال مشرق میں تعمیر کیا گیا یہاں پر وادی عقیق وادی سیدنا حمزہ اور مجمع السیول کا تمام سیلاب والا پانی جمع ہوتا ہے، اس کے اندر 1 ملین میٹر مکعب پانی جمع کرنے کی گنجائش ہے۔

اور الترعہ ڈیم، الشرائع ڈیم، قصیبا ڈیم مدینہ منورہ کے اردگرد تعمیر کئے گئے ہیں جب کہ مزید ڈیم تعمیر کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جا رہا ہے مثلا ھھاب ملیز ڈیم اور ھھاب ام حلیہ (ام عشر) ڈیم وغیرہ ❶۔

❁ مدینہ منورہ میں زراعت: مدینہ منورہ ایک زرخیز علاقہ ہے یہاں زراعت کو بہت اہمیت حاصل ہے یہاں پر کھجور کی تقریبا 123 قسم کی زراعت کی جاتی ہے اور کھجور کے درخت کی تعداد تقریبا پانچ لاکھ سے زیادہ ہیں اور فی درخت پر اوسطاً 160 کیلوگرام کھجور کا پھل لگتا ہے (یعنی آٹھ کروڑ کیلوگرام 80000000 کھجور کی سالانہ پیداوار ہے) اس کے علاوہ انگور، انار، لیمن، انجیر، کیلا، خوبانی، آم، سیب، آڑو، مالٹا، فروٹر، ناشپاتی، تربوز، اور سبزیاں آلو، گاجر، پیاز، بھنڈی، لہسن، کدو، مرچ، پودینا مدینی، پودینا مغربی، لوبیا، مولی، شلجم، دھنیاں، پالک، ادرک، فول، گنا، زیرا، ملوخیہ اور پھول گلاب، یاسمین، وغیرہ اور غلہ کی کاشت کی جاتی ہے۔

❁ کچھ نایاب زرعی اجناس:

- برسیم کی ایک بار کی کاشت کی ہوئی فصل سات سال تک کاٹی جاتی ہے۔
- انار کے کچھ پھل اور پیاز اتنے بڑے ہوئے کہ ان کی قطر تقریبا 25 سنٹی میٹر سے بڑی تھی۔
- تربوز اتنا بڑا کہ اسے دو آدمی ہی اٹھا سکتے ہیں۔
- آڑو کا پھل اتنا بڑا کہ اس کی قطر تقریبا 15 سنٹی میٹر سے زیادہ، اللہ اللہ ❷۔

---

❶- ملاحظہ فرمائیں: فصول من تاريخ المدينة المنورة: 345-347، و المدينة اليوم، المدينة المنورة في بداية القرن الخامس عشر، غرة محرم 1401هجري: 227.

❷- ملاحظہ فرمائیں: فصول من تاريخ المدينة المنورة: 271-276.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قلعہ کعب بن اشرف ❁

یہ قلعہ مسجد نبوی سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں واقع ہے۔ مسجد غمامہ سے نکلنے والی سڑک جس کا نام اب شارع الأمیر عبدالمحسن ہے جو شارع قربان کے نام سے مشہور ہے، پر سفر کریں تو جہاں پر ٹریفک کا اشارہ ہے اور جو چوراہا ہے اس میں سے ایک سڑک مسجد قباء اور طریق ہجرہ کو جاتی ہے اور دوسری سڑک باب العوالی کی طرف آپ سیدھے شارع قربان پر جنوب اور پھر مشرقی سمت جاتی ہے اس پر چلتے جائیں، یا مسجد قبا کے سامنے سے گزرنے والی سڑک جو جنوب مشرق کی طرف جاتی تو یہ دونوں سڑکیں آپ کو سد بطحان کی سڑک پر لے جائیں گی۔ جس پر آگے چل کر دائیں طرف کعب بن اشرف یہودی کا قلعہ نما مکان سڑک کے دائیں طرف ایک فرلانگ پر واقع ہے جب کہ اسی سڑک کے آخر میں مشرقی سمت پر جو ڈیم بنا ہوا ہے یہ سد بطحان ہے، اور یہ علاقہ جو قباء کے اردگرد قلعہ کعب بن اشرف تک پھیلا ہوا ہے یہی وادی مذینیب ہے اور اسی کے آخری کنارے سے قدرے پہلے بنی نضیر یہودی قبیلہ کے سردار کعب بن اشرف کا شکستہ قلعہ کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ یہ کعب بن اشرف وہ بدطینت یہودی تھا جس نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی اور کفار کی شکست و ذلت کی کہانیاں اشعار کی صورت میں کفار مکہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ احد کیلئے بھڑکایا تھا نیز ماہتاب مدنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المومنین اور جلیل القدر صحابیات رسول کے ہجو میں اشعار کہہ کر مسلمانوں کی دل آزاری کیا کرتا تھا بالآخر اس کی اس تذلیل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے تو اس بدبخت کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ محمد بن مسلم اور ابو نائلہ ❶ نے اسے گوریلہ طرز پر اس کے قلعہ میں ہی اسے قتل کر دیا۔ گوریلہ ایکشن کا آغاز اسی قتل سے ہوا۔

---

❶ ۔ملاحظہ فرمائیں: صحیح البخاري، كِتَابُ الرَّهْنِ، بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ، حديث: 2510 ، وصحيح البخاري، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ الْكِذْبِ فِي الْحَرْبِ، حديث: 3031، 3032، وصحيح البخاري، كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، حديث: 4037، وصحيح مسلم، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَاب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ: حديث: 1801، وسنن أبي داود، كِتَاب الْجِهَادِ، بَاب فِي الْعَدُوِّ يُؤْتَى عَلَى غِرَّةٍ وَيُتَشَبَّهُ بِهِمْ، حديث: 2768، اور فتح الباری: 143/5، 158/6، 336/7.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس قلعہ کے آثار جو باقی ہیں ان میں صرف قلعہ کی دیواریں جو درمیانے حجم کے پتھروں سے بنی ہوئی ہیں جو کمروں اور صحن کی نشان دہی کرتی ہیں اب بھی محفوظ ہیں جبکہ مشرق جنوب کی طرف سے یہ دیواریں کافی اونچی ہیں اور اس طرف قلعہ کے باہر ایک بہت بڑا کنواں بھی موجود ہے جو اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے۔

❀❀❀

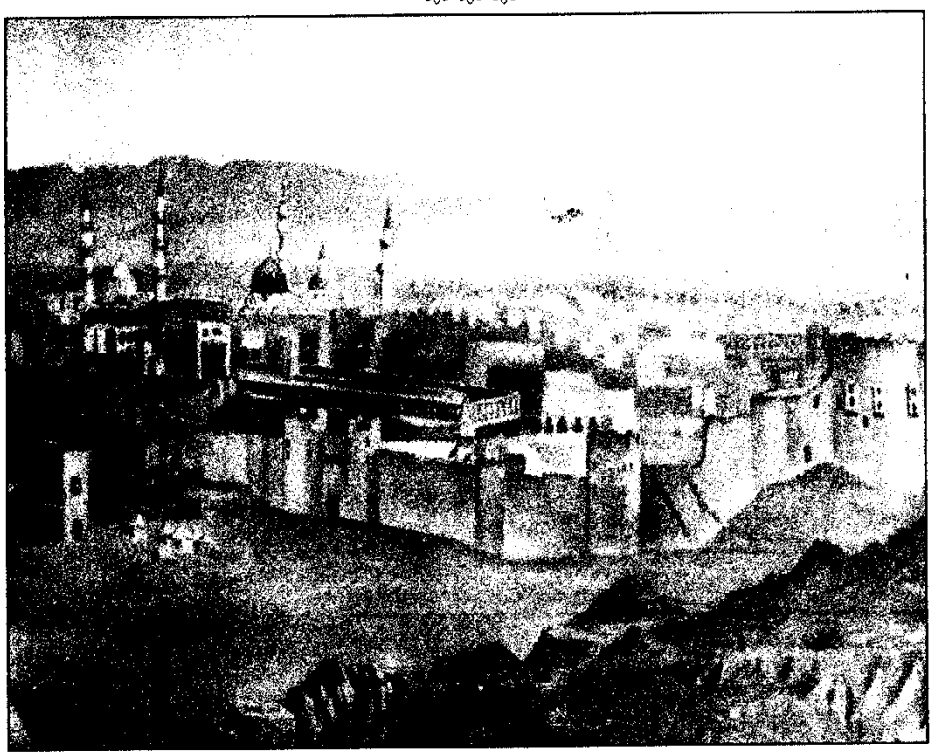

فصیل مدینہ 936 تا 948 ہجری میں۔ یہ تصویر 1300 ہجری میں لی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

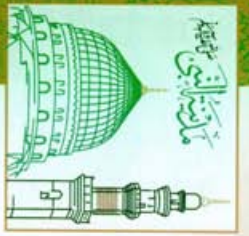

مدینہ منورہ کا ایک دلکش منظر جس میں ہیڈ برج بھی نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ یہ تصویر 1407 ہجری میں لی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطحان ڈیم 1384 ہجری میں تعمیر کیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی بطحان

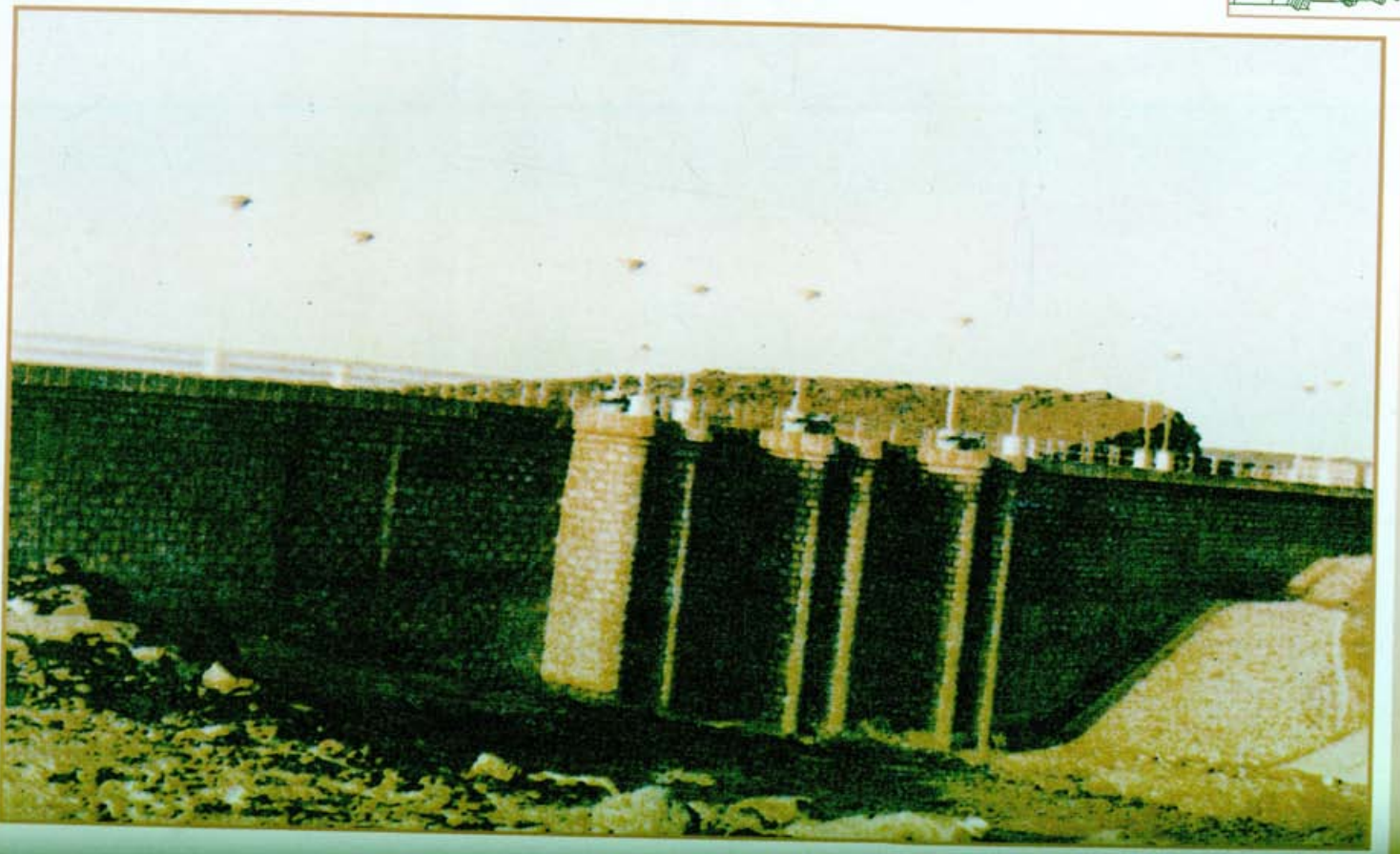

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی عاقول میں ایک ندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب بن اشرف قلعہ کے کھنڈرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب بن اشرف قلعہ کے کھنڈرات ذرا دور سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

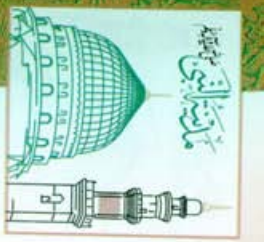

مدینہ منورہ کے اردگرد فصیل

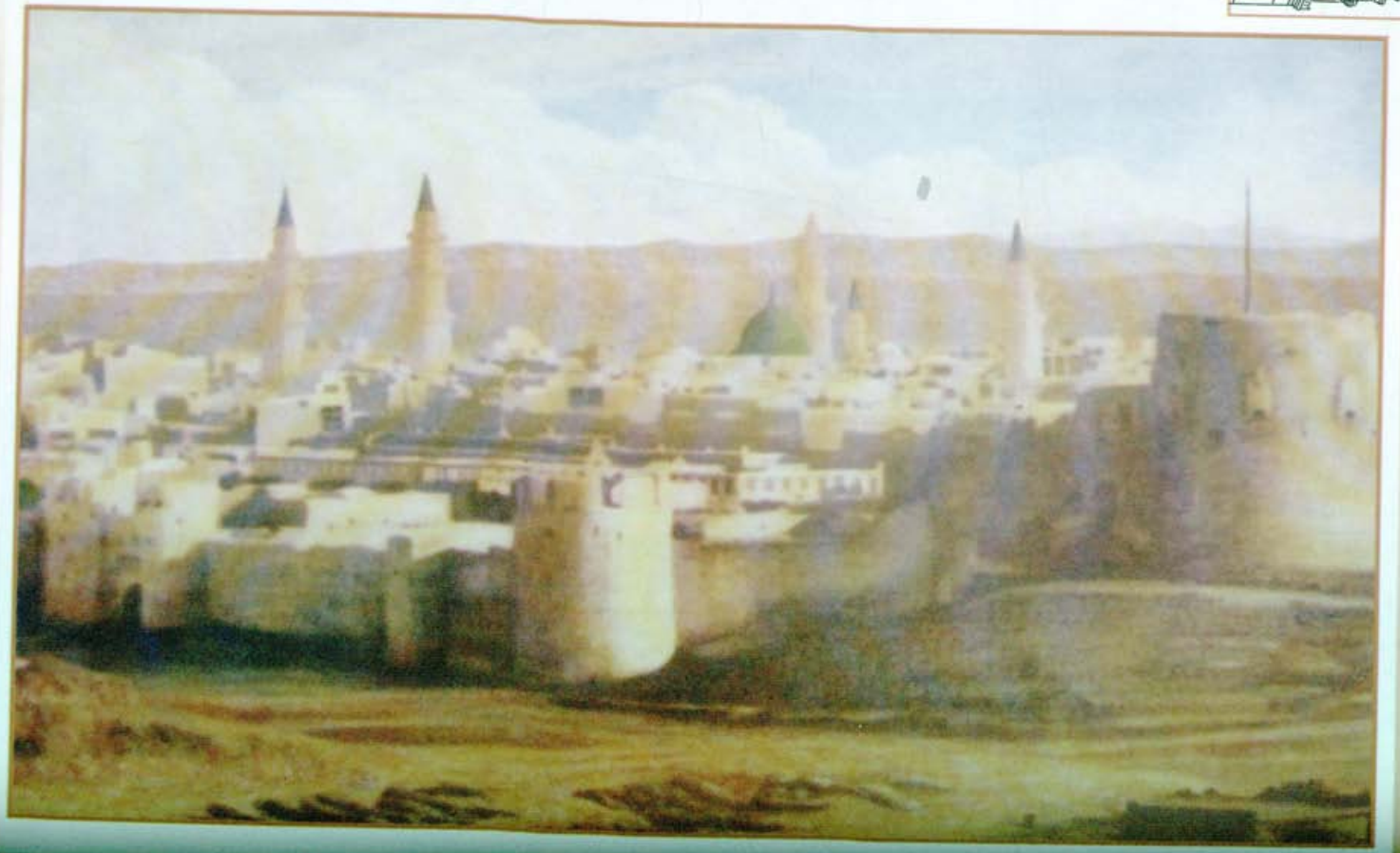

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں لاوا کے باقیات دکھائی دے رہے ہیں

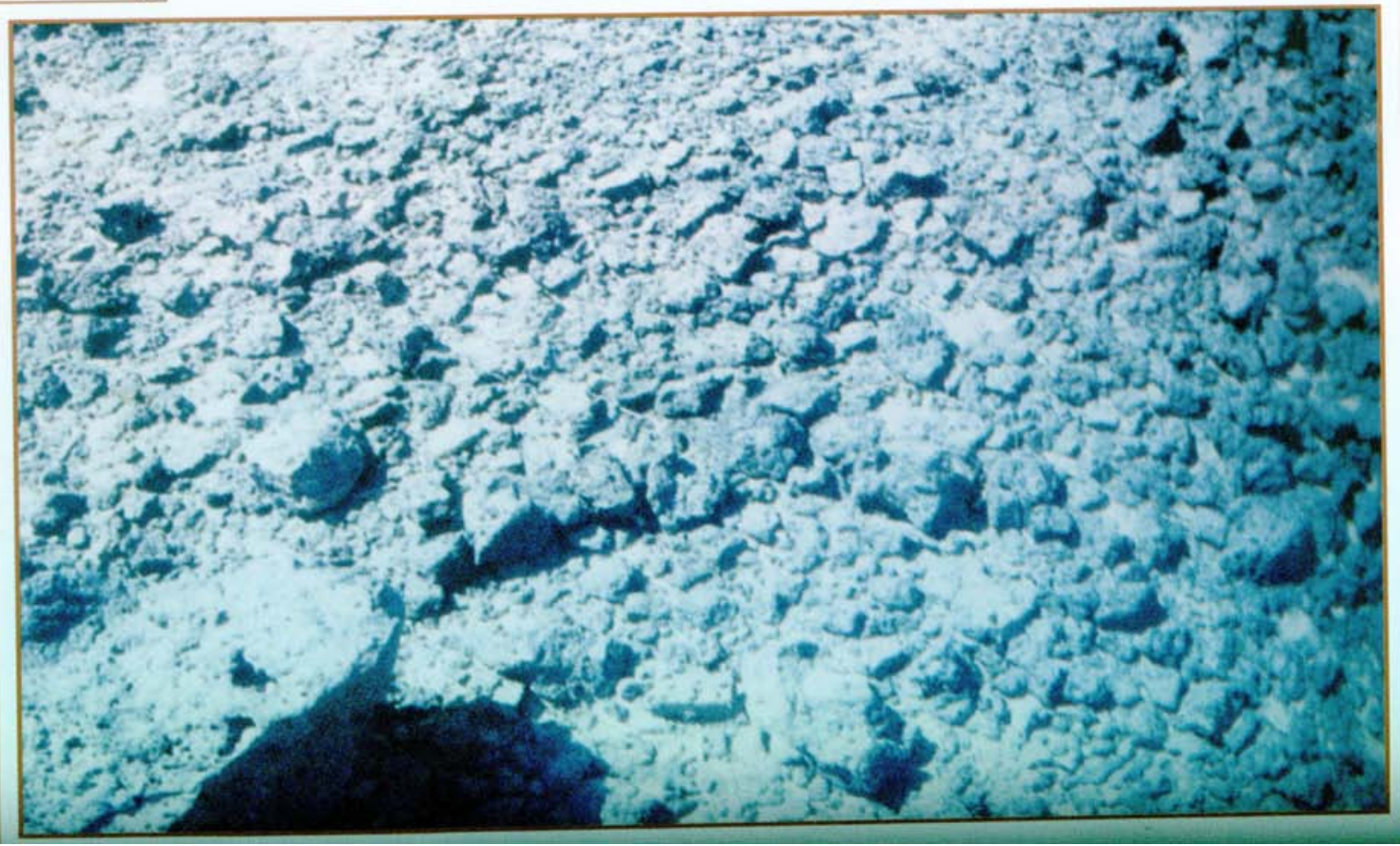

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁فصیل مدینہ❁

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں فصیل نہ تھی مگر جنگ احزاب کے وقت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے خندق کھودی گئی۔

اموی دور کے خلاف مدینہ والوں نے جب بغاوت کی 62 ہجری میں عبداللہ بن زبیر کی قیادت میں مدینہ والوں نے ایک خندق اور دیوار تعمیر کی جو مدینہ منورہ کے شمال کی طرف تھی۔

پھر عباسی دور میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد نے مستقل ہونے کی کوشش کی تو 63 ہجری میں محمد بن عبداللہ نے مدینہ منورہ کے گرد دیوار تعمیر کروائی جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے مدینہ منورہ کے گرد کوئی دیوار نہ تھی یہاں تک کہ مزید فصیل بنانے کے کوششیں کی گئیں اس طرح پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے 69 ہجری میں ایک کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے پھر مدینہ منورہ پر کئی حملے ہوئے جس کی وجہ سے فصیل بنانے کا خیال آیا لہذا سابقہ دور اموی اور عباسی کے دوران مدینہ منورہ پر جو حملے ہوئے اس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے گورنر اسحاق بن عمر نے 263 ہجری بمطابق 876ء کو مدینہ منورہ کے ارد گرد فصیل تیار کرائی جو مٹی کی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی۔

اس طرح مدینہ منورہ کے قیام سے لے کر اس وقت تک یہ مدینہ منورہ کے گرد مکمل فصیل کی تعمیر تھی۔

اس مٹی کی فصیل کو عضد الدولہ بن بویہ نے 367 تا 372 ہجری بمطابق 978 تا 983ء پتھروں سے ایک جدید مضبوط فصیل تعمیر کرائی کہ مدینہ منورہ کو مصر کے فاطمیوں کے حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔

علامہ مقدسی 375 ہجری بمطابق 985ء اس کی کچھ تفصیل بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی فصیل میں چار دروازے تھے۔

1- باب البقیع (مشرق کی طرف)
2- باب التنیۃ (شمال کی طرف)
3- باب جھینۃ (مغرب کی طرف)
4- باب الخندق (شمال مغرب کی طرف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصیل کے جنوب کی طرف کوئی دروازہ نہ تھا۔

پتھر کی فصیل بنانے کے 200 سال بعد 540 ہجری بمطابق 1145ء جمال الدین محمد بن ابی المنصور جوالجواد الاصفہانی سے معروف تھا نے فصیل کی تجدید کی۔اس تجدید کے 18 سال بعد تقریبا نورالدین بن زنکی 558 ہجری بمطابق 1162 تا 1163ء کو اسی فصیل کے اردگرد پتھر کی مزید ایک دیوار تیار کی جس کی وجہ یہ تھی کہ جو لوگ پرانی فصیل کے باہر قیام پذیر تھے وہ بھی محفوظ ہو جائیں۔

علامہ سمہودی بیان کرتے ہیں کہ (نویں صدی ہجری بمطابق پندرھویں صدی عیسوی) بقیع دروازے کے اندر کی طرف لکھا ہوتھا کہ یہ محمود زنکی 558 تا 1162 کے حکم سے بنائی گئی، اور فصیل کی تجدید اور نئی فصیل بنانے کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ منورہ کو صلیبی حملوں سے محفوظ رکھا جائے جبکہ اس طرح ہوا بھی کہ 578 ہجری بمطابق 1182ء تا 1183ء کو صلیبی فوجیں ینبع تک پہنچی جن کی قیادت Raynald of Chatillon کر رہا تھا، صلاح الدین ایوبی کے گھرانے کے کسی فرد کے دفاع کی صورت میں واپس چلی گئی۔

ابن جبیر 614 ہجری 1217ء نے بھی اپنے رحلے میں ذکر کیا ہے کہ مدینہ منورہ کے گرد دو فصیلیں تھی اور چار دروازے اور ہر فصیل کا دروازہ دوسری فصیل کے سامنے تھا جبکہ دو رازے یہ تھے۔

1- باب الحديد

2- باب الشريعة

3- باب القبلة (جو جنوب کی طرف تھا اور بند رہتا تھا)

4- باب البقيع (مشرق کی طرف)

الصالح بن قلاوون 755 ہجری بمطابق 1354ء کے عہد میں فصیل کے دروازوں میں اضافہ کیا گیا اس دور کے بعد فصیل میں دروازے:

1- باب السويقة

2- باب یہ دروازہ فصیل کے مغرب کی طرف تھا

3- باب الشامي. شمال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- باب البقیع

5- باب السوارقیۃ: یہ دروازہ جنوب میں تھا اور بند رہتا تھا۔

عصر دولہ عثمانی میں تمام فصیل گرا کر نئی فصیل کی تعمیر کی گئی جو بتاریخ 939 ہجری بمطابق 1532 تا 1533ء تعمیر شروع کی گئی۔

15 شوال 946 بمطابق دسمبر 1539ء کو مکمل ہوئی اسکے ساتھ ایک قلعہ بھی تعمیر کیا گیا تھا۔

اس فصیل کی تعمیر تقریباً 7 سال کے بعد مکمل ہوئی جس کی لمبائی 2624 میٹر اور اونچائی ساڑے دس تا بارہ (12-10.50) میٹر تھی۔

تعمیر میں تاخیر کی وجہ یہ تھی کہ مصر سے جو مالی امداد اس کام کے لئے آئی تھی اس میں تعطل پیدا ہو گیا تھا اور مزید یہ کہ اس کے بعض بنانے والے افراد وفات پا گئے اور بعض مصری نگران کی جگہ ترکی نگران کا تعین تھا اور اس کے ساتھ مسجد نبوی کے کچھ دروازوں کی اصلاح اور دیواروں کی تعمیر وغیرہ تھی۔

ابراہیم رفعت جس نے مدینہ منورہ کی تقریباً 1901ء تا 1908ء میں چار بار زیارت کی مدینہ منورہ کا مفصل نقشہ پیش کیا اس میں اس نے فصیل کے ذکر کے ساتھ دروازوں کی تعداد یوں بیان کی:

1- باب البقیع یا الجمعۃ فصیل کے مشرق میں۔

2- باب المجیدي فصیل کے شمال میں۔

3- باب الشامي فصیل کے شمال مغرب میں۔

4- باب الصغیر فصیل کے جنوب مغرب میں۔

5- باب المصري فصیل کے مغرب، میں یہ تو تھے اندورنی فصیل کے دروازے۔

جبکہ بیرونی فصیل میں جنوب اور مغرب کی طرف صرف دو دروازے تھے۔

فصیل کے جنوب میں باب قباء

فصیل کے مغرب میں باب العنبر یہ اور اسے حمیدی دروازہ بھی کہا جاتا تھا سلطان ارشاد عثمانی شاہ کی نسبت سے اور یہ فصیل محمد علی پاشا والی مصر کے درو میں بنائی گئی تھی جس کی تعمیر مٹی کی اینٹوں سے کی گئی تھی یہ کہا جاتا ہے شریف حسین نے مدینہ منورہ کے شمال میں ایک فصیل اپنے مدینہ پر حکمرانی کے دور میں تعمیر کرائی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1931ء تک یہ فصیل موجود تھی اور یہ سعودی حکمرانی کا ابتدائی دور تھا۔

1950ء میں یہ فصیل منہدم کر دی گئی جبکہ اس کا دروازہ باب المصری اس تاریخ کے بعد بھی موجود تھا۔

اس طرح اس فصیل میں 11 معروف دروازے تھے:

1- باب قباء. 2- باب الكومة. 3- الباب العوالي.

4- باب المصري. 5- باب بصري. 6- باب العنبرية.

7- باب الشامي. 8- باب المجيدي. 9- باب الحمام.

10- الباب الجديد. 11- الباب الصغير.

میرے مشاہدے کی بات ہے (ڈاکٹر رانا خالد مدنی) کہ دروازہ باب المصری یہ سوق الصغیر جو باب السلام کی طرف واقع تھا بازار کے آخر میں موجود تھا اور اسے مسجد نبوی کی توسیع خادم الحرمین الشریفین ملک فہد کی زمانے میں جو کی گئی اس دوران منہدم کیا گیا تھا اس طرح اس فصیل کا مکمل خاتمہ اسی دروازے کے منہدم کرنے کے ساتھ ختم ہو گیا ❶۔

❶- وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى: 2/766-771، و آثار المدينة المنورة: 173، وفصول في تاريخ المدينة: 35، والمدينة منورة تطوروها العمراني وتراثها المعماري: 13-30.

فصیل مدینہ کا ایک دروازہ، جسے سب سے آخر میں گرایا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ زلزلہ آگ اور آتش فشاں ❁

❁ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَىٰ)) ❶.

ترجمہ: ''اس وقت تک قیامت قیام پذیر نہیں ہوگی جب تک ارض حجاز سے آگ نہیں نکلے گی جس آگ سے بصری ❷ شہر میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی''۔

محدثین فقہاء مورخین کا اجماع ہے کہ یہ آگ مدینہ منورہ میں ظہور پذیر ہوی شدید زلزلہ کے بعد اور یہ علامت قیامت صغریٰ میں سے ہے دین اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حقانیت کی مصدقہ دلائل کے تابندہ نقوش ہیں ❸۔

مدینہ میں 654 ہجری بروز بدھ 3 جمادی الاول میں شدید زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گے حتیٰ کہ ایک دن میں تقریباً 18 شدید زلزلے کے جھٹکے آئے اور یہ جمعہ کے دن تک جاری رہے اور لوگ بہت پریشان ہوئے اور جمعہ کے دن تقریبا زوال کے قریب حرہ شرقیہ سے بہت بری آگ ظاہر ہوئی جس کی وجہ سے افق پر سیاہ بادل چھا گئے اور زبردست اندھیرا ہوگیا اور رات کے وقت بہت بری عظیم آگ کی لہب ظہور ہوئی، یہاں سے یہ آگ گزرتی پہاڑوں کو کھاتی جاتی حتیٰ کہ اس نے ایک لہب زدہ لاوے کی نہر کی شکل اختیار کرلی اس کے چلنے کی آواز بہت دہشت زدہ بادلوں کے گرجنے سے بھی زیادہ شدید، آگ کے بھڑکنے کی آواز بھی سنائی دیتی تھی، کہا جاتا ہے کہ یہ آگ اتنی شدید تھی کہ مکہ مکرمہ اور بصری سے نظر آتی تھی، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے سورج کا نزول ہوکر مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔

مورخین نے بیان کیا ہے یہ آتش فشاں تین ماہ تک لاوا اگلتا رہا، کبھی اس میں شدت آجاتی اور کبھی کمی لاوا اپنا راستہ بناتا ہوا حرہ شرقیہ سے جبل وعیرہ کی طرف سے ہوتا ہوا وادی قناہ شہداء احد کی قبور کے بعد آکر ختم ہوگیا

---

❶-(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے) صحيح البخاري، كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ خُرُوجِ النَّارِ، حديث: 7118، وصحيح مسلم، حديث: 2902، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، حديث: 1839.

❷-بصریٰ شام سوریہ ملک کا شہر ہے جس کا نام اب حوران ہے۔

❸-ملاحظہ فرمائیں: فتح الباري: 13/79-81، وكشف الصلصلة عن وصف الزلزلة: 115، وأشراط الساعة: 117.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے پیچھے کئی ٹن پانی جمع ہوگیا جسے اہل مدینہ سد عاقول کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ لاوا چوڑائی میں چار میل چوڑا تھا اور گہرائی تقریباً نو دس فٹ، الحمدللہ کہ مدینہ منورہ اس سے محفوظ رہا اگر مدینہ منورہ کے اردگرد کا جائزہ لیا جائے تو اب بھی اس لاوے کے آثار جلی ہوئی چٹانوں کی شکل میں موجود ہیں جبکہ سیاہ رنگ کے جلے ہوئے پتھر مدینہ منورہ کے تقریباً تین اطراف میں موجود ہیں جس میں حرہ شرقیہ قباء کا علاقہ اور حرہ غربیہ کا اوپر والا علاقہ نئی ایئرپورٹ روڈ کے دونوں اطراف اور سد عاقول کا علاقہ جو مدینہ منورہ سے ریاض روڈ کے جنوب میں واقع ہے کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں قابل ذکر زلزلے:

- ایک زلزلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آیا جب آپ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ جبل احد پر تھے ❶۔
- پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں زلزلہ آیا۔
- اور پھر 460 ہجری میں بمطابق 1068ء جس سے مسجد نبوی کا کچھ حصہ منہدم ہوگیا تھا۔
- اور پھر 515 ہجری میں بمطابق 1121ء جس سے مسجد نبوی کا کچھ حصہ منہدم ہوگیا تھا ❷۔

---

❶- عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)).

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چڑھے تو پہاڑ پر لرزہ طاری ہوگئی اور وہ کانپنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل احد کو مخاطب کر کے فرمایا: ''تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں''۔ صحیح بخاری کی دو دوسری احادیث جو حاشیہ میں مذکور ہیں، میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔: ''آپ نے اپنا پاؤں مبارک جبل احد پر مارا اور فرمایا رک جا'' (یہ حدیث صحیح ہے) صحيح البخاري، حديث: 3675، 3686، 3699، وسنن أبي داود، حديث: 4651 ، وجامع الترمذي، حديث: 3697 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 11696 .

❷-ملاحظہ فرمائیں: كشف الصلصلة عن وصف الزلزلة: 45، 64، 67، 92، 96.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁سقیفہ بنی ساعدہ❁

❁ تاریخ اسلامی کا ایک عظیم مقام:

اسلامی تاریخ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسلامی قیادت کے انتخاب کے لئے سب سے پہلی کانفرس جس کا مقصد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کی ریاست کے امور چلانے کے لئے قائد کو منتخب کرنا تھا وہ بھی اسلامی اصولوں کے مطابق جس قائد کو خلیفہ کہتے ہیں اور (اہل حل وعقد) منتخب کرنے والوں کو بیعت کرنے والے وہ اس جگہ جسے سقیفہ بنی ساعدہ کہتے ہیں منعقد ہوئی اور عظیم پیغمبر کے عظیم جانشیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ذریعہ تقرری کی گئی۔

❁ سقیفہ کیا ہے:

مدینہ منورہ کا درجہ حرارت خاص کر کے گرمیوں میں بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ مدینہ منورہ کا جغرافیائی موقع محل ہے کیونکہ یہ شہر (خطوط الطول والعرض: 25 درجہ شمالا اور 39 درجہ شرقا) پر واقع ہے، جب کے سطح سمندر سے 250 میٹر بلند ہے درجہ حرارت: 48 اور نمی کا تناسب 20% گرمیوں میں جبکہ سالانہ بارش کا تناسب 103 (mm) ہے، اور ہواؤں کی رفتار اور رخ 32.5 شمال شمالی غربی، اس وجہ سے اہل مدینہ سقیفہ تیار کرتے تھے بلکہ اب بھی اس نوعیت کی تعمیر موجود ہے باغ کے اندر مشرق مغرب اور جنوب میں دیوار بنائی جاتی ہے جو مٹی کی اینٹوں یا پتھر اور مٹی یا ریڈ اینٹوں اور مٹی سے تیار کی جاتی ہے جبکہ مشرقی دیوار میں کھڑکی رکھی ہوتی ہے اور چھت کھجور کے درخت کے تنوں اور پتوں سے یا کسی اور لکڑی سے بناتے ہیں شمال کر طرف دیوار تعمیر نہیں کی جاتی کہ گرمیوں میں یہ جگہ ٹھنڈی رہے، یہ سقیفے مختلف احجام کے ہوتے ہیں اور سقیفہ بنی ساعدہ بھی اس طرح ہی تعمیر کیا گیا تھا۔

❁ سقیفہ بنی ساعدہ کا موقع ومحل:

یہ سقیفہ مسجد نبوی کے شمال مغرب کی طرف چھوٹے سے تکون باغ کی شکل میں مدینہ منورہ کے تین اہم روڈ کے سنگم پر واقع ہے مغرب کی طرف مناخہ روڈ، شمال کی طرف سحیمي روڈ، اور جنوب کی طرف سلطانہ روڈ اور مشرق کی طرف سے یہاں پر سلطانہ روڈ اور سحیمي روڈ آپس میں ملتی ہیں پر واقع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ بلدیہ مدینہ منورہ کا سقیفہ بنی ساعدہ کا پروجیکٹ:

یہ پروجیکٹ مدینہ منورہ کی بلدیہ نے 1383 ہجری میں تیار کیا تھا جس کے مطابق یہاں پر ایک پبلک لائبریری، مسجد اور ایک بہت بڑا حال تعمیر کرنا مقصود تھا جس ہال کو لیکچر کانفرس اور انتخابات کے لئے استعمال میں لایا جائے گا جس سے سقیفہ بنی ساعدہ ورثے کے طور پر محفوظ ہو جائے گا، اس پروجیکٹ کو حکومت نے منظور کر لیا تھا اور اب یہ مکمل بھی ہو چکا ہے پروجیکٹ کی اس تکون کا کل رقبہ: 4938 میٹر مربع ہے ادارہ اور مسجد کا رقبہ: 573 میٹر مربع ہے اور لائبریری کا رقبہ 468 میٹر مربع ہے، اور باغ سقیفہ بنی ساعدہ کا رقبہ 649 میٹر مربع ہے، جبکہ گاڑیوں کی پارکنگ بھی تیار کی گئی ہے ❶۔

❁مدینہ کا جنگل❁

مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ جنگل معروف تھا اسے "غاب یا غابة" کہتے ہیں یہ مدینہ منورہ کے شمال اور جبل احد کے شمال مشرق میں واقع ہے پہلے تو یہاں پر ایک سرسبز جنگل تھا اور اب اس کے پہل میں مدینہ والوں نے باغات آباد کئے ہیں جو زیادہ تر کھجور کے ہیں اور مختلف طرح کی سبزیوں کے کھیت بھی ہیں اور تقریبا ہر باغ میں پانی کا اپنا انتظام ہے اور ہر باغ میں تقریبا حسب مطلوب ایک عمارت بھی تعمیر کی ہوتی ہے جس میں ایک بڑے کھلے ہال کے سامنے تلاب ہوتا ہے جسے (بِـــرکة) کہتے ہیں اس میں تمام باغ اور کھیت کو پانی جانے سے پہلے اس تلاب میں جمع ہو کر بعد میں باغ اور کھیت کی طرف ارسال کیا جاتا ہے یہ تلاب نہانے اور پھل وسبزیوں کو صاف کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے، اس جنگل میں مدینہ منورہ کی تقریبا تمام اودیہ کا فائض پانی جمع ہوتا ہے اور یہ پانی مجمع السیول سے ہوتا ہوا یہاں پہنچتا ہے یہاں پر ایک ڈیم بھی تعمیر کیا گیا ہے اور اس جنگل کی ابتدا میں محکمہ زراعت نے گندے پانی کو صاف کرنے کا پلانٹ بھی لگایا ہے، یاد رہے کہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس جنگل کی لکڑی سے تیار کیا گیا تھا۔

---

❶-آثار المدينة المنورة: 155، وفصول من تاريخ المدينة المنورة: 197، وصحيح السيرة النبوية: 717.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سقیفہ بنی ساعدہ موجودہ دور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

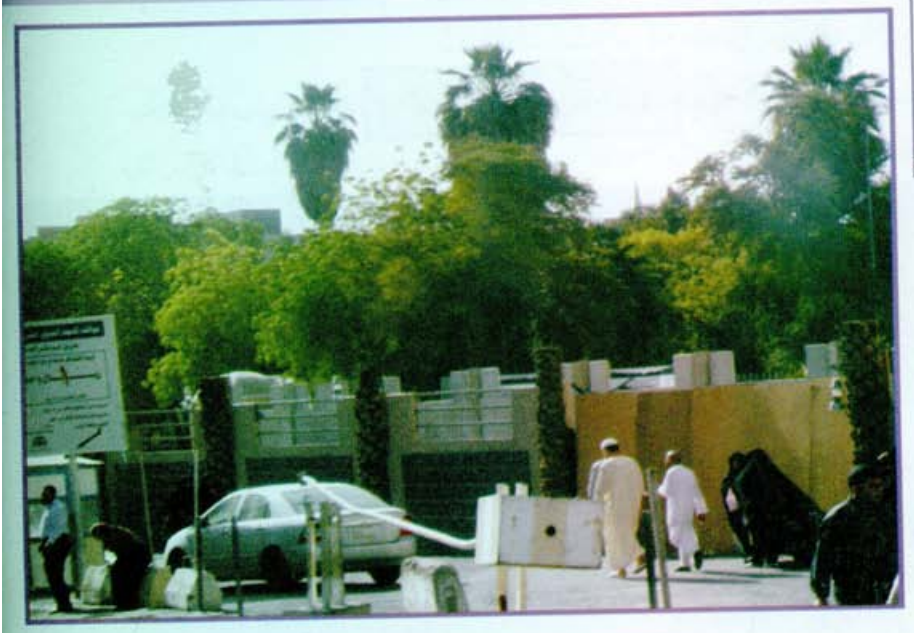

سقیفہ بنی ساعدہ کا قریب سے ایک منظر

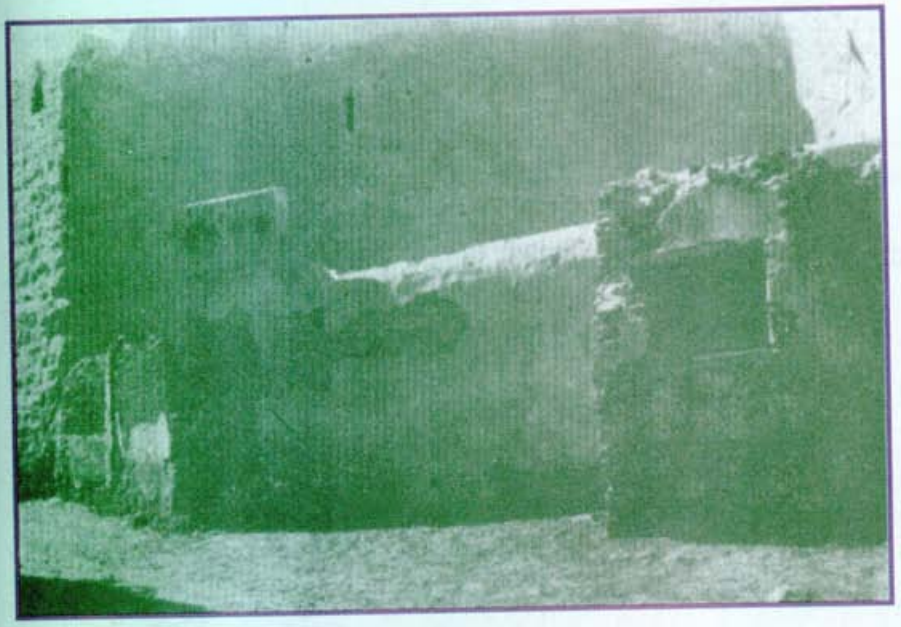

سقیفہ بنی ساعدہ کی نادر تصویر جس میں فصیل مدینہ بھی نظر آ رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغابہ کے علاقے کی فضا سے لی گئی تصویر۔ اس جگہ کسی زمانے میں ایک بہت بڑا جنگل ہوا کرتا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجور مارکیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁مدینہ منورہ کی معروف مارکیٹیں❁

یوں تو مدینہ منور میں ہر علاقے میں مارکیٹیں اور بازار موجود ہیں مگر کچھ مارکیٹیں خاص قسم کی اشیاء کی ہیں ان میں سے چند معروف مارکیٹوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:

❁ گاڑیوں کی مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو (معارض السیارات وحراج السیارات) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس مارکیٹ میں کچھ شوروم نئی گاڑیوں کے علیحدہ اور کچھ پرانی گاڑیوں کے علیحدہ اور کچھ شوروم نئی گاڑیوں اور پرانی گاڑیوں کے ہیں، اور ان میں تمام قسم کی نئی پرانی گاڑیاں فروخت کی جاتی ہیں، نئی گاڑیاں فروخت کرنے کا طریقہ فکس قیمت ہے اور پرانی گاڑیاں بولی سے فروخت کی جاتی ہیں اور اسے ''حراج'' کہا جاتا ہے اور اس کا وقت نماز عصر سے لے کر رات 9 بجے تک ہوتا ہے، پہلے یہ بازار پرانی ائیر پوٹ کے پہل پر واقع تھا یعنی مدینہ کی طرف سے پھر جب مدینہ منورہ میں تعمیر کا سلسلہ بڑھا تو یہ بازار مزید ائیر پوٹ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور پھر یہاں سے مدینہ منورہ کی شمال مشرق میں خط خواجات پر منتقل کر دیا گیا۔ اس مارکیٹ میں ہر روز صبح تا شام کاروبار ہوتا ہے عصر کے بعد نسبتاً زیادہ رش ہوتا ہے اور جمعہ اور جمعرات کے دن خاص کر کے عصر کے بعد بہت زیادہ رش کا ہجوم اس مارکیٹ کے کاروبار میں رونق کا باعث ہوتا ہے۔

❁ گاڑیوں کے پرانے سپیئر پارٹ کی مارکیٹ:

یہ مارکیٹ قدیم تبوک روڈ پر ہے اور مدینہ منورہ سے مشرق شمال میں ائیر پوٹ کے پہل میں واقع ہے اس مارکیٹ کو (تشلیح السیارات) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہاں پر پرانی ناکارہ ایکسیڈنٹ تمام قسم کی گاڑیاں موجود ہوتی ہیں، یہاں سے لوگ وہ سپیئر پارٹ خریدتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہوتے ''بلال گنج جیسے لاہور کی معروف مارکیٹ ہے''۔

❁ کھجور مارکیٹ:

یہ مارکیٹ مدینہ منورہ کے وسط میں قربان روڈ کی ابتدا اور گوشت مارکیٹ کے ساتھ واقع ہے یہاں پر مدینہ منورہ کی کھجور کی تمام اقسام جو تقریباً 123 قسم کی ہے، اور سالانہ پیداوار (آٹھ کروڑ کیلوگرام 80000000) ہے، اس کے ساتھ سعودی عرب کے احساء علاقے وغیرہ کی کھجور بھی یہاں پر دستیاب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ گھی مارکیٹ:

گھی مارکیٹ ایک چھوٹا سا بازار ہے یہ عارضی طور پر باب المصری میں قائم تھا یہاں سے مدینہ منورہ کے اردگرد علاقوں سے بکریوں کے دودھ سے نکلا ہوا دیسی گھی جسے عربی میں "السمن البري" کہتے ہیں دستیاب ہے اور پنیر "چیز" اور خالص شہد بھی یہاں سے مل سکتا ہے مگر قیمت بہت مہنگی ہوتی ہے۔

❁ استعمال شدہ اشیاء کی مارکیٹ:

استعمال شدہ اشیاء کی مارکیٹ کو عربی میں "سوق الخردة (الحراج)" کہتے ہیں یہ مارکیٹ باب العوالی میں تعمیر کی گئی ہے اس مارکیٹ میں گھریلو استعمال شدہ تمام اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس مارکیٹ کا ایک شیخ ہوتا ہے جسے "شیخ الحراج" کہا جاتا ہے یہاں پر بہت سی دکانیں ہیں دکانوں کے سامنے ایک میدان ہے اور دکانیں اس کے اردگرد ہیں اس میدان میں فروخت کئے جانے والے سامان کی بولی لگائی جاتی جو اصل قیمت سے بہت کم ہوتی ہے پھر دکاندار اسے اچھے داموں میں فروخت کرتے ہیں مارکیٹ میں ہفتے کے تمام دنوں میں کاروبار ہوتا ہے مگر جمعرات اور جمعہ والے دن رش زیادہ ہوتا ہے۔

❁ برسیم کی مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق البرسیم" کہتے ہیں یہ مارکیٹ قربان روڈ پر عارضی طور پر قائم ہے یہاں پر مزارع صبح سویرے اپنی گاڑیوں میں برسیم بھر کر لاتے ہیں جن لوگوں کو اپنی بکریوں وغیرہ کے لئے برسیم کی ضرورت ہوتی وہ خرید لیتے ہیں۔

❁ سبزی منڈی:

اس مارکیٹ کو "سوق الخُضْرىٰ یا سوق الخضروات" کہتے ہیں یہ مارکیٹ قربان روڈ پر واقع ہے یہاں پر مدینہ منورہ اور سعودی علاقوں کے علاوہ پاکستان اور دنیا کے کونے کونے سے برآمد کی گئی تمام تازہ سبزیاں وافر مقدار میں اور کم قیمت پر دستیاب ہیں مدینہ والے یہاں سے جمعہ اور جمعرات کے دن تمام ہفتے بھر کی سبزیاں خریدتے ہیں۔

❁ فروٹ منڈی:

اس مارکیٹ کو "سوق الفاكحة" کہتے ہیں یہ مارکیٹ سبزی منڈی کے ساتھ قربان روڈ پر واقع ہے یہاں پر مدینہ منورہ اور سعودی عرب کے علاقوں کے علاوہ پاکستان اور دنیا کے کونے کونے سے برآمد کئے گئے تمام تازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھل وفروٹ وافر مقدار میں اور کم قیمت پر دستیاب ہیں مدینہ والے یہاں سے جمعہ اور جمعرات کے دن تمام ہفتے کے مطلوب پھل وفروٹ خریدتے ہیں تمام پھل وفروٹ کلو کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں مثلاً کیلا سیب مالٹا وغیر۔

❁ ڈرائی فروٹ مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق المکسرات" کہتے ہیں یہ مارکیٹ قربان روڈ پر حارہ المغاربہ سے پہلے واقع ہے یہاں دنیا کے کونے کونے سے برآمد کئے گئے تمام خشک میوہ جات، بادام، کاجو، پستہ، چلغوزے، کشمش، وافر مقدار میں اور کم قیمت پر دستیاب ہیں مدینہ والے لوگ یہ فروٹ چلغوزے، کشمش وغیرہ، چاولوں کے پکانے میں استعمال کرتے ہیں ویسے عام طور پر کم مقدار میں کھاتے ہیں۔

❁ گوشت مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق الحم" کہتے ہیں یہ مارکیٹ سبز منڈی کے ساتھ قربان روڈ پر واقع ہے یہاں پر مدینہ منورہ اور سعودی عرب کے علاقوں کے علاوہ پاکستان اور دنیا کے کونے کونے سے درآمد کیا گیا تمام تازہ گوشت بکری قیمت: 22-28 ریال فی کلو، گائے، اور اونٹ قیمت 13-16 ریال فی کلو، جبکہ دنبہ، بھیڑ، کا گوشت بھی وافر مقدار میں اور کم قیمت پر دستیاب ہے۔

❁ مچھلی مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق السمک" کہتے ہیں یہ مارکیٹ سبز منڈی کے ساتھ قربان روڈ پر واقع ہے یہاں پر مچھلی ینبع شہر سے بواسطہ فیزر گاڑیوں میں لائی جاتی ہے اور ہر صبح مچھلی کی بولی کا بازار لگتا ہے جبکہ جمعہ والے دن اس بازار میں رش زیادہ ہوتا ہے اور مچھلی بڑی بڑی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ٹوکریوں میں فروخت کی جاتی ہے۔

❁ بکر منڈی:

اس مارکیٹ کو "سوق الغنم" کہتے ہیں یہ مارکیٹ پہلے عروہ بستی مکہ مکرمہ قدیم روڈ مدینہ منورہ کے بلدیہ کے گیراج کے ساتھ واقع تھی اب یہ مارکیٹ جبل احد کے شمال کی طرف منتقل کر دی گئی ہے یہاں پر مدینہ منورہ کے ارد گرد اور سعودی عرب کے علاقوں کی خاص بکریاں "الحرّي" کے علاوہ پاکستان ترکی مصر سوریا اسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کی گئی بکریاں، گائے، اونٹ، دنبے، بھیڑیں، وافر مقدار میں اور کم قیمت پر دستیاب ہیں، اس مارکیٹ کے ساتھ ایک جدید مذبح خانہ بھی تعمیر کیا گیا ہے، مدینہ والے لوگ بہت مہمان نواز ہیں عام طور پر جب کسی کی دعوت کی جاتی ہے تو دعوت میں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور کبھی کبھی اونٹ بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ لکڑی اور کوئلہ مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق الفحم والحطب" کہتے ہیں یہ مارکیٹ عمارانیہ میں واقع ہے جو مدینہ منورہ کے شمال مشرق میں واقع ہے، یہاں پر لکڑی ڈھیریوں کی صورت میں فروخت کی جاتی ہے اور کوئلہ فی بوری ایک سو ریال میں جبکہ کوئلہ کلو کے حساب سے بھی فروخت کیا جاتا ہے۔

❁ سائیکل موٹر سائیکل مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق الدراجات العادية والنارية" کہتے ہیں اس میں تمام اقسام کے پرانے استعمال شدہ سائیکل اور موٹر سائیکل کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور یہ بازار عارضی ہے جس میں صرف جمعہ والے دن بولی لگتی ہے اور یہ بازار طریق قربان پر واقع ہے، یوں تو سعودی قانون کی مطابق موٹر سائیکل کا نہ تو لائسنس ہوتا ہے اور نہ ہی موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ، موٹر سائیکل بیچے چلاتے ہیں جب بھی پولیس والے موٹر سائیکل پکڑ لیں تو واپس نہیں کرتے اس وجہ سے خواجات روڈ کے شمال مشرق کی طرف مدینہ منورہ کی سنٹر جیل کے قریب ایک بہت بڑا لوہے کا بہت بڑا پہاڑ نظر آتا ہے دراصل وہاں پر کئی سالوں سے پڑے ہوئے موٹر سائیکل ہیں۔

❁ چڑیا مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "سوق العصافير" کہتے ہیں اس میں تمام قسم کے چھوٹے پرندے فروخت کئے جاتے ہے، اس مارکیٹ میں صرف جمعہ والے دن خرید وفروخت ہوتی ہے اور یہ مارکیٹ مسجد غمامہ اور مسجد ابوبکر صدیق مناخہ روڈ پر ہے یہاں بچے نوجوان پرندوں کو پنجروں میں لئے ہوئے خرید وفروخت کرتے ہیں، قابل ذکر پرندے، کبوتر، طوطے، بل بل، چڑیاں، خرگوش وغیرہ۔

❁ حرم مارکیٹ:

اس مارکیٹ کو "اسواق الحرم" سے موسوم کیا گیا ہے یہاں پر حجاج وزائرین کے لئے تمام اشیا دستیاب ہیں اور یہ مارکیٹ مسجد نبوی کے جنوبی صحن کے جنوب اور عدالت مدینہ منور کے شمال میں واقع ہے یہ مدینہ منورہ کی جدید اور بڑی مارکیٹ ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁مدینہ منورہ کی معروف لائبریریاں❁

مدینہ منورہ میں بہت سی لائبریریاں ہیں بعض تو وقف ہیں اور بعض ذاتی۔اس کے ساتھ ساتھ یونیورسٹیوں اور علمی اداروں کی اپنی لائبریریاں ہیں،جن میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

❁عارف حکمت لائبریری:

اس لائبریری کو شیخ الاسلام احمد عارف حکمت نے 1270 ہجری میں قائم کیا اور یہ مسجد نبوی کے جنوبی مشرقی کونے میں واقع تھی اور اس کے لئے سات ہزار سے زائد کتب وقف کی تھیں۔مطبوعہ کتب کے ساتھ تقریبا پانچ ہزار کے قریب قلمی نسخے بھی موجود ہیں جو نادر اور نایاب ہیں یہ لائبریری اپنی نفیس مطبوعات اور مخطوطات کی وجہ سے بہت مشہور ہے،نیز حسن انتظام اور حفاظت کے لحاظ سے بھی اسے مدینہ منورہ کی بہترین لائبریریوں میں شمار کیا جاتا تھا اور بعد میں بعض حضرات کی طرف بطور ہدیہ وقف کی جانے والی کتابیں بھی اس میں شامل کی گئیں، اب اس لائبریری کی تمام کتابیں مکتبہ ملک عبدالعزیز میں منتقل کردی گئی ہیں ہم نے جس موضوع پر پی ایچ ڈی کی ہے اس کتاب کا ایک اہم قلمی نسخہ بھی اس لائبریری سے حاصل کیا گیا ہے۔

❁محمودیہ لائبریری:

اس لائبریری کو سلطان محمود عثمانی نے 1272 ہجری میں قائم کیا،کتابوں کی کثرت،انتظام اور شہرت کے لحاظ مدینہ منورہ میں ''عارف حکمت لائبریری'' کے بعد یہ دوسری لائبریری تھی۔اور یہ مسجد نبوی کے مغرب کی طرف باب الصدیق کے اوپر واقع تھی اور یہ لائبریری تقریبا آٹھ ہزار کتب پر مشتمل تھی۔مطبوعہ کتب کے ساتھ تقریبا پانچ ہزار کے قریب قلمی نسخے بھی موجود ہیں جنہیں سلطان محمود نے وقف کیا تھا جو نادر اور نایاب ہیں یہ لائبریری اپنی نفیس مطبوعات اور مخطوطات کی وجہ سے بہت مشہور ہے،اور یہ مخطوطے قلمی نسخے مشہور محدث شیخ محمد عابد سندھی رحمہ اللہ کے وقف سے تعلق رکھتے ہیں۔نیز حسن انتظام اور حفاظت کے لحاظ سے بھی اسے مدینہ منورہ کی بہترین لائبریریوں میں شمار کیا جاتا تھا لائبریری کی تمام کتابیں اب مکتبہ ملک عبدالعزیز میں منتقل کردی گئی ہیں۔

❁حرم نبوی لائبریری:

اس لائبریری کو سعودی حکمرانی کے دوران 1359 ہجری میں قائم کیا جو انتظامی طور پر محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی تھی اور یہ مسجد نبوی کے شمال کی طرف باب عمر مدیر مکتب امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے اوپر والی منزل میں واقع ہے(یعنی باب عمر کے ساتھ جو مینار ہے اس میں)اور اس لائبریری میں تقریبا پانچ ہزار سے زائد کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔ مطبوعہ کتب کے ساتھ تقریباً پانچ سو پچاس کے قریب قلمی نسخے بھی موجود ہیں، پہلے یہ لائبریری مدینہ منورہ کی محکمہ اوقاف کے زیر انتظام تھی بعد میں اسے ادارہ شئون حرمین شریفین کے ساتھ ملحق کر دیا گیا۔ اس لائبریری میں بہت سی شخصی وقف لائبریریاں اور انفرادی عطیات شامل ہیں۔

❁ مدینہ منورہ پبلک لائبریری:

اس لائبریری کو سعودی حکمرانی کے دوران 1380 ہجری میں قائم کیا، اور یہ مسجد نبوی کے جنوب میں واقع تھی محراب نبوی اور مدینہ منورہ کی عدالت کے درمیان یہ لائبریری تقریباً پندرہ ہزار کتب پر مشتمل تھی۔ مطبوعہ کتب کے ساتھ قلمی نسخے بھی موجود تھے اور یہ لائبریری مدینہ منورہ کی نسبتاً جدید لائبریریوں میں شامل ہے۔ اس لائبریری کا کل دارومدار لوگوں سے تحائف میں ملنے والی ذاتی اور درسی لائبریریوں پر ہے۔ اور اس میں تقریباً 13 مختلف لائبریریاں ضم کی جا چکی ہیں اور اسے اب شاہ عبدالعزیز لائبریری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

❁ شاہ عبدالعزیز لائبریری (مکتبۃ ملک عبدلعزیز):

اس لائبریری کی بنیاد شاہ فہد بن عبدالعزیز نے رکھی جس کا افتتاح 16 محرم 1403 ہجری کو کیا گیا اور یہ لائبریری مناخہ روڈ اور مسجد نبوی کے مشرق کی طرف چھ منزلہ خوبصوت عمارت 2309 میٹر مربع ایریا پر مشتمل ہے میں یہ لائبریری واقع ہے اس کے مختلف چھ حصے ہیں جو ہر ایک منزل پر مشتمل ہے:

❁ پہلا حصہ بیس منٹ:

یہ حصہ شعبہ تجلید اور میکروفلم پر مشتمل ہے۔

❁ دوسرا حصہ زمینی منزل:

یہاں سے اس لائبریری میں داخل ہونے کا راستہ ہے، تمام حصوں کی نگرانی کرنے کا جدید کیمرا سسٹم موجود ہے اور ریسرچ ہال کے ساتھ سکالرز اور مطالعہ کرنے والوں کے لئے چھوٹے چھوٹے کیبن پر مشتمل ہے۔

❁ تیسرا حصہ پہلی منزل:

یہ حصہ میوزیم ہے اس میں وافر مقدار میں قرآنی نادر اور اعلیٰ قسم کے قلمی نسخے موجود ہیں جن سے تدوین قرآن کریم کی تاریخ اور جو کاغذ اور مواد استعمال ہوا ہے اور مختلف خطوط کے دل کش نمونے جن سے تدوین قرآن کی زندہ تاریخ نظر آتی ہے، اس طرح اسلامی نادر قدیم اور قیمتی تحفے بھی یہاں پر محفوظ کئے گے ہیں جن میں کئی قسم کے شمعدانوں کے صندوق، اور کپڑے کے پردے جن پر خالص سونے کے دھاگے سے بہت عمدہ اور معیاری کڑھائی کی گئی ہے، اس کے ساتھ معروف خطاطیں کے ہاتھ کے ساتھ لکھے ہوئے چارٹ بھی موجود ہیں جن میں سلطان محمود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خان، اور عبدالحمید خان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چارٹ بھی موجود ہیں، اور خانہ کعبہ کے غلاف کے حصے بھی محفوظ ہیں۔

❁ چوتھا حصہ دوسری منزل:

یہ حصہ مطبوعہ کتب کے ایک بڑے ہال کی صورت میں ہے جس میں مختلف علوم کی کتب موجود ہیں جن کی تعداد تقریباً پچاس ہزار جلد پر مشتمل ہے۔

❁ پانچواں حصہ تیسری منزل:

یہ حصہ مطبوعہ غیر مطبوعہ کتب (قلمی نسخے) کے ایک بڑے ہال کی صورت میں ہے جس میں مختلف علوم کی کتب موجود ہیں جو تقریباً 15 مندرجہ ذیل مختلف لائبریریوں کی ہیں:

مجموعة المكتبة المحمودية	مكتبة الشيخ عبد القادر شلبي
مكتبة الشيخ ابراهيم الختني	مكتبة السادة آل الصافي
مكتبة الساقزلي	مكتبة الشيخ عمر حمدان
مكتبة الشيخ محمد نور كتبي	مكتبة الدرسة العرفانية
مكتبة الدرسة القازانية	مكتبة الدرسة الاحسانية
مكتبة مدرسة الشفاء المخطوطة	مكتبة رباط سيد نا عثمان
مكتبة رباط قرة باش	مكتبة كيلي ناظري
مكتبة رباط الجبرت	

اور وقف وتحائف میں دیئے جانے والی کتب پر مشتمل ہے ان کتب کی تعداد تقریباً نو ہزار ہے جس میں قلمی نسخوں کی تعداد آٹھ ہزار کے قریب ہے۔

www.KitaboSunnat.com

❁ چھٹا حصہ چوتھی منزل:

یہ حصہ لائبریری کا گودام ہے۔

ان لائبریریوں کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی ذاتی لائبریریاں موجود ہیں جن میں کتابیں اور مخطوطات کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اور بے شمار قارئین اور محققین ان سے مستفید ہوتے ہیں، مثلاً:

مدرسہ ذروان لائبریری	مدرسہ الحمیدیہ لائبریری
دارالحدیث لائبریری	مدینہ یونیورسٹی لائبریری
مدرسہ العلوم الشرعیہ لائبریری	دارالایتام لائبریری
آل الصافی لائبریری	آل ہاشم لائبریری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل المدنی لائبریری	آل اسعد لائبریری
آل الباسطی لائبریری	آل الخیاری لائبریری
الشیخ عبدالباقی لائبریری	الشیخ عبدالقادر شلبی لائبریری
آل الفقیہ لائبریری	آل الدغستانی لائبریری
آل البرزنجی لائبریری	الشیخ محمد المختار الشنقیطی لائبریری
الشیخ محمد الامین الشنقیطی لائبریری	آل البری لائبریری
الشیخ الخضر لائبریری	الشیخ احمد بساطی لائبریری
السید عبید مدنی لائبریری	السید امین مدنی لائبریری
الاستاذ عبدالقدوس الانصاری لائبریری	علی حافظ وعثمان حافظ لائبریری
علامہ پروفیسر ڈاکٹر ربیع مدخلی لائبریری	علامہ پروفیسر شیخ عمر فلاتہ لائبریری
پروفیسر ڈاکٹر مرزوق الدوسری لائبریری	پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی لائبریری
پروفیسر ڈاکٹر عبدالصمد بکر عابد لائبریری	پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم محمد نور سیف لائبریری

❁ شیخ علامہ محدث پروفیسر حماد الانصاری لائبریری:

مدینہ منورہ میں حدیث کے تمام علوم پر مشتمل مطبوعہ اور قلمی نسخوں پر مشتمل کتابوں کی یہ لائبریری بہت اہمیت کی حامل ہے شیخ حماد الانصاری مدینہ منورہ کے حدیث کے اعلیٰ مرتبہ رکھنے والے ماہر علوم حدیث علماء میں سے تھے اور مدینہ یونیورسٹی میں چیئر مین شعبہ سنت تھے ان کی اس لائبریری میں علوم حدیث کے متعلق مطبوعہ کتب کے ساتھ قلمی نسخے بھی وافر مقدار میں موجود ہیں اس طرح ایم اے پی ایچ ڈی کے مقالہ جات بھی بہت مقدار میں موجود ہیں" مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم " کتاب کی تحریر میں اس لائبریری سے استفادہ کیا گیا ہے یوں تو شیخ حماد انصاری رحمہ اللہ ہمارے والد ماجد کے اور ہمارے استاد تھے، یہ لائبریری پہلے حرہ شرقیہ شارع اعمدہ کے پہل میں ان کی رہائش گاہ پر واقع تھی، اب یہ لائبریری مدینہ یونیورسٹی کے ساتھ ان کی رہائش گاہ میں ہے اور تقریبا ایک کینال کی بیس منٹ میں ہے یہ رہائش گاہ انہیں امیر سلطان بن عبدالعزیز وزیر دفاع نے تحفہ میں دی تھی اب اس لائبریری کا نگران ان کا بیٹا ڈاکٹر عبدالباری ہے جو ہمارے دوست اور تعلیمی ساتھی ہیں۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

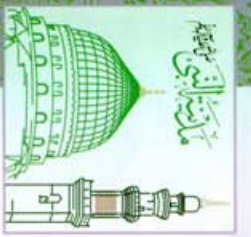

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ عبدالعزیز لائبریری اور اس کے سامنے سقیفہ بنی ساعدہ بھی نظر آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

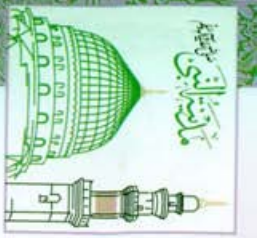

شاہ عبدالعزیز لائبریری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ فہد قرآن کریم کمپلیکس سٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کمپلیکس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیہ کالج برائے خواتین کا صدر دروازہ۔ مدینہ منورہ کیمپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیہ کالج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سٹی ❁

❁ تاریخ بنیاد:

اس عظیم پرنٹنگ کمپلیکس سٹی کی بنیاد بتاریخ: 1403/1/16 ہجری میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے رکھی۔

❁ موقع ومحل ودرجہ حرارت:

مدینہ منورہ کی شمال اور قصر طیبہ (یہ محل شاہ فہد نے شارع تبوک کے سنگم پر واقع ایک پہاڑ پر تعمیر کروایا تھا) شارع تبوک پر واقع (خطوط الطول والعرض: 25 درجہ شمالا اور 39 درجہ شرقا) ہے اور اس کا رقبہ 141950 میٹر مربع ہے، جبکہ سطح سمندر سے 250 میٹر بلند ہے درجہ حرارت: 48 اور نمی کا تناسب 20% گرمیوں میں اور سردیوں میں درجہ حرارت 7 اور نمی کا تناسب 75% جبکہ سالانہ بارش کا تناسب 103mm) ہے، اور ہواؤں کی رفتار اور رخ 32.5 شمال شمالی غربی، اور ریت ملاوٹ شدہ ہوائیں۔

❁ پرنٹنگ کمپلیکس سٹی:

پرنٹنگ کمپلیکس سٹی نہایت عمدہ عالمی معیار کی عمارت تیار کی گئی ہے اندر سے نہایت خوبصورت اعلیٰ معیار کے پتھر سے تیار کی گئی ہے فرنیچر بہت ہی معیاری ہے دفاتر مکمل A.C ہیں، پریس، دفاتر، شوروم، مسجد، ریسٹ ہوس، استقبالہ، ملازمین کی رہائش گاہیں جو پانچ درجات واقسام کی ہے، گارڈ ہاوس، مارکیٹ، ریسٹونٹ، پول، پانی کی زمینی ٹینکی، کلب، بجلی گھر، پارکنگ، اور کوڑا کرکٹ جلانے کے پلانٹ پر مشتمل ہے۔

❁ پرنٹنگ کمپلیکس سٹی کی تعمیر پر لاگت:

تقریبا ایک ہزار ملین (ایک ارب) سعودی ریال سے زائد خرچ ہوئے ہیں۔

❁ پرنٹنگ کمپلیکس سٹی کے انتظامی امور:

اس کا نگران اعلی وزیر اوقاف ہے جبکہ علمی ریسرچ کی سربراہی مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کے پاس ہے۔

❁ پرنٹنگ کمپلیکس کا پریس:

دنیا میں اس طرح کا پریس اور کہیں نہیں ہے، جو اتنی تعداد اور اعلیٰ معیار کے ساتھ قرآن کریم کی طباعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہو، یہاں پر قرآن کریم کی پرنٹنگ آٹھ کلر اور سونے کے پانی سے کی جاتی ہے۔

❁ اغراض ومقاصد:

1- قرآن کریم کو صحیح رسم الخط اور درست حرکات واعراب کے ساتھ شائع کرنا۔

2- قرآن مجید کے معانی وتراجم کو مختلف زبانوں میں شائع کرنا تاکہ تمام مسلمانوں کی ضروریات پوری ہوں۔

3- قرآن عظیم کو بہترین قراء کرام کی آواز میں ریکارڈ کرنا کاسٹ، سی ڈی وغیرہ پر۔

4- سنت اور سیرت نبویہ کی خدمت وتحقیق کے سلسلے میں مخطوطات، دستاویزات اور کتابوں کی حفاظت، نیز اس سے متعلق مضامین ومقالات تیار کرنا۔

5- قرآن کریم کی خصوصی اشاعت کے ذریعے حرمین شریفین سمیت دیگر مساجد اور عالم کی ضروریات کو پورا کرنا۔

6- قرآن مجید، سنت اور سیرت نبویہ سے متعلق سیمینار منعقد کروانا اور مقالے تیار کرنا۔

7- حدیث اور سیرت انسائیکلوپیڈیا کی معیاری پرنٹنگ کرنا۔

❁ قران کریم کی طباعت کی ابتدا:

عربی رسم الخط میں پہلے قرآن کریم کی طباعت کا آغاز خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے ایک حکم صادر کیا جو بروز منگل 140/3/8 ہجری کو جاری ہوا جس میں یہ حکم دیا گیا کہ بنام (مصحف المدینۃ المنورۃ) قرآن کریم شائع کیا جائے۔

جس بنا پر وزیر اوقاف جو اس پرنٹنگ کمپلیکس کے نگران اعلیٰ ہیں اور مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر اور سیکرٹیری پرنٹنگ کمپلیکس کے مابین ایک معاہدہ کی وجہ سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

جو قرآن کریم کی قراءت، رسم، خط، فواصل، وقف وغیرہ کی اچھی طرح تحقیق کرے گی۔

❁ کمیٹی کے ممبران:

ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالفتاح قاری، ڈین قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی نگران۔

ڈاکٹر علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی امام مسجد نبوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فقہ، شریعہ کالج، مدینہ یونیورسٹی نائب نگران۔

اور الشیخ عامر بن السید عثمان شیخ مصری شیخ القراء، ڈاکٹر عبدالعظیم بن علی الشناوی، چیئرمین، شعبہ عربی زبان، عربی لینگویج کالج مدینہ یونیورسٹی، الشیخ محمد بن سیبویہ البدوی، پروفیسر قراءات قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، الشیخ عبدالفتاح بن السید عجمی المرصفی، پروفیسر قراءات قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، الشیخ محمد بن عبدالخالق جادو، پروفیسر قراءات قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی، الشیخ عبدالرفع بن رضوان بن علی، پروفیسر قراءات قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، الشیخ عبدالرزاق بن علی بن ابراہیم موسیٰ، پروفیسر قراءات قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، الشیخ عبدالحکیم بن عبدالسلام خاطر، پروفیسر قراءات، قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد بن عثمان، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تفسیر، قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج، مدینہ یونیورسٹی، الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن البعادی چیئرمین شئون المصاحف دار الافتاوالدعوۃ والارشاد الریاض، الشیخ رشاد بن موسیٰ طلبہ، والشیخ فرغل بن سید فرج ریسرچ آفیسر شئون المصاحف دار الافتاوالدعوۃ والارشادالریاض، یہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔

اور ان ممبران کے ساتھ الشیخ عبداللہ بن ردن البداح ڈائریکٹر طباعت شدہ مواد دار الافتاوالدعوۃ والارشادالریاض، اور الشیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عقیل مشیر برائے شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سٹی نے بھی تعاون کیا ہے۔

اس کمیٹی نے قرآن کریم کے طبع کرنے سے پہلے علمی عملی پڑتال کرنے کے بعد قرآن کریم کی طباعت کی اجازت دی بتاریخ: 1405/5/1 ہجری۔

اس طرح اس عظیم عظمت والی کتاب کی معیاری طباعت بتاریخ 1406 ہجری میں نشر اشاعت ہوئی اور خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے مدینہ منورہ میں فری تقسیم ہونا شروع ہو گیا الحمدللہ اس تقسیم میں (ڈاکٹر رانا خالد مدنی) نے بھی حصہ لیا۔

❁ قرآن مجید کے معانی اور تراجم اور تفاسیر کی طباعت:

شاہ فہد کمپلیکس نے قرآن مجید کے معانی مختلف زبانوں میں شائع کرنے کی طرف بہت توجہ دی ہے۔ ہوسا، چینی، انڈونیشی، قازاقی، تامیلی، اردو، ترکی، انگریزی، فرانسیسی، صومالی، بوسنیائی، جرمنی، ایفورتی اور برہوی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم چھاپ کر شائع ہو چکے ہیں۔

علاوہ ازیں اردو کے خط نستعلیق میں پہلا قرآن کریم 1409 ہجری میں طبع اور شائع ہوا۔

❁ پرنٹنگ کمپلیکس کی طباعت:

1410 ہجری تک کمپلیکس نے 5 کروڑ نسخے سے زائد شائع کیے 1415 ہجری میں یہ تعداد 9 کروڑ سے زائد تک پہنچ چکی ہے۔ اب تک قرآن مجید کے 8 کروڑ سے زائد نسخے عالم اسلام کے گوشے گوشے میں تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اس کمپلیکس کی سالانہ پیداواری گنجائش، 1 کروڑ 20 لاکھ نسخے کے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ان نسخوں سے استفادہ کرنے والے ممالک کی تعداد 80 زائد ہے۔

آغاز سے لے کر اب تک یہ کمپلیکس مختلف انواع و جسامت کے 15 کروڑ سے زائد نسخے ممکن حد تک صحت، مضبوطی اور تحقیق کے ساتھ شائع کر چکا ہے۔ مشہور اقسام یہ ہیں: ملکی فاخر، جوامعی فاخر، جوامعی خاص، جوامعی عام، ممتاز، پارے، تراجم وغیرہ۔

یہ کمپلیکس اب تک 40 زبانوں کے قریب قرآن کریم کے تراجم کر چکا ہے۔ اس کمپلیکس میں 1800 سے زائد افراد کام کرتے ہیں۔

یاد رہے یہ مطبوعہ شدہ قرآن کریم اور کاسٹ وغیرہ حجاج کرام اور اسلامی وغیر اسلامی ملکوں میں بلا معاوضہ ارسال کیے جاتے ہیں جبکہ فروخت بھی کیے جاتے ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تربیہ کالج برائے خواتین ❁

❁ تاریخ بنیاد:

مدینہ منورہ اس کالج کی بنیاد بتاریخ: 1404/3/12 ہجری کو رکھی گئی جس میں صرف خواتین کو تعلیم دی جاتی ہے جبکہ اس کالج کا تمام عملہ عورتوں پر مشتمل ہے یہاں پر داخلہ صرف مقامی خواتین کو دیا جاتا ہے، اور یہ کالج ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کی مدینہ منورہ میں ذیلی شاخ ہے۔

❁ موقع ومحل:

مدینہ یونیورسٹی اور گورنر ہاؤس کے شمال میں خط خواجات کی دوسری جانب قصر طیبہ کے مغرب کی طرف واقع ہے۔

❁ اغراض ومقاصد:

1- اسلامی تعلیم کو رائج کرنا مرد اور خواتین میں۔

2- مرد اور خواتین میں مختلف اسلامی موضوعات پر ریسرچ کرنا۔

3- کتب کی تحقیق (edit) کرنا اور اسکی نشر اشاعت کرنا۔

4- مرد اور خواتین میں سے مختلف علوم دینی اور دنیاوی علوم میں سکالرز و ماہر تعلیم تیار کرنا۔

❁ انتظامی امور:

تربیہ کالج برائے خواتین کی ڈین ایک خاتون ہے۔

❁ ملک عبدالعزیز یونیورسٹی:

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی کے ہیڈ کمپس جدہ میں ہیں یہ یونیورسٹی 13 کالجز پر مشتمل ہے:

1- اسلامی علوم اور عربی زبان کالج۔

2- طبیعی علوم کالج۔

3- فیزیالوجی اور ریاضیات کالج۔

4- مختلف لینگویج کالج۔

5- تعلیم دینے کی تربیت کالج۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- پلاننگ اور تعلیم کالج۔

7- اسلامی تربیت کالج۔

8- معاشرتی علوم کالج۔

9- فنی تربیت کالج۔

10- علم نفس کالج۔

11- جسمانی اور صحت کی تربیت کالج۔

12- ٹیکنیکل تعلیم کالج۔

13- عورتوں کی تربیت کالج۔

اس یونیورسٹی میں مرد اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ تعلیم کا انتظام ہے۔

❁ تربیہ کالج برائے خواتین کی ڈگری:

تربیہ کالج برائے خواتین ڈگری بی اے، ایم اے اور، پی ایچ دی کی ڈگری جاری کرتی ہے جو انٹرنیشنل عالمی معیار کی ہے۔

❁ تربیہ کالج برائے خواتین کی تعلیمی خدمات:

سعودی عرب کے تمام تعلیمی اداروں میں تربیہ کالج برائے خواتین سے تعلیم حاصل کرنے والی خواتین درس وتدریس اور ریسرچ میں مصروف ہیں۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مدینہ یونیورسٹی(الجامعۃ الإسلامیۃ)❁

❁ تاریخ بنیاد:

اس عظیم اسلامی درس گاہ منارِ علم ونور کی بنیاد بتاریخ:1380/3/25 ہجری کو رکھی گئی شاہ سعود بن عبدالعزیز آل سعود کی حکمرانی کے دور میں اور تعلیم بتاریخ: 1381/6/2 ہجری شروع ہوئی۔

❁ موقع ومحل:

مدینہ منورہ کے شمال مشرق میں وادی عقیق کے سنگم پر اور گورنر ہاوس کے مشرق کی طرف یہ عظیم درس گاہ واقع ہے اور رقبہ تقریبا ایک کیلومیٹر مربع سے زائد ہے۔

❁ اغراض ومقاصد:

1-اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہچانا منہج نبوی پر۔

2-دعوت وتبلیغ کے ذریعہ لوگوں میں اسلامی روح پیدا کرنا۔

3-مختلف اسلامی موضوعات پر ریسرچ کرنا اور اسکی نشر اشاعت کرنا۔

4-اسلامی کتب کی تحقیق (edit) کرنا اور اس کی نشر اشاعت کرنا۔

5-اسلامی سکالرز تیار کرنا جو قرآن کریم اور سنت نبوی، تفسیر فقہ ودیگر علوم اسلامیہ وعربیہ کے ماہر ہوں۔

6-دنیا میں تمام یونیورسٹیوں، تنظیموں اور اداروں کے ساتھ علمی ثقافتی تعلقات قائم کرنا اور اسلام کی خدمات میں علمی مالی تعاون کرنا۔

7-دین اسلام کی تعلیمات قرآن اور سنت کی روشنی میں اور تعصب مذہبی سے پاک دنیا کے کونے تک پہچانا۔

❁ انتظامی امور:

ادارہ کا انتظامی سربراہ چانسلر ہے، سب سے پہلے چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز تھے، پھر شیخ عباد، اور پھر ڈاکٹر عبداللہ زائد، اور پھر ڈاکٹر صالح العبید تھے وغیرہم۔

❁ انتظامی امور کے ادارے:

چانسلر مدینہ یونیورسٹی، وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی، سیکرٹیری مدینہ یونیورسٹی، ڈائریکٹریٹ امور شعبہ طلبہ، رجسٹرار ڈائریکٹریٹ، ہوسٹل سٹوڈنٹ، ڈائریکٹریٹ مالی امور، ڈائریکٹریٹ شئون الدعوۃ، مرکز البحث العلمی پر مشتمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی شعبے:

1- دار الحدیث: اس شعبہ کی ابتداء 1351 ہجری میں ہوئی، یہاں پہلی کلاس سے لے کر چھٹی کلاس تک اور پھر، ساتویں، آٹھویں، نویں کلاس تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کی بنیاد پرائیویٹ مدرسہ پر رکھی گئی 1384 ہجری میں اسے مدینہ یونیورسٹی میں ضم کر دیا گیا۔

2- المعهد المتوسط، اس شعبہ کی ابتداء 381 ہجری میں ہوئی، یہاں پر چھٹی کلاس کے بعد تین سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (یعنی: ساتویں، آٹھویں، نویں کلاس تک)۔

3-المعهد الثانوي، اس شعبہ کی ابتداء 1386 ہجری میں ہوئی، یہاں پر المعهد المتوسط کی تعلیم کے بعد تین سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (یعنی: دسویں، گیارہویں، بارہویں کلاس ایف اے تک ہے)۔

4- كلية الشريعة (شریعہ کالج) اس شعبہ کی ابتداء 1381 ہجری میں ہوئی، یہاں پر المعهد الثانوي (ایف اے) کی تعلیم کے بعد چار سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (بی اے) اس کالج کے ماتحت تین علمی شعبہ جات ہیں:

- شعبہ اسلامی فقہ۔
- شعبہ اصول فقہ۔
- شعبہ اسلامی قضاہ اور شرعی سیاست۔

5- كلية الدعوة وأصول الدين (دعوہ واصول دین کالج) اس شعبہ کی ابتداء 1386 ہجری میں ہوی، یہاں پر المعهد الثانوي (ایف اے) کی تعلیم کے بعد چار سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (بی اے) اس کالج کے ماتحت چار علمی شعبہ جات ہیں:

- شعبہ اسلامی عقیدہ۔
- شعبہ دعوت وتبلیغ۔
- شعبہ اسلامی تاریخ۔
- شعبہ ذرائع ابلاغ۔

6- كلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية (قرآن کریم اور علوم اسلامیہ کالج) اس شعبہ کی ابتداء 1394 ہجری میں ہوئی، یہاں پر المعهد الثانوي (ایف اے) کی تعلیم کے بعد حافظ قرآن کریم کو چار سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (بی اے) اس کالج کے ماتحت دو علمی شعبہ جات ہیں:

- شعبہ تفسیر اور اس کے علوم۔
- شعبہ القراءات۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7-كلية اللغة العربية (عربی لینگویج کالج) اس شعبہ کی ابتداء 395 ہجری میں ہوئی، یہاں پر المعهد الثانوي (ایف اے) کی تعلیم کے بعد چار سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔(بی اے) اس کالج کے ماتحت دو علمی شعبہ جات ہیں:

- شعبہ عربی زبان۔
- شعبہ بلاغہ اور ادب۔

8- كلية الحديث الشريف والدراسات الإسلامية (حدیث شریف اور علوم اسلامیہ کالج) اس شعبہ کی ابتداء 1396 ہجری میں ہوئی، یہاں پر المعهد الثانوي (ایف اے) کی تعلیم کے بعد چار سال کی تعلیم دی جاتی ہے۔(بی اے) اس کالج کے ماتحت دو علمی شعبہ جات ہیں:

- شعبہ فقہ سنت اور اس کے مصادر و مراجع۔
- شعبہ علوم حدیث۔

9- الدراسات العليا (شعبہ ہائر سٹڈی) اس شعبہ کی ابتداء 1395 ہجری میں ہوئی، یہاں پر (بی اے کے بعد (تین سے پانچ سال) (الماجستير ایم اے) اور (ایم اے) کے بعد (پانچ سے آٹھ سال) (الدكتوراه پی ایچ ڈی) کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں پر پہلے صرف سنت کا شعبہ تھا، اور اب نو شعبہ جات پر یہ شعبہ مشتمل ہے:

- شعبہ سنت۔
- شعبہ تفسیر۔
- شعبہ فقہ۔
- شعبہ اصول فقہ۔
- شعبہ دعوت و تبلیغ۔
- شعبہ عقیدہ۔
- شعبہ لینگویجز۔
- شعبہ ادب۔
- شعبہ بلاغہ۔

تعلیمی شعبہ جات	مراحل	تعلیم کی مدت
1- دار الحديث	ابتدائی (پرائمری)	6
2-المعهد المتوسط	درمیانی (مڈل/میٹرک)	3
3-المعهد الثانوي،	ثانوی (ایف اے)	3
4- كليات كالج	بی اے	4
5-الماجستير	ایم اے	5-3
6-الدكتوراه	پی ایچ ڈی	8-5

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مزید ملحقہ تعلیمی ادارے:

❁ شعبة تعليم اللغة العربية لغير العرب (عربی لینگویج شعبہ) اس درسگاہ کی ابتداء تعلیمی سال: 1387/1386 ہجری میں ہوئی، یہاں پر غیر عرب کو عربی زبان کی ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے حسب ضرورت۔

❁ مرکز الدعوة: اس شعبہ میں بی اے کے ساتھ ایک سالہ دعوت وتبلیغ وذرائع ابلاغ کا کورس کروایا جاتا ہے جو طلبہ کرنا چاہیں۔

❁ لائبریری:

مدینہ یونیورسٹی کی لائبریری میں عربی زبان کے علاوہ دنیا کی بہت ساری زبانوں میں مصادر ومراجع موجود ہیں جبکہ خطی نسخوں کی کتابیں وافر مقدار میں موجود ہیں، اور ریسرچ سکالرز کے لئے، میکروفیلم پر بھی اس لائبریری کی کتب دستیاب ہیں۔

❁ دنیا کے معظم ممالک کے طلبہ:

تقریبا دنیا کے 102 ممالک کے طلبہ مختلف تعلیمی شعبہ جات میں زیر تعلیم ہیں بر اعظم ایشیا کے 36 ممالک، اور بر اعظم افریقا کے 44 ممالک، اور بر اعظم شمالی وجنوبی امریکا کے 9 ممالک، اور بر اعظم اسٹریلیا کے 2 ممالک، اور بر اعظم یورپ کے 11 ممالک۔

❁ اس یونیورسٹی میں داخلہ کی شرائط:

تمام پاکستانی شہری مرد حضرات کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

میٹرک یا ایف اے یا اس کے مساوی تعلیم کی سند حاصل کے حامل حضرات جن کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو اور سند حاصل کیے ہوئے پانچ سال سے زائد نہ ہو داخل ارسال کر سکتے ہیں۔

داخلہ کسی بھی کالج میں ہوگا، تعلیم کے تمام اخراجات مدینہ یونیورسٹی کرے گی (ویزہ، رہائش، لباس، طعام، کتب، میڈیکل، پاکستان تا مدینہ، مدینہ تا پاکستان ہر سال سفر برائے ہوائی جہاز کے تمام اخراجات کے ساتھ ہر ماہ طالب علم کو معقول وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مرکز خدمت سنت وسیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❁

❁ تاریخ بنیاد:

اس عظیم ادارہ کے بنیاد بتاریخ:1406/4/2 ہجری کو رکھی گئی جس کا حکم خادم الحرمین الشریفین نے دیا جس کی علمی نگرانی مدینہ یونیورسٹی کے سکالرز کے سپرد کی گئی اور پرنٹنگ کے تمام کام شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس کے زیر انتظام دے گئے ہیں۔

❁ اغراض ومقاصد:

سنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیع پیمانے پر خدمت کرنا جن میں یہ شامل ہے:

1- سنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطی نسخے اور مطبوعہ کتب اور معلومات جمع اور حفظ کر کے اسلامی سکالرز کے لئے مہیا کرنا۔

2- حدیث انسائیکلو پیڈیا تیار کرنا۔

3- سیرت انسائیکلو پیڈیا تیار کرنا۔

4- کتب حدیث اور کتب سیرت کی تحقیق (edit) کرنا۔

5- کتب حدیث اور کتب سیرت کی ریسرچ کرنا۔

6- کتب حدیث اور کتب سیرت کے مختلف زبانوں میں تراجم کرنا۔

7- حدیث اور سیرت کا علمی دفاع کرنا اور مختلف باطل شبہات کا رد کرنا۔

8- ان تمام متقدمہ بالا ریسرچ ورک کی نشر واشاعت کرنا۔

9- تمام دنیا میں ایسے ادارے جو اس مقصد کی لئے ریسرچ میں مصروف ہیں ان کے ساتھ تعاون کرنا۔

10- ایسے اشخاص جو اس مقصد کے لئے ریسرچ میں مصروف ہیں سے علمی تعاون حاصل کرنا۔

11- ریسرچ میں کمپیوٹر کا استعمال کرنا۔

❁ انتظامیہ اور اس کے اعمال:

ادارہ کا انتظامی سربراہ مدیر ہوگا اور نائب مدیر اس کا معاون جبکہ مدینہ یونیورسٹی کے پانچ سکالرز کی ایک کمیٹی کے ارکان ریسرچ کی نگرانی کرے گی۔

کمیٹی کے ارکان ریسرچ کا بنیادی خاکہ تیار کرے گی جس کی بنیاد پر اغراض ومقاصد حاصل کئے جائیں گے جس سے سنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیع پیمانے پر خدمت کی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ انتظامی اقسام:

1-ادارہ کا مدیر: نائب مدیر: جس کے ماتحت علمی اقسام ہوں گی۔

مدیر ادارہ: جس کے ماتحت دفتری امور اور مالی اقسام ہوں گی۔

2-اداری امور: تعلقات عامہ، خط کتابت، شعبہ فائل، فوٹو کاپی وغیرہ۔

3-مالی امور: حسابات، چیکنگ حسابات، خرید وغیرہ۔

❁ انتظامی تقسیم اور اس کے شعبے:

ادارہ پانچ بڑے شعبوں پر مشتمل ہے ہر شعبہ ایک مستقل عمارت میں ہے جو دو منزلہ کی ہے جس کا رقبہ تقریباً دس بارہ مرلہ ہے۔

1-اداری شعبہ: یہ مدیر، نائب مدیر، مدیر ادارہ ان کے تابع سیکرٹری اور تعلق عامہ کے دفاتر پر مشتمل ہے۔

2- شعبہ کمپیوٹر: اس شعبہ میں کمپیوٹر کے اندر تمام ریسرچ ورک کو جمع کیا جاتا ہے اس کے فنی ماہرین کی ٹیم اپنے نگران کے ساتھ کام میں مصروف عمل ہیں۔

3-شعبہ مالی امور: یہاں پر تمام مالی امور کا حساب کتاب رکھا جاتا ہے جس میں تمام کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ کا ریکارڈ ہے۔

4- شعبہ ریسرچ: اس شعبہ میں ریسرچ کرنے والے اسکالرز، مترجمین کے دفاتر ہیں۔

5- شعبہ لائبریری: یہاں پر ادارہ کی مرکزی لائبریری، خطی نسخوں کی لائبریری، اور کچھ ریسرچ سکالرز کے دفاتر، اور میکرو فیلم کی لائبریری ہے۔ (یاد رہے یہ پانچ عمارتیں مدینہ یونیورسٹی کے قدیم دفاتر تھے)

❁ ادارہ کے علمی حصے:

یہ ادارہ چار علمی حصوں پر مشتمل ہے:

1-رواۃ انسائیکلوپیڈیا۔

2-سیرت انسائیکلوپیڈیا۔

3-حدیث نسائیکلوپیڈیا، جس کے تین حصے ہیں:

❁ صحیح حدیث انسائیکلوپیڈیا۔

❁ ضعیف حدیث انسائیکلوپیڈیا۔

❁ موضوع حدیث انسائیکلوپیڈیا۔

4- تحقیق (edit) خطی نسخوں کی تحقیق کر کے اشاعت کرنا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کا دفتر، پس منظر میں جبل احد نظر آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کی لائبریری اور آڈیٹوریم ہال کی خوبصورت بلڈنگ (مغرب کی طرف سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کی لائبریری اور آڈیٹوریم ہال کی خوبصورت بلڈنگ (مغرب کی طرف سے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کی عالیشان مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کی خوبصورت بلڈنگ جس میں مائیکرفلم اور مخلوطات محفوظ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈائریکٹوریٹ شعبہ طلبہ اور ڈائریکٹوریٹ رجسٹرار، مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف اور علوم اسلامیہ کالج مدینہ یونیورسٹی جس میں صاحب کتاب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق اور ڈاکٹر رانا خالد مدنی نے تعلیم حاصل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعہ کالج مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی لینگویج کالج کی عمارت مدینہ یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کا وہ ہاسٹل جس میں صاحب کتاب ڈاکٹر رانا خالد مدنی
(نشان شدہ کمرہ) طالبعلمی کے زمانے میں 1991 میں ایک سال رہائش پذیر رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

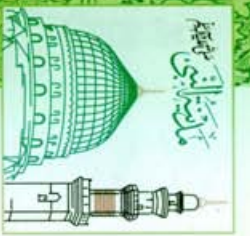

مدینہ یونیورسٹی کے ہاسٹلز کی عمارت یاد رہے کہ یہ ہاسٹلز طلبہ کے لئے بالکل مفت ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کا قدیم مین دروازہ

مدینہ یونیورسٹی قدیم دور میں

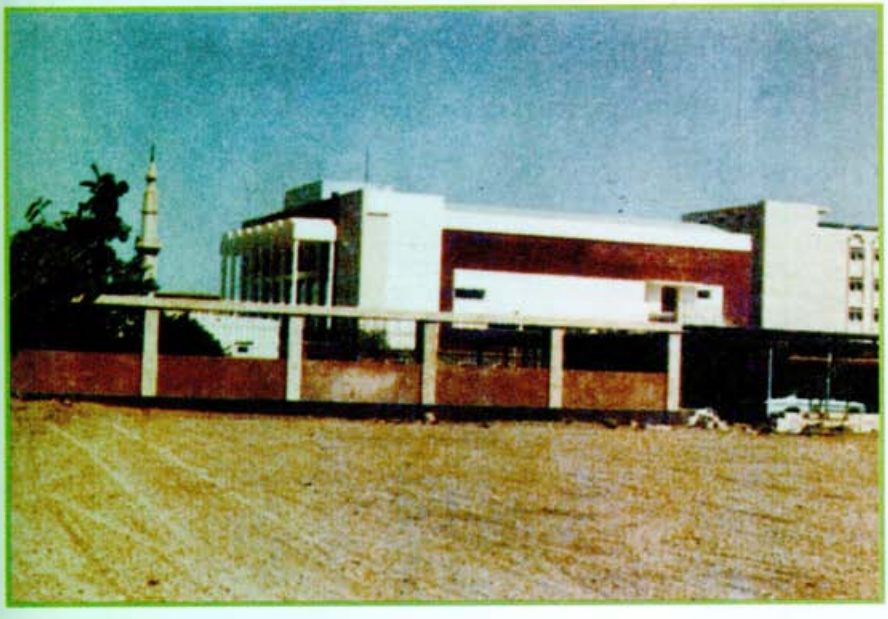

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

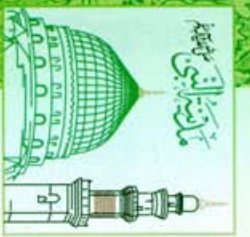

مرکز خدمت سُنت وسیرت کے دفاتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سکالر کی لائبریری، مرکز خدمت سُنت وسیرت

مرکز خدمت سُنت وسیرت میں واقع الیکٹرونک مشین جو مخطوطات کی طباعت کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ خوشی وغمی ❁

انسان اور معاشرہ میں طرح طرح کی رسوم جنم لیتی ہیں اور یہ رسوم بعد میں کلچر کا حصہ اور شناخت بن جاتی ہیں مدینہ منور سے نور اسلام کی کرنوں نے تمام کرہ ارض پر علم نور عدل انصاف رحمت محبت احترام توقیر ہمدردی درگزر تمام صفات حمیدہ اور اخلاق کریمہ متعارف کروائے اور امن وسلامتی کا پیغام دیا یہاں پر کچھ خوشی غمی کی رسوم کا ذکر کیا جارہا ہے:

❁ شادی:

شادی افزائش نسل اور انسانی مرد خواتین کے لئے لازم اور ملزوم ہے اس کی بغیر معاشرہ مفاسد اور اخلاقی امراض کے ساتھ جسمانی امراض کا شکار ہو جاتا ہے، شادی کی اسلام میں ترغیب دی گئی ہے، تمام معاشروں میں شادی ہوتی ہے، مدینہ منورہ کے لوگ جب شادی کی خوشی کرتے تو اپنے محلے میں مل جل کر یہ خوشی سمیٹتے جن میں بچے بڑے آدمی اور عورتیں مل جل ایک دوسرے کی معاونت کرتے جس سے خدمت ایثار اتحاد محبت یکسانیت اور وحدانیت نظر آتی ہے جس گھر والوں کے بچے کی شادی ہونا مقصود ہو ان کے تمام ہمسائے شادی کے انتظام میں حصہ لیتے شادی کے فنکشن میں تمام اشیاء ضرورت ہمسائے ہی مہیا کرتے مثلاً کالین، روشنی کرنے کے الآت اور کھانے پکانے کے برتن اس کی علاوہ تمام ضروریات یہ مدینہ والوں کا ایثار محبت کا جذبہ ہے کیونکہ وہ دینی تعلیم سے متعارف ہیں۔

❁ دلہن کا انتخاب:

دلہن کے انتخاب کے لئے اگر دولہا اور دلہن والے رشتہ دار ہیں تو بات چیت کے ذریعہ رشتہ طے کیا جاتا ہے اور اگر دولہا اور دلہن والوں کا آپس میں پہلے سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو محلہ کی بڑی عورتوں سے مدد لی جاتی ہے اور جس گھر کی بیٹی کا رشتہ درکار ہوتا ہے ان کے گھر کسی بھی طریقہ سے جا کر عورتیں لڑکی کو بغیر بتائے دیکھتی ہیں جس میں اس کی عمر شکل تعلیم کا خیال رکھا جاتا ہے اور پھر لڑکی کی والدہ کو رشتہ لینے کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ فلانے گھر والے آپ کی بیٹی کا رشتہ لینا چاہتے ہیں، پھر لڑکی کی والدہ اپنے شوہر کے علم میں رشتے کے بارے میں بات کرتی ہے تو میاں بیوی آپس میں صلاح مشورہ کرتے ہیں اور کبھی لڑکی کو بھی صلاح مشورے میں شریک کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر ابتدائی طور پر لڑکی والے رضامندی ظاہر کریں تو یہ خبر لڑکے والوں کو پہنچائی جاتی ہے اس کے بعد لڑکے کا والد کچھ عمر رسیدہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے ہمراہ لڑکی کے گھر آتے ہیں اور لڑکی کا رشتہ طلب کرتے ہیں لڑکی والے ان کی تواضع عزت وتکریم کرتے ہیں اور رشتہ دینے پر فوری طور پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں یا پھر کچھ دن بعد کا ٹائم دیتے ہیں۔

❁ دولہا کا دلہن کو دیکھنا:

جب دلہن والے رشتے پر رضامند ہو جاتے ہیں تو دولہا دلہن کو دیکھنے آتا ہے، اور وقت مقرر کرلیا جاتا ہے، دلہن کا والد والدہ اور بھائی دولہا کو خوش آمدید کہتے ہیں پھر دلہن دولہا کے لئے چائے یا کولڈ رنگ لے کر آتی اور پھر واپس چلی جاتی ہے، اگر لڑکے کو دلہن پسند آجائے تو لڑکا دلہن کو طلب کرتا ہے اور زیور پہناتا ہے اور اگر پسند نہ آئے تو معاملہ یہاں پر ختم۔

❁ فاتحہ پڑھنا:

جب لڑکی والے رشتے پر رضامند ہو جاتے ہیں تو لڑکے والے لڑکی کے گھر جمع ہوتے ہیں تو فاتحہ پڑھی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب رشتے کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور شادی کی تیاری شروع کردی جاتی ہے، اس رات کو تمام موجودین کو کھانا کھلایا جاتا ہے، اور کچھ لوگوں کے ہاں اس طرح نہیں کیا جاتا بلکہ اس دن کو "لیلیۃ الخطبۃ" کہتے ہیں اور رات کا کھانا لڑکے کی طرف سے لڑکی والوں کے گھر دعوت کی شکل میں دیا جاتا ہے اور اسے "ولیمۃ" کہتے ہیں۔

❁ الشبکۃ (اَلْمِلْکَۃ):

الشبکۃ و (الملکۃ) مدینہ والوں کے ہاں یہ رسم رات کو ادا کی جاتی ہے اس رات میں نکاح کیا جاتا ہے اس رات لڑکی کے تمام رشتہ دار اور لڑکے کے تمام رشتہ دار لڑکی کے باپ کے گھر جمع ہوتے ہیں جس میں عورتیں علیحدہ اور مرد علیحدہ اس رات کو نکاح کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ نکاح خواں جسے مدینہ والے "مؤذون الشرعي" کہتے ہیں کی موجودگی میں نکاح ہوتا ہے اور عشائیہ لڑکی والوں کے طرف سے پیش کیا جاتا ہے، اس عشائیہ سے پہلے ایک ٹرالی لائی جاتی ہے جس کو مختلف پھولوں وعطریات سے سجایا ہوتا ہے اور اس پر ایک ڈبہ میں حق مہر کی رقم ہوتی ہے، اور تمام حاضرین کو لڑکے کی طرف سے فرداً فرداً مرد وخواتین اور بچوں کو ایک گفٹ پیش کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے جو عموماً شیشے یا کرسٹل کا ہوتا ہے جو شفاف سفید پلاسٹک کے پیک میں یا عمدہ کپڑے کی جالی میں پیک کیا ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کی اعلیٰ ٹافیاں یا باداموں کے اوپر مختلف رنگ کی میٹھی تہہ چڑھی ہوتی ہے جسے مدینہ والے یعنی اس گفٹ کو "الحلاوۃ" کہتے ہیں اور کچھ لوگ نکاح شادی سے دو یا تین دن پہلے کرتے ہیں اور کچھ لوگ لڑکی کی رضامندی کے فوراً بعد نکاح کر لیتے ہیں اور کوئی تقریب نہیں کرتے عموماً نکاح شادی سے چھ ماہ ایک سال دو سال یا دس سال پہلے بھی کر لیتے ہیں یعنی رخصتی سے پہلے۔

❁ حق مہر:

دونوں اطراف یعنی لڑکی والے لڑکے والے جب شادی کرنے پر اتفاق کر لیتے ہیں تو حق مہر کی رقم مقرر کی جاتی ہے اور لڑکے کی حیثیت کے مطابق حق مہر مقرر کیا جاتا ہے جو لڑکی کا والد وصول کرتا ہے جس سے بچی کے لئے زیور وغیرہ خریدتا ہے حق مہر کی قیمت بیس ہزار سے ساٹھ ہزار اوسط ہوتی ہے مگر کوئی بالکل یہ معمولی رقم پر بھی اکتفا کرتے ہیں اور کچھ دس لاکھ سے بھی زیادہ پر، قرآن اور سنت کی روشنی میں مرد جتنا بھی حق مہر اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرے تو کر سکتا ہے جبکہ اب مدینہ منورہ میں ایک قانون کے مطابق پچیس ہزار ریال سے زیادہ حق مہر ادا یا طلب نہیں کیا جا سکتا اس سے کم ہو سکتا ہے۔

❁ شادی کی تقریب:

جب نکاح کی رسم مکمل ادا ہو جائے تو پھر یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ کس دن شادی اور کہاں پر یہ تقریب ادا کی جائے اور یہ دولہا نے طے کرنا ہوتا ہے، اس کے لئے جگہ شادی گھر اور وقت کا تعین کرنے کے بعد دعوت نامے پرنٹ کروائے جاتے ہیں اور دلہن دولہا کے دوست اور ہمسائیوں کو یہ دعوت نامے ارسال کئے جاتے ہیں، شادی کی تقریب میں رونق کے لئے دلہن کی طرف سے دف بجانے والی کا جسے عربی میں "الدفاقة" کا انتظام کیا جاتا ہے اس عورت کے ساتھ مزید عورتوں کا گروپ ہوتا ہے جو اس کے ساتھ گیت گاتی ہیں اور ڈانس کرتی ہیں اور یہ صرف عورتوں اور بچیوں کے ہاں کیا جاتا ہے اس میں کسی بھی مرد کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی دف بجانے والی عورت معاوضے میں کم سے کم مبلغ دس ہزار ریال وصول کرتی ہے اور تقریب کا یہ حصہ رات 12 بجے شروع ہوتا ہے اور فجر تک جاری رہتا ہے، آدمی اپنی مجلس میں بیٹھے باتیں کرتے ہیں اور کچھ تاش کھیل رہے ہوتے ہیں اور کچھ دمنہ کھیل رہے ہوتے ہیں یہ کھیل عرب میں ہی کھیلی جاتی ہے، عشائیہ کی دعوت میں 20-30 بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اس اور پکانے والے کو عربی میں "الطباخ" کہتے ہیں اور کھانے میں گوشت یعنی مکمل بکرا یا نصف بکرا یا بکرے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا حصہ ایک بڑی ڈش میں چار سے آٹھ آدمیوں کے سامنے چاولوں کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ سرکے میں بنا ہوا اچار، اور فروٹ میں مالٹے اور کیلے پیش کئے جاتے ہیں۔

❁قود (الموجب):

قود (الموجب) جب لوگ کھانے سے فارغ ہوتے ہیں تو دولہا شادی گھر کے دروازے کے ایک جانب چند دوستوں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور جانے والے اس کو مبارک دینے کے ساتھ ایک لفافہ جس پر ان کا نام تحریر ہوتا ہے دولہا کو دیتے ہیں جس میں کچھ مبلغ ہوتا ہے، اسطرح عورتیں دلہن اور دولہا کی والدہ بہن کو کچھ مبلغ دیتی ہیں۔ جبکہ قدیم زمانہ میں لوگ چاول چینی بکرے وغیرہ دیتے تھے۔

❁زفة والشرعة:

کھانے کی تقریب سے فارغ ہوکر تمام مرد اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں مگر عورتیں اور بچے ابھی شادی ہال کے عورتوں والے حصے میں آخری تقریب کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں تو دلہن کو تیار کر کے سٹیج پر لایا جاتا ہے اور دلہن کا لباس سفید ہوتا ہے، یہ لباس کافی مہنگا ہوتا ہے اس لئے کچھ لوگ اسے رینٹ پر لیتے ہیں (الشرعة المديني) اس تقریب کے لئے معروف اور مہنگا لباس ہے سعودی عرب میں یہ بہت معروف ہے اور مدینہ منورہ کی ماہر عورتیں ہی اسے تیار کرتی ہیں۔

❁الصباحية يا الصبحة:

شادی کے بعد والے دن کو ''**الصباحية يا الصبحة**'' کہتے ہیں اس دن دلہن پھر شادی ہال میں آتی ہے اس کے تمام رشتہ دار اسے تحفے پیش کرتے ہیں تحفوں میں سونے کے زیور وغیرہ ہوتے ہیں۔ اب یہ رواج ختم ہو گیا ہے، بلکہ تمام رشتہ دار اسے تحفے پیش کرنے کے لئے اس کے گھر آتے ہیں جب کہ دولہا اور دلہن سات دن کے بعد ہی گھر سے باہر جاتے ہیں، کچھ لوگوں کے ہاں ''السابع'' کی تقریب کی جاتی ہے اس دن دف بجانے کے ساتھ بچیاں گیت بھی گاتی ہیں۔

❁شادی گھر:

قدیم زمانہ میں شادی کی تقریب گھروں میں ہی پایا تکمیل ہوتی تھی مگر جب اللہ تعالیٰ نے مدینہ والوں کے لئے رزق کے خزانوں کے دراوزے کھول دیئے اور لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور رہن سہن کے طریقے بدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تو لوگوں نے بڑے بڑے شادی ہال تعمیر کیے یہ شادی ہال اکثر تر باغوں میں بنائے گئے ہیں شادی کی تقریب کے لئے یہ ہال 24 گھنٹے کے لئے بک کروایا جاتا ہے جس کا کرایہ تقریبا 5000-15000 ریال تک ہے۔

❁ تعدد ازواج:

مدینہ منورہ والے اس سنت پر عمل پیرا ہیں کیونکہ شریعت نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے بشرط انسان اس کی استطاعت رکھتا ہو اور عدل وانصاف کر سکے، یوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے 15 عورتوں سے نکاح کئے، 2 عورتوں کو کسی وجہ سے طلاق دے دی، 13 عورتیں آپ کے حق زوجیت میں رہیں، اور ایک وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس 11 عورتیں رہیں جب رسول اقدس اس دینا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 امہات مومنین چھوڑیں جن میں سے 5 قریشی تھیں 11 امہات المومنین کے نام گرامی:

1-السيدة أم هند خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبدالعزىٰ رضي الله عنها.

2-السيدة سودة بنت زمعة بن قيس بن عبد شمس رضي الله عنها.

3-السيدة عائشة بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنها.

4-السيدة حفصة بنت عمر بن الخطاب رضي الله عنها.

5-السيدة أم المساكين، زينب بنت خزيمة بن الحارث الهلالية رضي الله عنها.

6-السيدة أمّ سلمة، هند بنت أبي أمية بن المغيرة رضي الله عنها.

7-السيدة زينب بنت جحش الأسدية رضي الله عنها.

8-السيدة جويرية بنت الحارث الخزاعية رضي الله عنها.

9-السيدة أم حبيبة رملة بن أبي سفيان بن صخر رضي الله عنها.

10-السيدة صفيّة بنت حييّ بن أخطب الخيبرية رضي الله عنها.

11-السيدة ميمونة بنت الحارث الهلالية رضي الله عنها❶.

---

❶-اور کچھ مورخین نے حضرت السیدۃ ریحانۃ بنت شمعون بن زید رضي الله عنها کو بھی شامل کیا ہے مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: منتخب من كتاب أزواج النبي صلى الله عليه وسلم: 23-64، والقول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع: 85، وتاريخ الإسلام از إمام ذهبي: 1/164، وشبهات وأباطيل حول تعدد زوجات الرسول صلى الله عليه وسلم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مدینہ منورہ کے معروف شادی گھر:

قصر الوئام، قباء.	قصر أفراح المدينة.
قصر الأفراح باب العوالي.	قصر رانيا، سيد الشهداء.
قصر أحلىٰ الليالي طريق العيون.	قصر السعادة، طريق المطار.
قصر هبة طريق العيون.	قصر السالمية، طريق قربان.
قصر الغوني طر يق المطار.	قصر الوادي الأخضر باب العوالي.
قصر أحلىٰ التهاني.	قصر الشموع.

❁ مدینہ منورہ میں عید کی تقریب:

عید تمام مسلمانوں کے لئے باعث مسرت ہے خاص کر کے بچوں کے لئے مدینہ منورہ میں عید منانے کا ایک خاص طریقہ ہے عید الفطر رمضان کے بعد آتی ہے تو رمضان کریم کے آخری دو تین دن میں تمام مدینہ منورہ میں ''ٹوفیاں اور پرفیوم وعطریات'' کے جگہ جگہ سٹال لگائے جاتے ہیں اور روشنی کی جاتی ہے اور خاص کر کے مسجد نبوی کے چاروں اطراف میں ان انسٹال کے اندر مختلف قسم کی ٹوفیاں اور پرفیوم فروخت کئے جاتے ہیں مدینہ والے لوگ مسجد نبوی میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں اور پھر عید والے دن سے لے کر مسلسل تین دن تک لوگ بچوں کو ساتھ لئے ہوئے اپنے عزیروا قارب دوستوں کو عید ملنے جاتے ہیں تو آگے سے ٹوفیوں سے توضع کی جاتی ہے اور بچوں کو بھی ٹوفیاں دی جاتی ہیں اور پرفیوم بھی لگاتے ہیں اور اس کے ساتھ عربی کافی ''القهوة'' اور چائے جسے عربی میں ''الشاي'' کہتے ہیں پیش کی جاتی ہے جبکہ چھوٹے بچے عید کے ان دنوں میں لوگوں کے گھر ٹوفیاں لینے جاتے ہیں، عید کے لئے دو ہفتوں کی تمام ملکی حکومتی اداروں میں تعطیل ہوتی ہے ماسوائے امنی اداروں کے ان دنوں میں مدینہ والے لوگ عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ خلیجی کسی ملک سیر وتفریح کے لئے چلے جاتے ہیں اور کچھ لوگ قریبی ممالک مصر سوریا اردن وغیرہ سفر کرتے ہیں۔

قدیم زمانہ میں یہ رواج تھا کہ مدینہ منورہ کے علاقوں کی تقسیم کی جاتی تھی مثلا الساحہ اور المناخہ والے تمام لوگ ایک دن قباء اور عنبریہ علاقے والوں کی طرف عید ملنے جاتے تھے اور دوسرے دن اس کے برعکس اور ایسے تمام علاقوں والے لوگ ایک دوسرے علاقے میں ملنے کے لئے تشریف لئے جاتے تھے، جبکہ ان علاقوں کی صفائی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظام اپنے اپنے علاقوں کی عورتیں خود کرتی تھیں۔

❁ عید اور گھر:

رمضان المبارک میں زیادہ تر لوگ اپنے گھروں کا فرنیچر کالین کارپٹس اور کچن ٹی وی اور گھر میں ڈیکوریشن کی نئی اشیاء خریدتیں ہیں۔

❁ عید اور بچے:

بچے تو عید کی تیاریاں رمضان مبارک کے آتے ہی شروع کر دیتے ہیں نئے کپڑوں کے ساتھ جوتے وغیرہ خریدنے کے ساتھ والد بڑے بھائی کی طرف سے عیدی کا شدید انتظار ہوتا ہے لڑکوں کو نقدی ٹوفیاں سائیکل جسے عربی میں "البسکلیت" اور بچیوں کو سونے کے نکلس، لاکٹ، چین اور کھلونے وغیرہ۔

جب کہ عید کے دن سے لے کر تقریباً دس پندرہ دن تک چھوٹے بچوں کو جھولے سلپیں اور عنقریب تک ایک چیز بچوں کے لئے بہت ہی پسندیدہ سواری گدھا گاڑی تھی جس کو اس کا مالک مختلف طریقوں سے سجاتا تھا اور بچے بہت ہی رغبت سے اس گاڑی پر سواری کرتے تھے، پھر اس کے بدلے پی کپ گاڑی (ڈالہ) نے لے لی جس کو عربی میں "ونیت" کہتے ہیں اس پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کے عاقول اور آبار علی کے علاقوں کی طرف عصر کے بعد سیر کرنے جاتے ہیں، اور اب بچوں کے لئے بہت بڑے بڑے کلب، پارک، باغات موجود ہیں ان میں الکٹرونک گیمز وغیرہ دستیاب ہیں۔

❁ عید الفطر کے تین دنوں میں بکرے ذبح کرنا:

مدینہ منورہ میں قیام پذیر کچھ ایسے قبائل موجود ہیں جو عید الفطر کے تین دنوں میں بکرے ذبح کرتے ہیں اور کسی ایک کے گھر جمع ہو کر کھاتے ہیں اور یہ کھانا ظہر یا عشاء کا ہوتا ہے۔

❁ وفات کے وقت:

مدینہ منورہ میں جب کوئی اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کے عزیز اقارب دوست احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمام لوگ اس کے غسل کفن دفن میں شریک ہوں۔

مدینہ والے اپنے تمام متوفی شدہ مرد وحضرات بچے بچیوں کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں ہی کسی بھی نماز کے بعد ادا کرتے ہیں اور وفات ہونے کے بعد غسل کفن اور نماز جنازہ کی پہلی آنے والی فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر دفنانے میں بھی جلدی سے کام لیا جاتا ہے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تعزیت کا طریقہ:

مدینہ والے جب اپنے متوفی کو دفن کر لیتے ہیں (اور وہ اکثر بقیع قبرستان میں دفن کرتے ہیں) اس کے بعد بقیع کے مین گیٹ کی ایک طرف متوفی کے اہل وعیال صرف مرد لائن میں کھڑے ہوتے ہیں متوفی کے راشتہ داری میں جتنا قریب ہوتا ہے اتنا اسے لائن میں مقدم کیا جاتا ہے مثلاً بیٹا، باپ، بھائی وغیر اس کے بعد جو کوئی بھی دفن میں شامل ہوتے ہیں وہ تعزیت کے لئے آتے ہیں وہ بھی لائن میں اور متوفی کے قریبی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر تعزیت کرنے والا یہ کہتا ہے ''عظم الله أجر كم وأحسن عزاء كم'' تو پھر جس سے تعزیت کی جاتی ہے وہ جواب میں یہ جملہ کہتا ہے ''أجار كم الله وجزاكم خيرا'' ۔

اس طرح میت والوں کے ساتھ تعزیت کا طریقہ ہے جو بقیع کے پاس ہوتا ہے، اب جو حضرات کسی وجہ سے متقدمہ تعزیت میں شامل نہ ہوسکیں وہ میت والوں کے گھر آ کر تعزیت کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کے متوفی کے گھر کے سامنے پہلے دن ایک لائن میں کرسیاں رکھ دی جاتی ہیں اور رات کے وقت روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے اور تعزیت کرنے والوں کے لئے حسب وقت کھانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے، جب کوئی تعزیت کرنے کے لیے آتا ہے تو تمام بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور تعزیت کرنے والا متوفی کے قریبی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے ''عظم الله أجر كم'' تو پھر جس سے تعزیت کی جاتی وہ جواب میں یہ جملہ کہتا ہے ''أجار كم الله وجزاكم خيرا'' ۔ کچھ عرصہ پہلے کچھ لوگوں کے ہاں قاری قرآن کو تلاوت قرآن کریم کے لئے بھی لایا جاتا تھا اور قرآن کریم کے نسخے اور پارے بھی رکھے جاتے تھے تعزیت کے لئے آنے والا حسب استطاعت قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا اور اب تو ٹیپ ریکاڈر پر کسی اچھے سے قاری کی تلاوت سنی جاتی ہے۔

تعزیت کی ابتدا غالبا مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر نماز عشاء تک ہوتی ہے اور یہ تین دن تک جاری رہتی ہے۔

مگر مدینہ منورہ میں رہنے والے قبیلوں کے لوگ تعزیت متوفی کے گھر میں ہی کرتے ہیں اور تعزیت مسلسل تین دن جاری رہتی ہے صبح دوپہر شام اور میت والے ایک بڑی مجلس میں بیٹھتے ہیں جب کوئی تعزیت کے لئے آتا ہے تو تمام کھڑے ہوتے ہیں تعزیت کرنے والا سلام کہتا ہے اور متوفی کے عزیز واقارب کا ایک طرف سے منہ چومنے کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے یہ کلمات کہتا ہے ''عظم الله أجر كم'' تو مجلس میں تمام اشخاص اس کے جواب میں یہ جملہ کہتے ہیں ''أجار كم الله وجزاكم خيرا'' ۔

اور غالبا تعزیت کرنے والوں کے لئے پہلی رات کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁اختتامیہ❁

❁ مدینہ منورہ میں نزول شدہ سورتیں:

سورة البقرة	سورة آل عمران	سورة النساء	سورة المائدة
سورة الأنفال	سورة التوبة	سورة الرعد	سورة الحج
سورة النور	سورة الأحزاب	سورة محمد	سورة الفتح
سورة الحجرات	سورة الرحمن	سورة الحديد	سورة المجادلة
سورة الحشر	سورة الممتحنة	سورة الصف	سورة الجمعة
سورة المنافقون	سورة التغابن	سورة الطلاق	سورة التحريم
سورة الإنسان	سورة البينة	سورة الزلزلة	سورة النصر

❁ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زہر کا اثر اور تکلیف:

خیبر کی ایک یہودیہ جس کا نام زینب بنت الحارث جو مرحب کے بھائی کی بیٹی اور سلام بن مشکم کی بیوی تھی اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری پکا کر تحفہ میں دی اور اس بکری کے گوشت کو زہر آلود کیا اور خاص کر کے بکری کی رانوں کے گوشت کو زیادہ زہر لگایا (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ران کا گوشت زیادہ پسند تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ران کے گوشت کا کچھ حصہ تناول فرمایا تو ران نے بتایا کہ میں زہر آلودہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت کھانا ترک کر دیا اور تمام صحابہ کو بھی منع کیا....

زہر کے اس واقعہ کے بعد آپ تین سال زندہ رہے اور اس زہر کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوتی ❶۔

---

❶۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں: صحيح البخاري، حديث: 2617 ، وصحيح مسلم، حديث: 2190 ، وسنن أبي داود، حديث: 4508 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 2780، 3537، 12872، وسنن الدارمي، حديث: 67، 68، 69، تغليق التعليق على صحيح البخاري، حديث: 4428، وفتح الباري: 230/5، 496/7 ، 130/8، 244/10، وفقه السيرة: 347، وصحيح السيرة النبوية: 455.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت:

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے آخری کلام: ((اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَىٰ))❶.

سید البشر ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والرسل سوموار کے دن کے وسط میں 11ھ ہجری 12 ربیع الاول کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے، اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی اور آپ کو حضرت عائشہ ام المومنین کے حجرہ میں بدھ کی رات دفن کیا گیا❷۔

صحابہ کرام پر اس دن سے مشکل دن اور کوئی نہ تھا مسلمانوں کے لئے اس دن سے زیادہ مصیبت زدہ دن اور کوئی نہ ہوگا، بلکہ تمام کائنات پر اس دن سے مصیبت زدہ دن نہ آیا تھا اور نہ آئے گا۔

❁ مدینہ منورہ کا تقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے:

مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت رسول اقدس کی وجہ سے ہے، کیونکہ اللہ رب العزت اپنی تمام مخلوقات میں رسول اقدس کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اگر اپنی مخلوقات میں سے کسی کی زندگی کی قسم اٹھائی ہے تو صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ [سورۃ الحجر: 72] ''(اے محمد) تیری جان (عمر) کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش تھے'' مدینہ منورہ آپ کی ہجرت گاہ تھا اور اب آپ کے جسم اطہر کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اس مدینہ طیبہ کی عظمت اور شرف اس زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ مکرمہ کے بعد بھی آپ اس مبارک شہر واپس تشریف لے آئے اور سکونت اختیار کی اللہ اللہ❸۔

❁ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

❁ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ))[بخاری شریف کی آخری حدیث].

---

❶- تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں: صحيح البخاري، حديث: 4437 ، 1389، 3100، 3774، 4435، 4436، 890، 4438، 4440، 4446، 4449، 4450، 4451، 4463، 4586، 5217، 5674، 6348، 6509، 6510، وصحيح مسلم، حديث: 2192 ، 2443، 2444، وجامع الترمذي، حديث: 3496 ، وسنن ابن ماجة، حديث: 1620، وموطأ الإمام مالك، حديث: 501 ، ومسند الإمام أحمد، حديث: 23696، 23933، 24253، 24370، 24425، 24905، 25112، 25173، 25416، 25787، 27657.

❷- تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں: العبر في خبر من غبر: 11، وفتح الباري: 8/129-152.

❸- ملاحظہ فرمائیں: دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة: 488/5، والدر المنثور في تفسير بالمأثور: 80/5.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
	2-سورت البقرہ		
﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾		119	65
﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ...﴾		154	322
﴿وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾		252	65
	3-سورت آل عمران		
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾		102	27
﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾		144	44
﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾		153،144	65
﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا...﴾		171،170،169	337
	4-سورت النساء		
﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾		1	27
﴿وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَه...﴾		14	308
﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ...﴾		41	65
﴿... وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاؤُو...﴾		64	301
﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ...﴾		65،64	302
﴿أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا﴾		97	37
	5-سورت المائدۃ		
﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ...﴾		3	305
﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ﴾		67	65
	6-سورت الانعام		
﴿وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾		12	37
	7-سورت الاعراف		
﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا...﴾		158	65
	8-سورت الانفال		
﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَه﴾		46،20	66
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ...﴾		27	239
﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ ...﴾		30	142

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
	9-سورت التوبة		
﴿وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ﴾		13،12	270
﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُولَٰئِكَ﴾		17	170
﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ﴾		40	145
﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ ...﴾		101	57
﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ﴾		108،107	160
﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ﴾		108	159
﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ...﴾		120	57
﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ...﴾		128	66
	11-سورت هود		
﴿إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾		2	66
	13-سورت الرعد		
﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾		7	66
	15-سورت الحجر		
﴿وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ﴾		89	66
﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ...﴾		96، 95،94	122
﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾		72	406
	16-سورت النحل		
﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾		42	43
	17-سورت بنی اسرآءیل(الإسراء)		
﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ...﴾		1	66
﴿عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾		79	66
﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ﴾		80	56
﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ﴾		80	142
﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا﴾		111	66
	18-سورت الكهف		
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا﴾		1	67

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ	110		67
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾	110		69
19-سورت مریم			
﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾	16		313
20-سورت طٰہٰ			
﴿طٰهٰ ۞ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ﴾	2-1		67
21-سورت الأنبیآء			
﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾	107		67
﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾	107		134
25-سورت الفرقان			
﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾	1		67
26-سورت الشعراء			
﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ...﴾	216،215، 214		120
27-سورت النمل			
﴿فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ﴾	92		67
29-سورت العنکبوت			
﴿وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾	18		67
﴿وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾	50		67
﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ...﴾	60-56		125
33-سورت الأحزاب			
﴿وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾	13،12		79
﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾	40		44
﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾	40		67
﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا...﴾	45،44		68
﴿لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ...﴾	60		58
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ...﴾	71،70		27

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
	34-سورت سبا		
﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ...﴾		28	68
	35-سورت فاطر		
﴿أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ، إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ...﴾		24،23	68
	36-سورت یٰسین		
﴿يس {1} وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ {2} إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ {3}﴾		3،2،1	68
﴿يس {1} وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ {2} إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ {3} عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ {4} ...﴾		9-1	143
	37-سورت الصآفات		
﴿بَلْ جاء بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ﴾		37	68
	38-سورت صٓ		
﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ...﴾		6-1	130
﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ﴾		65	68
﴿أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾		70	68
	39-سورت الزمر		
﴿قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُو...﴾		10	125
	46-سورت الأحقاف		
﴿وَمَا أَنَاإِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾		9	69
	47-سورت محمد		
﴿وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ﴾		2	69
	48-سورت الفتح		
﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾		8	69
﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾		29	44
	49-سورت الحُجُرات		
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾		1	69
﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ﴾		2	69
﴿وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ﴾		89	66
	53-سورت النجم		
﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾		10	69

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
	57-سورت الحدید		
﴿وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ﴾		28	69
	58-سورت المجادلة		
﴿فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ﴾		9	69
	59-سورت الحشر		
﴿وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾		8	69
﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ ...﴾		9	39
﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا﴾		10	332
﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا﴾		10	335
	61-سورت الصف		
﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾		6	44
﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾		6	70
	63-سورت المنافقون		
﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا ...﴾		8	58
	64-سورت التغابن		
﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا﴾		8	70
	66-سورت التحریم		
﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾		1	70
	68-سورت القلم		
﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾		4	70
	73-سورت المزمل		
﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾		1	70
	74-سورت المدثر		
﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾		1	70
	88-سورت الغاشية		
﴿إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ﴾		21	70
	93-سورت الضحیٰ		
﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ {6} وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ {7} وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ {8}﴾		8،7،6	70

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات	سورت	آیت	صفحہ
	95-سورت التین		
﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾		3	37
	108-سورت الکوثر		
﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾		1	70
﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾		1	227
	111-سورت تبت(المسد)		
﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ {1} مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ {2} سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ {3} وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ {4} فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ{5}﴾		1-5	122

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
	(ا)		
((آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	152
((أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	90
((أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	98
((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ))	جابر بن عبداللہ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	312
((اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))	أبوموسیٰ الأشعري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	355
((اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))	أبوموسیٰ الأشعري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	356
((اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَىٰ تُصِيبُهُ))	أبوموسیٰ الأشعري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	356
((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي،فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ))	عمر	(یہ حدیث صحیح ہے)	347
((أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا))	ابن عُمَر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	40
((اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح ہے)	352
((اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح ہے)	374
((اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	220
((أَجْوَدَ النَّاسِ))	----	(----)	73
((أَحْسَنَ النَّاسِ))	----	(----)	73
((أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا))	----	(----)	74
((إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح ہے)	274
((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّىٰ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))	----	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	312
((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	309
((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	309
((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	311
((أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	310
((إِذَا قَضَىٰ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ))	جابر	(یہ حدیث صحیح ہے)	220
((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ))	ابن عباس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	122
''اس بات پر کہ تم اچھے اور برے ہر حال میں حکم سنو گے اور اطاعت کرو گے''	جابر بن عبداللہ	(----)	62
((اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))	عثمان بن عفان	(یہ حدیث حسن ہے)	360
((أَشْجَعَ النَّاسِ))	----	(----)	73
((أَشَدَّ حَيَاءً))	----	(----)	74
((أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ))	زید بن ثابت	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	221

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا))	أبو حُمَيْد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	104
((اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ))	ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	50
((اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ))	شَمَّاس	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	349
''اللہ اکبر مجھے شام کی چابیاں دی گئی ہیں''	----	(----)	343
((اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))	----	(----)	311
((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))	أَنَسِ بْنِ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	55
((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))	أَنَسِ بْنِ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	98
((اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ))	أبو سَعِيدِ الْخُدْرِيّ	(یہ حدیث صحیح ہے)	59
((اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ))	عُمَرَبن الخطاب	(یہ حدیث صحیح موقوف ہے)	109
((اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ))	ابْنِ عُمَرَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	119
((اللَّهُمَّ أَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))	----	(----)	311
((اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))	----	(----)	311
((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ))	----	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	133
((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	309
((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ))	أبو سعيدا لُخُدْرِيّ	(یہ حدیث صحیح ہے)	93
((اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنَّه لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ))	أَنَسَ بْنَ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	42
((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ))	أَنَسَ بْنَ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	89
((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ))	أَنَسَ بْنَ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	97
((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ))	أبو هُرَيْرَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	107
((اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب))	----	(----)	120
((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا))	عَائِشَة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	100
((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ))	أَنَسِ بْنِ مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	55

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ))	أَنس بْن مَالِك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	98
((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا))	عَائِشَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	41
((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا))	عَائِشَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	56
((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا))	عَائِشَة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	100
((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى))	كَعْبُ بْنُ عُجْرَة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	406
((اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى))	----	(----)	406
((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ))	أبوهريرة	(إسناده قوي)	186
((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	301
((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	313
((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا))	----	(إسناده ضعيف، وهو صحيح)	186
((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَانْصُرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَكْرِمْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	167
((إِمَامُ النَّبِيِّينَ))	----	(----)	74
((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	38
((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	100
((الْأَمِينُ))	----	(----)	74
((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ))	عبدالله بن زيد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	53
((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ))	عبدالله بن زيد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	89
((أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ))	عبدالله بن زيد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	97
((إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، وَهُوَ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ))	أنس بن مالك	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	352
((إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ فَتْحًا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا))	ابن مسعود	(یہ حدیث موقوف ہے)	120
((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ))	واثلة بن الأسقع	(یہ حدیث صحیح ہے)	45
((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ))	جابر بْن سَمُرَةَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	80
((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))	أَوْس بْن أَوْس	(یہ حدیث صحیح ہے)	322
((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ))	عَائِشَة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوئ حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((إنّ الإيمان بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى يومئذ للغرباء))	سعد بن أبي وقاص	(اس حدیث کی ''سند جید'' ہے)	46
((إنّ الإيمان بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى يومئذ للغرباء))	سعد بن أبي وقاص	(اس حدیث کی سند اچھی ہے)	218
((إنّ الإيمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز الحيّة إلى جحرها))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	46
((إنّ الإيمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز الحيّة إلى جحرها))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	103
((إنّ خير التابعين رجل يقال له أويس وله والدة وكان به بياض))	عمر بن الخطاب	(یہ حدیث صحیح ہے)	299
((إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم حرّم هذا الحرم))	سعد بن أبي وقاص	(یہ حدیث صحیح ہے)	94
((إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل عليه الليلة وقد أمر))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	164
((أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلّمهم هذا الدعاء))	عن ابن عباس	(یہ حدیث صحیح ہے)	108
((إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدّم، وأبو بكر عند رأسه))	أبو علي	(یہ روایت قابل احتجاج ہے)	259
((أنّ سعدا ركب إلى قصره بالعقيق فوجد عبدا يقطع شجرا))	سعد	(یہ حدیث صحیح ہے)	94
((أن عيسىٰ بن مريم يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم في القبر))	عبدالله بن سلام	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
((إن في المسجد لبقعة قبل هذه الأسطوانة، لو يعلم الناس ما صلوا))	عائشة	(اس حدیث کی سند نہایت کمزور درجہ کی ہے)	237
((إن لله عزوجل ملائكة سياحين في الأرض يبلغون عن أمتي السلام))	ابن مسعود	(یہ حدیث صحیح ہے)	318
((إن لله في الأرض ملائكة سياحين يبلغوني من أمتي السلام))	ابن مسعود	(یہ حدیث صحیح ہے)	318
((إنّ لله ملائكة سيّاحين في الأرض، يبلّغوني من أمّتي السّلام))	ابن مسعود	(یہ حدیث صحیح ہے)	318
((إن لله ملائكة سياحين يبلغوني عن أمتي السلام))	ابن مسعود	(یہ حدیث صحیح ہے)	318
((إن لله ملائكة سياحين، يبلغوني من أمتي السلام))	ابن مسعود	(یہ حدیث صحیح ہے)	318
((أنّ المسجد كان على عهد رسول الله صلّى الله عليه وسلّم))	عبدالله بن عمر	(یہ حدیث صحیح ہے)	175
((إنّ من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه قبض))	أوس بن أوس	(یہ حدیث صحیح ہے)	322
((إنّ من أمنّ النّاس عليّ في صحبته وماله أبا بكر ولو كنت متّخذا))	أبو سعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	195
((إنّ منبري على ترعة من ترع الجنّة ...))	أبو هريرة	(اس حدیث کی سند صحیح ہے)	234
((أنّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم كان إذا قدم من سفر فنظر))	انس	(یہ حدیث صحیح ہے)	104
((الأنصار لا يحبّهم إلّا مؤمن ولا يبغضهم إلّا منافق فمن أحبّهم))	براء بن عازب	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	153
((إنّما المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها))	جابر بن عبد الله	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	101
((أنّه رأني وهو في معرّس بذي الحليفة ببطن الوادي))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	348
((أنه يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجرته))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	265
((إنّها حرم آمن))	سهل بن حنيف	(یہ حدیث صحیح ہے)	92
((إنّها تنفي الرّجال كما تنفي النّار خبث الحديد))	زيد بن ثابت	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	102
((إنّي أحرّم ما بين لابتي المدينة أن يقطع عضاهها أو يقتل صيدها))	سعد	(یہ حدیث صحیح ہے)	109

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ))	عَائِشَة	(یہ حدیث صحیح ہے)	47
((إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ))	عَائِشَة	(یہ حدیث صحیح ہے)	116
((إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ))	عائشة	(یہ حدیث حسن ہے)	336
((إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ))	عقبة بن عامر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	338
((إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ))	أبو سَعِيدٍ	(یہ حدیث صحیح ہے)	92
((أَوَّلُ شَافِعٍ))	----	(----)	74
((أَوَّلُ مُشَفَّعٍ))	----	(----)	74
((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	353
((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي))	سهل بن سعد الساعدي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	228
(ب)			
((بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الْحَرْبِ))	عبادة بن الصامت	(----)	60
((بَخٍ بَخٍ أَبُو هُرَيْرَةَ، يَتَمَخْطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ))	أبوهريرة	(یہ حدیث موقوف ہے)	246
((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	81
((بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ))	----	(یہ حدیث حسن ہے)	311
((بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))	عَائِشَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	49
((بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا))	عَائِشَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	49
((بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي))	فاطمة بنت محمد	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	310
((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ))	----	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	133
(ت)			
((يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ))	أبو هُرَيْرَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	103
((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ))	سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	43
((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ))	سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	102
((تقصر الصلاة في مسيرة ثلاثة أميال))	ابن عمر	(یہ حدیث موقوف ہے)	274
((تَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَخْلَعُونَ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ))	----	(----)	129
(ث)			
((ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ))		(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	349

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
⟨ج⟩			
''جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قتل یا گرفتار کردے''	سراقة بن مالک	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	147
⟨ح⟩			
((حتى تقدم فإنها دار لهجرة والسنة))	عبدالرحمن	(----)	48
((حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	عُرْوَة	(یہ روایت مقطوع ہے)	260
((حُرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	91
((حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	92
((حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	99
''حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ''	أنس	(----)	126
((الحمد لله أحمده، واستعينه، و أومن به، وأتوكل عليه))	----	(----)	121
((حيث ما كنتم فصلوا علي فإن صلاتكم تبلغني))	أبو عثمان	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
⟨خ⟩			
((خَاتِمُ النَّبِيِّينَ))	----	(----)	73
((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ))	طلحة بن عبيد الله	(یہ حدیث صحیح ہے)	339
((خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ))	عليّ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	99
((خطيبهم))	----	(----)	74
((خَلُّوا سَبِيلَهَا، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ...))	----	(----)	154
⟨د⟩			
((دخل الجنة))	----	(یہ حدیث موضوع ہے)	278
((دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ))	جابر بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	40
((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ! اكْشِفِي لِي، عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ))	عائشة	(یہ روایت قابل احتجاج ہے)	259
⟨ر⟩			
((رَأَيْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	عبدالله بن دينار	(یہ حدیث موقوف صحیح ہے)	320
((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى))	أبو مُوسَى	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	47
((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى))	أبو مُوسَى	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	111
((رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	310
⟨ز⟩			
''زہر کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوتی''	----	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	405

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
(س)			
((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	149
((سأل رجل نافعًا: هل كان ابن عمر يسلم على القبر، فقال: نعم))	نافع	(اس روایت کی سند صحیح ہے)	321
((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	406
((السَّلَامُ عَلَىٰ أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ))	عائشة	(یہ حدیث صحیح ہے)	334
((السلام علىٰ النبي، السلام علىٰ أبي بكر، السلام علىٰ أبي))	نافع	(اس روایت کی سند صحیح ہے)	321
((السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ))	نافع	(یہ حدیث موقوف صحیح ہے)	320
((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ))	بُرَيْدَةَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	334
((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ))	بُرَيْدَةَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	335
((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ))	عائشة	(یہ حدیث صحیح ہے)	334
(ص)			
((سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ))	----	(----)	74
((صَاحِبُ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ))	----	(----)	74
((صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ))	----	(----)	74
((صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ))	----	(----)	74
((صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ))	----	(----)	74
((صَاحِبُ الْوَحْيِ))	----	(----)	74
((الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ))	----	(----)	74
((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))	عبدالله بن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	220
((الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ))	أسيد بن ظهير الأنصاري	(یہ حدیث صحیح ہے)	163
((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ))	عبدالله بن الزبير	(اس حدیث کی سند صحیح ہے)	219
((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	219
((صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا حيثما كُنْتُمْ، فَسَيَبْلُغُنِي سَلَامُكُمْ و صَلَاتُكُمْ))	علي	(یہ حدیث صحیح ہے)	317
((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، لا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا، وَلا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا...))	الحسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((صلوا في بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر، لعن الله يهود...))	حسن بن الحسين	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا))	أنس بن مالك	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	273
(ع)			
((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))	أبوهُرَيْرَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	53
((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))	أبوهُرَيْرَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	100

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ))	عمر	(یہ حدیث صحیح ہے)	347
((غُبَيْرٌ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ النَّارِ))	أنس بن مالک	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	352
(ف)			
((فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ))	أوس بن أوس	(یہ حدیث صحیح ہے)	322
((فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((فإن تسليمكم يبلغني أينما كنتم))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((فإن صلاتكم يبلغني، وتسليمكم يبلغني))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا))	سلمة بن الأكوع	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	235
((فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ))	ابن عباس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	122
((فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم))	عُرْوَةَ	(یہ روایت مقطوع ہے)	260
((فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ))	أنس بن مالک	(یہ حدیث صحیح ہے)	230
((فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))	----	(----)	73
((فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	333
((فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ))	عائشة	(یہ حدیث صحیح ہے)	153
((فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))	عَائِشَةَ	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	108
((فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	99
((فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ))	----	(یہ حدیث صحیح ہے)	265
((فيه يدفن عيسىٰ بن مريم عليه السلام))	سعيد بن المسيب	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
(ق)			
((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	185
((قُبُورُ أَصْحَابِنَا))	طلحة بن عبيد الله	(یہ حدیث صحیح ہے)	339
((قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	164
((قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	348
(ک)			
((كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى قَبْرَ النبي صلى الله عليه و سلم))	نافع	(یہ حدیث موقوف صحیح ہے)	320
((كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	247
((كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ))	جابر بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	230
((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ))	جابر بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	231
((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ))	أبي بن كعب	(یہ حدیث حسن ہے)	231

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	348
((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا))	ابن عمر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	162
''کہ میں السعود سے مشورہ کروں گا''	أبوهريرة	(----)	344
	(ل)		
((لا تَبْكِي يَا بُنَيَّةِ فَإِنَّ اللّٰهَ مَانِعٌ أَبَاكِ. قال وَيَقُولُ بَيْنَ ذٰلِكَ مَا نَالَتْ))	----	(----)	129
((لَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا ، وَلَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ))	الحسن بن الحسن	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((لا تتخذوا قبري عيدًا، ولا بيوتكم قبورًا؛ فإن تسليمكم يبلغني))	علي بن حسين	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((لا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((لا تتخذوا قبري عيدا، ولا تتخذوا بيوتكم قبورا، وصلوا عليّ))	الحسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((لا تتخذوا قبري عيدا، ولا تتخذوا بيوتكم قبورا، وصلوا عليّ))	الحسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((لا تجعلوا قَبْرِي عِيدًا، ولا تجعلوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا))	علي	(یہ حدیث صحیح ہے)	317
((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ))	أبوسعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	298
((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ))	أبوسعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	351
((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	225
((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	273
((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا))	ابن عباس	(یہ حدیث صحیح ہے)	313
((لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	300
((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ))	----	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	373
((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	297
((لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هٰذَا عَلَى يَمِينِ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ))	جابر بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	233
((لَا يَحْلِفُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا أَمَةٌ عَلَى يَمِينِ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلَى)	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	233
((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ))	أبو بَكْرَة	(یہ حدیث صحیح ہے)	104
((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا))	أبو هُرَيْرَة	(یہ حدیث صحیح ہے)	109
((لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ))	سعد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	53
((لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ))	سعد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	102
((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ))	عبد الله بن عمرو	(اس حدیث کی سند ضعیف ہے)	303
((لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	301
((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))	الحسن بن الحسن	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا))	عائشة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوئ حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((لقد رأيت سبعين من أصحاب الصُّفَّةِ ما منهم رجل عليه رداء))	أبوهريرة	(یہ حدیث موقوف ہے)	245
((لقد رأيته مائة أو أكثر من مائة مرة، كان يأتي القبر، فيقوم عنده))	نافع	(اس روایت کی سند صحیح ہے)	321
((لَمَّا سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك أخذوا))	عُرْوَة	(یہ روایت مقطوع ہے)	260
((لَمَّا قدم رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم المدينة نزل في علو))	أنس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	153
((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً))	فضالة بن عبيد	(یہ حدیث صحیح ہے)	246
((لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَإِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا يُظْلَمُ عِنْدَهُ أَحَدٌ))	أم سلمة	(یہ شواہد سے صحیح ہے)	126
((لَوْ عَرَفَهَا النَّاسُ لَاضْطَرَبُوا عَلَيْهَا بِالسُّهَامِ))	عائشة	(----)	236
((لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي))	مُطْعِم	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	43
((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ))	أنس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	105
((ليدفنن عيسىٰ بن مريم مع النبي صلى الله عليه و سلم في بيته))	عبد الله بن سلام	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
((ليضع أبو بكر حجره إلىٰ جنب حجري، ثم ليضع عمر حجره))	سفينة	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	170
﴿م﴾			
((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))	عبدالله بن زيد المازني	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	226
((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَىٰ حَوْضِي))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	227
((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	48
((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	91
((مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا))	أبُو بكرٍ الصديق	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	145
((ما من أحد من أمتي له سعة ثم لم يزرني فليس له عذر))	أنس	(یہ حدیث موضوع ہے)	294
((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))	أبوهريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	321
((ما نعلم أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه و سلم فعل ذلك إلا ابن عمر))	عبيد الله	(یہ حدیث موقوف صحیح ہے)	320
((الْمَاءُ طَهُورٌ، لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ))	أبوسعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح ہے)	361
((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَىٰ ثَوْرٍ))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	93
((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَىٰ ثَوْرٍ))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	354
((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَىٰ كَذَا))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	42
((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَىٰ كَذَا))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	90
((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَىٰ كَذَا))	علي	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	99
((الْمَدِينَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ، وَدَارُ الْإِيمَانِ، وَأَرْضُ الْهِجْرَةِ، وَمُبَوَّأُ الْحَلَالِ))	أبوهريرة	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	45
((مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))	سَعْد	(یہ حدیث صحیح ہے)	94
((مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ))	عبد الله بن سلام	(یہ روایت موقوف ضعیف)	265

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((من أتى المدينة زائراً إلي وجبت له شفاعتي يوم القيامة))	بكير بن عبد الله	(یہ حدیث موضوع ہے)	292
((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))	عَاصِم	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	98
((مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا))	ابْن عُمَرَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	112
((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ))	ابْنِ عُمَرَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	112
((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ))	ابْنِ عُمَرَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	112
((مَنْ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))	سَعْد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	51
((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))	عُثْمَانَ بْنَ عَفَّان	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	178
((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ))	عُثْمَانَ بْنَ عَفَّان	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	177
((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))	سَعْد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	51
((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ))	سَعْد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	110
((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً))	سَهْلُ بْنُ حُنَيْف	(یہ حدیث صحیح ہے)	163
((مَنْ جاء مسجدي هذا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ))	أبو هريرة	(یہ حدیث صحیح ہے)	218
((من جاء ني زائراً لاتحمله حاجة إلا زيارتي كان حقاً عليّ أن أكون))	ابن عمر	(یہ حدیث ضعیف ہے)	292
((من حج إلى مكة ثم قصدني في مسجدي كتبت له حجتان مبرورتان))	ابن عباس	(یہ حدیث موضوع ہے)	291
((مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي))	ابن عمر	(یہ حدیث موضوع ہے)	275
((من حج حجة الإسلام و زار قبري و غزا غزو و صلى عليّ))	ابن عمر	(یہ حدیث موضوع ہے)	287
((مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي))	ابن عمر	(یہ حدیث موضوع ہے)	284
((من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	298
((من حدث بحديث وهو يرىٰ أنه كذب فهو أحد الكاذبين))	----	(----)	283
((مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ))	عثمان بن عفان	(یہ حدیث صحیح ہے)	358
((مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ آثِمَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِي هٰذَا؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))	جابر بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	233
((مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ؛ مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ))	أَبُو أُمَامَةَ بْنَ سَهْل	(یہ حدیث صحیح ہے)	163
((مَنْ زَارَ قَبْرِي أَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا))	ابن عمر	(یہ حدیث ضعیف ہے)	289
((من زار قبري بعد موتي فكأنما زارني في حياتي ومن لم يزرني))	علي	(یہ حدیث موضوع ہے)	291
((من زار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي))	ابن عمر	(اس حدیث کی سند ضعیف ہے)	295
((من زار قبري بالمدينة محتسباً كنت له شفيعاً وشهيدا))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	296
((مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي))	ابن عمر	(یہ حدیث موضوع ہے)	281
((من زار قبري فقد وجبت له شفاعتي))	ابن عمر	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	293
((من زار قبري كنت له شفيعاً))	عمر	(یہ حدیث ضعیف ہے)	295

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي))	----	(یہ حدیث موضوع ہے)	279
((من زارني إلى المدينة كنت له شهيداً أو شفيعاً))	----	(یہ حدیث موضوع ہے)	289
((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي))	----	(یہ حدیث موضوع ہے)	293
((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ))	حاطب	(یہ حدیث ضعیف ہے)	290
((من زارني بالمدينة كنت له شفيعاً و شهيداً يوم القيامة))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	290
((من زارني بالمدينة محتسباً كنت له شهيداً وشفيعاً يوم القيامة))	أنس بن مالک	(یہ حدیث موضوع ہے)	293
((من زارني في مماتي كان كمن زارني في حياتي))	ابن عباس	(یہ حدیث موضوع ہے)	292
((من زارني معتمدا كان في جواري يوم القيامة ومن مات))	رجل من آل الخطاب	(یہ حدیث ضعیف ہے)	289
((من زارني ميتاً فكأنما زارني حياً و من زار قبري و جبت))	أنس بن مالک	(یہ حدیث موضوع ہے)	290
((من زارني وزار أبي إبراهيم في عام واحد دخل الجنة))	----	(یہ حدیث موضوع ہے)	278
((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))	الْبَرَاء	(یہ حدیث ضعیف ہے)	38
((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))	الْبَرَاء	(یہ حدیث ضعیف ہے)	52
((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))	الْبَرَاء	(یہ حدیث ضعیف ہے)	63
((مَنْ سَمَّى الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ))	الْبَرَاء	(یہ حدیث ضعیف ہے)	111
((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ))	جرير بن عبدالله	(یہ حدیث صحیح ہے)	187
((مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))	ابْنِ عُمَرَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	108
((مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ))	أنس بن مالک	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	222
((مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى))	أنس بن مالک	(یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)	224
((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ))	عبدالرحمن	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	245
((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ))	عثمان بن عفان	(یہ حدیث حسن ہے)	359
((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ))	عثمان بن عفان	(یہ حدیث حسن ہے)	359
''میرے دین کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے''	أبو الدرداء	(یہ حدیث حسن ہے)	305
(ن)			
((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ))	جابر	(یہ حدیث صحیح ہے)	186
((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا))	بُرَيْدَةَ	(یہ حدیث صحیح ہے)	333
(و)			
((وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا))	عقبة بن عامر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	338
((وأني لک بذلک الموضع! ما فيه إلا موضع قبري وقبر أبي بكر))	عائشة	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
((وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))	عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيّ	(یہ حدیث صحیح ہے)	144
((وجدت في الكتب أن عيسىٰ بن مريم يدفن مع النبي صلى الله))	عبد الله بن سلام	(یہ حدیث موقوف ہے)	266
((وصلوا عليّ حيثما كنتم فإن صلاتكم تبلغني))	الحسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((وصلوا عليّ حيثما كنتم فإن صلاتكم تبلغني))	سهيل بن حسن	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((وصلوا عليّ حيثما كنتم، فإن صلاتكم تبلغني))	حسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	317
((وصلوا علي حيثما كنتم، فإن صلاتكم ومعظما يبلغني حيث ما كنتم))	حسن بن حسين	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	317
((وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم))	حسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم))	حسن بن حسين	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ))	الحسن بن الحسن	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	316
((وصلوا عليَّ؟ فإن صلاتكم وتسليمكم يبلغني حيثما كنتم))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((فإن تسليمكم يبلغني أينما كنتم))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((وصلوا عليّ وسلموا حيثما كنتم، فسيبلغني سلامكم وصلاتكم))	علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	314
((صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ))	الحسن بن علي	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	315
((وفي البيت موضع قبر في السهوة الشرقية))	أهل السير	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
((وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ))	أَبُو مَوْدُودٍ	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	265
((وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ))	سُفْيَان بْنِ أَبِي زُهَيْر	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	102
((وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ))	عائشة وابن عباس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	185
((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ))	أبو سعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	170

(ہ)

((الْهُدَىٰ وَالْعِلْمِ))	----	(----)	73
((هَذَا أَمْرُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي))	عائشة	(یہ حدیث ضعیف ہے)	169
((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))	أنس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	338
((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))	أنس	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	351
((هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا))	طلحة بن عبيد	(یہ حدیث صحیح ہے)	339
((هَذِهِ طَابَةٌ))	أبو حُمَيْد	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	52
((هل كان ابن عمر يسلم على القبر، فقال: نعم، لقد رأيته مائة أو أكثر))	نافع	(یہ حدیث موقوف ہے)	321
((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ))	أبو سعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح ہے)	217
((هؤلاء أمراء الخلافة من بعدي))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	169
((هؤلاء يلون الخلافة بعدي))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	169

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث	راوی حدیث	درجہ حدیث	صفحہ
(ی)			
((يا أُمَّه اكْشفي لي، عَنْ قبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ))	القاسم	(یہ روایت قابل احتجاج ہے)	259
((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا وَتَمْلِكُوا بِهَا الْعَرَبَ))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	123
((يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟))	أَنَس	(یہ حدیث صحیح ہے)	104
((يَا زَيْدُ إِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لِمَا تَرَىٰ فَرْجًا وَمَخْرَجًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرٌ دِينَهُ))	----	(----)	134
((يا عائشة هؤلاء الخلفاء من بعدي))	----	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	169
((يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ))	أبوسعيد الخدري	(یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے)	105
((يَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا))	أبو جعفر الخَطْمي	(اس حدیث کی سند میں ارسال ہے)	169
((يدفن عيسىٰ بن مريم عليه السلام مع رسول الله))	عبد الله بن سلام	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
((يَعْلَمُ اللّٰهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ))	أنس	(یہ حدیث صحیح ہے)	157
((ينزل عيسىٰ بن مريم إلىٰ الأرض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا))	عبد الله بن عمرو	(تفصیل ملاحظہ فرمائیں)	266
((يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ))	أبو هُرَيْرَة	(یہ حدیث ضعیف ہے)	110

❁❁❁

اشاریہ اشعار

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ	رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ	150
اللہ اللہ کی بلند شان کے مالک تھے یہ لوگ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	مددگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	153
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا	مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	155
نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ	يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ	157
هٰذَا الْجَمَالُ لَا جَمَالَ خَيْبَرَ	هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرَ	167
اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ	فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ	167
لَئِنْ قَعَدْنَا وَالرَّسُولُ يَعْمَلُ	لَذَاكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ	168
لَا يَسْتَوِي مَنْ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَا	يَدْأَبُ فِيهَا قَائِمًا وَقَاعِدَا	168
وَكُلُّ خَيْرٍ فِي اتِّبَاعِ مَنْ سَلَفْ	وَكُلُّ شَرٍّ فِي ابْتِدَاعِ مَنْ خَلَفْ	301
يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ	فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ	304

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀مصادرومراجع❀

1- القرآن الكريم.

2- القرآن الکریم مترجم،ترجمہ ڈاکٹر رانا خالد مدنی،ادارہ اشاعت اسلام،لاہور۔

3- قرآن مجید مترجم''معروف تفسیر ثنائی''ترجمہ مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری،فاروقی کتب خانہ،ملتان۔

(ا)

4-آثار المدينة المنورة، تأليف عبدالقدوس الأنصاري، المكتبة السلفية، المدينة المنورة.

5- الآحاد والمثاني، تأليف أبي بكر الشيباني أحمد بن عمرو بن الضحاك، تحقيق الدكتور باسم فيصل أحمد الجوابرة، دار الراية، الرياض، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

6- الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة (الإبانة الكبرى) تأليف أبي عبد الله عبيد الله بن محمد بن محمد بن حمدان بن عمر العكبري المعروف بابن بطة، تحقيق الجزء الأول والثاني رضا بن نعسان معطي، وتحقيق الجزء الخامس والسادس والسابع الدكتور يوسف بن عبد الله بن يوسف الوابل، دار الراية، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

7- أبوهريرة في ضوء مروياته(دراسة مقارنة في مائة حديث من مروياته) تأليف الدكتور محمد ضياء الرحمن الأعظمي، دار الكتاب المصري، القاهرة، ودار الكتاب اللبناني، بيروت.

8- إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، تأليف الإمام أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري، تحقيق عادل بن سعد، والسيد بن محمدد، مكتبة الرشد، الرياض.

9- الأحاديث الطوال، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني،موقع جامع الحديث، مكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

10- أحاديث القصاص، تأليف شيخ الإسلام تقي الدين أحمد بن عبدالحليم ابن تيمية. تحقيق الدكتور محمد بن لطفي الصباغ، المكتب الإسلامي، بيروت.

11- الأحاديث المختارة، تأليف الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الواحد بن أحمد الحنبلي المقدسي المشهور بالضياء المقدسي، تحقيق عبد الملك بن عبد الله بن دهيش، مكتبة النهضة الحديثة، مكة المكرمة، ملتقى أهل الحديث، بالاستفادة من برنامج "موسوعة هبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزيرة الثقافية"الشركة التراث ، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

12- أحاديث يحتج بها الشيعة، تأليف عبد الرحمن محمد سعيد دمشقية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

13- الإحاطة في أخبار غرناطة، تأليف لسان الدين ابن الخطيب، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

14- أحسن التقاسيم في معرفة أقاليم، تأليف المقدسي البشاري، موقع الوراق،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

15- أحكام الجنائزوبدعها، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

16- أحوال الرجال، تأليف أبي إسحاق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، تحقيق السيد صبحي البدري السامرائي، مؤسسة الرسالة، بيروت.

17- إحياء علوم الدين، تأليف العلامة محمد بن محمد الغزالي أبو حامد، دارالمعرفة، بيروت،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

18- أخبار أصبهان، تأليف أبي نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد الأصبهاني، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09، أخبار أصبهان اور تاريخ أصبهان ایک کتاب ہے۔

19- أخبار مكة، تأليف أبي عبد الله محمد بن إسحاق بن العباس المكي الفاكهي، تحقيق عبد الملك بن عبد الله بن دهيش، مكتبة ومطبعة النهضة الحديثة،مكة، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

20- الأذكار، تأليف الإمام أبي زكريا يحيىٰ بن شرف النووي الدمشقي، تحقيق عبدالقادر الأرناؤوط، منشورات دار الملاح.

21- الأذكار، تأليف الإمام أبي زكريا يحيىٰ بن شرف النووي الدمشقي، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة دار البيان، دمشق.

22- الأذكار، تأليف الإمام أبي زكريا يحيىٰ بن شرف النووي الدمشقي، تحقيق عبدالرزاق المهدي، دار الكتاب العربي، بيروت.

23- الأربعين النووية، تأليف الإمام أبي زكريا يحيىٰ بن شرف النووي الدمشقي، مؤسسة مكة للطباعة والإعلام، توزيع الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24- الإرشاد في معرفة علماء الحديث، تأليف الحافظ أبي يعلىٰ الخليل بن عبدالله بن أحمد الخليلي القزويني، تحقيق الدكتور محمد سعيد بن عمر إدريس، مكتبة الرشد، الرياض.

25- إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

26- الإستذكار، تأليف أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر النمري، تحقيق سالم محمد عطا، و محمد على معوض، دار الكتب العلمية، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

27- الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة(الموضوعات الكبرىٰ) تأليف العلامة نور الدين علي بن محمد بن سلطان الملا علي القاري، تحقيق أبوهاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول، دار الباز، مكة المكرمة.

28- أسد الغابة في معرفة الصحابة، تأليف العلامة عزالدين علي بن محمد بن عبدالكريم الجزري المعروف بابن الأثير، دار احياء التراث العربي، بيروت.

29- أسنىٰ المطالب في أحاديث مختلفة المراتب، تأليف الشيخ محمد درويش الحوت، دار الكتاب العربي، بيروت.

30- أشراط الساعة، تأليف يوسف بن عبدالله بن يوسف الوابل، دار ابن الجوزي، الرياض، وجده.

31- الإشراف في منازل الأشراف، تأليف أبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا، تحقيق وليد قصاب، دار الثقافة الدوحة، قطر، موقع جامع الحديث،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

32- أطراف الغرائب والأفراد، تأليف أبي الفضل محمد بن طاهر المقدسي، دار الكتب العلمية، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

33- الإغتباط بمعرفة من رُمي بالاختلاط، تأليف الإمام الحافظ برهان الدين أبي إسحاق إبراهيم بن محمد خليل سبط العجمي، الرسالة الثانية عشر، ضمن مجموعة الرسائل الكمالية 2 في الحديث مكتبة المعارف، الطائف.

34- اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم، تأليف شيخ الإسلام تقي الدين أحمد بن عبدالحليم ابن تيمية، مطابع المجد التجارية.

35- اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة أصحاب الجحيم، تأليف شيخ الإسلام أحمد بن عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحليم ابن تيمية الحراني، تحقيق محمد حامد الفقي، مطبعة السنة المحمدية،القاهرة، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

36- الأقطار والبلدان موسوعة جغرافية وتاريخيةواقتصادية، تأليف مصطفىٰ فا رري، دار المعرفة، بيروت.

37- الإكمال في رفع الإرتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنىٰ، تأليف الأميرعلي بن هبة الله بن أبي نصر بن ماكولا، دار الكتب العلمية، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

38- الاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء، تأليف أبي الربيع سليمان بن موسىٰ الكلاعي الأندلسي، تحقيق الدكتور كمال الدين عز الدين، عالم الكتب، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

39- الألقاب للشيرازي انظر: جامع الأحاديث.

40- الألمام بأحاديث الأحكام، تأليف الإمام أبي الفتح محمد بن علي بن وهب المصري القشيري المعروف ابن دقيق العيد، راجعه محمد سعيد المولوي، دار ابن القيم، الدمام.

41- الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، تأليف أبي بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال البغدادي، تحقيق مشهور حسن محمود سليمان ، وهشام بن إسماعيل السقا، دار عمار، الأردن، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

42- الأموال، تأليف أبي أحمد حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الخرساني المعروف بابن زنجويه، تحقيق الدكتورشاكر ذيب فياض، مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية، بالمملكة العربية السعودية، سنة 1406هـ، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

43- الأموال، تأليف الإمام أبي عبيد القاسم بن سلام، تحقيق محمد خليل هراس، دار الكتب العلمية بيروت.

44- إنباء الأذكياء بحياة الأنبيا، تأليف الإمام الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكرالسيوطي، طبع ضمن الحاوي للفتاوىٰ المجلد الثاني،رسالة رقم: 63، ضبطه عبداللطيف حسن عبدالرحمن، دار الكتب العلمية، بيروت.

45- الأنساب، تأليف الإمام أبي سعد عبدالكريم بن محمد بن منصور السمعاني، بحواشي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد عبدالقادر عطا، مكتبة الباز، مكة المكرمة.

46- الأنوار في شمائل النبي المختار، تأليف محيي السنة الحسين بن مسعود البغوي، تحقيق الشيخ إبراهيم اليعقوبي، دار الضياء، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

47- الأوائل، تأليف أبي هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكري، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

48- الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف، تأليف أبي بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري، تحقيق الدكتورصغير أحمد محمد حنيف، مكتبة دار طيبة ،الرياض،موقع جامع الحديث،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(ب)

49- بحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم، تأليف يوسف بن حسن بن عبدالهادي، تحقيق الدكتور أبوأسامة وصي الله بن محمد بن عباس، دار الراية، الرياض.

50- البداية والنهاية، تأليف الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي، تحقيق الدكتور أحمد أبو ملحم، دار الريان للتراث.

51- بغية الطلب في تاريخ حلب، تأليف ابن العديم، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

52- بقي بن مخلدالقرطبي ومقدمة مسنده (عدد ما لكل واحد من الصحابة من الحديث) دراسة وتحقيق الدكتور أكرم ضياء العُمري، الطبعة الأولى: 1404هـ - 1984 م.

53- بيان الوهم والإيهام الواقعتين في كتاب الأحكام، تأليف الحافظ أبي الحسن علي بن محمد بن عبدالمالك ابن القطان الفاسي، تحقيق الدكتور الحسين آيت سعيد، دار طيبة، الرياض.

54- بین الاقوامی علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم خط وکتابت کورس، تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، وڈاکٹر رانا خالد مدنی، پانچواں ایڈیشن: نومبر 2000ء، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

(ت)

55- تاريخ، تأليف اليعقوبي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

56- تاريخ أبي الفداء المسمىٰ المختصر في أخبار البشر، تأليف الملك المؤيد عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن علي محمود، تعليق محمود ديوب، مكتبة الباز، مكة المكرمة.

57- تاريخ الإسلام، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان الذهبي ، تحقيق الدكتور الحاج أبو غازي عمر عبد السلام تدمري ،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

58- تاريخ أصبهان، تأليف أبي نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد الأصبهاني، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09،أخبار أصبهان اور تاريخ أصبهان ایک کتاب ہے۔

59- تاريخ الأمم والملوك، تأليف أبي جعفر محمد بن جرير الطبري، دار المعرفة، بيروت.

60- تاريخ بغداد، تأليف الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي، تحقيق مصطفى عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت.

61- تاريخ جرجان، تأليف حمزة بن يوسف بن إبراهيم السهمي، تحت مراقبة الدكتور محمد عبدالمعيد خان، عالم الكتاب، بيروت.

62- تاريخ الخلفاء، تأليف الإمام الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، تحقيق محمد محيي الدين عبدالحميد، بدون الناشر.

63- تاريخ خليفة بن خياط، تأليف خليفة بن خياط، تحقيق الدكتور أكرم ضياء العمُري، دار طيبة، الرياض.

64- التاريخ الصغير، تأليف الإمام الحافظ أبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري، تحقيق محمود إبراهيم زايد، مكتبة المعارف، الرياض.

65- تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي، عن أبي زكريا يحيىٰ بن معين في تجريح الراوة وتعديلهم، تحقيق الدكتور أحمد محمد نور سيف، مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي، جامعة الملك عبدالعزيز، مكة المكرمة.

66- التاريخ الكبير، تأليف الإمام الحافظ أبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.

67- تاريخ المدينة ، عمر بن شبه، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

68- تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الاماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها، تأليف الامام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساكر، دراسة وتحقيق علي شيري، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع ، بيروت المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

69- تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام، تأليف أبي البقاء محمد بهاء الدين بن الضياء المكي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحنفي القرشي العمري العدوي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

70- التبصرة، تاليف العلامة أبي الفرج عبدالرحمن بن علي الجوزي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

71- تثبيت الإمامة وترتيب الخلافة، تأليف الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهاني، تحقيق إبراهيم علي التهامي، دار الإمام مسلم، بيروت.

72- تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

73- تحذير المسلمين من الأحاديث الموضوعة علىٰ سيد المرسلين، تأليف محمد بن البشير ظافر الأزهري، تصحيح محيي الدين مستو، دار ابن كثير،دمشق، ومكتبة دار التراث، المدينة المنورة.

74- تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، تأليف الإمام الحافظ يوسف بن الزكي عبدالرحمن بن يوسف المزي، تحقيق عبدالصمد شرف الدين، دار الكتب العلمية، بيروت.

75- تحفة الطالب والجليس في كشف شبه داود بن جرجيس، تأليف الشيخ عبد اللطيف بن عبدالرحمن حسن آل الشيخ، دار العاصمة، الرياض، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

76- التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوي، موقع الوراق،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

77- تخريج أحاديث الإحياء، الحافظ العراقي، برنامج منظومة التحقيقات الحديثية ، من إنتاج مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسكندرية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

78- التدوين في أخبار قزوين، تأليف الرافعي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

79- التذكرة في الأحاديث المشتهرة، تأليف العلامة المحدث بدر الدين أبي عبدالله محمد بن عبدالله الزركشي، تحقيق مصطفىٰ عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت.

80- التذكرة في أحوال الموتىٰ وأمور الآخرة، تأليف أبي عبدالله محمد بن أحمد بن أبي بكر الأنصاري القرطبي، تحقيق فواز أحمد زمرلي، دار الكتاب العربي، بيروت.

81- تذكرة الموضوعات، تأليف العلامة محمد طاهر بن علي الهندي.

82- ترتيب الموضوعات، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عثمان الذهبي.

83- الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، تأليف الحافظ زكي الدين عبدالعظيم بن عبدالقوي المنذري، تحقيق، السيد علي عاشور، دار احياء التراث العربي، بيروت.

84- تسديد الإصابة فيمن روىٰ عن النبي من الصحابة، تأليف الدكتور خالد بن محمد إسحاق المدني، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام، لاهور.

85- تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، دار الكتاب العربي، بيروت.

86- تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق الدكتور إكرام الله إمداد الحق، دار البشائر الإسلامية، بيروت.

87- تعليق التغليق علىٰ صحيح البخاري، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق سعيد عبدالرحمن موسىٰ، المكتب الإسلامي، بيروت.

88- التعليق المغني علىٰ الدارقطني، تأليف العلامة أبي الطيب محمد آبادي، عالم الكتب، بيروت.

89- تفسير ابن أبي حاتم، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

90- تفسير ابن أبي حاتم، عن طريق،الدر المنثور في التفسير بالمأثور، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

91- تفسير ابن كثير، تأليف الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي، دار المعرفة، بيروت.

92- تفسير ابن مردوية عن طريق،الدر المنثور في التفسير بالمأثور، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

93- تفہیم القرآن، تالیف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔

94- تقريب التهذيب، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، دار الرشيد، حلب.

95- تقريب التهذيب، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق الأستاذ ارشاد الحق الأثري،دار نشر الكتب الإسلامية، لاهور.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

96- تلخيص الحبيرفي تخريج أحاديث الرافعي الكبير، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، وزارة المعارف، المملكة العربية السعودية.

97- تلخيص المستدرک، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، دار المعرفة، بيروت.

98- التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، تأليف الحافظ أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر النمري، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

99- تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث، تأليف العلامة عبدالرحمن بن علي بن محمد الشيباني، دار الكتب العلمية، بيروت.

100- تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة، تأليف علي بن محمد بن عراق الكناني، تحقيق عبدالوهاب عبداللطيف، و عبدالله محمد الصديق، دار الكتب العلمية، بيروت.

101- التوسل، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

102- تهذيب التهذيب، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، دارالفكر، بيروت.

103- تهذيب الكمال في أسماء الرجال، تأليف العلامة يوسف بن الزكي عبدالرحمن أبو الحجاج المزي، تحقيق الدكتور بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

104- التيسيربشرح الجامع الصغير، تأليف العلامة عبدالرؤف المناوي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

105- تيسير العلي القدير لأختصار تفسير ابن كثير، تأليف محمد نسيب الرفاعي، مكتبة المعارف، الرياض.

(ث)

106- الثقات ، تأليف الإمام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم البستي، دار الفكر، بيروت.

107- الثمر المستطاب في فقه السنة والكتاب، الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، غراس للنشر والتوزيع، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج)

108- الجامع، تأليف الإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي، تحقيق أحمد شاكر، دار احياء التراث العربي، بيروت.

109- جامع الأحاديث، (يشتمل على أحاديث جمع الجوامع للسيوطي والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوي والفتح الكبير للنبهاني)المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

110- جامع الأصول من أحاديث الرسول، تأليف العلامة أبي السعادات مجد الدين المبارك بن أبي الكرم محمد الشيباني المعروف بابن الأثيرالجزري، ملتقىٰ أهل الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

111- جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم، تأليف العلامة زين الدين أبي الفرج عبدالرحمن بن شهاب الدين بن أحمد بن رجب الحنبلي البغدادي، دار الحديث، القاهرة.

112- الجرح والتعديل، تأليف الإمام الحافظ أبي محمد عبدالرحمن بن أبي حاتم الرازي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

113- الجزء فيه أحاديث أبي الزبير عن غير جابر،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

114- جزء من حديث لُوَيْن، تأليف أبي جعفر محمد بن سليمان بن حبيب بن جبير الأسدي المصيصي المعروف بـ لوين، تحقيق أبي بلال غنيم بن عباس بن غنيم، مكتبة الرشد وشركة الرياض، المملكة العربية السعودية، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

115- جلاء الأفهام في الصلاة والسلام علىٰ خير الأنام، تأليف العلامة أبي عبدالله محمد بن أبي بكر بن أيوب أبي بكر الدمشقي المعروف بابن قيم الجوزية، تحقيق الشيخ طه يوسف شاهين.

116- الجمع الجوامع، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، تخريج خالد عبدالفتاح شبل، دار الكتب العلمية، بيروت.

117- الجمعة، تأليف الإمام الحافظ أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

118- جوامع السيرة النبوية، تأليف الإمام أبي محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي، دار الكتب العلمية، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ح)

119- حاشية السندي على سنن ابن ماجة، تأليف الإمام أبي الحسن نور الدين محمد بن عبدالهادي السندي، موقع الإسلام، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

120- الحبائك في أخبار الملائك، تأليف الإمام الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي ،موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

121- الحجج المبينة، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي.

122- حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم الیکٹرونک تجزیہ لیبارٹری، از ڈاکٹر رانا خالد مدنی، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور.

123- حُلية الأولياء وطبقات الأصفياء، تأليف الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهاني، تحقيق سعيد بن سعد الدين الخليل الأسكندراني، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

124- حياة الأنبياء في قبورهم، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن على بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09. "حياة الأنبياء في قبورهم" اور "ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم" ایک کتاب ہے.

(خ)

125- الخصائص الكبرىٰ، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، دار الكتب العلمية، بيروت.

126- خطبة الحاجة، تاليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني،المكتب الإسلامي، دمشق.

127- خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال، تأليف الحافظ صفي الدين أحمد بن عبدالله الخزرجي، تحقيق محمود عبدالوهاب فايد، مكتبة القاهرة، القاهرة.

128- خلق أفعال العباد، تأليف الإمام الحافظ محمد بن إسماعيل البخاري، تحقيق بدر البدر، الدار السلفية، الكويت.

(د)

129- الدرالمنثور في التفسير بالمأثور، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

130- الدرر في اختصار المغازي والسير، تأليف الحافظ أبي عمر يوسف بن عبدالله بن عبدالبر القرطبي، تحقيق مصطفىٰ ديب البغا، مؤسسة علوم القرآن، دمشق و بيروت.

131- الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بكر السيوطي، تحقيق الشيخ خليل محيي الدين الميس، المكتب الإسلامي، بيروت.

132- الدعاء، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

133- دعاوي المناوئين لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب، عرض ونقض، تأليف عبد العزيز بن محمد بن على العبد اللطيف، موقع الدرر السنّية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

134- الدعوات الكبير، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن على بن عبد الله البيهقي، تحقيق بدر بن عبد الله البدر، مركز المخطوطات والتراث والوثائق بالكويت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

135- دفاع عن الحديث النبوي والسيرة، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

136- دلائل النبوة، تأليف الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهاني، تحقيق الدكتور محمد رواس قلعه جي، وعبدالبر عباس، دار النفائس، بيروت.

137- دلائل النبوة ومعرفة صاحب الشريعة، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، دار الكتب العلمية، بيروت.

138- الدولة الأموية عوامل الإزدهار وتداعيات الإنهيار، تأليف علي محمد محمد الصَّلَّابيّ، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(ر)

139- رأس الحسين، تأليف شيخ الإسلام أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية الحراني، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

140- رجم شرعی سزا ہے، تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، تخریج ڈاکٹر رانا خالد مدنی، پہلا ایڈیشن: 2005ء، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

141- الرحيق المختوم، تأليف الشيخ صفي الرحمن المباركفوري، الطبعة الأولى: 1980م/1400 هـ رابطة العالم الإسلامي، مكة المكرمة.

142- رحمۃ للعالمین، تالیف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، تخریج میاں طاہر، مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد.

143- الرد على الأخنائي، تأليف شيخ الإسلام أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية الحراني.

144- رفع الاشتباه عن حديث "من صلى في مسجدي أربعين صلاة" للشيخ المحدث حماد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأنصاري، مجلة صوت الجامعة، صفر 1395 الهجري، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة.

145- الروض الأنف،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

146- الروض المعطار في خبر الأقطار، التأليف محمد بن عبد المنعم الحِميري، تحقيق إحسان عباس،مؤسسة ناصر للثقافة ، بيروت،موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

147- روضة المحدثين، برنامج منظومة التحقيقات الحديثية، مركز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنة ،الإسكندرية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

148- الرحيق المختوم، تاليف الشيخ صفي الرحمن المباركفوري، المكتبة السلفية،لاهور.

(ز)

149- زاد المعاد في هدي خير العباد، تألف العلامة أبي عبدالله محمد بن أبي الدمشقي ابن القيم الجوزي، تحقيق شعيب الأنؤوط، وعبدالقاد الأنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت.

150- زوائد تاريخ بغداد علىٰ الكتب الستة، تأليف الدكتور خلدون الأحدب، دار القلم، دمشق.

151- الزهد والرقائق، تأليف الإمام عبدالله بن المبارک، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(س)

152- سبل الهدىٰ والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأو المعاد، تأليف محمد بن يوسف الصالحي الشامي، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

153- السلسلة الأحاديث الصحيحة، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

154- السلسلة الضعيفة والموضوعة، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

155- سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، تأليف العصامي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

156- سلوة الكئيب بوفا ة الحبيب صلى الله عليه وسلم، تأليف ابن ناصر الدين الدمشقي، تحقيق صالح يوسف معتوق، وهاشم صالح منا ع ،دار البحوث للدراسات الإسلامية ،الإمارات، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

157- السنة، تأليف الإمام عبدالله بن أحمد بن حنبل الشيباني، تحقيق الدكتور محمد بن سعيد بن سالم القحطاني، دار ابن القيم، الدمام.

158- السنة، تأليف الحافظ أبي بكر عمرو بن أبي عاصم الضحاك بن مخلد الشيباني، تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

159 - سنن، تأليف الإمام الحافظ سعيد بن منصور بن شعبة الخرساني المكي، تحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي، دار الكتب العلمية، بيروت، ومكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

160- السنن، تأليف الحافظ أبي عبدالله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجة، تحقيق العلامة محمد فواد عبدالباقي، المكتبة العلمية، بيروت.

161- السنن، تأليف الإمام الحافظ أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني، تعليق عزت عبيد الدعاس، وعادل السيد، دار الحديث، بيروت.

162- السنن، تأليف الإمام الحافظ أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، اعتنىٰ به ورقمه وضع فهارسه، عبدالفتاح أبو غدة، پہلا ایڈیشن، بيروت.

163- سنن الدار قطني، تأليف الإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني، عالم الكتب، بيروت.

164- السنن الصغير، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، تحقيق عبدالسلام عبدالشافي، وأحمد قباني، دار الكتب العلمية بيروت.

165- السنن الكبرىٰ، تأليف الإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، تحقيق حسن عبدالمنعم شلبي، مؤسسة الرسالة، بيروت.

166- السنن الكبرىٰ، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، تحقيق محمد عبدالقادر، دار الكتب العلمية، بيروت.

167- سؤالات ابن جنيد أبوإسحاق إبراهيم بن عبدالله الختلي لأبي زكريايحيىٰ بن معين، تحقيق الدكتور أحمد محمد نور سيف، مكتبة الدار، المدينة المنورة.

168- سير أعلام النبلاء، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، تحقيق شعيب الأنووط، مؤسسة الرسالة، بيروت.

169- سيرة ابن إسحاق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

170- سيرة النبوية، تأليف أبي محمد عبدالملك بن هشام الحميري، تحقيق، مصطفىٰ السقا، و إبراهيم الابياري، وعبدالحفيظ شلبي، مؤسسة علوم القرآن، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

171- السيرة النبوية دروس وعبر، تأليف الدكتور مصطفى السباعي، المكتب الإسلامي، دمشق و بيروت.

172- السيرة النبوية لابن كثير، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

173- سیرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم، تالیف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور.

(ش)

174- شبهات وأباطيل حول تعدد زوجات الرسول صلى الله عليه وسلم، تأليف محمد علي الصابوني، طبع: 1400هجري.

175- شرح بلوغ المرام، تأليف الشيخ عطية سالم، فهذا الكتاب عبارة عن جمع للتفريغ النصي للتسجيل الصوتي لدروس، موقع الشبكة الإسلامية،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

176- شرح السنة، تأليف أبي محمد الحسين بن مسعود البغوي، دار الكتب العلمية، بيروت.

177- الشريعة، تأليف الإمام أبو بكر محمد بن الحسين الآجري، مكتبة سحاب الإسلامية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09، .

178- شعار أصحاب الحديث، تأليف محمد بن محمد بن أحمد بن إسحاق الحاكم أبو أحمد، تحقيق صبحي السامرائي، دار الخلفاء، الكويت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

179- شعب الإيمان، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى البيهقي، تحقيق أبي هاجر زغلول، دار الكتب العلمية، بيروت.

180- الشفا بتعريف حقوق المصطفى، تأليف العلامة القاضي أبي الفضل عياض اليحصبي، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(ص)

181- الصارم المنكي في الرد على السُبكي، تأليف الحافظ أبي عبدالله بن عبدالهادي، تصحيح إسماعيل بن محمد الأنصاري، مكتبة التوعية الإسلامية، لإحياء التراث الإسلامي.

182- صحيح البخاري، تأليف الإمام الحافظ محمد بن إسماعيل البخاري، تحقيق محمد فؤاد عبدالباقي، دار المعرفة، بيروت.

183- صحيح الجامع الصغير، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

184- صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، تحقيق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

185- صحيح ابن خزيمة، تأليف الأمام الأئمة أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة النيسابوري، تحقيق الدكتور محمد مصطفىٰ الأعظمي، المكتب الإسلامي، دمشق.

186- صحيح سنن الترمذي، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

187- صحيح سنن ابن ماجة، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

188- صحيح سنن أبي داود ، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

189- صحيح سنن النسائي، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

190- صحيح السيرة، تألف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتبة الإسلامية عمان،الأردن، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

191- صحيح السيرة النبوية، تأليف إبراهيم العلي، دار النفائس، عمان، أردن.

192- صحيح مسلم، تأليف الإمام الحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج النيسابوري، تحقيق، محمد فواد عبدالباقي، دار احيا التراث العربي بيروت.

193- صحيح مسلم بشرح نووي، دار احياء التراث العربي، بيروت.

194- صحيح موارد الظمان، الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، دار الصميعي، الرياض.

195- صفة صلاة النبي، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

196- الصواعق المرسلة الشهابية علىٰ الشبه الداحضة الشامية، تأليف الشيخ سليمان بن سحمان، دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(ض)

197- الضعفاء، تأليف الحافظ أبى نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهاني، تحقيق الدكتور فاروق حمادة، دار الثقافة، دار البيضاء، المغرب.

198- الضعفاء الصغير، تأليف الإمام الحافظ محمد بن إسماعيل البخاري، تحقيق محمد إبراهيم زايد، دار المعرفة، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

199- الضعفاء الكبير، تأليف الحافظ أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسىٰ العقيلي، تحقيق الدكتور عبدالمعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية، بيروت.

200- الضعفاء والمتروكين، تأليف الإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، تحقيق محمد إبراهيم زايد، دار المعرفة، بيروت.

201- الضعفاء والمتروكين، تأليف الإمام الحافظ أبي الحسن علي بن عمر الدارقطني، تحقيق موفق بن عبدالله بن عبدالقادر، مكتبة المعارف، الرياض.

202- الضعفاء والمتروكين، تأليف الإمام الحافظ أبي الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزي، تحقيق أبي الفداء عبدالله القاضي، دار الكتب العلمية، بيروت.

203- ضعيف الترغيب، الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتبة المعارف، الرياض.

204- ضعيف الجامع الصغيروزيادته، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي.

205- ضعيف سنن ابن ماجة، الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

206- ضعيف سنن أبي داود، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

207- ضعيف سنن الترمذي، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

208- ضعيف سنن النسائي، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

(ط)

209- الطبقات الكبرىٰ، تأليف محمد بن سعد بن منيع البصري الزهري، دار بيروت، بيروت.

210- طبقات المدلسين، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق الدكتور عاصم بن عبدالله القريوتي، مكتبة المنار، الزرقاء، الأردن.

(ظ)

211- ظلال الجنة في تخريج السنة، تأليف الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ع)

212- العبر في خبر من غبر، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد ابن عثمان الذهبي، دار الكتب العلمية، بيروت.

213- العظمة، تأليف أبي محمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن حيان أبي الشيخ الأصبهاني، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

214- علل الترمذي الكبير، ترتيب أبي طالب القاضي، تحقيق ديب مصطفىٰ، مكتبة الأقصىٰ، عمان، الأردن.

215- علل الحديث، تأليف الإمام أبي محمد عبدالرحمن بن محمد بن إدريس الرازي الحنظلي ابن أبي حاتم الرازي، دار المعرفة، بيروت.

216- علوم حدیث رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم، تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، اور ڈاکٹر رانا خالد مدنی، پہلا ایڈیشن: 1998ء، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

217- عمل اليوم والليلة، تأليف الإمام أحمد بن شعيب النسائي، تحقيق الدكتور فاروق حمادة، مؤسسة الرسالة، بيروت

218- عمل اليوم والليلة، تأليف الحافظ أبي بكر أحمد بن محمد الدينوري، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة دار البيان، دمشق، ومكتبة الومؤيد، الطائف.

219- عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير، تأليف العلامة أبي الفتح محمد بن محمد بن عبدالله بن سيد الناس، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(غ)

220- الغيبة عن الكلام وأهله، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

(ف)

221- فتاوىٰ ابن باز، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

222- فتح الباري بشرح صحيح البخاري، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق محب الدين الخطيب، وترقيم محمد فؤاد عبدالباقي، دار المعرفة، بيروت.

223- الفخري في الآداب السلطانية، تأليف ابن الطقطقي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

224- فردوس الأخبار بمأثور الخطاب، تأليف الحافظ شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي، دارالفكر، بيروت.

225- الفصول في سيرة الرسول، تأليف الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي، تحقيق محمد العيد الخطراوي ومحيي الدين مستو، دار ابن كثير، بيروت، ومكتبة دار التراث، المدينة المنورة.

226 - فصول من تاريخ المدينة المنورة، تأليف السيد علي حافظ، شركة المدينة المنورة للطباعة واللنشر، جده.

227- فضائل الأوقات، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

228- فضائل المدينة، تأليف أبي سعيد المفضل بن محمد الجندي اليمني المكي، تحقيق محمد مطيع الحافظ، دار الفكر، بيروت.

229- فضل الصلاة علىٰ النبي صلى الله عليه وسلم، تأليف الإمام إسماعيل بن إسحاق الجهضمي المالكي، تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.

230- فقة السنة، تأليف السيد سابق، دار الفكر، بيروت.

231- فقه السيرة، تأليف محمد الغزالي، تخريج الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، دار القلم، بيروت.

232- فوائد أبي يعلىٰ الخليلي، تأليف الحافظ أبي يعلىٰ الخليل بن عبدالله بن أحمد الخليلي القزويني، تحقيق أبي مصعب طلعت بن فؤاد الحلواني، دار ماجد عسيري، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

233- الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة، تأليف العلامة محمد بن علي الشوكاني، دار الكتب العالمية، بيروت.

234- الفوائد الموضوعة في الأحاديث الموضوعة، تأليف مرعي بن يوسف الكرمي، تحقيق محمد بن لطفي الصباغ، دار الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

235- فيض القدير شرح الجامع الصغير، تأليف العلامة عبدالرؤف المناوي، دار المعرفة بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ق)

236- قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة، تأليف شيخ الإسلام أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية الحراني، تحقيق فضلية الشيخ الدكتور ربيع بن هادي عمير المدخلي، مكتبة لينة، ' نهور، ' صر.

237- القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وسلم، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوي، دار الكتاب العربي، بيروت.

238- القول المسدد في الذب عن مسند الإمام أحمد، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، اليمامة للطباعة والنشر والتوزيع، دمشق و بيروت.

(ك)

239- الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، تحقيق عزت علي عيد عطية، وموسىٰ محمد علي الموشيٰ، دار الكتب الحديثية، القاهرة.

240- الكامل في التاريخ، تأليف العلامة عزالدين علي بن محمد بن عبدالكريم الجزري المعروف بابن الأثير، موقع الوراق ، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

241- الكامل في الضعفاء الرجال تأليف أبي أحمد عبدالله بن عدي بن عبدالله الجرجاني، تحقيق يحيىٰ مختار غزاوي، دار الفكر، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

242- كتاب التوحيد ومعرفة أسماء الله عز وجل وصفاته علىٰ الاتفاق والتفرد ، تأليف أبي عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيىٰ بن مَنْدَه، تحقيق الدكتورعلى بن محمد بن ناصر الفقيهي، الجامعة الإسلامية، بالمدينة المنورة .

243- كتاب الجامع في السنن والآداب والمغازي والتاريخ، تأليف أبي محمد عبدالله بن أبي زيد القيرواني، تحقيق محمد أبو الأجفان و عثمان بطيخ، مؤسسة الرسالة، بيروت.

244- كتاب المحبر، موقع يعسوب، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

245- كشف الأستار في زوائد البزار، تأليف الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي.

246- الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث، تأليف برهان الدين الحلبي، تحقيق صبحي السامرائي، إحياء التراث الإسلامي، وزار الأوقاف والشؤون الدينية، العراق.

247- كشف الخفاء و مزيل الالباس، تأليف الشيخ إسماعيل بن محمد العجلوني، دار إحياء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التراث العربي، بيروت.

248- كشف الصلصلة عن وصف الزلزلة ، تـأليف الإمام الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكرالسيوطي، تحقيق عبدالرحمن بن عبدالجبار الفريوائي، مكتبة الدار، المدينة المنورة.

249- الكلم الطيب،تأليف شيخ الإسلام أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية الحراني، تحقيق العلامة الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت، دمشق.

250- الكنىٰ والأسماء، تأليف الإمام الحافظ مسلم بن الحجاج النيسابوري، تحقيق الدكتور محمد أحمد القشقري، المجلس العلمي، إحياء التراث الإسلامي، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة.

251- الكنىٰ والأسماء، تأليف الشيخ العلامة أبي بشر محمد بن أحمد بن حماد للدولابي، دار الكتب العلمية، بيروت.

252- كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، تأليف العلامة علي بن حسام الدين المتقي الهندي، مؤسسة الرسالة، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

253- کیا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مغموم بھی ہوجاتے تھے،تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق،معاون ڈاکٹر رانا خالد مدنی، پہلا ایڈیشن:2000ء،ادارہ اشاعت اسلام،لاہور۔

(ل)

254- اللآلىء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة، تأليف الحافظ جلال الدين عبدالرحمن بن أبي بكر السيوطي، دار المعرفة، بيروت.

255 - لسان العرب، تأليف الإمام أبي الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور الافريقي المصري، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة.

256- لسان الميزان، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، دار الفكر، بيروت.

257- لقط اللآلىء المتناثرة في الأحاديث المتواترة، تأليف العلامة أبي الفيض محمد مرتضىٰ الحسيني الزبيدي، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت.

258- اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان، تأليف محمد فؤاد عبدالباقي، المكتبة الإسلامية.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م)

259- ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى البيهقي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09. "ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم" اور "حياة الأنبياء في قبورهم" ایک کتاب ہے۔

260- المجالس العشرة الأمالي، تأليف أبي محمد الحسن بن أبي طالب محمد بن الحسن بن علي الحلال، تحقيق مجدي فتحي السيد،دار الصحابة للتراث،طنطا، مصر، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

261- مجانبة أهل الثبور المصلين في المشاهد وعند القبور، تأليف عبد العزيز بن فيصل الراجحي، موقع صيد الفوائد، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

262- المجتمع المدني في عهد النبوة خصائصه وتنظيماته الأولى، تأليف الدكتور أكرم ضياء العمري، المجلس العلمي، إحياء التراث الإسلامي، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة.

263- المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، تأليف الإمام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم التميمي البستي، دار المعرفة، بيروت.

264- مجلس في رؤية الله تبارك وتعالى، تأليف محمد بن عبدالواحد بن محمد الأصبهاني أبو عبدالله، تحقيق الشريف حاتم بن عارف العوني، مكتبة الرشد، الرياض، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

265- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تأليف الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي، دار الكتب العربي، بيروت.

266- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تأليف الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت.

267- المجموع، تأليف الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف النووي الدمشقي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

268- مجموع فتاوى شيخ الإسلام أحمد بن تيمية(فتاوى الكبرى) تأليف عبدالرحمن بن محمد بن قاسم العاصمي النجدي الحنبلي، طبعة الرئاسة العامة لشئون الحرمين، المملكة العربية السعودية.

269- مجموع فيه مصنفات أبي جعفر محمد بن عمرو ابن البختري البغدادي الرزاز، تحقيق نبيل سعد الدين جرار، دار البشائر الإسلامية، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

270- مختصر تاريخ دمشق، تأليف الإمام أبي الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور الافريقي، تحقيق طائفة من المحققين، دار الفكر، دمشق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

271- مختصرسنن أبي داود، تأليف الحافظ زكي الدين عبدالعظيم بن عبدالقوى المنذري، تحقيق محمد حامد الفقي، مكتبة السنة المحمدية، القاهرة.

272- مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم تأليف الشيخ محمد بن عبدالوهاب، دار الكتب العلمية، بيروت.

273- مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وآله وسلم (اردو) محمد بن عبدالوہاب (ترجمہ) محمد خالد سیف۔

274- المختصر الكبير في سيرة الرسول، تأليف الإمام بدر الدين محمد بن إبراهيم بن جماعة،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

275- المدخل إلىٰ السنن الكبرىٰ ، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن على بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، تحقيق الدكتور محمد ضياء الرحمن الأعظمي، دار الخلفاء للكتاب الإسلامي، الصباحية، الكويت.

276- المدينة المنورة تطورها العمراني وتراثها المعماري، تأليف صالح لمعي مصطفىٰ، دار النهضة العربية للطباعة والنشر، بيروت.

277- المدينة اليوم، المدينة المنورةفي بداية القرن الخامش عشر، غرة محرم 1401هجري، تأليف محمد صالح البليهشي، من منشورات نادي المدينة المنورة الأدبي، المدينة المنورة.

278- مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة حوادث الزمان، تأليف اليافعي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

279- مروج الذهب، تأليف المسعودي، موقع الوراق،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

280- مرويات السيرة النبوية بين قواعد المحدثين وروايات الأخباريين، تأليف الدكتور أكرم ضياء العُمري، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

281- مستخرج أبي عوانة، تأليف أبي عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم بن يزيد الإسفراييني، تحقيق أيمن بن عارف الدمشقي ، دار المعرفة، بيروت، ملتقى أهل الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

282- المستدرک على الصحيحين، تأليف الإمام الحاكم أبي عبدالله النيسابوري، دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعرفة، بيروت.

283- المستدرک على الصحيحين، تأليف الإمام الحاكم أبي عبدالله النيسابوري، تحقيق راجي الرحمات، دار المعرفة، بيروت.

284- المسجد النبوي عبر التاريخ، تأليف الدكتور محمد السيد الوكيل، دار المجتمع للنشر والتوزيع،جده.

285- مسجد نبوی کی جدید تعمیر وتوسیع (شاہ فہد منصوبہ) از محمد بن لادن گروپ، (سی ڈی، [ڈی وی ڈی، وی سی ڈی]) مؤسسة عبدالعزيز للإنتاج الفني والتوزيع، المدينة المنورة.

286- مسند ابن أبي شيبه، تأليف أبي بكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة، تحقيق عادل عزازي، وأحمد فريد المزيدي، دار الوطن، الرياض، موقع جامع الحديث،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

287- مسند أبي داودالطيالسي، تأليف الحافظ أبي داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي، حيدر آباد الدكن.

288- مسند أبي يعلىٰ، تأليف أبي يعلىٰ أحمد بن علي الموصلي، تحقيق حسين سليم الداراني، دار المأمون، بيروت.

289- مسند أبي يعلىٰ، تأليف أبي يعلىٰ أحمد بن علي الموصلي، تحقيق ظهير الدين عبدالرحمن، دار الفكر، بيروت.

290- مسندالإمام أحمد، تأليف الإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامي، بيروت.

291- مسند الإمام أحمد، تأليف الإمام أحمد بن حنبل، تحقيق العلامة أحمد محمد شاكر،دار الحديث، القاهرة.

292- مسند الإمام أحمد، تأليف الإمام أحمد بن حنبل، دار احياء التراث العربي، بيروت.

293- مسند الإمام أحمد، تأليف الإمام أحمد بن حنبل، تحقيق العلامة شعيب الأنووط، مؤسسة الرسالة، بيروت.

294- مسند البزار، تأليف أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

295- المسند الجامع، تأليف أبي الفضل السيد أبو المعاطي النوري،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

296- المسند الحميدي، تأليف الإمام الحافظ أبي بكر عبدالله بن الزبير الحميدي، تحقيق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي، المكتبة السلفية، المدينة المنورة.
297- مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، تأليف الحافظ أبي عبدالله أحمد بن إبراهيم ابن كثير الدورقي البغدادي، تحقيق عامر حسن صبري، دار البشائر الإسلامية، بيروت.
298- المسند الشاشي، تأليف أبي سعيد الهيثم بن كليب بن سريح بن معقل الشاشي البِنَكثي، تحقيق الدكتور محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم والحكم ،المدينة المنورة،موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.
299- المسند الضعيف، تأليف الحافظ أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسىٰ العقيلي، تحقيق كامل عويضه، مكتبة نزار مصطفىٰ الباز، الرياض.
300- (مسند عبد بن حميد) المنتخب من مسند عبد بن حميد، عبد بن حميد بن نصر أبو محمد الكسي، تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي، مكتبة السنة، القاهرة،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.
301- مسند عبدالله بن مبارك، تأليف الإمام عبدالله بن المبارك، تحقيق صبيحي البدري السامرائي، مكتبة المعارف، الرياض.
302- مشكاة المصابيح، تأليف محمد بن عبدالله الخطيب التبريزي، تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي، بيروت.
303- مشكل الآثار، تأليف أبي جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي، تحقيق شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.
304- مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه، تأليف الحافظ شهاب الدين أحمد بن أبي بكر الكناني البوصيري، دراسة كمال يوسف الحوت، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.
305- مصباح اللغات، تاليف ابوالفضل مولانا عبدالحفيظ بلياوی،سعيد ايچ ايم كمپنی،كراچی۔
306- مصنف ابن أبي شيبه، تأليف أبي بكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة،دارالكتب العلمية بيروت.
307- مصنف عبدالرزاق، تأليف أبي بكر عبدالرزاق بن همام الصنعاني، دارالكتب العلمية بيروت.
308- المصنوع في معرفة الحديث الموضوع(الموضوعات الصغرىٰ) تأليف العلامة نور الدين علي بن محمد بن سلطان الملا علي القاري، تحقيق عبدالفتاح أبوغدة، مكتبة الرشد، الرياض.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

309- المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي، توزيع عباس أحمد الباز، مكة المكرمة.

310- الْمَعَالِمِ الْجُغْرَافِيَّةِ الْوَارِدَةِ فِي السِّيرَةِ النَّبَوِيَّة، موقع الإسلام، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

311- المعجم الأوسط، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعي، دار الكتب العلمية، بيروت.

312- المعجم الأوسط، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، تحقيق الدكتور محمود الطحان، مكتبة المعارف، الرياض.

313- معجم البلدان، تأليف ياقوت الحموي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

314- معجم الصحابة، تأليف الإمام الحافظ أبي الحسين عبدالباقي بن قانع البغدادي، تحقيق خليل إبراهيم قوتلاي، دار الفكر، بيروت.

315- المعجم الصغير، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، ضبط كمال يوسف الحوت، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.

316- المعجم الكبير، تأليف الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، تحقيق حمدي عبدالجميد السلفي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

317- المعجم الكبير(قطعة من المفقود)، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

318- المعجم ما استعجم،المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

319- معرفة التذكرة في الأحاديث الموضوعة، تأليف أبي الفضل محمد بن طاهر المقدسي، المعروف بابن القيسراني، تحقيق الشيخ عماد الدين أحمد حيدر، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.

320- معرفة الرجال عن يحيىٰ بن معين وفيه عن علي بن المديني، وأبي بكر بن أبي شيبة ومحمد بن عبدالله بن نمير وغيرهم، رواية محمد بن القاسم بن محرز، تحقيق محمد كامل القصار ايڈيشن: 1985ھ/1405ء .

321- معرفة السنن والآثار، تأليف أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسىٰ البيهقي، دار الكتب العلمية، بيروت.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

322- المعرفة والتاريخ، تأليف أبي يوسف يعقوب بن سفيان البسوي، تحقيق الدكتور أكرم ضياء العُمري، مؤسسة الرسالة، بيروت.

323- معمل الآلي الحديث النبوي الشريف، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام -لاهور.

324- مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، تأليف محمود بن أحمد بن موسىٰ الحنفي بدر الدين العيني، تحقيق محمد حسن إسماعيل الشافعي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

325- المفاريد، تأليف أبي يعلى أحمد بن علي الموصلي، موقع جامع الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

326- المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبي الخير محمد بن عبدالرحمن السخاوي، تصحيح عبدالله محمد الصديق، وتقديم عبدالوهاب عبداللطيف، دار الكتب العلمية، بيروت.

327- مقدمة معرفة التذكرة في الأحاديث الموضوعة، الشيخ عماد الدين أحمد حيدر، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.

328- من روىٰ عن أبيه عن جده، تأليف الشيخ الزين أبي العدل قاسم بن قطلوبغا، تحقيق الدكتور باسم فيصل الجوابرة، مكتبة المعلا، الكويت.

329- من وافقت كُنيتُه كُنيةَ زوجه من الصحابة، تأليف أبي الحسن محمد بن عبد الله بن زكريا بن حَيَّوَيْهِ النيسابوري المصري،بتخريج وتعليق مشهور حسن محمود سلمان، دار ابن القيم ، الدمام، المملكة العربية السعودية.

330- منتخب من كتاب أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، تأليف محمد بن الحسن زبالة رواية الزبير بن بكار، تحقيق الدكتور أكرم ضياء العُمري، المجلس العلمي، احياء التراث الإسلامي، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة.

331- المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، تأليف أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن الجوزي، دار صادر، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

332- الموسوعة الأحاديث الصحيحة، تأليف الدكتور خالد بن محمد إسحاق المدني، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام، لاهور.

333- موسوعة الأحاديث الموضوعة، تأليف الأستاذ الدكتور خالد بن محمد إسحاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المدني، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام، لاهور .

334- موسوعة الأحاديث النبوية والآثار السلفية التي خرجها العلامة المحدث الشيخ الألباني في كتبه، تأليف الأستاذ الدكتور خالد بن محمد إسحاق المدني، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام -لاهور.

335- موسوعة أقوال الدارقطني، تأليف السيد أبو المعاطي النوري، وغيره، ملتقى أهل الحديث، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

336- موسوعة الحديث الشريف، الإصدار: 2.1 ، حرف -مصر.

337- موسوعة الحديث الشريف، الإصدار: 1.21 ، صخر -مصر.

338- الموسوعة الحديثية، عدد مالكل واحد من الصحابة من الحديث النبوي الشريف، (مسند حديث أبي هريرة)، تأليف الدكتور خالد بن محمد إسحاق المدني، مركز إحياء التراث النبوي الشريف، إدارة إشاعة الإسلام، لاهور.

339- موسوعة الدفاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ترتيب على بن نايف الشحود، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

340- موضح أوهام الجمع والتفريق، تأليف الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي، تحقيق الدكتورعبد المعطي أمين قلعجي، دار المعرفة، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

341- الموضوعات، تأليف العلامة أبي الفرج عبدالرحمن بن علي الجوزي، تحقيق، عبدالرحمن محمد عثمان، المكتبة السلفية، المدينة المنورة.

342- موضوعات الصغاني، تأليف الإمام أبي الفضائل الحسن بن محمد بن الحسن القرشي الصغاني تحقيق نجم عبدالرحمن خلف، دار المأمون للتراث، دمشق.

343- موطأ ، تأليف إمام مالک بن أنس، تحقيق محمد فؤاد عبدالباقي، دار احياالتراث العربي، بيروت.

344- موطأ ، تأليف إمام مالک بن أنس، تحقيق سليم الهلالي، مجموعة الفرقان التجارية، دبي.

345- موطأ تأليف إمام مالک بن أنس، تخريج أحمد علي سليمان دار الغد الجديد، المنصورة،مصر.

346- موطأ الإمام مالک، ترقيم، حرف، مصر.

347- موطأ الإمام مالک، ترقيم، صخر، مصر.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

348- ميزان الإعتدال، تأليف الإمام الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، دار المعرفة، بيروت.

(ن)

349- النافلة في الأحاديث الضعيفة والباطلة، النافلة تأليف أبي إسحاق الحويني، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

350- نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق عبدالمجيد السلفي، منشورات مكتبة المثنى، بغداد.

351- النجوم الزاهرة في ملوك مصروالقاهرة، تأليف ابن تغري بردي، موقع الوراق، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

352- النخبة البهية في الأحاديث المكذوبة على خير البرية، تأليف محمد الأمير الكبير المالكي، المكتب الإسلامي، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

353- نظم المتناثر من الحديث المتواتر، تأليف العلامة أبي عبدالله محمد بن جعفر الكتاني، دار الكتب السلفية، مصر.

354- النكت الظراف، تأليف شيخ الإسلام الحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، تحقيق عبدالصمد شرف الدين، دار الكتب العلمية، بيروت.

355- نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت، تالیف ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، تحقیق وتخریج ڈاکٹر رانا خالد مدنی، پہلا ایڈیشن: 2000ء ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

356- نور اليقين في سيرة سيد المرسلين، تأليف محمد محمد الخضري بك، تحقيق محي الدين الجراح، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

357- نهاية الإغتباط بمن رمي الرواة بالاختلاط، تأليف علاء الدين رضا، دار الحديث، القاهرة.

358- النهاية في غريب الحديث والأثر، تأليف مجد الدين أبي السعادات المبارك بن محمد الجزري ابن الأثير، تحقيق محمود محمد الطناحي، وطاهر أحمد الزاوي، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

(و)

359- الوافي بالوفيات، تأليف العلامة صلاح الدين الصفدي، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

360- وفاء الوفا بأخبار دار المصطفىٰ، تأليف نور الدين علي بن أحمد السمهودي، دار احياء التراث العربي، بيروت.

361- الوفا بأحوال المصطفىٰ تأليف العلامة أبي الفرج عبدالرحمن بن علي الجوزي، تحقيق، مصطفىٰ عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت.

362- وما رواه الأكابر عن مالك بن أنس، تأليف أبي عبد الله محمد بن مَخْلَد الدوري العطار،تحقيق عوّاد الخلف ، مؤسسة الريان، بيروت، المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09.

363- ويب پيج:المكتبة الشاملة، الإصدار الثاني: 2.09: http://www.shamela.ws/.

364- ويب پيج: ملتقىٰ أهل الحديث: www.ahlalhdeeth.com،

365- ويب پيج: موسوعة الحديث الشريف، الإصدار:2.1 ، حرف: http://www.yharf.com.

366-ويب پيج: موسوعة الحديث الشريف، الإصدار:1.21،صخر: http://www.ysakhr.com.

367- ويب پيج: موقع الإسلام: http://www.al-islam.com.

368- ويب پيج: موقع جامع الحديث: http://www.alsunnah.com،

369- ويب پيج: موقع الدرر السنّية: www.dorar.net .

370-ويب پيج: مكتبة سحاب السلفية، http://www.sahab.org/books/index.php،

371- ويب پيج: موقع الشبكة الإسلامية www.islamweb.net

372- ويب پيج: موقع صيد الفوائد، http://www.saaid.net.

373- ويب پيج: موقع الوراق: http://www.alwarraq.com.

374- ويب پيج: موقع يعسوب: http://www.yasoob.com.

(ی)

375- يحيىٰ بن معين وكتابه التاريخ، تأليف الإمام الحافظ الناقد يحيىٰ بن معين،دراسة وترتيب وتحقيق الدكتور أحمد محمد نور سيف، مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي، جامعة الملك عبدالعزيز، مكة المكرمة.

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مطبوعات ادارہ اشاعت اسلام لاہور ❁

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ

اسلامک ریسرچ سکالر، بانی رئیس ادارہ اشاعت اسلام لاہور اور

ڈاکٹر رانا خالد مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی، پی ایچ ڈی، چیئرمین ادارہ اشاعت اسلام لاہور کے قلم سے

اسلامی وعلمی وتحقیقی کتب کا مختصر تعارف

1- شرف المسلم (عربی): یہ کتاب 1988ء کو مکہ مکرمہ میں عربی زبان میں شائع کی گئی تھی، اب اس کا اردو ترجمہ کتاب نمبر 38 شرف مسلم کے نام سے شائع کیا گیا۔

2- حکم تغییر الشیب: یہ کتابچہ عربی زبان میں مدینہ منورہ میں 1987ء کو شائع کیا گیا تھا، اس میں سفید بالوں کو رنگنے سے متعلق ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کئے گئے ہیں۔

3- حق بات: اس کتابچہ میں عام زبان زدہ دس جھوٹی احادیث کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے، نیز حدیث کی اقسام اور عمل حدیث پر بھی مواد جمع کر دیا گیا ہے، پہلا ایڈیشن: 1970ء پانچواں ایڈیشن: 1998ء۔

4- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: یہ کتابچہ ایک فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نشین سوانحی خاکہ ہے، جس کے مطالعہ سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل میں جذبہ موجزن ہوتا ہے، پہلا ایڈیشن: دوسرا ایڈیشن: 2006ء۔

5- اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم: یہ کتاب دوران قیام مدینہ منورہ میں جماعت اسلامی کے اس وقت کے امیر میاں طفیل محمد صاحب سے مراسلت پر مشتمل ہے، جس میں جماعت اسلامی کی دستور کے دفعات پیش کر کے ان کو پاکستان میں اسلامی قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق غلبہ ونفاذ پر زور دیا گیا ہے نہ کہ کسی ایک مسلکی فقہ کی سربلندی جماعت کی کوشش ہونی چاہیے، اس میں متعدد فقہی مسائل کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے کہ سپریم لاء (Supereme law) صرف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوسکتا ہے، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

6- علوم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ کتاب علوم حدیث کے شائقین اور مبلغین اسلام کے لئے ایک نادر علمی خزینہ ہے، جس کے مطالعہ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام وعظمت اور اس کے خلاف معاندین اسلام اور منکرین حدیث کے شکوک کا ازالہ کیا گیا ہے، پہلا ایڈیشن: 1998ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- کیا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مغموم بھی ہو جایا کرتے تھے؟: اس کتابچہ میں علمی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مایوس نہیں بلکہ تبلیغ کا اثر جب کفار قبول نہ کرتے تو مغموم ہو جایا کرتے تھے، کیونکہ آپ جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے، اس موضوع کو انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالہ جات سے پیش کر کے مسلمانوں کو مایوسی سے بچنے کی فکر بیدار کی گئی ہے، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

8- مولانا مولائی سیدی حضور اور مرحوم کے القابات کا استعمال: درج بالا عنوانات کو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء و بزرگوں کے لئے استعمال کا شرعی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے جو روزمرہ کی ضرورت ہے، پہلا ایڈیشن: 1998ء۔

9- تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت: اس کتاب میں تعویذ کے مفاسد اور غیر شرعی ہونے سے متعلق دلائل پیش کئے گئے ہیں کہ تعویذ لکھنا اور پہننا شرک ہے، جب کہ دم شرعی طور پر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جا سکتا ہے، نیز دم کے متعلق دربار رسالت مآب کے عہد زرین کے متعدد واقعات بھی قارئین کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں تا کہ وہ ارشادات نبوی کے مطابق بوقت ضرورت دم سے فائدہ اٹھا سکیں اور خالق کی مخلوق کو بھی فائدہ پہنچا سکیں، پہلا ایڈیشن: 1997ء۔

10- حرمت شراب: اس کتابچہ میں شراب کے حرام ہونے کے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے تدریج کے ساتھ حرام ہونے کا ذکر اس کی خرابیاں پیش کی گئی ہیں، نیز اس پر ایک جامع طبی نوٹ بھی سپرد قلم کر دیا گیا ہے تا کہ اس کی طبی خباثتیں بھی ظاہر ہوں، پہلا ایڈیشن: 1998ء۔

11- مدینہ منورہ کی باتیں: اس یاداشت میں قیام مدینہ منورہ کے دوران پاکستان کے سربراہوں اور سعودی عرب میں متعین سفیر کو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی یاداشتیں پیش کی گئی ہیں، نیز مدینہ یونیورسٹی کے طلباء پاکستان کی تعمیری سرگرمیوں سے متعلق یاداشتیں جمع کی گئی ہیں، زیر ترتیب۔

12- مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اس ضخیم کتاب میں اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینہ طابہ وطیبہ جس کی پاسبانی و نگہبانی فرشتوں کی مقدس جماعت سرانجام دے رہی ہے کی تاریخ، فضائل و برکات، ایک سو سے زیادہ اسماء کی تفصیل، اس میں ہجرت کا پس منظر، مدینہ منورہ میں مسجد قباء، مسجد نبوی کی بنیاد سے لے کر اب تک کے ادوار میں تعمیر اور اس کے نقشہ جات گویا کہ آپ مسجد نبوی کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، مدینہ منورہ کی مسنون زیارات مثلاً مسجد نبوی، جنت بقیع، شہدائے احد، مسجد قباء، قبر نبوی اور حرم نبوی شریف، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبور کے نقشہ جات اور گنبد خضریٰ کی تاریخ، مسجد نبوی کے ستونوں، منبر، حوض کوثر اور محراب نبوی کی تفصیلات، مدینہ منورہ کی وادیوں، کنوؤں، قلعوں، تاریخی مقامات کا تعارف، انصار و مہاجرین، اصحاب صفہ اور دیگر مسائل جن کا تعلق مدینہ منورہ، مسجد نبوی، ریاض الجنت اور باقی مقدس مقامات متعلقہ سے ہے، کی مستند تفصیلات، مسجد نبوی اور دیگر مقامات کی تصاویر اور شرعی مسائل سے ایک مستند کتاب ہے جو ہر مسلمان کے پڑھنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل ہے تاکہ مدینۃ النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کا پتہ چل سکے، پہلا ایڈیشن: 2009ء۔

13- بین الاقوامی علوم حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خط وکتابت کورس: انسداد فرقہ پرستی نیز کتاب وسنت کی بابرکت تعلیمات براہ راست جاننے کے لئے اس کورس کو گھر بیٹھے کیجئے، اردو زبان جاننے والے ملکی وغیر ملکی مرد وخواتین اور جو اگرچہ عربی زبان نہ جانتے ہوں ان کے لئے کتاب وسنت کے علوم جاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، یہ کورس پچیس (25) لیکچروں پر مشتمل ہے، چھ ماہ کے عرصہ میں کروا کر ادارہ کی طرف سے فاضل علوم حدیث کی سند دی جاتی ہے، الحمد اللہ پورے عالم اسلام میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ادارہ اشاعت اسلام کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس طریقہ سے ہر مسلمان کتاب اللہ وسنت رسول سے علم وآگہی براہ راست حاصل کر سکتے ہیں نیز کتاب وسنت کے عالم وسکالر بن سکتے ہیں، اس سلسلہ مزید تفصیلات کے لئے ادارہ سے مختصر معلومات کورس طلب کریں، پہلا ایڈیشن: 1989ء، پانچواں ایڈیشن: 2000ء۔

14- ایمان اور اس کی شاخیں: اس مختصر کتابچہ میں ایمان، اسلام اور احسان کی تعریفات اور ایمان کی ستتر (77) شاخوں کا بیان، ارشادات نبوی کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ ایمان کی برکات سے مسلمان آگاہ ہو سکیں، پہلا ایڈیشن: 1995ء۔

15- گناہ کبیرہ: اس کتابچہ میں ایک سو بڑے گناہوں کو کتاب اللہ وسنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا گیا ہے جن سے ہر مسلمان کو اپنا دامن بچانا چاہیے، پہلا ایڈیشن: 1995ء۔

16- الفقہ الاکبر: یہ کتابچہ معروف فقیہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے فکر انگیز ترجمہ اور بعض مفید تعلیقات کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ امام کی فکر ومنزلت کی قدر دانی ہو سکے اور ان کے بیان کردہ مسلمہ مسائل سے آگاہی ہو سکے، پہلا ایڈیشن: 1997ء۔

17- نماز کے بعد اجتماعی دعاء کی شرعی حیثیت: اس جامع کتاب میں دعا سے متعلق جملہ معلومات جمع کر دی گئی ہیں، نیز عہد رسالت مآب میں خود نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دعا طلب کرنے سے متعلق متعدد واقعات اسوہ حسنہ سے امت کے لئے عمل کے لئے پیش کر دیے گئے ہیں، جب کہ دعاؤں کے مختلف طریقے حضور سے ثابت کئے گئے ہیں، نیز اجتماعی دعا نماز کے بعد شرعی حیثیت کو ٹھوس دلائل سے واضح کیا گیا ہے کہ یہ بدعت ہے، لہٰذا اس رواجی بدعت سے اجتناب کرنا ضروری امر ہے، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

18- نماز میں رفع الیدین کرنے کی شرعی حیثیت: اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، جو صحابہ کو فرمایا کہ ''نماز ایسے ادا کرو جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو''۔ اس کتاب میں سینتیس (37) صحیح ترین احادیث جمع کر دی گئی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رفع الیدین کرنے کا پورا نقشہ ان کے ارشادات واعمال سے ثابت ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے اس سلسلہ میں جہلاء کے اعتراضات کے ٹھوس دلائل موجود ہیں جو معروف علمی طریقہ سے پیش کر دیئے گئے ہیں تاکہ حقائق پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیانتداری سے واضح ہوسکیں، پہلا ایڈیشن: 1997ء۔

19- دستور اسلامی تنظیمات: اس کتابچہ میں ان تنظیمات کو ایک دستوری خاکہ پیش کیا گیا ہے جو پاکستان میں اسلامی قوانین کو سپریم لاء کے طور پر نافذ کرنا چاہتے ہیں، ان تنظیمات کے لئے ایک تذکیری دستاویز ہے جس کا مطالعہ بہت ہی مفید رہے گا، انشاءاللہ، زیر طباعت۔

20- نماز تراویح: اس کتابچہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے صحیح احادیث سے نماز تراویح کی آٹھ مسنون رکعات ثابت کی گئی ہیں، جب کہ بیس تراویح کے دلائل کا علمی تجزیہ کر کے علماء حنفیہ کے اقوال سے بھی آٹھ تراویح ثابت کی گئی ہیں، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

21- پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں: اس کتابچہ میں مدیر اعظم رحمت دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تیس اقوال زرین یعنی پر مغز باتیں جمع کر دی گئی ہیں جو روز مرہ زندگی میں رونما پذیر ہوتی ہیں، ان حکمت کے موتیوں سے آپ مطالعہ کر کے بہرہ ور ہو سکتے ہیں، پہلا ایڈیشن: 1996ء۔

22- قبر اور عذاب قبر: ایک نام نہاد عثمانی فرقہ کراچی والا قبر اور عذاب قبر کا صریحاً منکر ہے جو اپنے آپ کو مواحد گردانتا ہے، اس کتابچہ میں کتاب وسنت سے ٹھوس دلائل ان کے لٹریچر کے جواب میں پیش کئے گئے ہیں جو انشاءاللہ ایک مسلمان کے لئے ایک علمی دستاویز کا درجہ رکھتی ہے جس سے قبر اور عذاب قبر کی نفی کرنے والوں کی بری جسارت کا پتہ چلتا ہے، پہلا ایڈیشن: 1998ء۔

23- اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی: اس کتابچہ میں ''مسلمانوں کی آبادی کو بڑھنے نہ دیا جائے'' کے متعلق سازش کو واضح کیا گیا ہے جب کے اس سازش کے منصوبہ ساز یہود ہیں، حکومت کی طرف سے کتاب وسنت اور بعض صحابہ کے فتاوی کی جو غلط تاویلات پیش کی گئی ہیں، کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے، غرضیکہ اس سلسلہ میں اسلامی، سیاسی، معاشی تفصیلات پیش کی گئی ہیں تا کہ حقیقت حال کی وضاحت ہو سکے کہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے، پہلا ایڈیشن: 1997ء۔

24- الجہاد: اس مختصر کتابچہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق فضائل وبرکات جمع کر دیئے گئے ہیں جسے ایک مسلمان کو جاننا از حد ضروری ہے، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

25- کیا مردے سنتے ہیں؟: اس میں سماع موتی کے مسئلہ کو کتاب وسنت کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے تا کہ عقیدہ اہل سنت کی وضاحت ہو سکے، پہلا ایڈیشن: 1998ء۔

26- تہتر فرقوں والی حدیث کا حقیقی مفہوم: اس سلسلہ میں روزنامہ نوائے وقت کی اشاعت جون 1988ء میں مذکورہ حدیث اور بات در بات کے ضمن میں ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے'' والی جھوٹی حدیث پیش کر کے صاحب مقالہ نے یہ ناکام کوشش کی ہے کہ اس طرح تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی متصادم نظر آتی ہے، اس سلسلہ میں ایسی مزید جھوٹی احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب مقالہ نے پیش کی ہیں، کا علمی وتحقیقی طور پر پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے جو بہترین دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے، پہلا ایڈیشن: 2000ء۔

27۔ **مجموعہ مسائل**: اس کتابچہ میں زندگی سے متعلق مختلف روزمرہ سوالات کے جوابات درج کئے گئے ہیں۔

28۔ **پراسپکٹس (معلوماتی کتابچہ)**: یہ ادارہ اشاعت اسلام کا تعارفی کتابچہ ہے، اس میں ادارہ کے قیام وتعارف، علوم حدیث خط وکتابت کی تفصیل، ادارہ کی مرتب کردہ کتب اور اس کے مستقبل کے منصوبہ کی تفصیلات اور ادارہ کے تبلیغی نکات درج ہیں۔

29۔ **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا**: اس کتابچہ میں کتاب اللہ سے دین اسلام کو مضبوطی سے تھامنے، 1951ء میں پاکستان کے چار مسالک اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی اور شیعہ کے جلیل القدر علماء کے وہ بائیس دستاویزی دفعات شامل ہیں جو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے انہوں نے ترتیب دیئے تھے آخر میں ان اکتیس (31) علماء کرام کے اسماء گرامی درج کر دیئے گئے ہیں جنہوں نے اسلامی مملکت کے اصول بنائے تھے تاکہ سب مسلمان پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے دین کو مل کر اتفاق سے سربلند کر سکیں، پہلا ایڈیشن: 1996ء۔

30۔ **کیا رتن ہندی صحابی تھا؟**: ہفت روزہ ،، زندگی ،، لاہور نے 28 فروری 1994ء میں ایک مضمون ،، گجرات میں انبیاء کرام دفن ہیں ،، شائع کیا تھا جس میں صاحب مضمون نے بدعقیدگی کی انتہا کر کے وہم پرستی سے ایک ہندو کو صحابی کا درجہ دے کر اس کی تاریخ بیان کی، اس کتابچہ میں اسی رتن ہندی پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ثابت کیا گیا ہے کہ وہ ایک ہندو تھا نہ کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، پہلا ایڈیشن: 1997ء، دوسرا ایڈیشن: 2006ء۔

31۔ **موضوع حدیث انسائکلو پیڈیا (عربی اردو)**: یہ عربی زبان میں تحریر کی گئی ہزاروں جھوٹی احادیث کا آسان طرز پر ایک مجموعہ ہے، جس میں مسلمانوں کو جھوٹی احادیث کے متعلق باخبر کیا گیا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی احادیث کو آپ کی طرف منسوب کرنے والے کو جہنمی قرار دیا ہے، لہذا جھوٹی حدیثوں سے اجتناب کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، زیر ترتیب۔

32۔ **مسائل طلاق**: اس کتابچہ میں طلاق سے متعلق ادارہ کی طرف سے آمدہ استفسارات کے جوابات میں جو فتوے جاری کئے گئے ہیں، ان کا ملخص پیش کیا ہے جو مسائل طلاق میں رہنمائی کرتے ہیں، زیر ترتیب۔

33۔ **مقالات لاہور**: مدینہ منورہ سے آمد کے بعد لاہور میں قیام کے بعد مختلف ادوار ملکی سربراہوں اور حکمرانوں کو ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ سے متعلق جو خطوط ارسال کئے گئے ان کی تصاویر اور ان حکمرانوں سے آمدہ خطوط کی تصاویر کے علاوہ خلاف اسلام سرگرمیوں کے انسداد کے لئے مشورے دیئے گئے ہیں، زیر ترتیب۔

34۔ **رجم کی شرعی سزا**: روزنامہ نوائے وقت 23 دسمبر 1987ء سے 27 جنوری 1988ء تک ''تیرا گنہ کہ نخیل بلند کا ہے گناہ'' کے عنوان سے دس اقساط میں رجم کی شرعی سزا کو باطل ٹھرانے کی جاوید احمد غازی نے ناکام کوشش کی ہے، اس سلسلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم کی شرعی سزا ثابت کی گئی ہے، نوائے وقت کی اس جسارت نے اسلام پسند حلقوں میں اس اخبار کی وقعت کھو کر رکھ دی ہے کیونکہ اصل میں منکرین سنت اس میں چھائے ہوئے ہیں اور ان کی ترجمانی اخبار نے اپنا شعار بنا رکھا ہے، پہلا ایڈیشن: 2005ء۔

35- اسماء الحسنیٰ اور اسم اعظم: اس کتابچہ میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے مبارک ناموں کی تفصیل اور اسم اعظم سے متعلق ارشادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جمع کئے گئے ہیں، تاکہ مسلمان بہن بھائی ان کے ذکر سے دینی و دنیاوی برکات حاصل کر سکیں، زیر ترتیب۔

36- احادیث متواترہ: اجماع امت ہے کہ حدیث متواتر کا منکر بلا شک کافر ہے، یہ کتاب اس موضوع پر کتاب " لقط اللآلیء المتناثرة في الأحاديث المتواترة " از علامہ مرتضیٰ الزبیدی الحنفی کا ترجمہ وتخریج وتشریح ہے، زیر ترتیب۔

37- عورت کی قیادت: اس کتابچہ میں عورت کی حکمرانی سے متعلق اسلام کی ترجمانی نہایت واضح دلائل سے کر دی گئی ہے، زیر طبع۔

38- شرف مسلم: یہ کتاب شرف المسلم (عربی) کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں سنن فطرۃ مثلاً داڑھی، مونچھوں، بغلوں اور زیر ناف بالوں نیز سر داڑھی، مونچھوں کے بالوں کو سنوارنے، سفید بالوں کو رنگنے اور ان کے متعلق مفید طبی معلومات جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، جب کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ٹھوس دلائل کا مجموعہ ہے، پہلا ایڈیشن: 2005ء۔

39- گستاخ رسول کی شرعی سزا: اس کتاب میں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین مجرم کو خواہ وہ نام ونہاد مسلم ہو یا غیر مسلم، یہودی، عیسائی، پارسی، اور ذمی وغیرہ کو قتل کی سزا سے متعلق کتاب وسنت سے دلائل پیش کئے گئے ہیں، جس سے روشن خیال نام نہاد مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے گستاخ رسول یہودی کو قتل کرنے کا فیصلہ خود آپ نے فرمایا، اور کعب بن اشرف یہودی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا، آپ کے حکم سے اسے کیسے صحابہ کرام نے گوریلا وار کر کے قتل کیا اور ایسے ہی دیگر واقعات عہد رسالت کے عبرت ونصیحت کے لئے اس کتاب میں درج ہیں، جن کا ایک شیدائی رسول مسلمان کو علم ہونا ضروری ہے، زیر ترتیب۔

40- علامات قیامت: اس کتابچہ میں علامات قیامت صغریٰ اور علامات قیامت کبریٰ سے متعلق کتاب وسنت سے ٹھوس دلائل جمع کئے گئے ہیں تاکہ اس کی ہولناکیوں سے بچ کر اچھے اعمال کرنے کی رغبت پیدا ہو، زیر ترتیب۔

41- علم کا دھوکا: یہ (غلط العلم) از شیخ الاسلام امام ذہبی کے کتابچے کا ترجمہ وتعلیق ہے، پہلا ایڈیشن: 2006ء۔

42- اچھائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا: یہ (الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر) از شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کتابچے کا ترجمہ وتخریج ہے، پہلا ایڈیشن:: 2006ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

43- **اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین:** یہ از علامہ فخر الدین الرازی کے کتابچے کا ترجمہ ہے، پہلا ایڈیشن::2006ء۔

44- **غیبت کی حرمت اور جواز:** یہ (رفع الریبة عما یجوز وما لایجوز من الغیبة) از علامہ شوکانی کے کتابچے کا ترجمہ وتخریج ہے، پہلا ایڈیشن::2006ء۔

45- **الجمع بین الصحیحین** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

46- **الأمل والإیمان فیما اتفق علیه الشیخان** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

47- **نور الإیمان فیما اتفق علیه الشیخان والإمامان** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

48- **سکس سٹار احادیث** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

49- **سیون سٹار احادیث** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

50- **ایٹ سٹار احادیث** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

51- **ناین سٹار احادیث** (عربی/اردو/انگلش) زیر ترتیب۔

52- **اوصاف حمیدہ واخلاق کریمہ**، زیر ترتیب۔

53- **القرآن الکریم**، ترجمہ ہو چکا ہے نظر ثانی جاری ہے۔

54- **مسند الشهاب** از علامہ القضاعی ترجمہ وتخریج، زیر ترتیب۔

55- **الأصنام** (بت) از ہشام الکلبی، ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

56- **صحیفة همام بن منبه**، ترتیب وترجمہ وتخریج وتشریح، زیر ترتیب۔

57- **العقیدة الطحاویة** از علامہ طحاوی، ترجمہ زیر طبع۔

58- **عمل الیوم واللیلة** از ابن سنی ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

59- **کفایة التعبد وتحفة التزهد**، از علامہ منذری ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

60- **اسلام کی بنیادی احادیث** (الأحادیث التي علیها مدار الإسلام) از علامہ نووی ترجمہ وتخریج وتشریح زیر طبع۔

61- **التحفة العراقیة في الأعمال القلبیة** از علامہ ابن تیمیہ ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

62- **کشف الکربة في وصف أهل الغربة** از علامہ ابن رجب کا ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

63- **مختصر کتاب المؤمل للرد إلی الأمر الأول**، از علامہ ابوشامہ ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

64- **الفرق بن النصیحة والتعییر** از علامہ ابن رجب ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

65- **مسائل في طلب العلم وأقسامه** از علامہ ذہبی، ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

66- **فتاویٰ علامہ ابن حجر**، ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67- وصول الأماني بأصول التهاني از علامہ سیوطی، ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

68- فضل الإسلام ، از علامہ شیخ محمد بن عبدالوہاب ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

69- أصول الإيمان ، از علامہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کا ترجمہ زیر طبع۔

70- علامہ شیخ محمد بن عبدالوہاب کے تیرہ گراں قدر کتب ورسائل (توحید اور ایمان میں) کا ترجمہ وتخریج زیر طبع۔

71- مقالات از ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمہ اللہ زیر ترتیب۔

72- اسلامی زندگی (ہر فرد کے لیے) زیر طبع۔

73- صحیح حدیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم انسائکلو پیڈیا (150 جلدوں پر مشتمل ہے) عربی/اردو، اس کی تصنیف کا پہلا مرحلہ بفضل اللہ تعالیٰ مکمل ہو چکا ہے اور اب اس کی پرنٹنگ کی تیاری کی جاری ہے، یہ انسائکلو پیڈیا اسلام کی تاریخ میں صحیح احادیث کا سب سے بڑا مجموعہ ہے الحمدللہ اور ہمارے لیے عزت وشرف اور اسلام کی عظمت وبلندی کا باعث ہوگا انشاء اللہ۔

مذکورہ بالا کتب میں کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھوس دلائل اہل ایمان کے لئے جمع کر دیئے گئے ہیں، تاکہ شرعی مسائل کو صحیح طور پر سمجھ کر علم وآگہی حاصل ہو، جب کہ فرقہ پرستی کے جنون سے گلوخلاصی بھی ہوگی نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وارشادات سے محبت وشگفتگی پیدا ہو کر دارین کی بھلائیاں حاصل ہوں گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

وما توفيقي إلا بالله

ڈاکٹر رانا خالد مدنی

(چیئرمین ادارہ)

ادارہ اشاعت اسلام لاہور

408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور،

042-7833300 ، 042-5425974 :☎

0306-4476055 :

Email:khalidalmadni@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ کا جدید نقشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ اشاعتِ اسلام کے دعوتی نکات

- کتاب وسنت کی نشر واشاعت سلف صالحین کی طرز پر کرنا
- مسلمانوں کو شرک وبدعت اور جھوٹی حدیثوں کی برائیوں سے آگاہ کرنا
- بنیادی عربی کتب کے اردو، انگریزی تراجم کر کے پھیلانا
- حدیث رسولِ مقبول ﷺ اور اس کے متعلق علوم کی خصوصاً اشاعت کرنا تاکہ اردو، انگریزی جاننے والے حدیث کے مقام اور اس کے علوم سے آگاہ رہیں
- پاکستان میں اسلامی قوانین کے اجراء ونفاذ کی جدوجہد کرنا

ادارہ اشاعت اسلام لاہور

408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ 54507

EDARA ESHAIT-E-ISLAM

408 GULSHAN BLOCK ALLAMA IQBAL TOWN LAHORE.

PH: 35425947, 37833300, Cell: 0306-4476055

9 789699 403002

Rs. 1500/=